شادی شدہ مرد کو خانگی امور کی راہنمائی

فراہم کرنے والی کتاب جو کہ ہر گھر کی ضرورت ہے

شادی کے موقع پر
دُلھا کو تحفہ
دیں

تحفۂ دُلہا

مع

کامیاب شادی کے راز

PDFBOOKSFREE.PK

ترتیبِ جدید

ابو محمد میلاد رضا عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی شدہ مرد کو خانگی امور کی راہنمائی

فراہم کرنے والی کتاب جو کہ ہر گھر کی ضرورت ہے

شادی کے موقع پر
دُلھا کو تحفہ
دیں

تحفۂ دُلہا

مع

کامیاب شادی کے راز

تالیف جدید

ابو محمد میلاد رضا عطاری

میلاد پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

042-7220939

Mobile:0333-4503530

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تحفۂ دولہا مع کامیاب شادی کے راز

ترتیب جدید: ابو محمد میلاد رضا عطاری

سن اشاعت: جنوری 2009

تعداد: 1100

صفحات: 496

قیمت عام ایڈیشن: 260 روپے

قیمت خاص ایڈیشن دورنگہ: 300 روپے

میلاد پبلی کیشنز

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

زاویہ پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، کراچی

احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی

مکتبہ فیضانِ سنت ملتان

مکتبہ اہل سنت فیصل آباد

میلاد پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ لاہور

042-7220939

Mob:0333-4503530

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

235

فہرست

☆....انتساب..... 22
☆....نذرِعقیدت..... 23
☆....پیش لفظ..... 24

باب اوّل دورِقدیم کاانسان

☆....جذبہ شہوانیہ..... 27
☆....آغازِ شباب..... 28
☆....نکاح ایامِ جاہلیت میں..... 29
☆....نکاح قدیم روما میں..... 36
☆....نکاح قدیم مصر میں..... 37
☆....نکاح قدیم ایران میں..... 48
☆....اپرولٹا میں شادی کی رسمیں..... 43
☆....نکاح وحشی اقوام میں..... 45
☆....نکاح ہندو دھرم شاستر میں..... 46

دورِجدید کاانسان

☆....دورجدید کاوصف امتیاز..... 60
☆....طلاق کے دو بڑے اسباب..... 61
☆....گروپ میں اجتماعی شادیاں..... 65
☆....شادی کی مخالفت..... 65

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلام میں عفت وعصمت اور تعداد ازواج

☆....عدل ومساوات..... 69
☆....عدل میں اندیشہ کے وقت صرف ایک کا حکم..... 69
☆....اہل یورپ کا اعتراف حق..... 71
☆....قانون اسلام سے روگردانی کا نتیجہ..... 72
☆....ہندوؤں کا اعتراف حق..... 73
☆....سارے قوانین کا ماحصل عفت وعصمت ہے..... 74
☆....بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح کی اجازت نہیں..... 75

اسلام میں شادی کا طریقہ اور اس کی ترغیب

☆....اسلام کا طریقہ نکاح..... 77
☆....انسان کے متعلق مختلف اقوام کا نظریہ حیات..... 78
☆....انسان کے متعلق اسلامی نظریہ حیات..... 79

مذہب اسلام میں شادی کی اہمیت

☆....اسلام اور فطری تقاضے..... 85
☆....اسلام میں شادی کی تاکید کی حکمت..... 86
☆....اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد..... 90

باب: دوم شادی نہ کرنے کے جسمانی نقصانات

☆....نوجوانوں کو چند ضروری ہدایات..... 106
☆....مرض ایڈز کیا ہے؟..... 108
☆....مرضِ آتشک کیا ہے؟..... 109

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... مرض سوزاک کیا ہے؟..... 110
☆.... مرض عقم کیا ہے؟..... 111
☆.... مرضِ سرعتِ انزال کیا ہے؟..... 112
☆.... مرضِ عدم انزال کیا ہے؟..... 113
☆.... غیر فطری راستوں سے تکمیل شہوت اسلام کی نظر میں 113
☆.... مقاصد نکاح..... 115
☆.... مادۂ تولید اور اس کا اخراج..... 115
☆.... ہم بستری کے فائدے..... 117
☆.... ہم بستری میں اعتدال..... 118
☆.... جوانی کی حفاظت..... 119

تحفظِ عفت و عصمت کے قوانین اور لوازمات

☆.... شرم و حیا..... 120
☆.... اسلام میں شرم و حیا کی اہمیت..... 120
☆.... بیباک نگاہ اور اس کے متعلق ہدایات..... 121
☆.... عورتوں کو ہدایت..... 123
☆.... نگاہ کے فتنے..... 125
☆.... مخلوط سوسائٹی مضر ہے..... 127
☆.... کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے..... 128
☆.... غیر عورت کی حالت مرد سے بیان نہ کی جائے..... 128
☆.... ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والی باتوں سے اجتناب..... 129
☆.... ایک ساتھ دو مرد یا دو عورتیں نہ لیٹیں..... 130
☆.... ستر اور اس کی پردہ پوشی..... 131
☆.... عہد صحابہ کا ایک واقعہ..... 132

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆....امرد سے پرہیز..... 133
☆....امرد کا شہرہ دیکھنا..... 134
☆....بدنگاہی کی سزائیں..... 135
☆....بدنگاہی کا علاج..... 139

اسلام میں عفت وعصمت کی اہمیت

☆....عفیف کے لئے جنت کی ضمانت..... 143
☆....عفت کی نیت سے بیوی کے پاس جانا صدقہ ہے..... 145
☆....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ عفت..... 145
☆....زنا کا عذاب..... 147
☆....لواطت کا عذاب..... 150
☆ اجتماعی حیثیت سے نکاح کی افادیت..... 154
☆....شادی کرنے کے فوائد..... 156
☆....نکاح اور پاکدامنی..... 157

شادی عزت وعظمت کا ذریعہ

☆....غیر شادی شدہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں..... 159
☆....رہبانیت اسلام کی نظر میں..... 159
☆....پادری کی بچوں کے ساتھ بدفعلی..... 160
☆....راہبہ کی بچوں کے ساتھ زیادتی..... 160
☆....رہبانیت کی ابتداء..... 161
☆....رہبانیت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں..... 163
☆....پاکیزہ نفس عورت، رسول اللہ ﷺ کی نظر میں..... 164
☆....ترغیب نکاح کیساتھ مالداری..... 165
☆....فقر وفاقہ کے شبہات کا حل..... 167

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... شادی ذمہ داری چاہتی ہے..... 169
☆.... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تاثر..... 1169
☆.... حالت فقر میں اجازت نکاح..... 171
☆.... نکاح سے بالکل مجبوری کی حالت میں عفت کی تاکید..... 172

نکاح میں تحفظ عصمت وعفت

☆.... شادی عفت وعصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے..... 174
☆.... اسلام میں عفت وعصمت کی اہمیت..... 174
☆.... محبت ورحمت..... 176
☆.... یارانہ شادی..... 178

شادی روشن خیال مفکرین کی نظر میں

☆.... بھارتی مفکر کا بیان..... 179
☆.... ایک انگریز عورت کی رائے..... 179
☆.... مغربی مفکر کا مشورہ..... 179
☆.... شادی کی ضرورت پر جدید تحقیقات..... 180
☆.... بیوی کی محبت اور شوہر کی صحت..... 183

باب سونم بلوغ کے بعد شادی کا حکم اور دیگر ہدایات

☆.... اولاد کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ہے..... 186
☆.... جدید تحقیق..... 188
☆.... رشتہ ازدواج پر استواری..... 188

عورتوں کے انتخاب میں مردوں کو اختیارات

☆.... کیسی عورت سے شادی کی جائے؟..... 191
☆.... عورت خوبصورت، حیادار اور پردہ دار ہو..... 193

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... خوبصورتی کا معیار..... 194
☆.... عورت ہنس مکھ، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار ہو..... 194
☆.... عورت نیک سیرت، وفادار اور دیندار ہو..... 195
☆.... عورت کم مہر والی سمجھدار اور کفایت شعار ہو..... 195
☆.... کنواری، نوجوان اور ہوشیار ہو..... 196
☆.... عورت عالی نسب، تعلیم یافتہ اور دیانت دار ہو..... 198
☆.... عورت قریبی رشتہ داروں میں سے نہ ہو..... 199
☆.... عورت بانجھ نہ ہو..... 200
☆.... ایک غلط فہمی..... 201
☆.... امریکن ڈاکٹروں میں تحقیق..... 201
☆.... کینسر سے بچاؤ کا علاج بچے پیدا کریں..... 201
☆.... کامیاب شادی کے لیے چھ قسم کی خواتین سے پرہیز..... 202
☆.... عورت کی خوبصورتی کے اوصاف..... 203
☆.... عام عورت کا حسن..... 203
☆.... بیوی کا حسن..... 204

انتخاب میں ہدایت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆.... عورت کی مالداری..... 206
☆.... عورت کا حسب ونسب..... 207
☆.... عورت کی محض خوبصورتی..... 208
☆.... عورت کی دینداری اور ذاتی صلاحیت..... 208
☆.... بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو؟..... 209
☆.... بیوی اگر دیندار ہوگی تو؟..... 209

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رشتہ طے کرنے میں کچھ خرافات

☆....ہمارے معاشرے میں رشتے کا معیار..... 212
☆....اپنی ذات غلط بتانا..... 213
☆....لڑکے لڑکی کا ہم عمر نہ ہونا..... 214

منگنی سے پہلے منگیتر کو دیکھنا

☆....دیکھنے کا شرعی طریقہ..... 217
☆....منگیتر کی تصویر..... 219
☆....شادی سے پہلے دیکھنے میں حکمت و مصلحت..... 219
☆....لمحہ فکریہ..... 220
☆....ڈیٹنگ اور پیٹنگ..... 220
☆....شادی کرنے والے نوجوانوں سے ضروری گزارش..... 221

منگنی اور اس کی حکمت

☆....منگنی کی غلط رسومات..... 223
☆....سونے کی انگوٹھی..... 225
☆....چاندی کی انگوٹھی..... 225
☆....پیغام پر پیغام..... 225
☆....شادی سے پہلے منگیتر سے ملاقات حرام ہے..... 226
☆....منگنی کو توڑنا..... 227

طریقہ نکاح

☆....ایک غلط فہمی کا ازالہ..... 228
☆....گواہان نکاح..... 228
☆....اسلام میں تقریب نکاح انتہائی آسان ہے..... 229

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... ہم نے نکاح کو مشکل بنادیا..... 229
☆.... نکاح کا اعلان..... 231
☆.... نکاح کی شہرت بذریعہ دعوت ولیمہ..... 231
☆.... دعوت ولیمہ کا قبول کرنا..... 232
☆.... خفیہ نکاح کرنے کے مفاسد..... 233

باب چہارم آداب مباشرت اور جنسی معلومات

☆.... علم مباشرت اور غلط فہمیوں کا ازالہ..... 235
☆.... جنسی معلومات حاصل کرنے کی دو صورتیں..... 238
☆.... شادی کے بعد جائز لطف اندوزی کی آزادی..... 239

بعض حالتوں میں مباشرت کی ممانعت

☆.... روزہ کی حالت میں مباشرت حرام ہے..... 240
☆.... روزہ کی حالت میں بوسہ لینا..... 240

حیض ونفاس واستحاضہ کا بیان

☆.... حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت حرام ہے..... 243
☆.... حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ لیٹنے کی اجازت..... 245
☆.... بیوی کے ساتھ لواطت کرنا حرام ہے..... 247
☆.... جائے مقعد میں دخول نہ کرنے کی وجوہات..... 249
☆.... دولہا دلہن شادی والا دن کیسے گزاریں..... 251
☆.... دولہا دلہن کے سونے کا کمرہ کیسا ہو..... 252

شادی کی پہلی رات کے اصول وآداب

☆.... دلہن کے ساتھ حجلہ عروسی میں ہنسی مذاق..... 253
☆.... دولہا کو شادی کی پہلی رات کیا کرنا چاہئے..... 255

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... دولہا کا دلہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا 261
☆.... دولہا دلہن کا اکٹھے نماز پڑھنا 262
☆.... مباشرت کرنے سے پہلے دعا پڑھنا 263
☆.... مباشرت سے پہلے نیت کرنا 264
☆.... شادی کی پہلی رات کا پہلا ملاپ 264
☆.... مباشرت کرنے کا طریقہ 267

مباشرت کرنے کے آداب

☆.... مباشرت کرنے میں نیت نیک ہو 271
☆.... مباشرت سے پہلے ہنسی مذاق 272
☆.... بیوی اگر مباشرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو 275
☆.... عورت اور مرد کے حساس اعضاء 276
☆.... بیوی کے پستان چوسنا 277
☆.... مباشرت میں جب تک بیوی کو فراغت نہ ہو 278
☆.... مباشرت کے بعد ہنسی مذاق اور جنسی کھیل 279
☆.... مباشرت کے وقت پردہ کے اہتمام کی تاکید 280
☆.... مباشرت کے وقت احترام قبلہ 282
☆.... مباشرت کے وقت بولنا 282
☆.... غیر عورت کا خیال 282
☆.... شوہر اگر دوبارہ مباشرت کرنا چاہے تو 282
☆.... جنسی ملاپ میں کتنا وقفہ ہو 283
☆.... جنسی ملاپ میں اتنا وقفہ ہو 284
☆.... جنسی ملاپ میں کثرت کے نقصانات 287

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مباشرت کس وقت کرنی چاہئے

☆.... شرعی اعتبار سے 290
☆.... طبی اعتبار سے 290
☆.... تاریخ کے اعتبار سے 291
☆.... ہفتہ اور دنوں کے اعتبار سے 291
☆.... اوقات کے اعتبار سے 291
☆.... شوہر اگر بے خبری میں آئے تو 293
☆.... حمل کی حالت میں مباشرت 293

عزل جائز ہے

☆.... عزل نہ کرنا بہتر ہے 297
☆.... ایسی عورتیں جن سے مباشرت نہیں کرنی چاہئے 299

جُنب اور غسل جنابت کے احکام

☆.... غسل جنابت کا طریقہ اور احتیاطیں 302
☆.... پوشیدہ اعضاء کی صفائی 305
☆.... زیر ناف و بغل کے بال صاف کرنا 306

باب پنجم عورت کی عظمت

☆.... عورت کیا ہے؟ 308
☆.... عورت بہترین رفیق اور اہلیہ 311
☆.... عورت، اللہ ﷻ کی نعمت ہے 312

شوہر کے حقوق و وفرائض

☆.... بیوی کے ساتھ حسن سلوک 318

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... جب بیوی محبت سے پیش آئے تو؟ 321
☆.... بیوی کے سامنے صبر کرنے کے فوائد 322
☆.... عورت کے عضلات 325
☆.... عورت میں خوبیاں 326
☆.... عورتوں پر ظلم کی ممانعت 328
☆.... بیوی سے اچھا برتاؤ کرنا 329
☆.... سرور کائنات ﷺ کی محبت بیویوں سے 330
☆.... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیویوں سے محبت 330
☆.... بیوی کے حقوق کی اہمیت 332
☆.... بیوی کے لئے نظافت کا انتظام 333
☆.... شوہر بیوی کی محبت میں اظہار وفاداری کرے 334
☆.... بیوی پر اعتماد 335
☆.... بیوی کی رازداری 335
☆.... بیوی کا نفقہ 336
☆.... بیوی کو والدین سے ملنے کی اجازت 337

کامیاب شادی کے راز

☆.... میاں بیوی اپنے نظریات یا خیالات میں لچک پیدا کریں 338
☆.... میاں بیوی ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں 339
☆.... میاں بیوی غصے میں ایک دوسرے کی بھی عزت واحترام کو قائم رکھیں 340
☆.... میاں بیوی اپنے نکتہ نظر کو واضح طور پر بیان کریں 341
☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کے کام میں تعاون کریں 342
☆.... میاں بیوی اپنے اندر نظم وضبط پیدا کریں 343
☆.... میاں بیوی گھر کا بجٹ سوچ سمجھ کر بنائیں 344

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... میاں بیوی نمود و نمائش سے پرہیز کریں..... 345
☆.... اپنی آمدنی میں اضافے کی کوشش کریں..... 346
☆.... میاں بیوی بچت کرنا سیکھیں..... 346
☆.... عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں..... 347
☆.... کیریئر بنانے میں آزادی کا حق دیں..... 348
☆.... میاں بیوی اعتماد اور خلوص کو ٹھیس نہ پہنچائیں..... 348
☆.... میاں بیوی حقائق کا بہادری سے سامنا کریں..... 349
☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کی غلطیوں سے درگزر کرنا سیکھیں..... 350
☆.... میاں بیوی غلطی کا اعتراف اور معذرت کرنا سیکھیں..... 351
☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کے پسندیدہ مشاغل میں بے جا دخل اندازی مت کریں.. 351
☆.... میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت کا یقین دلاتے رہیں..... 352
☆.... میاں بیوی ازدواجی تعلقات میں اعتدال کریں..... 352

شوہر اپنی بیوی کا دل کیسے جیتے؟

☆.... شوہر کو بیوی سے محبت و شفقت کرنی چاہئے..... 353
☆.... شوہر اپنے گھریلو معاملات اپنی بیوی کو سمجھا دے..... 354
☆.... شوہر اپنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے کھول کر بیان کر دے..... 356
☆.... شوہر اپنی بیوی کی تعریف اور خوشامد کرے..... 356
☆.... شوہر اپنی بیوی کو خادمہ نہ سمجھے..... 357
☆.... شوہر اپنی بیوی کو اُس کے گھر والوں سے ملنے دے..... 358
☆.... شوہر اپنی بیوی کے خاندان والوں کا احترام کرے..... 358
☆.... شوہر اپنی بیوی کو سیر و تفریح کا موقع دے..... 358
☆.... شوہر اپنی بیوی کو راحت بھی دے..... 359
☆.... شوہر اپنی بیوی کو وقت بھی دے..... 360

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... شوہر اپنی بیوی کی دلجوئی کرے..... 361
☆.... شوہر اپنی بیوی کی قدر کرے..... 361
☆.... بیوی اگر غلطی کرے تو ہر شوہر اسے معاف کر دے..... 362
☆.... شوہر اپنی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھائے..... 365
☆.... اگر بیوی پر غصہ آجائے تو شوہر کیا کرے؟..... 367
☆.... بیوی کے بارے میں سنی ہوئی باتوں پر عمل نہ کرے..... 368
☆.... شوہر اپنا قصور بیوی پر نہ ڈالے..... 369
☆.... شوہر بیوی کو طعنہ نہ دے..... 370
☆.... بیوی اگر ساس کی خدمت نہ کرے تو شوہر کیا کرے؟..... 371
☆.... بیوی شکوہ مزاج ہو تو شوہر کیا کرے؟..... 372
☆.... بیوی خوبصورت یا معیاری نہ ہو تو شوہر کیا کرے؟..... 374

باب ششم

اسلام کا قانون طلاق اور عفت وعصمت کی حفاظت

طلاق کا بیان

☆.... جاہلیت کا قانون طلاق..... 383
☆.... اسلام کا قانون طلاق..... 383
☆.... طلاق قرآن کی روشنی میں..... 385
☆.... طلاق احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں..... 385
☆.... طلاق کی تعریف..... 385
☆.... طلاق کی شرائط..... 386
☆.... طلاق کا طریقہ اور اقسام..... 386
☆.... طلاق فقہائے کرام کی نظر میں..... 390

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... طلاق کی باگ ڈور مرد کے ہاتھ میں ہے..... 390
☆.... طلاق کے چند اہم ضروری مسائل..... 391
☆.... طلاق سپرد کرنے کے مسائل..... 393
☆.... طلاق مریض کے مسائل..... 394

رجعت کا بیان

☆.... رجعت کے معنیٰ..... 394
☆.... رجعت کا مسنون طریقہ..... 394
☆.... رجعت کے الفاظ..... 395
☆.... رجعت کے چند اہم مسائل..... 395

حلالہ کا بیان

☆.... حلالہ کے چند اہم مسائل..... 396

خلع کا بیان

☆.... خلع کے معنی و مفہوم..... 397
☆.... آیت خلع..... 397

باب ہفتم فضائل آفات و بیماری اور صبر

☆.... آزمائشوں کی صورتیں..... 399
☆.... صبر کے فوائد و برکات..... 400
☆.... اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے..... 408
☆.... اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر ہے..... 408

جعلی پیر، عامل اور نجومی

☆.... غلط رہنمائی..... 416
☆.... شہوت کی تسکین..... 416

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... تجرباتی نفسیات..... 417
☆.... غلط مقاصد..... 418
☆.... عمل کی آڑ میں..... 418
☆.... مضر صحت اشیاء..... 419
☆.... جو واقعی عالم ہوتے ہیں..... 419
☆.... تیرا ہی بھلا ہے..... 419
☆.... کالا علم..... 420

نجومیوں کی کارستانیاں

☆.... اس شعبہ میں..... 432

سچا پیر کسے کہتے ہیں؟

☆.... برکات تعویذات عطاریہ اور وظائف..... 435
☆.... ولی کامل کے تبرک کی برکت..... 444
☆.... ہمارے لیے کیا بہتر ہے؟..... 446
☆.... کاش آپریشن ہو جاتا!..... 446
☆.... کاش آپریشن نہ ہوتا!..... 446
☆.... شیطانی وسوسہ اور اس کی کاٹ..... 447
☆.... اہم بات..... 448

دُعا اور اوراد و وظائف

☆.... شادی کے لیے اوراد و وظائف..... 452
☆.... لڑکیوں کی شادی کے لئے..... 452
☆.... شادی جلد کروانے کے لئے..... 452
☆.... شادی بیاہ کی خیر و خوبی کے لئے..... 453

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆....اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو؟.....453
☆....رشتہ ہو کر رہے.....454
☆....پسند کی شادی کے لئے.....454
☆....مخالف فریق کو شادی پر آمادہ کرنے کا عمل.....455
☆....حصول رشتہ کا وظیفہ و نوافل.....456
☆....نیک عورت سے شادی کے لئے.....457
☆....رکی شادی ہونے کا مجرب ورد.....457

خانگی امور کے متعلق وظائف

☆....میاں بیوی میں سلوک و اتفاق کرانے کے لئے.....458
☆....میاں بیوی اور گھریلو افراد میں سلوک و اتفاق کے لئے.....458
☆....ساس اور بہو میں سلوک و اتفاق کے لئے.....458
☆....ناراض بہن بھائیوں میں صلح کرانے کے لئے.....459
☆....خاوند کی بری عادات کی اصلاح کے لئے.....459
☆....ازدواجی زندگی کو پر لطف بنانے کے لئے.....460
☆....خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی کے لئے.....460
☆....خاوند کی اخلاقی اصلاح کے لئے.....461
☆....بیوی کی اخلاقی اصلاح کے لئے.....461
☆....بیوی بچوں میں تابعداری اور محبت پیدا کرنے کے لئے.....461
☆....ناراض ماں باپ کو راضی کرنے کے لئے.....462
☆....عورت کو شوہر کا فرمانبردار بنانے کے لئے.....462
☆....عورت میں اخلاق حسنہ پیدا کرنے اور بدنگاہی ختم کرنے کے لیے....463
☆....ہر ایک کو فرمانبردار کرنے کا عمل.....463
☆....عمل برائے موافقت زوجین.....464

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.... عمل الحمد شریف موافقت زوجین 464
☆.... محبت پیدا کرنے کا عمل 464

حاملہ عورت اور بچوں کے متعلق وظائف

☆.... بچے کی ولادت میں آسانی کے لئے 465
☆.... قرار حمل کا وظیفہ 465
☆.... بچہ خوبصورت پیدا ہونے کا عمل 466
☆.... بچے کے صحیح سلامت پیدا ہونے کا وظیفہ 466
☆.... اولاد نرینہ کا حصول 467
☆.... نافرمان اولاد کو مطیع کرنا 468
☆.... بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنا 469

مردانہ امراض

☆.... علاج نامردی 469
☆.... عمل دافع احتلام 470
☆.... احتلام روکنے کا ورد 470

زنانہ و بچگانہ امراض

☆.... حیض کی بے قاعدگی کا علاج 470
☆.... عورت کی تمام بیماریوں کا علاج 470
☆.... حمل ٹھہرنے کا عمل 471
☆.... اسقاط حمل کی حفاظت 472
☆.... حمل خام کی روک تھام 472
☆.... حمل گرنے سے حفاظت کا عمل 473
☆.... بچے نہ ہونے کے اسباب و علاج 473

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆....امتحان قسمت کہ اولاد ہوگی یا نہیں؟..... 475
☆....ان شاء اللہ لڑکا ہی ہوگا..... 476
☆....دودھ بڑھانے کا بہترین عمل..... 477
☆....عورت کی چھاتی میں درد ہو تو؟..... 477
☆....حمل قرار پانے کا عمل..... 478
☆....بانجھ عورت کا علاج..... 478
☆....حمل ساقط ہونے سے بچاؤ..... 478
☆....حفاظت حمل کا ورد..... 479
☆....بچے کو ہر بلا سے بچانے کا عمل..... 479
☆....بچے کے سوکھے پن کا علاج..... 480
☆....امراض بچگان کا علاج..... 481
☆....بچے کا ڈر دور کرنے کا عمل..... 481
☆....اٹھرا کا اسم نبی سے علاج..... 482
☆....دردزہ سے بچاؤ کا علاج..... 482
☆....بانجھ پن کا استغفار سے علاج..... 483

خانگی امور کے متعلق اسماء الحسنٰی سے علاج اور مشکلات کا حل

☆....رشتہ کے لئے 484
☆....شوہر کو بداخلاقی سے روکنے کے لیے 484
☆....بے اولاد اور بانجھ عورت کے لیے..... 484
☆....فرزند صالح پیدا ہوگا 484
☆....رکی ہوئی شادی کے لیے..... 484
☆....اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو..... 485
☆....کنواری لڑکی کی شادی کے لیے..... 485

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆....جو بچہ بداخلاق ہو..... 485
☆....بیوی کو تابع کرنے کے لئے..... 485
☆....ضدی بچے کے لیے..... 485
☆....شب عروسی کے لیے..... 486
☆....حفاظت حمل کے لیے..... 486
☆....ان شاء اللہ بچہ ضائع نہ ہوگا..... 486
☆....میاں بیوی میں بے پناہ محبت کے لئے..... 486
☆....گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لیے..... 486
☆....اولاد نیک کردار اور پرہیز گار ہو..... 486
☆....اگر عورت کا دودھ کم ہو تو..... 487
☆....اگر بیوی یا اولاد بدکاری کی طرف مائل ہو..... 487
☆....حمل محفوظ ہوگا..... 487
☆....جس کی شادی نہ ہوتی ہو..... 487
☆....جس شخص کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو..... 488
☆....گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لیے..... 488
☆....جب کوئی دلہن رخصت ہو تو..... 488
☆....بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لیے..... 488
☆....ساس بہو کا جھگڑا اور اس کا علاج 489

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انتساب

اپنے والدین کریمین شریفین عزیزین

اور

مُربیانِ اولیٰ، برادرانِ اعلیٰ

محمد افضل قادری عطاری

اور

محمد اجمل قادری عطاری سَلَّمُھم الباری

کے نام

جن کی کمال تربیت و بے حد محبتوں اور شفقتوں نے

مجھ حقیر کو اس قابل بنایا۔

ابو محمد میلاد عطاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نذرِ عقیدت

امیرِ اہلسنت، امیرِ دعوتِ اسلامی، آفتابِ ملّت، سراجِ

رشد و ہدایت حضرت علامہ مولانا

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ کے حضور کہ جن کی نگاہِ فیض و

لطف و کرم سے آج میں قلم اٹھانے کی سعادت حاصل

کر سکا ہوں۔

خاکپائے مُرشدِ عطار

ابو محمد میلاد عطاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پیشِ لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے انسان کو ذلت سے عزت، نشیب سے فراز، ظلمت سے نور اور حیوانیت سے انسانیت کے بلند و بالا مقام پر قائم کیا، عظمت و وقار جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن مغربیت نے آزادی کے نام پر انسان کو انسانیت سے دور کر کے پھر حیوایت کی طرف دھکیل دیا۔

شرم وحیاء ہی سے تو انسان اور حیوانوں میں فرق سمجھا جاتا ہے جب شرم وحیا کا نام ونشان باقی نہ رہے تو انسان اور حیوان میں امتیاز کا ختم ہونا قدرتی بات ہے۔ اسلام نے عورت کی قدر و منزلت کو بڑھانے کے لیے اس کی تربیت کا خصوصی اہتمام و انتظام کیا۔

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام سے پہلے ہر طرف لاقانونیت اور بے انصافی کا دور دورہ تھا۔ انسان ہی انسان (یعنی مرد عورت) کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کرتا تھا۔ ایسے میں دین اسلام کی روشنی چمکی جس نے انسان سے ظلم وستم کی تاریکیاں دور کر کے اس کے حقوق بحال کیے اور اس کو ذلت و پستی کی تاریکیوں سے نکال کر عزت و مرتبت کے اعلیٰ وارفع مقام پر لا کھڑا کیا۔

محترم اسلام بھائیو! اگر کارگاہِ حیات پر نگاہ دوڑائی جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ عالم کی رعنائی، کائنات کی آرائش اور دنیا کے ہنگامے کا ایک اہم حصہ انسانی خواہشات پر منحصر ہے، جن کی تکمیل کے لیے وہ بھرپور جدوجہد کرتا ہے اور ان کے حصول کے لیے اپنی تمام جسمانی و دماغی صلاحیتیں صرف کر ڈالتا ہے۔

وہ جب بھوکا ہوتا ہے تو پیٹ بھرنے کے لیے کوئی موقع باقی نہیں چھوڑتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سردی، گرمی جب محسوس کرتا ہے تو اس کو دور کرنے کے لیے کوٹ، رضائی شال، انگیٹھی، ہیٹر، برقی اور غیر برقی پنکھے، رفریجریٹر اور ایر کنڈشنر بناڈالتا۔

جب پیاسا ہوتا ہے تو پانی کی طرف دیوانہ وار دوڑتا ہے۔ انہیں تمام فطری خواہشات میں سے ایک خواہش جنسی کی تشنگی کے لیے سامانِ تسکین فراہم کرنا بھی ہے۔ جس پر معاشرے کی پاکیزگی وطہارت، پلیدی ونجاست اور تعمیر وتخریب کے ایک اہم حصے کا انحصار ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں تعلق جنسی یا جذبہ شہوانیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے لیے تگ ودو کرنا اس کی فطری عادت ہے۔

جس طرح غذا کی فراہمی کے سلسلے میں انسان جو کی روٹی سے لے کر مرغن، بریانی اور چائنیز پلاؤ پر بھی بس نہیں کرتا۔

جسم ڈھانکنے کے لیے کھدر اور مارکین سے گزر کر کاٹن، ٹیری کاٹ، کنگ پلس، دھوپ چھاؤں، بائی صوفی، حریر ودیباج، اطلس وکم خواب تک پہنچ جاتا ہے۔

تشنگی رفع کرنے کے لیے سادے پانی سے گزر کر رفریجریٹر واٹر، روح افزا، حد یہ کہ حدِ شرع سے تجاوز کرتا ہوا جام وسبو تک پہنچ جاتا ہے۔

ٹھیک وہ اسی طرح جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک جائز شرعی اور قانونی حد سے گزر کر ان غیر شرعی، غیر قانونی اور گھناؤنی حرکتوں تک پہنچ جاتا ہے جو بڑی حد تک غیر فطری، غیر تمدنی اور غیر انسانی ہیں۔

مذہب اسلام ایک دین فطرت ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس کے پاس انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنمایانہ اصول ہیں۔ اخلاقیات سے لے کر جنسیات تک کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لیے اس نے کوئی لائحہ عمل مرتب نہ کیا ہو۔

چونکہ اس وقت میرا موضوع سخن صرف جنسی پہلو ہی ہے۔ اس لیے صرف اسی موضوع پر گفتگو کروں گا۔

اسلام نے جنسی تشنگی اور جذبہ شہوانیہ کی تسکین کے لیے جو ضابطہ اور قانون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنایا ہے۔وہ بڑا سیدھا، بڑا سادہ، بڑا فطری اور انتہائی پاکیزہ و طیب ہے۔جس کا تصور بھی دیگر اقوام و مذاہب میں نہیں ملتا۔

زیرِنظر کتاب میں یہ سب کچھ واضح کرنے کے علاوہ اسلام نے انسان کو جو معاشی اور حفاظتی حقوق عطا کیے ہیں ان کی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا گیا ہے۔بالخصوص اس کتاب میں مسلمانوں کو ان کی ازدواجی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق اسلام نے ان کے لیے جو اصول وقوانین نافذ کیے ہیں ان سے متعلق رہنمائی اور معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

فقیر کو اپنی کم علمی اور کم ہمتی کا پورا پورا ادراک ہے۔قارئین سے التجا ہے کہ میری کوتاہیوں، کتابت کی غلطیوں اور بے ربط جملوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے دعائے خیر سے نوازیں۔ہو سکے تو اپنی آراء وتجاویز سے نوازیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے امید ہے کہ یہ کتاب ان کی تربیت اور اصلاح کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوگی۔(ان شاء اللہ عزوجل)

نوٹ: یہ کتاب مرتب کرنے میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔اُن کتابوں میں سے اکثر کتابیں اکابر کی ہیں۔اُن کے علاوہ موجودہ کتابوں کے مصنفین کو اگر کوئی اعتراض ہو تو برائے مہربانی ہمیں آگاہ کریں تاکہ ادارہ اس کتاب کے اگلے ایڈیشن میں اُس کی اصلاح کر سکے۔اللہ عزوجل آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

خاکپائے مُرشدِ عطار

ابو محمد میلاد عطاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب اوّل

دورِ قدیم کا انسان

مورخینِ عصرِ جدید کا کہنا ہے کہ عہدِ قدیم میں انسان بالکل جنگلی جانوروں کی طرح زندگی گزارتا تھا فکرِ معاش میں سرگرداں اور غذا کی تلاش میں پریشان رہا کرتا تھا۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جبکہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں تھی نیکی و بدی کی شناخت کا کوئی ذریعہ ہی نہیں تھا ماں، بہن، بیٹی، بھتیجی، بھانجی کا کوئی امتیاز ہی نہیں تھا ایسے عالم میں سوسائٹی اور معاشرے کا کوئی ایسا اصول و ضابطہ، قانون و قاعدہ مرتب ہی نہیں ہوسکتا تھا جسے نکاح، شادی، بیاہ سے موسوم کیا جاسکے۔ ایسی حالت میں انسان جنسی تشنگی، جذبہ شہوانیہ اور ہیجانِ نفس کی تسکین جانوروں کی طرح پوری کرتا تھا، غالباً یہ وہ وقت تھا جب دنیا میں پہلی بار اشتراک فی النسواں کی بنیاد پڑی اور ہر عورت اس مرد کی ملکیت سمجھی جانے لگی جس کا اس پر قبضہ تھا۔

جذبہ شہوانیہ

جذبہ شہوانیہ یعنی جنسی بھوک ایک ایسا فطری جذبہ ہے جسے با آسانی کسی طرح دبایا یا کچلا نہیں جاسکتا۔ فرشِ گیتی پر خالق کائنات نے ان گنت اور بیشمار موالید ثلاثہ پیدا کیے ہیں اور ان میں بڑھا ہوا درجہ حیوانات کا ہے۔

حیوانات کی اقسام پر اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت نمایاں طور پر واضح ہو جائے گی کہ چیونٹی، پسو، مچھر سے لیکر شیر، ہاتھی، گینڈے تک چرند سے لیکر پرند تک شاید ہی کوئی جانور ایسا ہو جس کیلئے خدا نے اپنی قدرتِ کاملہ سے کوئی جوڑا نہ بنایا ہو۔ الغرض اللہ ﷻ نے ہر نر کیلئے ایک مادہ اور ہر مادہ کے لیے ایک نر پیدا فرما کر ان میں ایک فطری جذبہ یعنی قوتِ شہوانیہ ودیعت فرمائی اور اسی قوتِ شہوانیہ پر ان کی آئندہ نسل کی بنیاد رکھی۔

انسان بھی انہی جملہ مخلوقات میں سے نہ صرف ایک مخلوق بلکہ اشرف المخلوقات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔قانونِ فطرت کے مطابق قدرت نے اس کے لئے بھی ایک جوڑا بنایا یعنی مرد اور عورت کو پیدا فرمایا۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''ہم نے جوڑے اسی لئے بنائے کہ تم ان سے تسکین حاصل کرو،،۔

(سورۂ روم:21)

آغازِ شباب

آغازِ شباب کے وقت یہ جوڑے جنسی اختلاط کیلئے اتنے ہی بیقرار رہتے ہیں جیسے ایک پیاسا پانی کے لئے۔اسی لیے کہا گیا ہے کہ

''جوانی دیوانگی کی ایک قسم ہے''۔

اسی دیوانگی کو کنٹرول کر کے فرزانگی کی ٹھنڈی چھاؤں میں لانے کیلئے انسانی جوڑے کی تخلیق ہوئی، کیونکہ ایک مرد کے شباب اور اس کی جنون خیزی کا سامانِ تسکین صرف عورت بن سکتی ہے اور ایک پیکرِ رعنائی کے لب و رخسار، ابرو مژگاں، زلف و کاکل اور مجسم جوانی کے انمول جواہرات کا قدرداں، ایک پیکرِ دوشیزگی کے حیا آلود انداز اور ماحول کی سرگوشیوں کی زبان، اسکے نازک نازک جذبات و احساسات کا رازداں و نازبردار صرف اور صرف مرد ہی ہوسکتا ہے۔شباب کی پر خطر وادی جذبات کی خطرناک آندھی میں مرد اور عورت ایک دوسرے کی ضرورت بن کر ہی منزلِ خود آگہی تک پہنچ سکتے ہیں۔

انسان کے سوا دیگر حیوانات تو شروع ہی سے ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں یعنی وہ احکام و قانون جو انسانوں کیلئے ہیں ان سے وہ بری الذمہ ہیں۔

ایک جانور جنسی اختلاط کے وقت تنہائی، پردے یا کسی دیگر معاشرتی ضابطے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔جب، جہاں اور جیسے چاہے اپنی جنسی تشنگی مٹانے کیلئے وہ آزاد ہے۔دین و دنیا کا کوئی قانون اس کی خواہشات کی تکمیل میں رکاوٹ نہیں لیکن ایک انسان ایسا کرتے وقت کچھ اصولوں اور، ضابطوں کا پابند ہے۔اسی اصول، ضابطے کو دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لفظوں میں نکاح، شادی یا بیاہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تخلیق انسانی کی ابتدا سے لیکر آج تک دنیا میں بہت سی مہذب وغیر مہذب قومیں آباد ہوئیں ان قوموں نے اپنی جنسی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے ایک اصول، ایک ضابطہ اور ایک قانون بنایا اور اسی ضابطے اور قانون کو شادی، نکاح بیاہ سے تعبیر کیا۔

اب ہم ذیل میں مختلف اقوام و مذاہب کے اس طریقے کا جائزہ لیں گے اور آخر میں مذہب اسلام کے اس مقدس ترین طریقے کا جائزہ لیں گے اور اسکے مذہبی، معاشرتی، جنسی اور تمدنی پہلو پر بھرپور روشنی ڈالیں گے، جس سے یہ حقیقت واضح تر ہو جائے گی کہ اس سلسلے میں اسلام تمام مذاہب واقوامِ عالم کیلئے قابل تقلید ہے اور اسکا ہر اصول رہنما کی حیثیت رکھتا ہے، معاشرے اور سوسائٹیز کیلئے تطہیر و پاکیزگی کیلئے اقوام و مذاہب عالم کیلئے جس کی اتباع ضروری ہے۔

نکاح ایامِ جاہلیت میں

پیغمبر اسلام ﷺ کے ظہور سے قبل جبکہ شریعت موسوی کی صورت مسخ ہو چکی تھی۔ شریعت عیسوی کے خدوخال مجہول ہو چکے تھے قدیم یونان کا فلسفہ اخلاق فنا کے گھاٹ اتر کر عیش وطرب کے نئے جہان تلاش کر چکا تھا، خود ساختہ کلیسائی نظام کا اتار چڑھاؤ فطرت انسانی کا مذاق اڑا رہا تھا، اقوامِ عالم کا معاشرتی نظام تہ و بالا ہو چکا تھا، انسان کے جذبہ شہوانیہ کا رخ متعین کرنے کیلئے کائنات کی توانائی عجیب وغریب صورت حال سے دوچار تھی، تہذیب ومعاشرت اور علوم وآگہی کا تاریخی ورثہ رکھنے والی قومیں انسان کے جذبہ شہوانیہ کو صحیح سمت عطا کرنے میں ناکام ہو چکی تھیں، پوری دنیا جنسی استحصال کا اکھاڑہ بن چکی تھی، بالخصوص ملک عرب تو اس طرح کی برائیوں کی آماجگاہ بن گیا تھا کہ اسکے باشندے ہر طرح کی تہذیب تمدن معاشرت علم وآگہی سے عاری اور وحشیت و بربریت جہالت و حماقت میں یکتائے روزگار تھے۔ اس وقت ان کے یہاں نکاح کی متعدد صورتیں تھیں جن میں زیادہ تر انتہائی قبیح وشرمناک تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک معقول صورت

ایک صورت تو یہ تھی جو اپنی معقولیت کی وجہ سے آج بھی لوگوں میں رائج ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکی یا عورت سے شادی کرنا چاہتا تو اسکے والدین یا اولیاء کے پاس خود ہی جاتا یا کسی کے ذریعے پیغام بھیجتا کہ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے اگر پیغام پہنچانے والے کا رشتہ پسند آجاتا تو دونوں کی باہمی رضامندی سے تعین مہر کے بعد لڑکی کا نکاح کر کے اسے رخصت کر دیا جاتا۔

محترم اسلامی بھائیو! چونکہ یہ صورت دائرہ انسانیت کے اندر تھی اس لئے آج تک چلی آرہی ہے۔

دوسری صورت

عربوں میں رشتے کی ایک صورت یہ تھی کہ رشتہ مانگنے والا لڑکی کے اولیا اور اسکے سرپرستوں کے پاس جا کر انعموا صباحا یعنی صبح بخیر کہتا۔ اسکے بعد عرض مدعا کے طور پر کہتا کہ ہم آپ کے حسب و نسب اور کفو میں ہم رتبہ ہیں، ہم آپ سے رشتے کی خواہش لیکر آئے ہیں اگر آپ نے ہماری گزارش قبول فرمالی تو ہمیں بڑی مسرت ہوگی، ہم آپ کے قرابت دار بن جائیں گے اور اگر کسی معقول وجہ سے ہماری عرضداشت پر عمل نہ فرما سکیں تو ہم معذور سمجھ کر واپس چلے جائیں گے۔ پھر اگر طرفین کی رضامندی سے رشتہ طے ہو جاتا اور رشتہ لینے والا اپنا عزیز، صاحبِ حسب و نسب ہم قبیلہ و ہم خاندان ہوتا تو نکاح کے بعد لڑکی کے اولیا و سرپرست لڑکی کی رخصتی کے وقت اس طرح کے دعائیہ کلمات سے وداع کرتے:

خدا کرے کہ تجھے بچے کی پیدائش میں آسانی ہو، تو نرینہ اولاد جنے، مادہ (لڑکی) نہ جنے، خدا تیری وجہ سے خاندان میں اضافہ کرے اپنے اخلاق اچھے رکھنا، اپنے خاندان کی عزت کرنا اور پانی سے کستوری کا کام لینا۔ اور اگر لڑکی اجنبیوں میں بیاہی جاتی تو وداع کے وقت یوں کہا جاتا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدا کرے تجھے بچے کی پیدائش میں آسانی نہ ہو اور نہ ہی تو نرینہ اولاد جنے کیونکہ تو اس طرح دور کے لوگوں کو قریب کر دیگی یا تو جو بچے جنے گی وہ ہمارے دشمن ہوں گے، اپنے اخلاق اچھے رکھنا اور شوہر کے بھائیوں سے محبت سے پیش آنا، ان کی نگائیں تمہاری طرف لگی ہوں گی اور ان کے کان تمہاری باتوں کو غور سے سنیں گے دعا ہے کہ پانی تجھے کستوری کا کام دے۔

دعوتِ مباشرت دینا

اہل عرب میں نکاح کا ایک یہ شرمناک طریقہ رائج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا جب تو اس بار حیض سے پاک ہو جائے تو فلاں شخص کو دعوتِ مباشرت دینا اور ہر طرح کی کوشش کرنا کہ وہ تیری بات ضرور مان لے اور جب عورت اپنے تمام تر جمال و رعنائی، ناز و انداز، غمزہ و غرور اور بانکپن سے اس مطلوب شخص کو اپنے مقصد خاص کے لئے راضی کر لیتی تو اس کا شوہر اپنی بیوی سے الگ تھلگ رہتا اور اس سے اس وقت تک اجتناب برتتا رہتا جب تک اس مطلوب شخص کی توجہ خاص کی بدولت آثارِ حمل ظاہر نہ ہو جاتے ،اور جب اسے یقین ہو جاتا کہ میری بیوی اس غیر مرد سے حاملہ ہو چکی ہے تو پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آنا جانا شروع کرتا۔

محترم اسلامی بھائیو! شوہر یہ حرکت اس لئے کرتا تا کہ اس کا ہونے والا بچہ پسندیدہ اوصاف کا مالک ہو۔ دوسرے لفظوں میں اصیل نر کا پانی حاصل ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عرب اپنے اکابر اور ان نمایاں لوگوں سے جو شجاعت، شہامت، سخاوت، وجاہت اور مردانہ اوصاف میں سردار مانے جاتے۔ ان سے اس طرح کی درخواست کرتے تا کہ انہی صفات کا حامل بچہ پیدا ہو۔

حیض کے فوراً بعد اس طرح کا مطالبہ اس لئے کیا جاتا تا کہ عورت جلد سے جلد حاملہ ہو جائے۔ کیونکہ حیض شروع ہونے سے قبل اور حیض ختم ہونے کے بعد کئی دنوں تک عورت کا رحم کھلا رہتا ہے اور عورتوں کو عام دنوں کے مقابلے میں ان ایام میں خواہشِ جماع قدرے زیادہ ہوتی ہے جس میں استقرارِ حمل کا احتمال غالب ہوتا ہے۔ اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہا جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عارضی شادی

یہ عارضی اور وقتی نکاح ہوتا، اس میں دن متعین ہوتا کہ مرد ایک اجنبی عورت سے ایک خاص مدت تک کے لئے شادی کرتا، مقررہ وقت گزر جانے کے بعد دونوں میں جدائی ہو جاتی یہ عارضی اور ٹیمپریری شادیاں ہوتیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے وطن اور بیوی سے دور کسی دوسرے شہر میں کچھ دن، مہینے قیام کے لئے عارضی طور پر جاتا اور محسوس کرتا کہ عورت کے بغیر نہیں رہ سکے گا تو اپنی مدتِ قیام تک کے لئے کسی اجنبیہ عورت سے نکاح کر لیتا جسے متعہ کہا جاتا، یا اپنے شہر و محلہ ہی میں رہ کر ایک مدتِ معینہ کے لئے نکاح کرنا، متعہ کہلاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! دورِ جاہلیت کے عربوں میں یہ طریقہ بھی رائج تھا جسے اسلام نے آ کر ختم کر دیا مگر مسلمان کہلانے والے ایک خاص فرقے شیعہ نے اسلام ہی کے نام پر اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے اس صورت حال یعنی متعہ کو بڑے فضائل و مناقب اور درجات و مراتب کی ترغیب کے ساتھ باقی رکھا۔ حالانکہ متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں''۔ (المومنون: آیت ۵ تا ۷)

بیویوں کا تبادلہ

ایام جاہلیت میں عربوں کا ایک طریقہ نکاح یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا تو میرے حق میں اپنی بیوی سے دست بردار ہو جا میں تیرے حق میں اپنی بیوی سے دست بردار ہو جاتا ہوں۔

محترم اسلامی بھائیو! یعنی خواہشاتِ نفسانی کی مزید تسکین اور ذائقہ بدلنے کے لئے بیویوں کے باہم تبادلے کا طریقہ اپنایا جاتا اس طرح کے شرمناک طریقہ کو نکاح البدل کہا جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹیوں کا تبادلہ

ایامِ جاہلیت میں یہ بھی عربوں کا طریقہ نکاح یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا بھتیجی یا بہن کی شادی کسی دوسرے کے ساتھ اس شرط پر کرتا کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بھتیجی یا بہن کی شادی اس کے ساتھ کر دے اور ان کا آپس میں کوئی مہر نہیں ہوتا، اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا کہ میری بیوی امید سے ہے اگر بیٹی پیدا ہوئی تو اسے تمہارے نکاح میں اس شرط پر دیتا ہوں کہ جب تمہاری بیوی بیٹی جنے تو اس کی شادی مجھ سے کر دینا۔

چھپ کر جنسی تعلقات قائم کرنا

عربوں میں ایک برائی یہ بھی تھی کہ بغیر نکاح پڑھائے بڑی خاموشی کے ساتھ کسی غیر عورت سے جنسی تعلقات پیدا کر لیتے، جب تک بات چھپی رہتی یہ سلسلہ عیش وطرب جاری رہتا اور جب بات کھل جاتی تو وہ اس عورت سے کنارہ کش ہو جاتے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان کا خیال تھا کہ چھپ کر جنسی تعلقات قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ بات ظاہر ہو جائے تو البتہ قابلِ مذمت ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا:

''انہیں عقد میں لا کر (اپنے پاس رکھو) نہ زنا کاری کی نیت سے نہ یارانے کی غرض سے''۔ (النساء آیت ۲۵)

ماں، بیوی کی حیثیت سے

عربوں کے یہاں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص بیوی چھوڑ کر مر جاتا یا اسے طلاق دے دیتا تو اگر اس کا بڑا بیٹا اسے خود بیوی کی حیثیت سے رکھنا چاہتا تو اپنا کپڑا اس کے اوپر پھینک دیتا اور اگر بڑے بھائی کو اس کی حاجت نہ ہوتی تو دوسرا کوئی اور بھائی نئے مہر کے ساتھ اسے اپنے نکاح میں لے آتا۔

محترم اسلامی بھائیو! ایام جاہلیت میں اسے نکاح مقت کہا جاتا تھا اور اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو بچہ پیدا ہوتا وہ مقیت کہلاتا یعنی حقارت کی نظر سے دیکھا جانے والا بچہ۔ قرآن کریم نے اس طرح کی شادیوں کو باطل قرار دیا:

☆.....اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

''اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو، مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی، اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ''۔ (سورۃ النساء:۲۲)

اسلام کی آمد کے وقت ایسے بہت سے لوگ تھے جو اپنے والدوں کی بیویوں کے شوہر تھے۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں تفریق کرا دی گئی، جس کی ابتداء حضرت محض بن قیس سے ہوئی، جنہوں نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد ان کی بیوی کعبیشہ بنت لحن کو اپنی زوجیت میں لے لیا تھا مگر اس کی خبر گیری نہ کرتے، نہ ازدواجی تعلقات قائم کرتے اور نہ خرچ دیتے اور اسلام لانے کے بعد اس عمل کو ناپسند کرتے تھے جو ایام جاہلیت میں انہوں نے کر لیا تھا اس صورت حال سے پریشان ہو کر ان کی بیوی کعبیشہ نے سرور کائنات حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں شکایت کر دی۔

حضور ﷺ نے انہیں اطمینان دلا کر واپس کر دیا، اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

☆.....اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

''حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں''

حضور سید عالم ﷺ نے ان دونوں میں علیحدگی کرا دی۔ اس کے بعد ہی ہر اس عورت اور مرد میں تفریق کرا کے ان کے وہ معاملات صاف کرا دیئے گئے جو کعبیشہ بنت لحن اور محض بن قیس جیسے تھے۔ (کتاب الجر صفحہ نمبر ۳۲۶ تا ۳۲۷ بحوالہ بلوغ الادب جلد دوم)

نو آدمیوں سے مباشرت

عربوں میں نکاح کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ ایک عورت کے پاس نو ۹ آدمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آتے اوران میں سے ہرایک اس عورت کے ساتھ باری باری مباشرت کرتا، کچھ عرصہ بعد جب اس عورت کوحمل قرار پاتا اورآثار حمل ظاہر ہونے لگتے تو وہ ان سب کو بلاتی اوران کے سامنے تقریر کرتی ہوئی کہتی، دیکھو! میں نے اپنی مرضی اور تمہارے آپس کے مشورے اور مفاہمت سے ایک ایک سے مباشرت کی ہے جس کے نتیجے میں حاملہ ہوچکی ہوں۔اس لئے تم میں سے کسی نہ کسی کواس بچے کا باپ بننا ہے پھروہ ان نو۹ آدمیوں میں سے کسی کا انتخاب کرکے بعدولادت بچے کواس کے نام سے منسوب کردیتی اوراسے مجال انکارنہ ہوتی۔

محترم اسلامی بھائیو! یہی ان دونوں کی شادی ہوتی اور یہ شرمناک صورت حال اس وقت بڑے لوگوں میں بھی رائج تھی"

ایک دوسرے پرچادریں ڈال کرشادی

نکاح کاایک طریقہ یہ تھا کہ مرداورعورت آپس میں عہدِ وفا کرتے وقت اپنی اپنی چادریں ایک دوسرے پرڈال کر پھاڑ ڈالتے ،اس کے بعدان دونوں کارشتہء زوجیت قائم مانا جاتا۔یہی ان کا نکاح تھااور جوایسانہ کرتے ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جاتا کہ ان کی محبت نا پائیدار ہوگی۔لہٰذاان میں رشتہ زوجیت مانا ہی نہ جاتا۔

بچے کی قیافہ شناسی

ایام جاہلیت میں عربوں کاایک طریقہ نکاح یہ بھی تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھا ہو کرکسی عورت کے پاس جاتے ،وہ کسی کوبھی اپنے پاس آنے سے نہ روکتی۔اس کے نتیجے میں حاملہ ہوکر جب وہ بچہ جنتی تو وہ سب لوگ اکٹھا ہوتے جوجنسی طور پراس سے ملوث ہوئے ہوتے ،ساتھ ہی قیافہ شناس بھی بلائے جاتے پھرجس کے ساتھ ان قیافہ شناسوں کی رائے متفق ہوجاتی وہی اس بچے کاباپ قرار پاتااوراس بچے کواسی کے نام سے منسوب کرکے قانونی بیٹاقراردے دیاجاتا،جس سے اسے انکارکرناممکن نہ ہوتا، اور یہی ان دونوں کا نکاح مان لیا جاتا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ عربوں کی طوائفیں تھیں جونشانی کے طور پراپنے گھروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں جھنڈے نصب کئے رہتیں جو چاہتا ان کی بارگاہِ حسن میں خراج دینے کے لئے پہنچ جاتا۔

وہ عورتیں جو زمانہ جاہلیت میں جھنڈے والیوں کے نام سے مشہور تھیں۔ کتاب المثالب میں ہشام ابن الکلبی نے ان کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا ہے اور دس سے زائد مشہور عورتوں کے نام شمار کرائے ہیں جن میں ایک عورت کا نام امِ مہزول تھا۔ یہ عہد جاہلیت میں مشہور پیشہ ور عورت تھی۔ ایک صحابی نے اس سے شادی کرنا چاہی تو قرآن عظیم نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ:

"بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک"۔

عناق: یہ دورِ جاہلیت کے مانے ہوئے شہ زور مرشد سے اس کا یارانہ تھا۔ مرشد کے اسلام لانے کے بعد عناق جب ان سے حسبِ عادت ملی تو ایک بار پھر دادِ عیش کی دعوت دی مگر انہوں نے یہ کہہ کر اس کی دعوت مسترد کر دی کہ زنا کو اللہ نے حرام قرار فرمایا اب پرانی باتوں کو بھول جاؤ۔

محترم اسلامی بھائیو! ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ جس کام کا حکم دیں وہ کیا جائے اور جس کام سے منع فرما دیں اس سے روکنا فرض ہے لیکن آج ہماری حالت بہت بُری ہو چکی ہے ہمیں اپنی آخرت کے بارے میں فکر کرنی چاہیے اور مسلمان ہونے کا حق ادا کرنا چاہیے ایمان کی دولت ہی سب کچھ ہے۔

نکاح قدیم روما میں

قدیم روما میں دو طرح کی شادیاں ہوتی تھیں، عارضی اور مستقل شادی عارضی شادی کی مدت صرف ایک سال ہوتی، اس میں مرد اور عورت بغیر کسی تقریب و اہتمام کے باہمی تعلقات پیدا کر کے میاں بیوی کی طرح رہنے لگتے، یہ تعلقات سال بھر برقرار رہتے۔ تعلقات کی یہ مدت اگر خوشگوار ثابت ہوتی تو مدت پوری ہونے کے بعد مستقل شادی کر لیتے ورنہ مدت پوری ہونے کے بعد وہ دونوں الگ ہو جاتے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکاح قدیم مصر میں

قدیم مصر میں شادی بیاہ کا رشتہ بہت لچکدار ہوتا تھا اور ستھرے مذہب، پاکیزہ معاشرہ اور مہذب سوسائٹیز کے لئے ایک عجوبہ بھی۔

وہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ عورت بانجھ ہے یا مرد ہی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے۔ باضابطہ شادی سے پیشتر علی الاعلان جنسی تعلقات قائم کر لیتے تھے، اگر اس اختلاط جنسی سے عورت حاملہ ہو جاتی تو وہ دونوں ہمیشہ کے لئے ایک ہو کر باقاعدہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے۔ بصورت دیگر کچھ مدتِ انتظار کے بعد دونوں الگ الگ ہو جاتے۔

بہنوں اور بیٹیوں سے شادی

مصریوں میں سب سے بڑی اخلاقی قباحت یہ تھی کہ وہ محرمات سے شادی کر لینا جائز سمجھتے تھے کیونکہ ان کے کئی دیوتاؤں نے اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے شادی کی ہوئی تھی۔ جیسے اوسیرس نے اپنی بہن آئسس سے۔ خصوصاً فراعنہ میں یہ رواج عام تھا۔

☆.....پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ:

"عہد قدیم میں مصری بادشاہ اپنی بہن کے ساتھ شادی کر لیا کرتا اور بسا اوقات اپنی بیٹی کو اپنی بیوی بنا لیا کرتا تھا اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی تھی کہ شاہی خاندان کے خون کو بیرونی عناصر کی آلودگی سے ہم پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ بادشاہوں کی یہ عادت ان کے شاہی محلات تک محدود نہ تھی بلکہ ان کی رعایا میں بھی اس قبیح فعل کو قبول عام حاصل ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ دوسری صدی عیسوی میں ارسینوئی کے دو تہائی باشندے اس طریقہ کار پر عمل پیرا تھے۔"

(ضیاء النبی جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۶۱)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کو مصر کے لوگ سنخف کہتے تھے کہ جس کے معنی ''اس کی بہن ''ہیں۔ بیوی کے لیے اس لقب سنخف کی موجودگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصر میں بہنوں سے شادی کا دستور عام تھا اور شاہی خاندان میں تو بہن سے شادی ایک اصول بن چکا تھا کیونکہ باپ کے بعد تخت نشین ہونے والے بیٹے کا حق شاہی اس وقت اور بھی زیادہ مستحکم سمجھا جاتا تھا جو اپنی کسی ایسی شہزادی بہن سے شادی کر لے جس کی ماں بھی شاہی نسل سے رہی ہو۔

سنخف کا لقب بیاہتا عورت کے لیے شادی کے غالباً ایک سال بعد تک رہتا تھا اور اس پہلے برس کے دوران عورت کے کردار اور بارآوری یعنی بچے پیدا کرنے کی صلاحیت کا امتحان لیا جاتا۔ شادی کی اس ایک سالہ آزمائشی مدت کے بعد جو فریق گھر چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرنا چاہتا وہ معاہدے کے مطابق فریق ثانی کو معاوضہ یا رقم ادا کر کے تعلق ختم کر سکتا تھا۔

☆.....مصر میں بہنوں سے نکاح کے متعلق سید علی عباس نے لکھا ہے کہ:

''مصری فراعین اور رؤسا عام طور پر اپنی بہنوں سے نکاح کرتے تھے تا کہ وہ ان کے ورثے میں حصہ دار بن سکیں جو انہیں اپنی ماؤں کی جانب سے ملتا تھا۔ وہ یہ برداشت نہیں کرتے تھے کہ یہ جائیداد کسی اور کے قبضہ میں چلی جائے یعنی فراعین اپنی بیٹی سے نکاح کر لیتے تھے جیسے رعمسیس ثانی نے یکے بعد دیگرے اپنی کئی بیٹیوں سے نکاح کیا تھا۔ (روایات تمدن قدیم)

نکاح قدیم ایران میں

ایران کے بڑے بڑے صاحب حشمت گھرانوں میں یہ دستور تھا کہ جب ان کی لڑکیاں جوان ہو جاتیں تو ہم نسب و ذی عزت لوگوں کو مدعو کیا جاتا اور لڑکیوں کو یہ اختیار دیا جاتا کہ وہ جن کو چاہیں خالص اپنی مرضی سے اپنا شریکِ حیات منتخب کریں۔

محترم اسلامی بھائیو! اصطلاح میں اسے جشن شوہر گراں کہتے تھے۔ فراعین مصر کی طرح شاہان ایران میں بھی محرمات سے نکاح جائز سمجھا جاتا تھا۔

☆.....پروفیسر آرتھر کا بیان ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"قدیم ایران میں بہن، بیٹی کے ساتھ شادی کو مذہبی طور پر جائز سمجھا جاتا تھا اور اس قسم کی "جویذ وگدس" کہلاتی تھی مخامنتیوں کی تاریخ میں ہمیں اس قسم کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ان کی مذہبی کتابوں میں اس قسم کی شادی کی بڑی عظمت بیان کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ایسی مزاوجت (شادی) پر خدا کی رحمت کا سایہ پڑتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

عہد ساسانی میں اس کی تصدیق نہ صرف معاصر مؤرخین مثلاً اگاتھیاس وغیرہ کے بیان سے ہوتی ہے بلکہ اس عہد کی تاریخ میں ایسی شادیوں کی کئی امثال موجود ہیں مثلاً۔

"بہرام چوبیں اور مہران گشنپ نے اس قسم کی شادیاں کیں"

(ایران بعہد ساسانیاں)

☆.....مؤرخ سرپرس نے بھی اس قسم کی شادیوں کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"بہمن نے اپنی بہن ہمائی سے شادی کی اور اس کے بطن سے اس کے مرنے کے بعد دارا پیدا ہوا۔" (ہسٹری آف پرشیا)

☆.....طبری نے مورخ سرپرس کے بیان کی تائید ان الفاظ میں کی:

"ہمائی بہمن کی بیٹی تھی جب بہمن مرنے لگا تو اس کی بیٹی جو اس کی زوجہ بھی تھی نے کہا کہ میرے شکم میں جو بچہ ہے تم اس کی تاج پوشی کرو اور اس کو اپنا وارث تخت بناؤ۔" (طبری، جزدوم)

یزدگرد دوم نے اپنی بیٹی سے شادی کی اور کافی عرصہ اسے اپنی بیوی بنائے رکھا پھر اس کو قتل کر دیا۔

محترم اسلامی بھائیو! رفتہ رفتہ محرمات سے شادی کا رواج اتنا عام ہو گیا کہ وہ ایرانی جو زرتشتی مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے منسلک تھے انہوں نے بھی اس رواج کو اپنا لیا۔حالانکہ انکے مذہب کی رو سے یہ فعل قطعاً ممنوع اور حرام تھا۔اسی طرح ایران کے عیسائیوں نے زرتشتیوں کی دیکھا دیکھی محرمات کے ساتھ شادی کرنے کی رسم اختیار کی تھی۔ حالانکہ یہ امر ان کی شریعت کے بالکل منافی تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیویاں عاریتاً دینے کا رواج

ایرانیوں کے ہاں ازدواجی زندگی کے بارے میں بعض بڑے شرمناک معمولات تھے۔ جنہیں کوئی باغیرت اور باحمیت انسان سننے کے لئے بھی شاید تیار نہ ہو۔ لیکن وہ ان معمولات پر کوئی خجالت وشرم محسوس کیے بغیر کھلم کھلا عمل کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ ایک شوہر مجاز تھا کہ اپنی بیوی کسی دوسرے شخص کو جو انقلاب روزگار سے محتاج ہو گیا، اس غرض کے لیے دے دے کر وہ اس سے کسب معاش کے کام میں مدد لے۔ اس میں عورت کی رضامندی کا حاصل ہونا ضروری نہیں تھا۔ اس عارضی ازدواج میں جو اولاد ہوتی تھی وہ پہلے شوہر کی سمجھی جاتی تھی۔ یہ مفاہمت ایک باضابطہ اخلاق قانونی اقرارنامے کے ذریعے سے ہوتی تھی۔ اس قسم کا معاہدہ انسانی ہمدردی کے ذیل میں شامل کیا جاتا تھا یعنی یہ کہ ایک شخص نے اپنے ایک محتاج ہم مذہب کی مدد کی۔ (ایران بعہد ساسانیاں)

متعہ

ایران میں عرصہ دراز سے عارضی شادی متعہ کی ایک رسم چلی آرہی ہے۔ متعہ کا مطلب وقت گزاری کے لیے شادی کرنا ہے۔ یہ طریقہ اسلام سے بھی پہلے کا چلا آرہا ہے۔

متعہ کی تعریف

متعہ ایک ایسا عقد ہے جس میں ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت غیر معینہ مدت کے لیے شادی کا معاہدہ کرتے ہیں۔ اس میں یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ عارضی بیوی کو کتنی رقم فراہم کی جائے گی۔

ایران میں متعہ کا رواج بدستور قائم ہے۔ تاہم حکومت کی پالیسیوں کے ساتھ متعہ کی پسند اور ناپسند کا گراف گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ مثلاً پہلوی سلطنت نے اس بارے میں اپنا رویہ غیر جانبدارانہ کا رکھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس دور میں ویسے ہی جنسی آزادی عام تھی۔ لیکن اسلامی انقلاب کے بعد حکومت نے متعہ کی کھلے عام حمایت کی اور اسے انسان کے جنسی عمل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لیے ضروری قرار دیا۔ حکومت اپنی مہم میں خاصی حد تک کامیاب رہی ہے اور متعہ کی شادیاں تیزی کے ساتھ رواج پا رہی ہیں۔

سب سے زیادہ متعہ کی شادیاں مشہد اور رقم جیسے مقدس مقامات پر ہوتی ہیں۔ ان مشہور مقدس مقامات کے علاوہ ایران کے دوسرے شہروں میں بھی متعہ کی شادیاں ہوتی ہیں۔ البتہ ان کی تعداد کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تہران کے بعض علاقے اس معاملہ میں زیادہ مشہور ہیں۔

متعہ کی رو سے کوئی بھی شیعہ مرد بیک وقت جتنی چاہے عارضی شادیاں کر سکتا ہے۔ یہ شادیاں ان چار بیویوں کے علاوہ ہوں گی جن کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

ہالینڈ میں شادی

ہالینڈ کی مشہور بندرگاہ ایمسٹرڈم سے پچاس کلومیٹر کی دوری پر اسٹیفورٹ نامی ایک شہر ہے، ان لوگوں میں شادی کے تعلق سے صدیوں پرانے رسم و رواج آج بھی جاری ہیں۔

وہاں ایک طرف تو یہ حال ہے کہ لڑکیاں اجنبی مردوں سے ملنا جلنا حتیٰ کہ ڈاکٹروں سے بھی بات چیت نہیں کر سکتیں۔ رنگ، راگ، تھیٹر، سینما، رقص و سرور، چہرے پر میک اپ، غازہ، فیشن ایبل اور ماڈرن لباس وغیرہ سب منع ہیں، لیکن دوسری طرف اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے یہ بھی ثابت کر دے کہ وہ بچہ جننے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے یا نہیں۔

لڑکی شادی سے پہلے یہ ثابت کرے کہ وہ ماں بن سکتی ہے یا نہیں

اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جس گھر میں شادی کے قابل کوئی جوان لڑکی ہوتی ہے ماں باپ اس لڑکی کے حاملہ بننے میں پوری مدد کرتے ہیں اور اس کے لئے آسانیاں فراہم کرتے ہیں، اپنے گھر کے دروازے پر دل کی شکل میں پیتل کی ایک پلیٹ لگاتے ہیں، اگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیتل کی پلیٹ میں چمک باقی رہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ گھر میں کوئی جوان دوشیزہ شادی کے قابل موجود ہے، اسی چمک کو دیکھ کر ضرورت مند نوجوان اس لڑکی کے والدین کے پاس آتا ہے، وہ رات گئے تک لڑکی کے والدین کے پاس رہتا ہے وہیں کھاتا پیتا بھی ہے۔ کافی رات گزر جانے کے بعد ماں باپ تھک جانے کا بہانہ کر کے سونے کے لئے چلے جاتے ہیں، لڑکا بھی رخصت ہو کر مکان سے باہر آجاتا ہے لڑکی کا کمرہ گھر کی نچلی منزل پر ہوتا ہے جس کا دروازہ باہر کی طرف کھلتا ہے، جسے وہاں کی اصطلاح میں پیار کی کھڑکی کہا جاتا ہے، نوجوان اسی پیار کی کھڑکی سے گزر کر لڑکی کے پاس پہنچ جاتا ہے اور وہیں رات گزارتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ لڑکی ماں بن سکتی ہے یا نہیں۔

اگر کوئی نوجوان خواہش نفس پوری ہونے کے بعد شادی نہ کرنا چاہے اور اس رسم و رواج کی آڑ میں جنسی تلذذ و تنوع کے لئے کسی دوسری پیار کی کھڑکی کو اپنا ٹارگٹ بنانا چاہے تو اس کے لئے یہ آسان نہ ہوگا، بلکہ کڑی سزاؤں اور بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسے کوڑے کرکٹ اور کچرے کی گاڑی میں بٹھا کر پورے شہر میں گھمایا جائے گا اسے ہر طرح ذلیل و رسوا کرنے کے بعد شہر کے چوراہے پر ٹھنڈے پانی سے نہلایا جائے گا۔ ﴿یاد رہے کہ وہاں بڑے غضب کی سردی پڑتی ہے﴾ اور یہی سزا اس لڑکی کو بھی دی جائے گی جو شادی کے بعد کسی دوسرے غیر مرد سے قابلِ اعتراض تعلقات پیدا کرے۔

(بیسویں صدی شمارہ مارچ 1986)

آزمائشی شادیاں

آج کا جدید و ترقی یافتہ یورپ جو تہذیب و شائستگی، شرافت اور انسانیت کا بقلم خود دعویدار ہے، جو اپنے احساسِ برتری کے فریب میں بری طرح مبتلا ہے۔ جس کے نزدیک ''مشرق'' کی فطری شرم و حیا ایک فرسودہ و پسماندہ روایت ہے جس میں ''مشرق'' جکڑا ہوا ہے۔

ایسے نام نہاد و ترقی یافتہ و مہذب لوگوں میں عام طور پر یہ رواج فیشن کے طور پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داخل ہو چکا ہے کہ وہ با قاعدہ شادی سے پہلے اعلانیہ طور پر باہم میاں بیوی کی طرح تعلقات قائم کر لیتے ہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ مستقبل میں ازدواجی زندگی خوشگوار ہوگی یا نہیں۔

اس قسم کی شادیوں کو آزمائشی شادیاں کہا جاتا ہے جو ''کورٹ شپ،، کا عمومی نتیجہ ہوا کرتی ہیں۔ پہلے پہل صرف باہمی تعارف ہوتا ہے وہی تعارف آشنائی کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ جو بڑی تیزی کے ساتھ یکجائی کی صورت اختیار کر لیتی ہے، پھر یہی دلفریب یکجائی زیادہ تر ہرجائی ہونے کا باعث بنتی ہے۔

یہ آزمائشی شادیاں کم ہی کامیاب ہوتی ہیں۔ زیادہ تر ناکام ہی ہوتی ہیں۔ یورپ کا معاشرہ ہی بگڑا ہوا ہے، قدم قدم پر بکھرا ہوا بے حجاب حسن شرمناک آلودگیوں کے ساتھ لباسِ فطرت میں آنے کے لئے بے چین نظر آتا ہے۔

ان آزمائشی شادیوں میں اخلاص کم، باہم جنسی استحصال زیادہ کارفرما ہوتا ہے۔ جذبات کی شدت اور احساس کی گرمی کم ہو کر تشنہء جذبات سفلی کو جب آسودگی کا ساحل مل جاتا ہے، نئے جہانوں کی سیر کے لئے دونوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

اپر ولٹا میں شادی کی رسمیں

تاریک براعظم کا تاریک ترین علاقہ ''اپر ولٹا'' جو شمالی افریقہ کے ملک ''گھانا'' کے جنوب میں واقع ہوا ہے، افریقہ کا ایسا پسماندہ ملک ہے جہاں خوبصورتی کا سب سے بڑا معیار موٹاپا ہے اور اگر وہ موٹاپا دراز قد ہو تو شاہکار حسن مجسم ہے، خوبصورتی کے ملکی مقابلے میں وہی جہانِ حیرت عورت ''ملکہ حسن'' قرار دی جاتی ہے۔

شادی کے لیے جانوروں کا تحفہ

اپر ولٹا کی روایت کے مطابق شادی کرنے والا مرد گایوں، بکریوں اور دیگر جانوروں کا تحفہ لے کر لڑکی کے باپ کے پاس جائے گا، اگر خوش قسمتی سے لڑکی کے باپ نے قبول کر لیا تو شادی ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہاں لڑکے لڑکی کی باہمی رضامندی کوئی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ والدین کو ان کی باہمی محبت کی خبر ہو جائے تو یہ شادی کسی قیمت پر نہیں ہو سکتی۔

وہاں عشق و محبت سماجی جرم ہے جس کی کم سے کم سزا کوڑے کی مار یا قبیلہ بدر کرنا ہے۔ یہاں شادیاں والدین اور خاندان کی مرضی سے ہوتی ہیں اور زیادہ تر شادیاں کم سنی ہی میں کر دی جاتی ہیں۔ اپر ولٹا میں منگنی کی سرے سے کوئی رسم ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ رشتہ منظور کرنے کے بعد فوراً اس کی شادی کر دی جاتی ہے، لمبی مدت نہیں رکھتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہونے والے شوہر کے متعلق دولت، کردار، اس کی کتنی بیویاں وغیرہ ہیں تفصیلات معلوم کر لے اور اگر اس کی مرضی کے خلاف ہوا تو شادی کرنے سے پہلے بھاگ نہ جائے۔

اگر کبھی لڑکی والا شادی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا تو بڑی خاموشی کے ساتھ رشتہ منظور کر کے واپس کر دیتا اور جب ادھر اندر اندر تیاری کر لیتا تو چپکے سے اطلاع بھجوا دیتا پھر چٹ پٹ شادی ہو جاتی اور ہونے والے شوہر کے متعلق لڑکی کو کوئی خبر ہی نہیں ہو پاتی۔

بیویوں کا دستہ

اپر ولٹا میں کئی کئی شادیوں کا رواج بھی ہے۔ آدمی جتنا بڑا ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ شادیاں کرتا ہے، یہاں بیویوں اور مویشیوں کی کثرت تعداد ہی ان کی بڑائی کا معیار ہے۔ قبیلے کا سردار تو بے شمار بیویوں کا مالک ہوتا ہے۔ اس کے پاس تو بیویوں کا دستہ ہوتا ہے۔

وہاں پر ایک سے زائد شادیاں ضرورۃً بھی ہوتی ہیں وہ یوں کہ شادی کے بعد بیوی کی حیثیت زیادہ تر خادمہ کی ہو جاتی ہے، شوہر کی خدمت، بچوں کی دیکھ بھال، شوہر کے ساتھ کھیتی باڑی میں جتی رہنا وغیرہ۔

جب گھر گرہستی کا کام اس کی طاقت سے زیادہ ہو جاتا ہے تو بیوی اپنے شوہر کی دوسری شادی کرنے کے لئے خود ہی کوشش شروع کر دیتی ہے، وہ اپنے شوہر کی طرف سے گایوں، بکریوں کا تحفہ لے کر خود ہی شادی پکی کر دیتی ہے اور بڑی خوشی خوشی اپنے اوپر سوتن لے کر آتی ہے، سسرال میں آ کر دونوں سوتنیں بہنوں کی طرح ہو جاتی ہیں اور ان کا آپس میں جھگڑا نہیں ہوتا بلکہ باہم بہت محبت سے رہتی ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپرولٹا میں طلاق

اپرولٹا میں طلاق کا طریقہ بھی بڑا عجیب ہے کہ طلاق کے لئے انہیں نہ تو کسی کورٹ میں جانا پڑتا ہے اور نہ ہی ہاتھ منہ سے کچھ لکھنا کہنا ہوتا ہے، بلکہ وہاں اگر میاں بیوی میں دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرنے لگیں یا باہم ناراض رہنے لگیں تو یہی ان کی طلاق ہوتی ہے۔

مثلاً عورت شوہر کا کھانا نہ پکائے یا اس کا کوئی کام نہ کرے تو یہ علامت ہوتی ہے کہ اب وہ عورت اپنے موجودہ شوہر کے پاس رہنا نہیں چاہتی یا شوہر اس کا پکا ہوا کھانا نہ کھائے یا لایا ہوا دودھ نہ پیئے تو یہی ان کی طلاق ہوتی ہے مگر اس کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب بیوی اپنے مائیکے جا کر اسکے تحائف واپس کر دیتی ہے یا بھاگ کر کسی دوسرے مرد کے ساتھ چلی جاتی ہے تو اب وہ اس دوسرے کی بیوی ہو جاتی ہے۔

نکاح وحشی اقوام میں

وحشی قوموں میں ایک شادی کا رواج کبھی نہیں پایا گیا، ان کے یہاں اشتراکیت کی کئی صورتیں تھیں۔ جس طرح ایک مرد کئی عورتوں کا شوہر بن سکتا تھا اسی طرح ایک عورت بھی بیک وقت کئی مردوں کی بیوی ہو سکتی تھی اور یہ ان کے معاشرے میں کوئی بری بات نہیں تھی۔

سب بھائیوں کی ایک عورت سے شادی

شمالی ہند کے بعض کوہستانی علاقوں میں اب بھی یہ دستور پایا جاتا ہے کہ اگر ایک گھر میں متعدد بھائی ہوتے ہیں تو شادی صرف بڑے بھائی کی ہوتی ہے لیکن عملاً یکے بعد دیگرے سب بھائی اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

پہلی اولاد کی نسبت پہلے بھائی کی طرف کی جاتی ہے اور دوسری اولاد کی نسبت دوسرے بھائی کی طرف، اولاد اور بھائی کے تناسب سے ان میں ہر ایک اولاد کی نسبت ہر ایک بھائی کی طرف ہوتی رہتی ہے وہ سب آپس میں بہت خوش رہتے ہیں، نہ تو آپس میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی باہمی رقابت۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک عورت کئی مردوں کی بیوی

بھوٹان اور تبت کے بعض علاقوں میں بھی یہی دستور ہے کہ ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی مردوں کی بیوی ہوتی ہے وہ ہمہ وقت ان مردوں کی خدمت میں لگی رہتی ہے، سب کی فرماں برداری کرتی ہے سب کی ضرورتوں کی تکمیل، سب کی خواہشات کا احترام اور سب کی دل بستگی کا وہ سامان کرتی ہے۔ مرد جو کچھ کما کر لاتے ہیں بلاشرکت غیرے وہ تنہا ان سب کی مالک ہوتی ہے۔

نکاح ہندو دھرم شاستر میں

خوفِ طوالت سے اقوام عالم پر اپنی گفتگو کو ختم کرتے ہوئے اب ہم دنیا کے اس عظیم و قدیم ملک برصغیر ﴿غیر منقسم﴾ ہند کی طرف آرہے ہیں جو سینکڑوں زبانوں، معاشرتی نظاموں، سوسائٹیز، کلچرز اور ان گنت مذاہب کا گہوارہ رہا، جو صدیوں سے رسموں، ریتوں، رواجوں اور خود ساختہ غیر انسانی اصولوں کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ جہاں پر عورت کل بھی اپنے پتی ورتا ہونے کے باوجود بہت مجبور تھی اور نئی ترقی کے اس دور میں بھی اس پرستم کے سارے نئے پرانے انداز آزمائے جارہے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام کے ابر رحمت کی ٹھنڈی چھاؤں جنہیں مل گئی انہیں منزل امان مل گئی اور جنہوں نے بھری دوپہر میں اسلام کی شفقتوں کی ٹھنڈی دھوپ سے اپنا دامن بچایا وہ ناریاں کل بھی بے امان تھیں اور آج بھی اپنوں کے ہاتھوں غیر محفوظ، مذہب کے نام پر وحشت و بربریت، بہیمیت و درندگی کا یہ شرمناک مظاہرہ کہ بھرے پُرے شباب اور حسن و جمال کے شاہکار کو زبردستی جلا کر خاک کر دیا جائے اور پھر اس مشتِ خاک کو مذہبی افلاک ثابت کیا جائے، پتی دیووں کی زندگی میں وہ جہیز کے سبب جلائی جائیں اور ان کے مرنے کے بعد پتی ورتا کے نام پر ان کی زندگی ان سے چھین کر انہیں دیوی سمان بنا دیا جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ستی کی رسم کو یہاں سب سے پہلے اسلامی تعلیمات کی بدولت خلجی مسلم بادشاہوں نے بند کر دیا، اور جب تک ہندی سیاست واقتدار میں کسی بھی حد تک اسلام کار فرما تھا ہندو بوڑھی اور جواں سال بیوائیں محفوظ تھیں اور جب یہاں سے مسلمانوں کی سیاسی بالادستی اور دنیوی اقتدار ختم ہوا، ہزاروں لاکھوں سیم تن، نازک بدن، غنچہ دہن، سروقد، مہ جبیں، دل نشیں، گل بدن، گل پیرہن، گل بداماں ناریاں بے امان ہو گئیں۔

وہ جمال وزیبائی، شباب ورعنائی جو پتھروں کو موم کر دیں، جسموں میں خون کی گردش تیز کر دیں، دلوں کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر دیں، اپنی تمام تر تسخیری قوت کے باوجود ہندو معاشرہ، ہندو سماج اور اس کی مذہبی قیادت کی بے حسی، بے ضمیری اور سنگدلی سے شکست کھا چکے ہیں، حالانکہ حسن کی قوت تسخیر اس اثر پذیری اور اثر ریزی کی ایک زندہ حقیقت ہے۔

ملک کو اکیسویں صدی میں لے جانے والے سولہویں صدی کی روایت دہرا رہے ہیں، جہیز کے نام پر ہندو کنیاؤں کی سندرتا تو مسلسل شعلوں کی نذر ہوتی ہی رہی، اور اب ہندو احیا پرستی نے پتی ورتا کے نام پر عورت کو زندہ جلانے والی قابل صد ہزار مذمت رسم کو پھر سے زندہ کرنا شروع کر دیا۔

بیوی کو شوہر کی چتا پر زندہ جلا دینا

☆..... ۳ ستمبر ۱۹۸۷ء کو راجستھان میں سکر علاقے کے ''دیورالا'' گاؤں میں روپ کنور نام کی اٹھارہ سالہ خوبصورت بیوہ کو جس نے صرف بیس دن ازدواجی مسرتوں کی بہار دیکھی تھی، زبردستی شوہر کی چتا پر زندہ جلا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ جلتے وقت وہ بدنصیب بیوہ تین بار چتا سے بھاگی، چار ہزار کے مجمع سے بار بار اپنی کمسن جوانی کی بھیک مانگی، اپنی سندرتا کا تحفظ چاہا، مگر بزدلوں، کائروں کی اس بھیڑ میں کوئی بھی مرد ثابت نہ ہو سکا کہ اپنی آغوش مردانگی کو کشادہ کر کے اس کو زندگی کی بھیک دیدیتا۔

☆..... اس سے صرف چند ماہ پیشتر پالی ضلع میں بھنور نامی ایک عورت کو شوہر کی چتا سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیس ہزار آدمیوں کو منتشر کر کے پولیس نے بچایا۔

☆..... اس سے ڈھائی سال قبل دیوری گاؤں میں جسونت کور نامی عورت کی پچیس ہزار کے مجمع سے پولیس نے طاقت کے بل پر شوہر کی جلتی ہوئی چتا سے جان بخشی کرائی۔

☆..... ۲۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو ضلع جے پور کے ایک گاؤں سے بارہ ہزار دیہاتیوں کے نرغے سے گوکل نامی ایک عورت کو شوہر کی جلتی ہوئی چتا سے پولیس نے بچایا۔

☆..... ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء کو اوم کور نام کی ایک سولہ سالہ لڑکی ستی پرتھا کے نام پر انسانی درندگی کی بھینٹ چڑھ گئی جہاں پر اس کی یادگار میں ایک مندر تعمیر ہوا، ہر سال بڑی دھوم دھام سے وہاں میلہ لگتا ہے۔

☆..... ۲۶ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ضلع جبلپور کے ایک گاؤں میں ایک بیس سالہ بیوہ وجینتی کو اس کے شوہر کے ساتھ زندہ جلا دیا گیا۔

☆..... ۱۹۸۱ء میں اتر پردیش کے ایک علاقے میں ایک پینسٹھ سالہ بیوہ کو چتا سے کھینچ کر زندہ جلنے سے بچالیا گیا۔

(بحوالہ ہفت روزہ اخبار عالم بمبئی صفحہ نمبر ۹۔ جلد ۵ شمارہ ۲۹ تاریخ اشاعت ۲۷ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

اگرچہ ستی پرتھا پر قانوناً پابندی ہے مگر اب تک ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں نے قانون کی اس بالادستی کو پورے طور پر قبول نہیں کیا یہ لوگ آج تک اس طرح کی انسانیت سوزی کی نہ صرف اجازت بلکہ اس کو مذہبی ضرورت بتا کر اپنے ماننے والوں کو اس کی ترغیب وتلقین کرتے رہے۔ ہندو بیواؤں کو آج تک کما حقہ، تحفظ نہیں مل سکا۔

کاش یہ اسلام کے دائرہ امن وامان میں داخل ہو جاتیں تو اسلام کا ابرِ رحمت ان کا سب سے بڑا سائبان ہوتا۔ اسلام کے قانونِ نکاح وطلاق پر انگلی اٹھانے والو! مسلم مطلقہ عورتوں پر مگرمچھ کے آنسو بہانے سے پہلے اپنے دامن وگریبان پر نظر کر لیتے۔ اپنے دھرم کی ان سندر تا ناریوں اور من کو بیاکل کر دینے والی حسن وادا کی مورتیوں کی حسرت بھری جوانیوں کو بھی ایک نظر دیکھ لیتے:

محترم اسلامی بھائیو! ذکر ہونے جا رہا تھا ہندوستانی شادی بیاہ کے طریقوں کا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ وجہ زیادہ کارفرما ہوتی کہ یہ خوبصورت ترین والدین کی اولاد ہوتے۔

نائر قوم میں مردوں کو بھی ٹھیک اسی طرح سے آزادی حاصل ہوتی جس طرح سے عورتوں کو، یعنی جس طرح عورتیں کئی شوہروں کو فیض یاب کرتیں، ایسے ہی مرد بھی کثیر الازواج ہوتے البتہ مفلس وغریب لوگ آپس میں مل کر ایک عورت سے کام چلا لیتے اور وہ عورت بیک وقت ان کی مشترکہ بیوی ہوتی اور یہ رسم تو ہندوستان کے دور قدیم میں بھی تھی۔

مہابھارت کی لڑائی میں جن پانڈووں کا ذکر ملتا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ پانچ بھائی تھے۔ جنہوں نے بہت خوبصورت جھیل میں کھلے ہوئے کنول جیسی آنکھوں والی ''دروپدی'' سے ایک ہی ساتھ شادی کی اور وہ خوبصورت آنکھوں والی بیک وقت ان پانچوں کی بیوی تھی۔

ٹوڈے اور ان میں شادی کی رسم

نیلگری کے پہاڑی دامن میں کئی قسموں کی وحشی اقوام آباد ہیں، ان کے رسوم و عادات بہت دل چسپ تھے۔ تاریخ ہند میں ان کا ذکر ٹوڈا، ہڈکا، کوٹا، کورمیا اور ایرولا کے ناموں سے ملتا ہے، ان میں ٹوڈے اعلیٰ درجے کی حیثیت رکھتے تھے، ٹوڈا کے معنیٰ ''چرواہے'' کے ہوتے ہیں۔ ان کا شغل مویشیوں کی دیکھ بھال اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ نیلگری کے علاقے میں بڑی عمدہ گھاس ہوتی ہے اسی لئے وہاں بڑی عمدہ مویشیاں پائی جاتی ہیں، جن کا دودھ اس خطے کے باشندوں کی غذا کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے، گائے ان کے یہاں متبرک مانی جاتی ہے، یہ ارواح پرستی کے ساتھ ساتھ درختوں کے بھی پجاری ہیں۔

حمل کے ساتویں مہینے میں شادی مکمل ہوتی ہے

ٹوڈوں میں شادی قدرے سادہ ہوتی ہے کہ مرد اور عورت جنگل میں چلے جاتے ہیں اور کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے ہونے والے بچے کو اسی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور جب تک اس عورت کو حمل کا ساتواں مہینہ نہ لگ جائے ان کی شادی مکمل نہیں ہوتی۔ جب پہلا بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو والدین اسی درخت سے (جس کو پیدا ہونے سے پہلے اپنا بچہ سپرد کر دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا) پتے توڑ کر لاتے ہیں۔ اس کا دونا بنا کر اس میں پانی ڈالتے ہیں۔ ماں باپ اور بچہ اس پانی سے اپنا ہونٹ تر کرتے ہیں۔ اس مذہبی رسم سے گزر کر ہی ان کے خاندان کی بنیاد پڑتی ہے۔

شادی کی رسمیں

شادی سے پہلے کچھ مذہبی رسمیں ادا کی جاتی ہیں مثلاً اگر قبیلے کے کسی نوجوان نے اپنی برادری کی کوئی لڑکی پسند کی تو وہ لڑکی کے باپ کے پاس جا کر ایک مناسب تحفہ دیتا ہے۔ باپ ہونے والے داماد کا پیر اپنے سر پر رکھتا ہے۔ اس کے بعد لڑکی بنائی سنواری جاتی ہے بڑے تام جھام، باجے گاجے اور شہنائی کے ساتھ دلہن بن کر پیا کے گھر میں چلی جاتی ہے۔ وہاں پہنچتے ہی دلہا کے قدموں پر گر پڑتی ہے۔ دلہا اپنے پاؤں اس کے سر پر رکھتا ہے۔ ماں باپ بھی سر پر پیر رکھتے ہیں۔ اس کے بعد دلہن سے پانی کا گھڑا اٹھوایا جاتا ہے۔ وہ لڑکی اسی دن سے گویا اس گھر کی باندی ہو جاتی ہے۔

ان تمام رسموں کے بعد بھی یہ شادی اس وقت تک نامکمل ہوتی ہے جب تک عورت کو پہلے حمل کا ساتواں مہینہ نہ لگ جائے، اور جب ساتواں مہینہ لگ جاتا ہے، بڑی دھوم دھام ہوتی ہے، خوب کھلاؤ پلاؤ، راگ رنگ، ناچ کود ہوتا ہے۔ حاملہ ہونے والی دلہن ناچتی ہوئی اپنی بدلی کیفیت بتاتی ہے، اس کے بعد مرد بڑھ کر اس کے گلے میں ایک ہار ڈال دیتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ دونوں کی شادی آج مکمل ہو گئی۔

ایک آدمی اپنی بیوی کی سب بہنوں سے شادی کرتا ہے

ٹوڈوں میں کثرت الازواج کا بھی رواج ہوتا ہے وہ اس طرح کہ ایک خاندان کے سب بھائی دوسرے خاندان کی سب بہنوں سے شادی کر لیتے ہیں اور ہر مرد کی کئی کئی عورتیں ہوتی ہیں جو آپس میں سب بہنیں ہوتی ہیں، ان میں جب کوئی نوجوان شادی کرتا ہے تو صرف ایک ہی لڑکی سے نہیں بلکہ ہونے والی حقیقی بیوی کی کل بہنوں سے، چاہے وہ چھوٹی بچیاں ہی کیوں نہ ہوں، وہ جوں جوں بلوغ کو پہنچتی جاتی ہیں اس کی ملک میں آتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... شادی کے موقع پر دلہا صافہ باندھتا ہے، جسے ''پٹکی'' کہا جاتا ہے۔

☆..... اس صافے پر ایک تاج نما سہرا ہوتا ہے جسے ''باشنگا'' کہتے ہیں۔

☆..... دلہن کو پھولوں سے سجا کر ایک خاص قسم کا سہرا پہناتے ہیں جسے وہ اپنی زبان میں ''ڈنڈی'' کہتے ہیں۔

☆..... شادی سے پہلے کنکن پوجا ہوتی ہے، دلہا دلہن کی آرتی اتاری جاتی ہے، پوجا کے لئے ناریل، گھی اور کیلے رکھے جاتے ہیں شادی کے بعد دلہن دلہا کے پاؤں دھوتی ہے اس رسم کو ''نیر'' کہا جاتا ہے۔

نائروں میں شادی کا طریقہ

سولھویں صدی عیسوی میں مالابار پر ایک بہادر جنگ جو قوم کی حکومت تھی جسے نائر کہا جاتا تھا، نائر کے معنیٰ مالک کے ہوتے ہیں ساحل مالابار کے یہ مالک اور فرماں روا تھے ان کی وہاں پر ایک مضبوط حکومت تھی ان کی اپنی فوج جو صرف نائروں ہی پر مشتمل تھی۔ ڈیڑھ لاکھ سپاہیوں کی تھی۔ ایک مختصر عرصے کے لئے برہمنوں نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تھا مگر بہت جلد انہوں نے برہمنوں کو ان کی اوقات یاد دلا کر ان سے نجات حاصل کر لی۔

جسمانی لحاظ سے بھی یہ بہت مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ بلند قامت، سڈول اور متناسب الاعضاء، جسم صاف اور کھلا ہوا رنگ ان کی خصوصیات میں سے ہیں، خصوصاً ان کی عورتیں تو حسن و جمال میں رعنائی حیات کا پیکرِ لطیف ہوتی ہیں۔

گلے میں ہار ڈالنا شادی اور اتار دینا طلاق

ان میں بھی شادی کا طریقہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے شوہر اپنی ہونے والی بیوی کے گلے میں ایک ہار ڈالتا ہے، یہی ان کی شادی ہوتی ہے، عورت جب تک اس ہار کو پہنے رہتی ہے شادی قائم رہتی ہے اور جب ہار اتار دیتی ہے شادی ختم ہو جاتی ہے گویا عورت کا گلے سے شوہر کے دیئے ہوئے ہار کو اتار دینا ایک طرح کی طلاق ہوئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک عورت بارہ آدمیوں سے شادی کرتی

شروع شروع میں تو ایک نائر عورت کا ایک ہی شوہر ہوتا ہے مگر شادی کی مدت محدود ہوتی ہے، تھوڑے ہی دنوں بعد مقررہ مدت پوری ہونے کے بعد شوہر کو کچھ دے دلا کر رخصت کر دیا جاتا پھر دوسرے مرد کو قسمت آزمائی کا موقع دیا جاتا، جس کا انتخاب عورت خود ہی کرتی، اس طرح یکے بعد دیگرے وہ شوہر بدلتی رہتی، ان شوہروں کی تعداد بارہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

نائر عورت شادی کے بعد بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتی، شادی کے بعد ہی سے وہ اپنے پہلے شوہر سے لے کر آخری شوہر تک سب کو اپنے گھر میں رکھتی اور جو شوہر برسرِ اقتدار ہوتا وہ اپنا چھرا عورت کے دروازے میں بطورِ علامت گاڑے رہتا تا کہ دوسرے امیدواروں کو یہ معلوم ہوتا رہے کہ بیوی بنانے کے لئے یہ عورت ابھی خالی نہیں ہے اور جب اس کے منصب شوہری کو زوال آجاتا تو اس کا چھرا بھی وہاں سے ہٹا دیا جاتا۔

ایسے عارضی شوہروں سے جو اولاد پیدا ہوتی وہ عورت کے نام سے منسوب ہوتی کہ ان کے باپوں کا صحیح پتہ تو ہوتا نہیں، نائروں میں خاندان کی سربراہ عورت ہوتی اور سارا انتظام عورت کے ہاتھ میں ہوتا۔ وہ گھر میں اپنے بچوں اور بھائیوں کے ساتھ رہتی، ماموں بھانجوں میں وہی رشتہ محبت ہوتا جیسے اور قوموں میں باپ اور بیٹوں میں۔ اس خاندان میں اوّل درجہ عورت کا پھر بھائیوں اور آخر میں درجہ ہوتا ہے بیچارے شوہر کا۔ کیوں کہ اس کی شوہریت بڑی عارضی، چند روزہ اور ناپائیدار ہوتی ہے۔

عام طور پر نائر عورت اسی مرد کو زیادہ پسند کرتی جو بانکا، سجیلا، طرحدار، متناسب الاعضاء، توانا اور مضبوط ہو۔ عورت کو پورے طور پر یہ اختیار دیا جاتا کہ جسے چاہے اپنا شوہر بنائے لیکن وہ نیچی ذات کا نہ ہو۔ یہ ہنگامی اور عارضی شوہر زیادہ تر برہمن ہوتے، کیونکہ ہندو دھرم میں یہ اعلیٰ نسب ہیں۔ ہندوؤں کی مذہبی قیادت میں ان کے مستقل قبضہ میں ان کی اعلیٰ نسبی کو بڑا دخل ہے۔ یہ اعلیٰ نسل کے برہمن گھر گھر پھرتے رہتے اور اپنے جوہر حیات کو نائر عورتوں میں منتقل کر کے ان کا درجہ بڑھاتے رہتے۔ ان کی خوبصورتی اور بانکپن میں غالباً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور نامی گرامی راجاؤں کو مطلع کر دیتے تھے، جب تمام راجہ مہاراجہ جمع ہو جاتے ایک جلسہ کیا جاتا اور اس جلسے میں ایک کڑی شرط رکھی جاتی، جو غالی نسب و با حوصلہ راجہ اس شرط کو پورا کر دیتا، راجکماری اپنی پسند کا ہار اس کے گلے میں ڈال کر ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی ہار جاتی۔ جسکی وجہ سے وہ خوش نصیب راجہ ہمیشہ کیلئے اس کا پتی دیوتا ہو جاتا۔ اس تقریب کو سویمبر یعنی جلسہء انتخاب شوہر کہا جاتا تھا"

بھیلوں میں شادی

یہ ہندوستان کے نیم وحشی قدیم باشندے ہیں جن کی غالب اکثریت راجپوتانہ میں رہتی ہے، یہ بڑی بہادر اور جفاکش قوم ہوتی ہے، ان کی زندگی بڑی سادہ ہوتی ہے یہ درختوں کو پوجتے ہیں، اس کے نیچے پتھر کا قدمچہ بناتے ہیں، جس پر خون یا رنگ بہانا زندگی کی علامت سمجھتے ہیں۔ شری رام ہنومان ان کا آئیڈیل ہے جس سے یہ عقیدت رکھتے ہیں، یہ خود جتنے سادہ ہوتے ہیں ان کی شادیاں بھی ویسی سادہ ہوتی ہیں۔

وہ مرد عورت جو ایک دوسرے سے منسوب ہوتے ہیں، جب عملی طور پر انھیں میاں بیوی بننا ہوتا ہے۔ بڑی خاموشی کے ساتھ جنگل میں غائب ہو جاتے ہیں، واپسی پر لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں، پھر رسم ادا کر دی جاتی ہے، یہی ان کی شادی ہے۔

لنگایت دھرم اور ان میں شادی کی رسم

۱۹۳۰ء میں بھاگیواڑ ضلع بیجاپور میں ایک سخت مذہبی برہمن خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوا جو کرناٹک کی تاریخ میں شری بشویشور کے نام سے مشہور ہوا، اور ایک عظیم محرک کی حیثیت سے ابھرا، اس برہمن زادے نے برہمنیت کے خلاف بڑی موثر تحریک چلائی۔ برہمنیت کی روایتی عصبیت، تنگ نظری، اجارہ داری کے مقابلے میں وہ بڑا روشن خیال، صاحب عزم و حوصلہ اور عالی ہمت ثابت ہوا، ذات پات، اونچ نیچ، بھید بھاؤ کی سخت مخالفت کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صدیوں سے پسی ،کچلی، پچھڑی نچلی سطح کی ذات برادری نے اس کی آواز پر لبیک کہا اور پورے جوش خروش اور تیزی کے ساتھ اس کے دھرم کو قبول کیا، دیکھتے ہی دیکھتے ان لوگوں نے ایک طاقت کی حیثیت اختیار کر لی۔ انہیں کے پیروکار لنگایت کہلاتے ہیں۔ جو کہ کرناٹک میں کثیر تعداد میں آباد ہیں، لنگایت فرقے کی زبان کنڑ ہے۔

تاریخ ہند میں بشویشور مہاراج کا ذکر ایک محرک کی حیثیت سے ملتا ہے، اس نے ذات پات کے خلاف صرف زبانی تحریک نہیں چلائی بلکہ اپنے عمل سے اسے ثابت کر کے بتایا، ذات اور برادری کے حصار کو توڑ کر مخلوط شادیوں کی اجازت دی، ملک کی سب سے بڑی مظلوم مخلوق یعنی بیواؤں کی دوسری شادی کی اجازت دی، ان کے چیختے، سلگتے اور جلتے جذبات کے لئے سامانِ تسکین فراہم کر کے ان کے آنسو پونچھے۔

کرناٹک کی میرابائی اکا مہادیوی، کنور کی رانی چنّما (جو جھانسی کی رانی لکشمی بائی کی ہم عصر اور انگریزوں سے لڑنے میں اسی کی طرح بہادر تھی) لنگادیت دھرم کی ماننے والیاں تھیں۔ لنگایتوں کی اکثریت دیہاتوں میں رہتی ہے۔ ان کی عورتیں بڑی جفاکش، مشقت پسند اور حسن رعنائی، دل کشی و دل آویزی کا بہترین نمونہ ہوتی ہیں۔

شادی کی رسمیں

عام رواج کے مطابق لنگایتوں میں بھی پہلے لڑکے والے لڑکی والوں کے یہاں لڑکی کو دیکھنے جاتے ہیں، اگر لڑکی پسند آجاتی ہے تو پھر لڑکے والوں کو بھی پارٹی دی جاتی ہے اور اس خوشی میں لڑکی والے اپنے رشتے داروں، احباب اور اہل محلّہ کے درمیان شکر یا مٹھائی تقسیم کرتے ہیں، اس رسم کو ''شکری کرما'' کہتے ہیں۔

☆..... اس کے بعد منگنی کی رسم ادا کی جاتی ہے جسے ''نشچیہ کرن'' کہا جاتا ہے۔

☆..... عام طور پر شادی لڑکے کے گھر ہوتی ہے، جہاں لنگایت پنڈت اور سوامی کی موجودگی ضروری ہوتی ہے، ان کے پنڈت اور سوامی ''آئنار'' کہلاتے ہیں۔

☆..... لنگایتوں کی سماجی زندگی میں علمِ نجوم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضمناً یہ ذکر نکل پڑا، چونکہ ان باتوں کا تعلق بھی شادی سے ہی ہے۔ اس لیے یہ گفتگو موضوع سے ہٹ کر نہیں ہے۔ البتہ بات تھوڑی پھیل گئی آئیں ہم پھر وہیں سے شروع کریں۔

ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے جس میں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور بھانت بھانت کی قومیں آباد ہیں جن میں تقریباً ہر ایک کی مذہبی طرز معاشرت دوسرے سے جدا ہے اور ان کے شادی بیاہ کے طریقے بھی الگ الگ۔

ہندوؤں میں دھرم شاستر کی رو سے بیاہ کی آٹھ قسمیں

(۱) برہم بواہ (۲) دیو بواہ (۳) پرجاپتی بواہ
(۴) آرشا بواہ (۵) اسر بواہ (۶) گندھرب بواہ
(۷) راکشش بواہ (۸) پشاچ بواہ

☆.....منوسمرتی کے مطابق:

''نکاح کے یہ آٹھوں طریقے جائز ہیں لیکن اول چار قسمیں برہمنوں کے لئے ہیں۔ اور چار قسمیں چھتریوں کے لئے، راجہ اگر چاہے تو راکشش بواہ بھی کر سکتا ہے۔ اسر بواہ صرف نچلے طبقوں اور شودروں کے لئے درست ہے۔ ان آٹھوں قسموں میں تقریباً ہر طرح کی شادیاں آجاتی ہیں''

ذیل میں ان کی مختصر کیفیت درج ہے:

برہم بواہ: شادی کا وہ طریقہ جو ہندوؤں میں عام طور پر رائج ہے یعنی لڑکی والے اپنی لڑکی کے لئے مناسب بر (لڑکا) اور گھر تلاشتے ہیں رشتہ طے ہو جانے کے بعد دھوم دھام سے شادی کر دیتے ہیں۔

دیو بواہ: اس میں لڑکی کی شادی کسی دیوتا سے کر دی جاتی ہے، وہ لڑکی اسی دیوتا کے نام سے منسوب ہو کر اپنی جوانی کے پرزور جذبات سے لڑتی ہوئی امنگوں، آرزوؤں، حسرتوں، آشاؤں سے منہ موڑ کر اپنی پوری زندگی مندر میں گزار دیتی ہے۔ ایسی لڑکیوں کو دیوداسیاں کہا جاتا ہے، مذہبی طور پر انہیں قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیوداسیوں میں ہندو مذہب کے اونچے خاندانوں کی لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں جنہیں دنیا کی آلائشوں سے مبرا سمجھا جاتا ہے۔

آرشا بواہ: لذاتِ دنیا سے الگ رہنے والے وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا بلکہ جو معاشی طور پر بالکل کنگال ہوتے ہیں ہندو لوگ انہیں مقدس اور خدا رسیدہ سمجھ کر اپنی بیٹیاں دیدیتے ہیں اس اطمینان پر کہ ان کے اس ایثار پر بھگوان خوش ہو جائیں گے۔ اس کو اصطلاح میں کنیادان کہتے ہیں۔

پرجاپتی بواہ: اس میں مرد اور عورت نہایت اہتمام کے ساتھ شادی رچاتے ہیں، اس میں ذات پات کا کافی لحاظ رکھا جاتا ہے، لڑکی والے برادری اور بارات کو کھانا کھلاتے ہیں اور لڑکی کو مناسب جہیز دے کر رخصت کرتے ہیں۔

اسر بواہ: یہ ادنیٰ درجے کا بیاہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں کسی حد تک خرید و فروخت کا کام ہوتا ہے یہ طریقہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔

گندھرب بواہ: مرد اور عورت خوشی خوشی ایک دوسرے کو قبول کرلیں اور پتی پتنی کی طرح رہنے لگیں، دیہاتوں میں عام طور پر غریب، پسماندہ اور جاہل طبقے کے لوگ اس طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

راکشش بواہ: کسی لڑکی کو جبراً بھگا کر لے جانا پھر اس سے نکاح کرلینا۔

پشاچ بواہ: کسی لڑکی کو شراب اور دارو کے نشے میں مدہوش کر کے اس کی آبروریزی کرنا یا نیند اور بیہوشی کی حالت میں اس کی عصمت دری کرنا۔ یہ بھی منوسمرتی کی رو سے شادی کی ایک قسم ہے۔

ہندوستان کے قدیم راجاؤں میں شادی

ہندوستان کے قدیم راجاؤں میں یہ دستور تھا کہ جب ان کی کماری کنیائیں جوانی کی دہلیز پار کر جاتیں تو وہ کسی خاص بر کی تلاش نہیں کرتے، بلکہ پنڈتوں سے مہورت لے کر شادی کا ایک خاص دن مقرر کر لیتے تھے اور تاریخ مقررہ سے پہلے ملک کے منتخب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک پہنچ چکی ہے کہ جوان لڑکیوں کے ذہن میں شادی اور باعصمت زندگی کا خیال آتا ہی نہیں۔

آزادانہ خوش وقتی جسے پہلے کبھی آوارہ قسم کے مرد ڈھونڈتے پھرتے تھے، آج برطانیہ میں ہر لڑکی اس کی جستجو کرتی پھرتی ہے۔ دوشیزگی اور بکارت کو ایک دقیانوسی چیز سمجھا جاتا ہے اور نوجوان لڑکی اس کو ایک مصیبت خیال کرتی ہے۔ اس کے نزدیک زندگی کا لطف یہ ہے کہ عہد شباب میں لذات نفس کا جام خوب جی بھر کے پیا جائے۔ (پردہ)

فرانس میں

فرانس میں انیسویں صدی کے وسط بلکہ اخیر تک عام فرانسیسیوں کے خیال میں عورت کی عصمت ایک قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی لیکن بیسویں صدی تک پہنچتے پہنچتے یہ صورتحال بدل گئی۔ تحریک آزادی نسواں نے عورت اور مرد کی اخلاقی مساوات کا جو صور پھونکا تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ عام طور پر عورت کی بدکاری کو بھی معمولی برائی سمجھنے لگے اور نکاح کے بغیر کسی مرد سے تعلق رکھنا عورت کے لیے کوئی ایسا فعل نہ رہا جس سے اس کی شرافت و عزت پر دھبہ لگتا ہو۔

☆..... پول بیورو کے بقول:

"نہ صرف بڑے شہروں میں بلکہ فرانس کے قصبات اور دیہات میں اب نوجوان مرد اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ جب ہم عفیف نہیں ہیں تو ہمیں اپنی منگیتر سے بھی عفت کا مطالبہ کرنے اور یہ چاہنے کا کہ وہ ہمیں کنواری ملے کوئی حق نہیں ہے۔ برگنڈری، بون اور دوسرے علاقوں میں اب یہ عام بات ہے کہ ایک لڑکی شادی سے پہلے بہت سی دوستیاں کر چکی ہوتی ہے اور شادی کے وقت اسے اپنے منگیتر سے اپنی گزشتہ زندگی کے حالات چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ لڑکی کے قریب ترین رشتہ داروں میں بھی اس کی بدچلنی پر کسی قسم کی ناپسندیدگی نہیں پائی جاتی۔ وہ اس کی دوستیوں کا ذکر آپس میں اس طرح بے تکلف کرتے ہیں کہ گویا کسی کھیل یا روزگار کا ذکر ہے۔" (پردہ)

فرانس میں شادی شدہ اشخاص کا زنا کار ہونا قطعاً کوئی معیوب یا قابل ملامت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فعل نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے علاوہ کوئی مستقل داشتہ رکھتا ہو تو اسے چھپانے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور سوسائٹی اس فعل کو ایک معمولی اور متوقع بات سمجھتی ہے۔

☆..... فرانس میں جنسی آوارگی کا یہ عالم ہے کہ 1955ء میں فرانس کے میڈیکل بورڈ نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ:

''اس ملک میں ایک عورت بھی باعصمت نہیں ہے اور اہل فرانس کو اس بات پر فخر ہے''۔ (عورت اسلامی معاشرہ میں)

اسکینڈے نیون ممالک میں

اسکینڈے نیون ممالک میں سویڈن، ڈنمارک اور ناروے تین ممالک آتے ہیں جن میں جنسی آزادی اور فحاشی پوری دنیا سے زیادہ ہے۔ ان ممالک میں شادی کا تصور خاصی حد تک ختم ہو چکا ہے۔

شادی کے بغیر اکٹھے زندگی بسر کرنا

حکومت کی طرف سے آپس میں بغیر شادی کے اکٹھے زندگی بسر کرنے والے لڑکے اور لڑکی کو اولاد پیدا کرنے کا حق حاصل ہے۔

بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچے قانونی بچے کہلاتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال حکومت کی ذمہ داری ہے۔

بغیر شادی کے جوڑے اس بات میں آزاد ہوتے ہیں کہ جب چاہیں ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ ان ممالک میں اگرچہ باقاعدہ شادیوں کا رواج ابھی تک قائم ہے تاہم کوئی شادی ایسی نہیں ہوتی جس میں دولہا اور دلہن ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوں۔ وہ دونوں شادی سے کئی ماہ یا کئی سال پہلے بطور میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر ایک دوسرے کو ہر لحاظ سے آزما چکے ہوتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تجربہ ہے۔

☆..... اس کے علاوہ ''پلے بوائے فاؤنڈیشن'' کی رپورٹ اس پر اضافہ کرتی ہے جس کے مطابق:

''90 فیصد مرد اور 80 فیصد عورتیں جن سے انٹرویو لیے گئے وہ تھے جنہوں نے شادی سے قبل مباشرت کا تجربہ کیا تھا۔ (اسلام کا نظریہ جنس)

شادی شدہ خواتین کے لئے ملاقات خانے

امریکہ میں عصمت فروش عورتوں کی تعداد کم از کم 5 لاکھ کے درمیان ہے۔ یہ تعداد زیادہ اس لیے نہیں ہے کیونکہ امریکہ میں جتنے رقص خانے، نائٹ کلب، بیوٹی پارلر، مساج گھر اور ہوٹلز ہیں سب کے سب قحبہ خانوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ قحبہ خانوں کے علاوہ بکثرت ملاقات خانے ہیں۔ جو اس غرض کے لیے آراستہ رکھے جاتے ہیں کہ شریف خواتین وحضرات جب باہم ملاقات فرمانا چاہیں تو وہاں ان کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ان مکانوں میں صرف کنواری لڑکیاں ہی نہیں جاتیں بلکہ بہت سی شادی شدہ خواتین کا بھی وہاں گزر ہوتا ہے۔ (پردہ)

طلاق کے دو بڑے اسباب

مغربی ممالک میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح پر جب تحقیق ہوئی تو طلاق کے دو بڑے اسباب سامنے آئے۔

☆..... پہلا یہ کہ عورت کا شادی سے قبل کنوارا نہ ہونا اور شادی کے بعد اس کے شوہر کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کے فلاں فلاں مردوں سے تعلقات رہے ہیں۔

☆..... دوسرا یہ کہ شادی کے بعد عورت کا اسی کنوارپنے کی روش پر قائم رہنا یعنی شوہر کے ہوتے ہوئے غیر مردوں کو دادِ عیش دینا اور رنگے ہاتھوں شوہر کا پکڑ لینا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک دوسرے کی بیوی سے ہم بستر ہونا

☆.....سان فرانسسکو کے ایک اخبار کرانیکل نے 1963ء کے آغاز میں لکھا تھا کہ:

''ملک میں ایسے شوہروں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو ایک دوسرے کی اجازت لے کر ایک دوسرے کی بیویوں سے ہم بستر ہوتے ہیں''۔ (اسلام اور افکار نو)

☆.....ایک مشہور امریکی ریفارمر کا بیان ہے کہ:

''نیویارک کی شادی شدہ آبادی کا پورا تہائی حصہ ایسا ہے جو اخلاقی اور جسمانی حیثیت سے اپنی ازدواجی ذمہ داریوں میں وفادار نہیں ہے۔''

(اسلام کا نظام عفت وعصمت)

کنواری مائیں

ان کے علاوہ کنواری لڑکیوں کا عالم یہ ہے کہ امریکہ میں روزانہ 4352 کنواری مائیں اسقاط حمل کراتی ہیں اگر سرکار انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہے تو اس پر احتجاج اور جلسے جلوس اس قدر عام ہوتے ہیں کہ سرکار خاموش ہو جاتی ہے۔

امریکہ میں 1950ء میں اسقاط حمل کی تعداد 11 لاکھ 12 ہزار تھی جو 1985ء میں بڑھ کر 15 لاکھ 88 ہزار 5 سو 50 ہوگی جبکہ گزشتہ 5 سال میں تعداد 16 لاکھ سے تجاوز کر کے 20 لاکھ تک ہوگئی ہے۔ (جا تیرا امریکا دیکھ لیا)

برطانیہ میں

انگلستان میں ایسی لڑکیوں اور عورتوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جو شادی سے پہلے جنسی تعلقات بلا تکلف قائم کر لیتی ہیں اور وہ لڑکیاں اب نہایت قلیل ہیں جو کلیسا کی قربان گاہ کے سامنے نکاح کا عہد وفا باندھتے وقت صحیح معنوں میں دوشیزہ ہوتی ہوں۔

دراصل برطانیہ میں مرد اور عورت کے آزادانہ میل جول کے نظام نے ''دونوں صنفوں'' کے شہوانی تعلق کو تمام اخلاقی بندشوں سے آزاد کر کے رکھ دیا ہے اور اب حالت یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کی رسمیں

ہندوستان کے بعض علاقوں میں نئے جوڑوں کا برہنہ رقص باقاعدہ رسم شادی کے طور پر مروج تھا۔

☆.....ول ڈیورانٹ کے مطابق

''اٹھارویں صدی کے آخر تک جنوبی ہند میں عورتوں کیلئے چھاتی برہنہ کر کے چلنے کا رواج تھا۔ آج بھی ہندوستان میں جب بھی خشک سالی یا بارش کی کمی ہوتی ہے تو پنڈت نئے جوڑوں کو برہنہ رقص کی تلقین کرتے ہیں۔ خشک سالی دور کرنے اور زیادہ بارش کے لیے نئے شادی شدہ جوڑے ضلع اننت پور کے دیہات کے مندروں کے سامنے بنائے گئے پلیٹ فارموں پر رات کے اندھیرے اور چاندنی میں اندر دیوتا کو خوش کرنے کے لیے اکثر برہنہ رقص کرتے ہیں۔''

گزشتہ برس بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں بھی پروہتوں نے نئے شادی شدہ جوڑوں کو ایسی ہی ہدایت جاری کی تھی کہ وہ رات کے وقت خشک تالابوں، جوہڑوں اور نہروں کے کنارے برہنہ رقص کریں تا کہ بارش کا اندر دیوتا خوش ہو۔

دلہن کی پہلی رات پنڈت کے ساتھ

ہندوستان کے بعض علاقوں میں شادی کے بعد دلہن کو پہلی رات پنڈت جی کے ساتھ خلوت میں بسر کرنا پڑتی تھی۔ یہ رسم انیسویں صدی عیسوی تک جاری رہی۔

محترم اسلامی بھائیو! بلاشبہ عہد قدیم میں عفت و عصمت کو ایک معمولی چیز تصور کیا جاتا تھا اور عہد قدیم کا انسان اپنے مذہب کو سب سے زیادہ اہم، اعلیٰ اور ارفع خیال کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مندروں میں عصمتوں کی قربانی ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر دی جاتی تھی گویا عصمت کا نذرانہ قدیم انسان کی نظر میں گناہ نہیں بلکہ کارِ ثواب تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دورِ جدید کا انسان

اس کے برعکس دور جدید کا تعلیم یافتہ اور مہذب انسان اگرچہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ عصمت کا قتل گناہ کبیرہ ہے اور دنیا کا کوئی مذہب اس قتل کی اجازت نہیں دیتا لیکن اس کے باوجود عفت و عصمت کی جتنی بے حرمتی آج ہو رہی ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوئی ہو، وہ تمام بداعمالیاں جو قدیم تہذیبوں میں مروج تھیں۔ آج انتہائی ترقی یافتہ صورت میں اس عہد کا طرۂ امتیاز ہیں۔ موجودہ دور کے انسان نے اپنی شہوانی تسکین کے لیے ایسی ایسی جدت طرازیاں پیدا کی ہیں جن کا علم قدیم انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

دور جدید کا وصف امتیاز

یہ دور جدید کا وصف امتیازی ہے کہ اس نے عورت کو پانی سے بھرا ہوا ایک ایسا برتن بنا دیا ہے کہ جو شاہراہ عام پر ہر گزرنے والے کی پیاس بجھانے کے لیے رکھا گیا ہو اور جس پر یہ تختی بھی چسپاں ہو کہ آؤ اور مجھ سے پیاس بجھاؤ۔

اس عہد میں عصمت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عصمت کی قیمت پاؤں کے جوتے سے ارزاں ہے۔ عصمت کی نیلامی یورپ اور امریکہ میں بالخصوص اور باقی دنیا میں بالعموم پورے عروج پر ہے۔ عہد جدید میں جنسی بے راہ روی کے تذکرے کی ابتداء موجودہ دور کے مہذب ترین اور ترقی یافتہ ملک امریکہ سے کی جاتی ہے۔ بعد ازاں دنیا کے دیگر معروف ممالک کا ذکر کیا جائے گا۔

امریکہ میں

☆..... امریکہ میں جنسی اباحت کا اندازہ لگانے کے لیے گیگنان کی رپورٹ پڑھی جا سکتی ہے جس کے مطابق:

"50 فیصد عورتیں اور 97 فیصد مرد ایسے ہیں جن کا قبل از ازدواج مباشرتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتی ہیں، ان میں وہ ہر ایک کو وہی قیمت دیتا ہے جو پہلی بیوی کو دے چکا ہے، اس طرح اس کے سب حقیقی بھائی اس کی بیویوں میں شریک ہوتے ہیں اور مقررہ قیمت دینے میں مالی طور پر اس کی مدد کرتے ہیں۔

عمروں کے تناسب سے مختلف شوہروں میں اولاد تقسیم ہوتی ہے، بڑا بچہ اصل شوہر کے نام سے منسوب ہوتا ہے اور اس کے بعد کے بچے چچاؤں کی عمروں کے تناسب سے ان میں سے کسی کے نام منسوب ہوتے ہیں۔

ان میں جو لوگ خوشحال اور متمول ہوتے ہیں وہ ایک بیوی کی قیمت تنہا دیتے ہیں اور اس کے تصرف پر وہ تنہا مالک ہوتے ہیں، دوسرے بھائی اس پر کسی طرح کے تصرف کے مجاز نہیں ہوتے۔ کثرت الازواج یعنی مشترکہ بھائیوں کی بیویوں کا معاملہ زیادہ تر نچلے، کمزور اور غریب طبقے میں ہوتا ہے۔

☆.....اس قوم کی شادی کی ایک تازہ مثال شیلا دیوی کی ہے جس نے حال ہی میں بیک وقت دو ہندو نوجوانوں سے شادی کی ہے۔ اس شادی کی داستان کچھ یوں ہے کہ:

"ستیش گپتا اور گرجا گری بچپن کے دوست ہیں، دونوں نے ایک ساتھ تعلیم حاصل کی اور انجینئرنگ کا کورس مکمل کرنے کے بعد جے پرکاش نرائن کی تحریک سے متاثر ہو کر سماجی خدمت کی انجام دہی کے لیے تیار ہو گئے۔ ان دونوں کو تحریک کے آشرم میں ملازمت مل گئی۔ آشرم میں ان کی ملاقات شیلا دیوی سے ہوئی۔ تینوں کی دوستی نے عہد و پیمان کا روپ دھارا اور بات تینوں کی مشترکہ شادی پر جا کر ختم ہوئی"۔

(غیر ممالک میں شادیاں)

عورت دس مردوں سے ہم بستر ہو سکتی ہے

اگرچہ ہندوستانی مذہب میں شادی سے قبل جنسی تعلقات قائم کرنے پر کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پابندی نہیں، تاہم شادی کے بعد بعض صورتوں میں ہندوستانی مذہب نے دیگر افراد کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے سے منع نہیں کیا۔

مثلاً ہندو مذہب کے مطابق اگر کسی عورت کا شوہر مر جاتا ہے تو اسے دوسری شادی کی اجازت نہیں، البتہ نیوگ کا فلسفہ اسے یہ اجازت فراہم کرتا ہے کہ اگر وہ اولاد پیدا کرنا چاہے تو کسی دوسرے مرد سے ہمبستر ہو سکتی ہے اور اپنی نسوانی خواہشات کو تسکین پہنچا سکتی ہے۔

یہ حکم صرف بیوہ عورتوں کے لیے ہی نہیں بلکہ وہ عورتیں جن کے شوہر زندہ ہیں انہیں بھی اجازت دے دی گئی ہے کہ اگر پہلے خاوند سے اولاد پیدا نہ ہو رہی ہو تو وہ کسی دوسرے مرد سے ہمبستر ہو سکتی ہیں۔ ایسی عورت صرف ایک مرد سے نہیں بلکہ دس مردوں سے الگ الگ ہمبستر ہو سکتی ہے۔ اس طرح پیدا ہونے والی اولاد اسکے اصلی شوہر کی تصور کی جائے گی۔

☆.....سوامی دیانند ''ستھیارتھ پرکارش'' میں لکھتے ہیں کہ:

''جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو، تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نیوگ کرے تا کہ اس کے اولاد پیدا ہو سکے لیکن عورت اپنے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمر بستہ رہے۔ اسی طرح اگر عورت کسی بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ضائع کر دے تو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ ''اے مالک! آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے اولاد پیدا کر لیں جیسے پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور ماروی نے کیا''۔ (تقابل ادیان)

محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیوگ بھی ہندوؤں میں شادی کی ہی ایک قسم ہے جو عموماً اولاد کی خاطر کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بانجھ عورتیں اولاد حاصل کرنے کے لیے ہفتوں پروہتوں کے ساتھ شب باش ہوتی تھیں۔ ہندو بانجھ عورتوں کے اس فعل کو برا خیال نہیں کرتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈنمارک میں

ڈنمارک میں اجتماعی شادیوں کا رواج بھی عام ہو رہا ہے۔ 1970ء میں صرف کوپن ہیگن میں بیس ایسے گروہوں کا انکشاف ہوا جنہوں نے مشترکہ شادی کی ہوئی تھی۔

گروپ میں اجتماعی شادیاں

ایک گروپ 15 سے 20 افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ گروپ کی ہر عورت گروپ کے سب مردوں کی بیوی اور گروپ کا ہر مرد گروپ کی سب عورتوں کا شوہر تصور ہوتا ہے۔ ایسے گروپوں کی تشکیل کے لیے باقاعدہ اخبارات اور رسائل و جرائد میں اشتہارات بھی دیئے جاتے ہیں۔

شادی کی مخالفت

ڈنمارک میں اب بہت سی ایسی تنظیمیں قائم کی جا رہی ہیں جن کا مقصد شادی کے بندھن کے خلاف پرچار کر کے ایک آزاد جنسی معاشرہ کے وجود کو قوت فراہم کرنا ہے۔ ان میں ایک تنظیم کا نام ''فیڈریشن آف ڈینش ویمن'' ہے جو شادی کی کھلم کھلا مخالفت کر رہی ہے۔

☆.....اس تنظیم کی صدر نے تنظیم کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے بڑے فخر سے یہ بات بتائی کہ:

> ''ڈنمارک میں کم از کم ایک لاکھ افراد شادی کے بغیر میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ ہم دیکھیں گے کہ شادی بالکل بے معنی چیز ہو کر رہ جائے گی۔''

ان ممالک میں شادی واقعی ایک بے معنی چیز ہو کر رہ گئی ہے کیونکہ یہاں شادی کے بغیر ماں بننے کا تصور اب زیادہ معیوب نہیں رہا بلکہ ان ممالک میں ایسی کئی ویلفیئر پالیسیاں مرتب کی گئی ہیں جو بن بیاہی ماؤں کو ناجائز بچوں کی پرورش کے لیے معقول مالی امداد فراہم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ مثلاً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈنمارک میں ایک کنواری ماں جسے سنگل مدر کہا جاتا ہے نہ صرف حکومت سے 500 اضافی ڈالرز وصول کرتی ہے بلکہ اس کے اپارٹمنٹ کا کرایہ بھی سرکار کے ذمے ہے۔ ہاں! اگر ایسی سنگل مدر اپنے بوائے فرینڈ سے شادی کر لے تو جملہ تمام سہولیات سے محروم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں بالعموم اور اسکینڈے نیوین ممالک میں بالخصوص بن بیاہی ماؤں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

☆.....امریکی ہفت روزہ ''نیوز ویک'' کی ایک رپورٹ کے مطابق:

1988ء میں صرف امریکہ میں 10,05,299 ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ اسی طرح سویڈن میں پیدا ہونے والے آدھے بچوں کا تعلق غیر شادی شدہ والدین سے ہوتا ہے۔ فرانس اور برطانیہ میں پیدا ہونے والے بچوں میں ہر تیسرا بچہ ناجائز اولاد ہوتا ہے۔ یہی حال آئرلینڈ میں ہے۔ یہاں شادی شدہ عورتوں کی نسبت بن بیاہی مائیں زیادہ نظر آتی ہیں۔

چین میں

قدیم چین میں عفت و عصمت کی بے حرمتی کا جائزہ لینے کے بعد چین میں عفت مآبی کے موجودہ فقدان پر تبصرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

☆.....ہفت روزہ ''تکبیر'' نے لکھا ہے کہ:

''اندرون ملک اکثر بڑے شہروں میں کم از کم ایک اڈہ یا ڈیرا ایسا ہوتا ہے جہاں غیر شادی شدہ لوگ جوڑے جوڑے بن جاتے ہیں اور کرائے پر کمرے لے کر شب بھر رنگ رلیاں مناتے رہتے ہیں۔''

چین میں اب کنواری حاملہ عورتوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

☆.....خاندانی منصوبہ بندی کے قومی تحقیقی ادارے کے ایک ماہر مایانین کا کہنا ہے کہ:

''جن عورتوں کا قانونی طور سے حمل گرایا جاتا ہے ان میں نصف تعداد غیر شادی شدہ عورتوں کی ہوتی ہے۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افریقہ میں

محترمہ کشور ناہید نے اپنے سفر نامہ ''آجاؤ افریقہ'' میں افریقی عورت کی تذلیل کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے آخر میں شادی کے بعد کے حالات لکھتی ہیں۔

☆.....وہ لکھتی ہیں کہ:

''شادی کے بعد عورت اپنے شوہر کے علاوہ اپنے دوستوں، شوہر کے ہم عمروں اور ساتھیوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھ سکتی ہے۔''

☆.....نیوز ویک کی ایک رپورٹ کے مطابق:

''بعض افریقوں کا عقیدہ ہے کہ ان کی کنواری بیٹیاں اگر حاملہ ہو جائیں تو اس سے گھرانہ خوشحال ہو جاتا ہے۔'' (نیوز ویک 2 ستمبر 1996ء)

پاکستان میں

کافرستان پاکستان کا ایک علاقہ ہے جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اس قدر حسین ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وادی میں حسن و عشق کی کارفرمائی ہے۔ یہ لوگ رقص کے دلدادہ ہیں۔ ان کی تہذیب وثقافت ہزاروں سال پرانی ہے۔ ان کے رسم ورواج، نظریات اور اعتقادات آج بھی وہی ہیں جو ہزاروں سال پہلے تھے۔ یہ لوگ شراب کے بڑے رسیاء ہیں ان کے ہاں بکارت اور دوشیزگی کا تصور بالکل معدوم ہے۔ ان کے بعض رسم ورواج بڑے ہی دلچسپ ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ بہت کم لوگ اس علاقے کو جانتے ہیں اور بہت سے پاکستانی اس حسین وجمیل وادی کے نام سے واقف نہیں۔

یہ علاقہ کوہ کیلاش میں واقع ہے اور پہاڑوں کے درمیان تین وادیاں ہیں۔ بریر، بمبوریٹ اور رام بر۔ چترال سے وادی کیلاش کا فاصلہ تقریباً 32 کلومیٹر ہے۔ کیلاش کا علاقہ بارہ میل میں پھیلا ہوا ہے۔ کیلاش کے لغوی معنی کالی رسیوں یا کالے بندھن کے ہیں۔

یہ لوگ سال میں بہت سے جشن مناتے ہیں مگر ہر سال 25 دسمبر کو سب سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیادہ اہم جشن ''چیتر مس'' منایا جاتا ہے۔ اس جشن میں لوگ دیوانہ وار رقص کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ اس جشن میں بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورتیں سب مل کر رقص کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا ہے۔ نوجوان عورتیں اس موقع پر اپنے دل کی خوب بھڑاس نکالتی ہیں اور مستی کے عالم میں نوجوان مردوں سے رنگ رلیاں مناتی ہیں۔

عورت کے ساتھ ان کا کوئی خاص بندھن نہیں وہ جس عورت کو چاہیں اپنا سکتے ہیں۔ اور جہاں چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت بھیڑ بکریوں کی طرح ہوتی ہے۔ دوسری عورتوں سے تعلقات استوار کرنا ان کے نزدیک کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

ایک ایرانی سیاح کا بیان ہے کہ ''میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے ہاں عورت اور کنواری لڑکی میں کوئی فرق ہے؟''

انہوں نے جواب دیا۔ ''جو شادی شدہ ہو وہ عورت ہے اور جو شادی شدہ نہ ہو وہ کنواری ہے۔

میں نے کنوارپن کے متعلق مفصل بحث کی لیکن یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آ سکتی تھی۔

دورانِ بحث ایک لڑکی نے کہا: ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو سکتا کہ ہم باکرہ ہیں یا نہیں۔ بعض اوقات لڑکیاں نوجوانوں سے ملاپ کرتی ہیں تو اس وقت جو خون خارج ہوتا ہے وہ اسی کو حیض تصور کر لیتی ہیں۔ ہمارے ہاں بکارت زیادہ اہمیت نہیں رکھتی اور نہ ہی مرد اس کے متعلق زیادہ کھوج لگاتے ہیں۔ (''کافرستان'' محمود دانش ایرانی، آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور)

کافرستان کے علاوہ سندھ میں بھی بعض معیوب رسموں سے عورتوں کی عصمت پامال ہو رہی ہے۔ مثلاً نیاپٹی میشر کی رسم کے مطابق مزارعین کی عورتیں وڈیرے کے قدموں میں پڑی رہتی ہیں اور وڈیرہ انہیں اپنی ملکیت تصور کرتے ہوئے اپنی بیویوں کی طرح استعمال کرتا ہے۔ (تکبیر کراچی، مورخہ 11 ستمبر 1997ء)

جبکہ ''سنگ چٹی'' ایسی روایت ہے جس میں خون بہا کے عوض قاتل کے گھرانے کی عورتوں کو مقتول کے ورثاء کی غلامی میں دے دیا جاتا ہے۔ جو نہ صرف ان پر ظلم کرتے ہیں بلکہ انہیں اپنی ہوس کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

(ایضاً، مورخہ 4 دسمبر 1997 بحوالہ جنسی بے راہ روی اور قوموں کا زوال، اختر علی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلام میں عفت وعصمت اور تعداد ازواج

محترم اسلامی بھائیو! اس ذلت ورسوائی سے نجات کی صورت اور فضائل عفت کے حصول کا ذریعہ وہی ہے جس کی مذہب اسلام نے تعلیم دی ہے۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار''

(النساء:۳)

یہ ضرورت مند انسان کے لئے علاج کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے اور اس سے یہ منشاء نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو عقد میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے یا اسلام ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ ایک سے زیادہ شادی کریں اس آیت کا یہ مقصد قطعاً نہیں۔

ایک سے زیادہ شادی کی اجازت اس حالت میں دی گئی ہے کہ عدل ومساوات کے دامن کے چھوٹنے کا خوف نہ ہو، اور اس کو متعدد بیویوں کی صحیح معنی میں ضرورت بھی ہو۔ لیکن عدل ومساوات ضروری ہے

عدل ومساوات

''عدل'' سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے جو واجب حقوق ہیں اور جن کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ضروری ہے اس میں عدل ومساوات کا برتاؤ کیا جائے کیونکہ یہ انسان کے قصد واختیار سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کھانا، کپڑا، مکان بیوی کے ساتھ رہنا سہنا اور اس طرح کے دوسرے تعلقات۔

عدل میں اندیشہ کے وقت صرف ایک بیوی کا حکم

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو''۔ (النساء:۳)

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک ہی بیوی کے دستور کو اصل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قاعدۂ اسلام میں قرار دیا گیا ہے۔

بلکہ اگر صحیح معنوں میں ضرورت ہے اور یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ اگر دوسری شادی نہ کی تو گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ ہے، ایسی ضرورت ناگزیر میں اسلام کا قانون یہ ہے کہ ایک سے زیادہ شادی بھی کی جاسکتی ہے اور اس طرح پاکبازی کی زندگی جس سے ہلنے کا اندیشہ تھا، اس پر جم جانے کی کدوکاوش کی جاسکتی ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس طرح کی ضرورت آئے دن زندگی میں پیش آتی رہتی ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی میں یہ چیزیں عنقا نہیں

☆..... کبھی کسی کی بیوی بانجھ ہوتی ہے اور اولاد کا طبعی اشتیاق مجبور کرتا ہے۔

☆..... کبھی کسی کی بیوی دائمی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اس وقت مرد کا طبعی تقاضا اور مریضہ بیوی کی تیمارداری کی ضرورت دونوں چیزیں متقاضی ہوتی ہیں کہ دوسری شادی کی جائے۔

☆..... کبھی مرد کا جنسی میلان زیادہ قوی ہوتا ہے اور بیوی کمزور ہوتی ہے۔ اور کبھی ان کے علاوہ دوسری مجبوریاں پیش آتی ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اب تو یہ چیز اتنی عیاں ہو چکی ہے کہ بحث مباحثہ کی ضرورت باقی ہی نہیں رہی۔ کسی بھی مذہب اور دھرم کا ماننے والا بشرطیکہ وہ دوراندیش اور تجربہ کار ہو ''تعدد ازواج'' کے جواز سے انکار نہیں کرسکتا اور مذہب اسلام نے جن قیود کے ساتھ ''تعدد'' کی اجازت دی ہے اس کی ضرورت کا تو انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر عجیب بات ہے کہ یورپ نے اسلام کے ''تعددِ ازواج'' کے قانون کو اپنا نشانہ بنالیا ہے وہی یورپ جس کے ہاں نسوانی ناموس کی کوئی قیمت باقی نہیں رہی ہے بلکہ لٹ رہا ہے لٹایا جارہا ہے سرِ بازار سب کچھ ہو رہا ہے لیکن دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور صرف دیکھتے رہتے ہیں۔

یورپ میں مرد و عورت کے تعلقات میں بے باکیوں کی کیفیت جو حد سے گزر چکی ہے اسی کو دیکھ کر اور دوسرے حالات سے متاثر ہو کر یورپ ہی کے بعض ارباب فکر نے ''تعدد ازواج'' کے جواز کو تسلیم کرلیا ہے بلکہ اس کے جواز کو ضروری قرار دیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اہل یورپ کا اعتراف حق

☆.....لندن کے ایک اسکول کی استانی مس میری اسمتھ نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے:

"یک زوجی کا جو قاعدہ قانون برطانیہ میں چلا ہوا ہے وہ تمام تر غلط ہے مردوں کو دوسری شادی کی اجازت ملنا چاہیے" (ندائے حرم کراچی ربیع الآخر:۱۳۷۱ھ)

☆.....میری اسمتھ کی اس کتاب کے متعلق سنڈے ٹریبون (ڈربن۔نٹال) میں اس کے لندنی وقائع نگار لکھتے ہیں:

"یقین ہے کہ پچیس سال سے اوپر عمر کی پچیس لاکھ بیوائیں جو اس وقت برطانیہ میں موجود ہیں۔دلچسپی اور قدر سے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لے گی"۔

محترم اسلامی بھائیو! ان اقتباسات سے اندازہ لگایئے کہ تعددِ ازواج جس کی اسلام نے ناگزیر ضرورت کے وقت اجازت دی ہے قانونِ فطرت کے کتنا مطابق ہے اور حالات نے لوگوں کو اسلام کے اس قانون کی حقانیت کا کیسا یقین دلایا ہے۔

☆.....یہی میری اسمتھ اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتی ہیں:

"چونکہ اس ملک (برطانیہ) میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے اس لئے ہر عورت شوہر کو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی"۔

اس کے بعد اس نے کہا ہے:

"ایک بیوی کا رواج ناکام ہو چکا ہے اور یہ رواج بھی کوئی سائنٹیفک نہیں ہے"

انگلستان میں جنسی بے راہ روی کو روکنے کے لئے سترھویں صدی سے کثرت ازدواج کا چرچا شروع ہو گیا۔چنانچہ ایک شخص نے زنا کاری اور نومولود حرامی بچوں کی اموات کو روکنے کے لئے کثرت ازدواج کی حمایت میں ایک پمفلٹ شائع کیا۔

اس کے ایک صدی بعد انگلستان کے ایک قابل اعتماد اور صاحب کردار پادری نے اس مسئلہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی۔مشہور ماہر جنسیات جیمس ہلٹن نے فحاشی اور زنا کاری کو روکنے کے لئے کثرت ازدواج کے طریقہ کو اختیار کرنے کی رائے دی۔

(اسلام اور جنسیات)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....شوپنہار نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ:

''ایک بیوی پر اکتفا کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں ہم میں سے ہر شخص ''کثرت ازدواج'' کا قائل ہے۔ چونکہ ہر آدمی کو متعدد عورتوں کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے مرد پر کسی قسم کی تحدید عائد نہ ہونی چاہیے''

(اسلام اور جنسیات)

☆.....مشہور ماہر جنسیات کیلچن اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''گوانگلستان میں کثرت ازدواج کے اصول پر بالعموم عمل ہوتا ہے لیکن سوسائٹی اور قانون نے ابھی اس چیز کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ سوسائٹی ان اشخاص کے اعمال پر خاموش رہتی ہے جو ایک بیوی یا شوہر سے شادی کر کے دو یا تین داشتاؤں یا آشناؤں سے تعلقات رکھتے ہیں لیکن سوسائٹی چیخ اٹھتی ہے جب کوئی شخص یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ مرد کو ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت دی جانی چاہیے''

(اسلام اور جنسیات)

قانون اسلام سے روگردانی کا نتیجہ

☆.....مسز برڈسل کال کتر صدر رینگ وومین کرسچن ایسوسی ایشن نے واشنگٹن میں بکنگ کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا:

''امریکہ میں چودہ سال سے اوپر کی جوان لڑکیوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے جو سب کی سب کنواری ہیں ان کے مقابلے میں کنواروں کی تعداد نوے لاکھ ہے اس حساب سے تیس لاکھ کنواری لڑکیوں کے لئے شوہروں کا ملنا محال ہے کیونکہ جنگ نے مردوں اور عورتوں کا عددی توازن بہت بڑی حد تک خراب کر دیا ہے''۔

(زمزم لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۴۵)

بتایا جائے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے گا اگر تعدد ازدواج کی اجازت نہیں دی جاتی ہے تو پھر عفت و عصمت کو دنیا کی کون سی طاقت بچا سکتی ہے اور بالفرض محال بچ بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے تو اس ظلم عظیم کا وبال کس کے سر آئے گا اور ان تیس لاکھ تعداد کی گریہ زاری اور ان کے نالہ وشیون کیا کچھ نہ کرینگے۔

☆..... جس نے یہ لکھا بالکل سچ لکھا کہ:

''لوگ سمجھتے ہیں تعدد ازدواجی اور وحدت ازدواجی میں مقابلہ ہے، لیکن یہ غلط ہے اصل میں مقابلہ ہے محدود تعداد ازدواجی کا لامحدود حرام کاری سے، اسلام بعض سخت شرائط کے تحت محدود تعداد ازدواجی کی اجازت اس لئے دیتا ہے کہ لامحدود حرام کاری کا سدباب ہو لیکن جو وحدت ازدواجی کے قائل ہیں ان کے پاس لامحدود حرامکاری کے انسداد کا کوئی علاج نہیں، اسی لئے تو وہ تعدد ازدواجی کے خلاف زہر افشانی کرتے ہیں مگر یہ آواز بلند نہیں کرتے کہ ایک عورت والے مرد کو دوسری جگہ شہوانی جذبات کی سیری کے لئے منہ کالا نہ کرنا چاہیے۔''

(ایضاً ۱۷ اگست ۱۹۴۵)

ہندوؤں کا اعتراف حق

☆..... یہ تو مغرب کا اعتراف حق تھا اب ہندوؤں کے متعلق پڑھیے:

''مدراس ہندو مہاسبھا نے ہندو لا کمیٹی کے نام جو یادداشت ارسال کی ہے اس میں پہلی بار ہندو سوسائٹی کے لئے بعض حالات میں تعدد ازدواج کی ضرورت کا اعتراف کیا گیا ہے یعنی ہندوؤں کو بعض ایسے حالات بھی پیش آسکتے ہیں جن میں ایک مرد کو کئی کئی عورتوں سے شادی کی اجازت ہونی چاہیے''۔

محترم اسلامی بھائیو! ہمیں بتانا یہ ہے کہ اسلام نے عفت وعصمت اور پاکبازی کے لئے جو شاہراہ قائم کی ہے اس پر چلنے سے ہی عزت وآبرو اور پاک دامنی حاصل ہوسکتی ہے، دوسری کوئی شکل نہیں اور وہ شاہراہ یہی ہے کہ جو عورتیں پسند آئیں ان سے شادی کرلی جائے، مگر عدل ومساوات کی ضروری شرطوں کے ساتھ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعداد ازواج میں عدل ومساوات

اگر واقعتہ ضرورت نے ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر مجبور کردیا ہے تو کرلی جائے ،مگر بدکاری اور روسیاہی کی کبھی جرأت نہ کی جائے اور دوسری شادی کی جائے تو یہ یقین کرکے کہ ہمیں اپنی تمام بیویوں کے درمیان عدل ومساوات کا رویہ قائم ودائم رکھنا ہے اور اس کے خلاف نہیں کرنا ہے:

☆.....حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط ہوگا''۔ (ترمذی ومشکوٰۃ شریف)

مقصد یہ ہے کہ متعدد بیویاں ہونے کی ضرورت میں تمام بیویوں میں عدل و مساوات کی پوری رعایت ملحوظ رکھی جائے ،اس کے خلاف کرنے کی صورت میں اللہ ﷻ شوہر کو سزا دے گا اور ساری مخلوق کے سامنے محشر میں اس کی ناانصافی کی یہ علامت ہوگی کہ اس کے جسم کا ایک حصہ ساقط ہوگا اور اپنے جسم کے ایک فالج زدہ حصہ کو گھسیٹ گھسیٹ اور رینگ رینگ کر چل رہا ہوگا اور یہ اس شوہر کی تذلیل وتوہین کا ایک طریقہ ہوگا ،جس نے اپنی بیویوں میں عدل ومساوات کی ضروری شرطیں پوری نہیں کی ہوگی۔

سارے قوانین کا ماحصل عفت وعصمت ہے

محترم اسلامی بھائیو! اس ساری بحث کا منشا یہ ہے کہ اسلام ایک منٹ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ انسان کی عفت وعصمت پائمال ہو اور ان کے اخلاق واعمال کی گندگی دنیا کو متعفن کرڈالے۔

جنسی میلان آدمی کی فطرت میں رکھا گیا ہے لیکن اس کے لئے قدرتی راہ بھی بنا دی گئی ہے اس جائز راستہ سے داعیات فطرت پورے کیے جائیں ،اگر کسی کو ایک بیوی سے تسکین نہ ہو جس معقول وجہ سے بھی سہی ،اور وہ یقین رکھتا ہے کہ عدل ومساوات کا دامن میرے ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے گا تو دو بیویاں رکھے ،دو بیویاں کافی نہ ہوں تو شروط

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مذکورہ کے ساتھ تین بیویاں رکھے۔ اگر تین بیویاں بھی اس کی زندگی میں سکون نہ پیدا کرسکیں تو شروط مذکورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے چار بیویاں تک رکھ سکتا ہے مگر یہ کسی حالت میں قابل برداشت نہیں کہ عصمت وعفت کا دامن داغدار کرے۔

بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح کی اجازت نہیں

آدمی چار بیویوں سے زیادہ بیک وقت نہیں رکھ سکتا جو لوگ چار سے زائد بیویاں رکھنے کے قائل ہیں وہ قرآن وحدیث کی مخالفت کررہے ہیں۔

☆..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ:

''غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کی نو بیویاں تھیں یہ بھی مسلمان ہوگئیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے چار پسند کرلو''۔ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

''میں مسلمان ہوا تو اس وقت میری آٹھ بیویاں تھیں چنانچہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنی آٹھ بیویوں کا تذکرہ کیا: آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ان میں سے چار کو چن لو''۔ (ابن ماجہ)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے صراحتہ بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں دی ہے اور جن لوگوں کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں اسلام لانے کے بعد آپ ﷺ نے صرف ان میں سے چار کی اجازت فرمائی بقیہ کو علیحدہ کرادیا۔

محترم اسلامی بھائیو! اقوام ومذاہب عالم کے طریقہ نکاح ورسوم خانہ آبادی اور تعداد ازواج کے اس مختصر ذکر کو اب ہم ختم کرکے اصل مقصد کی طرف آرہے ہیں۔

ضخامت وطوالت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو اس طرح کے واقعات کی داستان بہت طویل ہے اور اس پر ایک دفتر گراں بار تیار کیا جاسکتا ہے، ہمیں مذاہب واقوام عالم کے درمیان اسلام کے طریقہ نکاح وطلاق وحسنِ معاشرت کا تشخص اور وجہ امتیاز دکھانا ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کس طرح اس آفاقی دین نے حیاتِ انسانی کے تمام تر شعبوں کے لئے نظامِ اعتدال و توازن اور اعلیٰ ترین اصول وضوابط بنائے ہیں، دل ودماغ، ذہن وفکر کے ساتھ ہی آس پاس کے ماحول اور معاشرے کی تطہیر وتشکیل میں کس طرح نمایاں کردار ادا کیا ہے اور اس دین فطرت نے انسانی فطرت کی تکمیل وتسکین میں کس قدر فطری طریقہ اپنایا ہے۔

اسلام میں شادی کا طریقہ اور اس کی ترغیب

مذہب اسلام میں نیت صالحہ کے ساتھ کئے جانے والے نکاح کو عبادت کہا گیا یعنی اسکا شمار دینی امور میں سے ہوتا ہے اور دین کے بارے میں سرکار رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے کہ "دین آسان ہے"۔ نکاح بھی جب دینی امور سے ہوا تو اس کیلئے اسلام نے بڑا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ بنایا۔

نکاح اس ضابطے اور اصول کا نام ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ایک غیر اور اجنبیہ عورت، اور ایک غیر اور اجنبی مرد باہم دونوں ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جائیں۔ یعنی جس کے ذریعے مرد اور عورت دونوں کے ایک ساتھ رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، ملنے جلنے، مواصلت ومباشرت کو معاشرہ، مذہب، سوسائٹی میں برا سمجھنے کے بجائے عین درست مانا جاتا ہو۔

رشتہ نکاح ایک ایسا باضابطہ قانونی رشتہ ہے جس کی وجہ سے مرد عورت کی تمام ضروریات زندگی نیز اس سے پیدا ہونے والی اولاد کے تمام تر مصارف، اسکی تعلیم وتربیت، دیکھ بھال اور اسکی شادی تک کا پورے طور پر ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ اور عورت اس مرد کی اطاعت گزار وفرماں بردار، اس کی شریک حیات ہو کر اس کے عیش ونشاط، رنج والم، دکھ سکھ کی ساتھی بن کر اسکی امانت خاص کی امین اور ہر طرح کی خدمت، والہانہ محبت، خود سپردگی اور پتی ورتا پن کا مثالی پیکر نیز آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کی دیکھ بھال پرورش وپرداخت کی دینی یا اخلاقی طور پر کلیۃً مکلف ہو جاتی ہے۔

اپنی نسلوں اور یادگاروں کے تحفظ وبقا کے لیے دنیا کی ہر قوم ہر مذہب ہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معاشرے اور ہر تمدن نے اس رشتے کو ہر قرن اور ہر زمانے میں ضروری سمجھا اور اس کے لیے اپنے اپنے طور پر کوئی نہ کوئی طریقہ اپنایا۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ۔

☆..... ہندوستان کے ہندو لوگ پنڈت کو بلا کر کنگنا باندھتے ہیں اور اگنی کے گرد سات پھیرے لگا کر دامن میں گرہ لگا کر اپنے خیال میں اس رشتے کو مضبوط کرتے ہیں۔

☆..... برما کے بدھ مت پر چلنے والے لوگ عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے ہی کو اس رشتے کی مضبوطی کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔

☆..... عیسائی لوگ گرجاؤں میں جا کر اس رسم کو ادا کرتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! ہر صورت میں مقصود نتیجہ ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ عورت مرد کی رفاقت میں آ کر اس کی شریکۂ حیات بن کر اسکی امانت خاص کی امین بن جائے۔

اسلام کا طریقہ نکاح

مذہب اسلام جو خدا کا بنایا ہوا اور اس کا عطا فرمایا ہوا ایک مہذب، ستھرا، پاکیزہ اور پسندیدہ دین ہے۔

☆.....وہی خود جس کے لیے ارشاد فرما رہا ہے:

''بیشک (پسندیدہ) دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے''۔ (سورۂ آل عمران:۱۹)

وہی پسندیدہ دین اسلام جس نے زندگی کے ہر شعبے کے لئے رہنمایانہ اصول بنائے۔ تمام شعبہ ہائے حیات کی رہنمائی کی۔ مرد اور عورت کے باہمی تعلقات اور نسل انسانی کے تحفظ و بقا کے سلسلے میں اس نے ایک جامع مکمل، سہل اور آسان ترین قانونِ ازدواج بنایا اور عذرِ شرعی کو نظر انداز کئے بغیر مرد اور عورت کو آزادی دیتے ہوئے یہ بتایا کہ:

نکاح ایک قانونی معاہدہ ہے جس کے ذریعے ایک غیر، اجنبیہ عورت حلال و جائز ہو جاتی ہے اور وہ منعقد ہوتا ہے ایجاب و قبول سے (یعنی ایک طرف سے ایجاب ہو دوسری طرف سے قبول خواہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ) اور دونوں میں سے ہر ایک مرد و عورتیں گواہ ہو جائیں مگر وہ گواہ آزاد ہوں۔ بالغ ہوں مسلمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب وقبول کے دو بول سنیں۔

مرد اور عورت اگر شادی کے لیے راضی ہیں تو نہ رجسٹریشن کی حاجت، نہ ضرورتِ قاضی۔ عورت کسی وکیل کے توسط سے یا براہ راست دو گواہوں کی موجودگی میں صرف اتنا کہدے کہ میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا اور مرد کہے میں نے قبول کیا۔ لیجئے نکاح ہو گیا۔

اب دونوں ایک دوسرے سے چاہے جتنا لطف اندوز ہوں، جس طرح چاہیں رہیں۔ جس انداز میں چاہیں اٹھیں بیٹھیں کوئی قانون اسے ناجائز نہیں کہہ سکتا۔ دنیا کے پاکیزہ تمدن میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ معاشرے کا کوئی فرد اسے غلط نگاہ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ انہیں دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کر لیا اور عورت نے ہمیشہ کے لیے صرف اسی کی ہو کر رہنے کے لیے عہد وفا باندھ لیا۔

محترم اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے! اسلام نے نکاح کے لیے کتنا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ اپنایا ہے۔ مذہب اسلام ایک فطری دین ہے۔ جس کے دامن اعتدال وتوازن میں بڑے قیمتی سرمائے ہیں۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے اسلام نے نظامِ اعتدال وتوازن نہ پیش کیا ہو۔

ویسے ادعائے محض تو بہت سی شہرت وترقی یافتہ قوموں اور مذہبوں نے کیا ہے اور اپنے منہ سے اپنی شرافت، تہذیب، اصول، ضابطے، انفرادیت، انسانیت، حسنِ معاشرت اور تمدن کا گیت بھی گایا ہے۔ لیکن عملی دنیا میں ان کی بے چارگی، کسمپرسی کی تصویر دیکھ کر رحم آتا ہے۔ یقین نہ آئے تو قدیم وجدید تاریخوں اور اس عہد کے تمدن کو چھان ڈالئے۔ اس کے بعد کوئی فیصلہ کیجئے۔

انسان کے متعلق مختلف اقوام کا نظریہ حیات

قدیم یونانی ورومی قوم نے انسان کو حیوانیت وشہوانیت کا مجسمہ مانا اور اس کے لیے انسان کی نفس پرستی وہوس رانی کی سرپرستی اور اپنے معاشرے اور تمدن میں جنسی تسکین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لیے نت نئی ایجادات کے فروغ کو اپنے لیے سب سے بڑا اعجاز سمجھا اور اشراف سے لیکر ارذال تک سب جنس کی سرپرستی میں جت گئے نتیجے میں پوری قوم عیاشیوں میں ڈوب کر فنا کے گھاٹ اتر گئی۔

کسی قوم و مذہب کے نزدیک انسان مجسمہ روحانیت ہے لہٰذا اسکے فطری جذبات اور جنسی و شہوانی خواہشات کو جڑ سے ختم کر دینا ہی روح کی توانائی اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے اس نے جنسی اختلاط کو خواہ جائز حدود میں ہو یا ناجائز۔ تمام برائیوں کی جڑ بتایا۔

اس سلسلے میں اصل کلیساء نے سخت ترین اقدامات کئے اور مرد و زن کے باہمی تعلقات کو خواہ وہ جائز حدود کے اندر ہی کیوں نہ ہوں، روح کی آلائش اور جہنم کا باعث بتایا اور عورت سے بیزاری، نفرت، قطع تعلق کو سب سے بڑا مذہبی فریضہ جانا۔

انکے نزدیک عورت ایک ایسی چھوت کی بیماری ہے جس سے ہر انسان کو بچنا ضروری ہے وہ ایسی آگ ہے جس میں انسان کو صرف جلنا ہی جلنا ہے۔ جہنم کی سب سے بڑی داعیہ، پلیدیوں، قباحتوں اور برائیوں کے چلتے پھرتے اشتہار کا نام ''عورت'' ہے۔ جس سے بچنا ہر انسان کا سب سے بڑا مذہبی فرض ہے۔

نتیجے میں پوری قوم عیسائیت نے قلادۂ مذہبیت کو اپنی گردن سے اتار پھینکا۔ اصل کلیسائی ضابطے اور قانون کو روندتے ہوئے شہوت رانی اور عیش پرستی و بدکاری میں ایسی ڈوبی کہ گھوڑوں، گدھوں، بندروں اور کتوں سے بھی کئی قدم آگے نکل گئی۔

انسان کے متعلق اسلامی نظریہ حیات

میرے معروضات سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ حضرت انسان سے متعلق ترقی و شہرت یافتہ قوموں اور مذہبوں کا کیا نظریہ ہے۔

ایک نے اسے مجسمہ روحانیت اور دوسرے نے مجسمہ شہوانیت مان کر کیسی کیسی ٹھوکریں کھائیں اور بازار ہوش و خرد میں اپنی بیگانگی عقل کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ مگر اسلامی تعلیمات نے انہیں جھنجھوڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... نادانو! تم کہاں بہک رہے ہو؟

☆..... عقل وخرد کی کن بھول بھلیوں میں ٹھوکریں کھا رہے ہو؟

☆..... بے عقلی وحیرانی کے کس بے آب وگیاہ صحرا میں مارے مارے پھر رہے ہو؟

☆..... آؤ آؤ میرے کرم کی ٹھنڈی چھاؤں میں آؤ۔ جہاں حیات کے چشمے ابلتے ہیں۔ زندگی انگڑائیاں لیتی ہے اور ہر طرف حقیقی مسرتوں کا اجالا پھیلا ہوا ہے۔

سنو! انسان نہ تو مجسمہ شہوانیت ہے کہ اس کے لئے فقط عیش پرستی وہوس رانی اور دن رات صرف جنسی تسکین کے لئے اسباب فراہم کئے جاتے رہیں اور عواطفِ فکر وروح کو جڑ سے اکھیڑ دیا جائے۔

اور نہ ہی انسان مجسمہ روحانیت ہے کہ اس کے جذبہ شہوت کا قلع قمع کر دیا جائے بلکہ وہ شہوانیت وروحانیت دونوں کا مجسمہ ہے۔ یعنی نوازع شہوانیہ وعواطفِ فکریہ وروحانیہ دونوں سے مرکب ہے۔

اسلام نہ رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی صرف دنیاداری کی، بلکہ وہ **علی اعلان** وعلی الاطلاق فرماتا ہے کہ اسلام میں دنیا سے بالکل بے تعلقی کی زندگی نہیں ہے۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

"تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں"۔ (سورۂ نساء:۳)

☆.....اللہ ﷻ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی"۔

(سورۂ روم:۲۱)

☆..... اللہ ﷻ تصور زوجیت کو ایک دوسرے مقام پر یوں پیش فرماتا ہے:

"وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس"۔ (سورۂ بقرہ:۲۳)

☆..... اللہ ﷻ ایک اور مقام پر مسلمان مردوں سے یوں مخاطب ہے:

"اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کتاب ملی جب تم انہیں کے مہر دوقید میں لاتے ہوئے، نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے"۔ (سورۃ المائدہ:۵)

☆.....خود رسولِ اعظم آقائے کائنات حضور ﷺ مسلمانوں کو نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نکاح میری سنت ہے پس جو (استطاعت رکھتے ہوئے) میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔"

☆.....کبھی عورت کو قدر و منزلت اور اسکی بے پناہ اہمیت اور اسکی بے کراں عظمت پر مہر ثبت فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"تمہاری دنیا سے تین چیزیں میرے لیے محبوب کردی گئیں عورتیں خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔"

☆.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دنیا کے بعد ہم لوگ کیا اختیار کریں ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ زبان ذاکر، دل شاکر اور پارسا عورت اختیار کرے"۔

محترم اسلامی بھائیو! خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسان جب روحانیت و شہوانیت دونوں سے مرکب ہے۔ تو شہوانی قوت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے جذبات شہوت کی تسکین اور جنسی تقاضوں کی تکمیل کے لیے اسباب فراہم کئے جائیں اور اس کے لیے واضح طور پر کوئی راہ عمل متعین کی جائے۔

اور قوت روحانیہ کا یہ مطالبہ ہے کہ ہماری طہارت و پاکیزگی، قوت و توانائی، آسودگی و بالیدگی کے لئے بھی کوئی سامان بہم پہنچایا جائے۔

اسلام نے ایک طرف انسانی جذبات کے تلاطم میں ٹھہراؤ اور سکون پیدا کرنے کے لئے نکاح کا حکم دیا اور اس کے لئے بشرط استطاعت کافی ترغیب، تحریص اور کبھی کبھی تحذیر و تہدید سے بھی کام لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور دوسری طرف اس کے عواطفِ فکر وروح کو مکمل تسکین دینے نیز قلب کی پاکیزگی وطہارت، روح کی توانائی وآسودگی کے لیے ذکر وفکر، توبہ واستغفار اور ادو وظائف کے ساتھ ساتھ ایک مکمل نظام عبادت بھی پیش کیا۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے''۔

(سورۃ النساء:۱۰۳)

☆.....ایک اور جگہ فرمایا:

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے''۔

(سورۃ البقرۃ:۱۸۳)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

''بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے''۔ (سورۃ العنکبوت:۴۵)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

''تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا، اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

(سورۃ البقرۃ:۱۵۲)

ایک اور مقام پر فرمایا:

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔

(پ ا سورہ بقر)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

''اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ''۔ (سورۃ المنافقون:۱۰)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

''اور اپنے رب کو دل میں یاد کرو، زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صبح اور شام، اور غافلوں میں نہ ہونا"۔ (سورۃ الاعراف:۲۰۵)

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

"سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے"۔ (سورۃ الرعد:۲۸)

محترم اسلامی بھائیو! اخلاق کی حفاظت، معاشرے کی صیانت، روح کی طہارت اور انسان کے جذبہ شہوانیہ کی تسکین کے لئے قانون ازدواج پیش کرنے کے بعد وہ مرد اور عورت کو مجبور کرتا ہے کہ تمہارے فطری تعلق بے ضابطہ نہ ہونے پائیں ورنہ اخلاق تباہ، بے حیائی عام اور تمدن کی شکست وریخت ہو جائے گی۔

ماحول کی صفائی، معاشرے کی پاکیزگی اور اخلاقی قدروں کی حفاظت کے لئے اسلام زنا، شراب، جوئے اور دیگر غیر فطری حرکتوں کو حرام قرار دیتے ہوئے اس پر حد جاری کرتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے معقول سزا مقرر کرتا ہے:

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

"جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ"۔ (سورہ نور:۲)

اور اگر یہی قبیح حرکت شادی شدہ سے سرزد ہوئی تو اسے چاروں طرف سے اس قدر پتھر برسائے جائیں کہ وہ بالکل ختم ہو جائے۔

عہد رسالت ﷺ ہی میں اسلام کے اس قانون پر عمل کیا جا چکا ہے۔ احادیث وسیر کی کتابوں میں تفصیلاً ان کا ذکر موجود ہے۔ غیر فطری افعال یعنی لواطت، اغلام بازی یا عورت کے پیچھے کے مقام میں مجامعت سے اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے۔

☆.....رسول اعظم، محسنِ انسانیت، سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جس شخص نے مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام میں مباشرت کی وہ اس لائق نہیں کہ اس پر اللہ ﷻ نظر رحمت فرمائے"۔

اور فرمایا: "مستحق لعنت ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا یعنی لواطت کی"

(اس کا تفصیل سے ذکر مباشرت کے باب چہارم میں آئے گا)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مذہب اسلام میں شادی کی اہمیت

مذہب اسلام میں نکاح ایک دینی ضرورت ہے اوراس کا شمار دینی امور میں ہے۔اسی لیے فقہائے کرام کا ایک طبقہ اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہونے کو نفلی عبادات سے بہتر سمجھتا ہے۔

جس طرح کھانا کھانا دینی امور سے ہے کہ بغیر کھائے پیئے زندہ نہیں رہا جاسکتا۔ انسان کا مقصد حیات عبادت الٰہی (ﷻ) ہے۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''۔

(سورہ الذاریات:۵۶)

بغیر کھائے پیئے جب انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے تو جب کھانے پینے کو انسانی وجود کی بقا کے لئے دینی امور قرار دیا گیا تا کہ مقصد تخلیق فوت نہ ہونے پائے۔

تو اس سے کہیں زیادہ اہم اصل وجود ہے کہ بقا کا سوال وجود پر منحصر ہے۔تو نکاح اصل وجود کا سبب ہے اور کھانا بقائے وجود کا۔ جب بقائے وجود کا سبب دینی امور سے ہے تو اصل وجود کا سبب دینی امور سے کیوں نہ ہوگا۔

انسانی تہذیب ،معاشرت اور تمدن میں شادی کی جو اہمیت ہے بالاتفاق مسلم ہے۔اسلام نے اس کی بھرپور تائید کی ہے اور سارے ترقی یافتہ مذاہب واقوام سے زیادہ اس کی حمایت کی ہے اور اس کی طرف ترغیب دلانے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہے۔

مذہب اسلام میں انسانی احساسات اس کے طبعی رجحانات اور فطری تقاضوں کی جیسی اور جتنی رعایت کی گئی ہے اس کی نظیر کسی بھی دوسرے مذہبی یا غیر مذہبی، وضعی یا غیر وضعی، قانون میں ملنی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے۔یہ خالی دعویٰ یا خوش عقیدگی پر مبنی کوئی بے بنیاد خیال نہیں بلکہ دلائل وشواہد سے ثابت شدہ ایک حقیقت ہے جس کی صداقت جو چاہے اور جب چاہے شرعی احکام بالخصوص اس کے معاشرتی قوانین کا غیر جاندارانہ مگر گہرا مطالعہ کر کے معلوم کرسکتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلام اور فطری تقاضے

مذہب اسلام میں انسانی جذبات کا کس درجہ لحاظ کیا گیا اور اس کے طبعی میلانات تک کی کیسی رعایت کی گئی ہے اس کا ہلکا سا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ ﷻ کو انسان کا جائز طریقے سے حاصل شدہ مال و دولت اچھے کاموں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنا بہت زیادہ پسند ہے اور اسکی ترغیب بلکہ وجوب پر دلالت کرنے والی آیات و احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے، مگر انسانی طبیعت اور اس کے نازک احساسات کا پاس کرتے ہوئے اسے اتنے محبوب عمل سے بھی اس شکل سے منع کر دیا گیا جس سے جذبات کو ٹھیس لگنے اور طبعی تقاضوں کے مجروح ہونے کا امکان تھا۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا''۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۹)

فطرت انسانی کے تقاضوں کی رعایت اور عام انسانی مصالح کی حفاظت ہی کے نقطہ نظر سے رسول اللہ ﷺ نے مشہور اور ممتاز صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنا تمام مال خیرات کرنے کی وصیت سے حکماً روک دیا حالانکہ وہ اس کے لئے مصر تھے۔

☆..... اس کے ساتھ اپنے حکم کی مصلحت بھی ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

''تمہارا اپنے رشتہ داروں کو خوشحالی میں چھوڑ کر جانا کہیں بہتر ہوگا، اس سے کہ انہیں نادار چھوڑ جاؤ (اپنا تمام مال خرچ کر ڈالو) اور تمہارے پیچھے انہیں لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنا پڑے''۔ (بخاری شریف)

☆.....اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا:

''تم جو رقم بھی (اہل و عیال کی جائز ضرورتوں پر) خرچ کرو گے اس میں صدقہ کا اجر ملے گا یہاں تک کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے پر بھی اجر ملے گا''۔ (بخاری شریف)

موخر الذکر جملہ خاص طور پر قابل غور ہے، اس میں فطری تقاضوں کی رعایت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخری حدتک ملتی ہے۔ان مثالوں کے علاوہ شریعت کے جس حکم پر بھی غور کیا جائے گا یہ حقیقت آشکارا ہوگی کہ دست قدرت کی بنائی ہوئی فطرت میں انسان کے سب سے اہم فطری تقاضے شادی کی خواہش کا حل کس طرح پیش کیا گیا ہے؟

اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے اس تقاضہ کی تکمیل کے لئے نہ صرف یہ کہ نکاح کا طریقہ مقرر کیا بلکہ اس کی تاکید کی اور ترغیب دلائی، نیز عمل کرنے کے لئے تفصیلات بتلائیں۔جس فطری تقاضہ کی تکمیل یا جذبہ کی تسکین کے لئے ''نکاح'' مشروع ہوا، اس کا ہر صحیح المزاج اور صحت مند انسان کے اندر موجود ہونا اس درجہ واضح ہے کہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

☆..... بقول حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

''انسان کی تمام خواہشات میں یہ خواہش سب سے بڑی ہوئی ہے، اس کی تسکین کے لئے بسا وقات دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے'' (حجۃ اللہ البالغہ)

اسلام میں شادی کی تاکید کی حکمت:

جب حقیقت یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایک کی فطری خواہش کی تسکین کا سامان ہے تو پھر ترغیب دلانے، اس پر آمادہ کرنے کے لئے کوئی حکم دینے اور تعمیل نہ کرنے پر وعید سنانے کی، کہ جس طرح احادیث میں ہے، بظاہر کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی، مگر جیسا کہ سب باخبر جانتے ہیں کہ ہر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے رہے ہیں جو اپنی فطری خواہشات کا گلا گھونٹنے اور جذبات کے کچلنے میں کامل فلاح سمجھتے اور اسی میں روحانی سکون تلاش کرتے، اور شادی بیاہ نیز دوسرے دنیاوی معاملات کو باطنی ترقی میں رکاوٹ اور قرب خداوندی سے مانع خیال کرتے رہے ہیں۔

اس لئے ضرورت تھی کہ ان کی یہ غلط فہمی دور کی جائے اور بتایا جائے کہ ان کے مقاصد (روحانی سکون، فلاح کامل) حاصل کرنے کا طریقہ فطری خواہشات سے دست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برداری یا انسانی جذبات کا کچلنا نہیں بلکہ ان کو صحیح طریقوں سے پورا کرنا اور اس میں اعتدال کی راہ اختیار کرنا ہے۔

چنانچہ مذہب اسلام میں یہی کیا اور بتایا گیا ہے، دراصل شریعت نام ہی اس دستور زندگی کا ہے جس میں ہر انسانی خواہش اور اس کے طبعی تقاضوں کی تکمیل کا معتدل راستہ دکھایا گیا اور اس کے لئے اصول بتائے گئے ہوں۔

ایسے لوگوں کی تعداد خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو مگر ہے ضرور، اس لئے اس کی اصلاح بھی اتنی ہی ضروری ہے، جتنی ان لوگوں کی کہ جو خواہشات کے غلام بنے ہوئے اور حیوانات کی سطح پر اترے ہوئے ہیں۔ بلکہ اس دوسرے گروہ کے مقابلہ میں ان کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ یہ تلاش حق میں لگے ہونے اور فلاح کامل کی طلب صادق رکھنے کی وجہ سے صحیح راستہ نظر آجانے کے بعد جلد ہی راہ راست پر آسکتے اور خیر قبول کر سکتے ہیں، اسی بنا پر احادیث میں اس خواہش کو جائز طریقہ سے پورا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دلائی اور ترغیب دی گئی، بلکہ اس کی تاکید کی گئی اور ایسا نہ کرنے پر وعیدیں سنائی گئیں تاکہ اس طرح اللہ ﷻ کے ارادوں، نسل انسانی کی افزائش، زمین کی آبادی اور خدائی حکام کا نفاذ نیز اس کی بعض صفات کا ظہور ہو سکے اور انسان خلافت کے منصب جلیلہ پر ہمیشہ فائز رہے۔

یہاں تک کہ اسلام میں نیت صالحہ کے ساتھ کئے جانے والے نکاح کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ کہ فقہاء کے نزدیک اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہونا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

☆..... محسن انسانیت حضور روحی فداہ سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ بڑے دل نشین انداز میں نوجوانوں سے مخاطب ہیں:

> ”اے جوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ بدنگاہی و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جس کے پاس نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔
>
> (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

☆..... مزید فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''پوری کائنات ایک متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

☆..... مزید فرمایا:

''دو اجنبی دلوں کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنے کے لئے نکاح سے زیادہ عمدہ رشتہ کوئی نہیں ہے۔''

☆..... مزید فرمایا:

''نکاح کرنا میری سنت ہے پس جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میرا نہیں''۔

☆..... مزید فرمایا:

''اسلام میں دنیا سے بالکل بے تعلقی کی زندگی نہیں ہے''۔

☆..... حضورﷺ استطاعت رکھتے ہوئے شادی نہ کرنے پر تہدید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمہارے کنوارے تمہارے بدتر لوگ ہیں۔تم شیطان کو کیوں موقع دیتے ہو، اس کا بہترین ہتھیار تو عورتیں ہی ہیں''۔

☆.....حضور سید عالمﷺ فرماتے ہیں:

''جو خدا سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے''۔

(ابن ماجہ)

☆.....حضورﷺ نے فرمایا کہ:

''جب تم میں سے کوئی نکاح کر لیتا ہے، شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے دو تہائی دین بچا لیا''۔

☆.....اللہ ﷻ کے مقدس و آخری رسول حضورﷺ نے فرمایا کہ:

''نکاح با کمال ایمان کا آدھا ہے''۔

محترم اسلامی بھائیو! مذہب اسلام نکاح پر زیادہ زور اس لئے بھی دیتا ہے کہ انسانی اخلاق تباہ نہ ہونے پائے۔ جذبہ شہوانیہ کی شدت اور نفسانی خواہشات انہیں بے راہ رو نہ کر دے۔ ورنہ اخلاق تباہ اور دین بے حصار ہو جائے گا۔ نکاح سے آدمی کا دین، تقویٰ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کردار محفوظ ہو جاتا ہے اور آدمی شہوت یعنی شیطان کے سب سے بڑے ہتھیار کے غلط استعمال سے بچ جاتا ہے۔

اسی لئے اسلام اخلاقی حدود کے احترام پر بڑا زور دیتا ہے اور مرد و زن کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے تعلقات کو ایک ایسے اصول وضابطے کا پابند بنالیں جو بے حیائی و بے شرمی سے پاک ہو۔ اسلام زنا، بدفعلی، لواطت، استمناء بالید وغیرہ کو حرام قرار دیتا ہے تا کہ اخلاق تباہ اور معاشرہ برباد نہ ہو جائے۔

چنانچہ قرآن نکاح کو ''احصان'' سے تعبیر کرتا ہے۔ ''حصن'' قلعہ کو کہتے ہیں۔ اور ''احصان'' کے معنی قلعہ بندی کے ہیں۔ گویا نکاح کرنے والا اپنے لئے ایک قلعہ تعمیر کر کے اس میں محفوظ ہو گیا اور جس کے لئے قلعہ تعمیر کیا گیا۔ وہ ''محصنہ'' یعنی قلعے کی حفاظت میں آ گئی جو نکاح کی صورت میں اس کی ذات کی حفاظت، جنسی تسکین اور اخلاق کی تطہیر کے لئے تعمیر کیا گیا۔

اس استعارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں نکاح کی اہمیت اور اس کا مقصد اخلاق و عصمت کا تحفظ ہے۔ جو صالح معاشرہ اور حسن معاشرت کا لازمہ اور اولاد صالح و تحفظ نسب کیلئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

قانونِ نکاح کا سب سے اہم کام اس قلعے کا استحکام ہے جو اخلاق و عصمت کے تحفظ کے لئے تعمیر کیا گیا۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے''۔ (سورۃ النساء:۲۴)

☆.....اللہ ﷻ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

''ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی''۔ (سورۃ النساء:۲۵)

ان آیات مقدسہ کی اشارۃ النص سے یہ پتہ چلا کہ اسلام کی نگاہ میں مرد اور عورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ازدواجی تعلقات میں ''احصان'' یعنی اخلاق وعصمت کے تحفظ کی بڑی اہمیت ہے۔ جو نکاح کے بغیر ممکن نہیں۔

مرد اور عورت کو نکاح کی قید میں صرف اسی لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی مقررہ کردہ حدود میں رہ کر اپنی خواہشات کی تکمیل کریں، اخلاق کی حفاظت، دینی حصار اور عصمت وکردار کی پاکیزگی کے پیش نظر آقائے کائنات، محسن اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب بندہ شادی کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے۔ اب باقی آدھے دین کے لئے وہ اللہ ﷻ سے ڈرے۔''

محترم اسلامی بھائیو! آزاد اور بزعم خویش ترقی یافتہ مذاہب واقوام عالم کے ذمہ دار ہمیں جواب دیں کہ انسانیت کی فلاح ونجات، اس کی تعمیر وتشکیل، انسانی معاشرے اور سوسائٹی کی تطہیر وتعمیر اور نسل انسانی کے تحفظ وبقا اور کاروانِ حیات کے پیہم رواں دواں رہنے میں اسلام نے جو قابل رشک وتقلید طریقہ اپنایا ہے۔ اس کی کوئی مثال ان کے پاس بھی ہے؟

نکاح کی طرف ترغیب دلانے، اس سے اعراض کرنے پر تہدید کرنے، اس کی بے پناہ اہمیت بتانے اور اس کی طرف تحریص کرنے میں کتنوں نے کس حد تک حصہ لیا۔

اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد

اللہ ﷻ نے نکاح جو مباح کیا وہ شہوت کے لئے نہیں بلکہ شہوت کو پیدا ہی اسی لیے کیا کہ وہ نکاح کا سبب ہوتا کہ کارگاہِ حیات میں انسانی قافلہ اپنے پورے وجود کیساتھ رواں دواں رہے۔

☆.....امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

''جاننا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے خواہش جماع کو انسان پر اسلئے مسلط کیا تا کہ وہ تخم ریزی کرے اور نسل نہ منقطع ہونے پائے نیز یہ بہشت کی لذتوں کا نمونہ بھی ہے۔''

چنانچہ اسلام نے شادی کا مقصد اصلی ہی افزائش نسل کو قرار دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....پیغمبر اسلام ارواحنا فداہ ﷺ فرماتے ہیں:

"نکاح کرو، نسل بڑھاؤ کہ تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا۔"

☆.....حضور ﷺ نکاح کے مقصد زریں کے پیش نظر فرماتے ہیں:

"بچہ جننے والی کالی عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ عورت سے"

عرب حصول اولاد کے لئے شادیوں کے خواہاں رہا کرتے اور کہا کرتے کہ جو شخص اولاد پیدا نہیں کرتا اے کاش وہ خود ہی پیدا نہ ہوتا۔ وہ کم سن اور نئی عمر کی دوشیزاؤں کی تلاش میں رہا کرتے، کیونکہ بڑی عمر والیوں کے مقابلے میں نوعمر دوشیزائیں زیادہ بچہ جننے کی صلاحیتیں رکھتی ہیں۔

☆.....حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

"تم باکرہ لڑکیوں سے شادی کیا کرو کہ وہ زیادہ شیریں دہن زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور تھوڑی سی چیز پر زیادہ راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔"

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ شادی کا مقصد صرف شہوت رانی نہیں ورنہ سیاہ فام کالی بچہ والی کو خوبصورت بانجھ پر کیوں ترجیح دی جاتی کہ صرف شہوت کے لئے حسن سراپا ناز کا انداز ہی کالی سیاہ فام عورت پر کئی درجے بھاری ہے۔

حسن اپنی تمام تر رعنائی شباب کے باوجود اگر بے ثمر ہے تو اسلام کی نگہِ قدر و منزلت میں کالی کلوٹی عورت سے فروتر ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ثابت ہوا کہ اسلام میں شادی کا بنیادی مقصد صرف حصول اولاد ہے نہ کہ نفسانی خواہشات کی تسکین اور شہوانی جذبات کی تکمیل ورنہ پھر جانوروں کی جفتی اور مرد و زن کے حظ نفس میں فرق ہی کیا رہ جائے۔ اور اسی بنیادی مقصد اور مستحسن نظام حیات کو اختیار کرنے ہی کی وجہ سے، تمدن پاکیزہ سوسائٹی خوش گوار ماحول ستھرا اور اسلام کا حسن معاشرت مثالی اور قابل رشک و تقلید بنا ہوا ہے۔

وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں جو اپنی آزادی و نادانی کے سبب اولاد کو ایک زحمت سمجھتے ہیں۔ انہیں روکنے کے لیے نت نئے مصنوعی طریقے استعمال کرتے ہیں، بچوں کو اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حسن کے جلد زائل ہو جانے کا ذریعہ تصور کرتے ہیں یا شباب کے جنون کے شوق میں یہ سوچتے ہیں کہ اگر جلد بچے ہو گئے تو چہرے کے شکن عمر رفتہ کی چغلیاں کھانے لگیں گے۔ شخصیت اور پرسنالٹی، دل کشی و جاذبیت میں جلد فرق آ جائے گا۔

شباب کی نت نئی صبح بہار اور جوانی کی رنگینیاں متاثر ہوں گی، جامہ زیبی خطرے میں پڑ جائے گی، جنسی آسودگی میں وہ مخل ہوں گے ہوٹلوں، کلبوں، سوسائیٹیوں، پارٹیوں، حسین پارکوں، خوبصورت لالہ زاروں پر پوری آزادی اور بے فکری کے ساتھ گھوم پھر نہیں سکیں گے، ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر دور افق میں ڈوبتے سورج کا حسین نظارہ کرتے وقت ایک دوسرے میں گم نہیں ہو سکیں گے۔ وہ عورتیں خود فیصلہ کریں کہ کیا وہ اپنے حسن ورعنائی، ناز و انداز غمزہ و غرور کے زعم باطل میں آ کر اپنی ممتا کو دفنا سکتی ہیں؟

وہ مرد اپنے پدری جذبات کا گلہ گھونٹ سکتے ہیں؟ آخر وہ تا بہ کے فطرت سے لڑتے رہیں گے؟ جذبہ فطرت تو اپنا رنگ دکھا کر ہی رہے گا۔ بانجھ پن نامردی کا نشتر بڑا ظالم ہوتا ہے۔

کیا اس فطری جذبہ کو کسی طرح دبایا جا سکتا ہے کہ کوئی مجھے اماں کہہ کر مچل جائے یا سہم کر آنچل میں چھپ جائے اور میں اسے چھاتی سے بھینچ لوں۔

یا دارالعلوم، دانشکدہ، کالج، کمپنی، فیکٹری، دوکان، دفتر سے آنے پر دوڑتا ہوا آ کر لپٹ جائے اور توتلی زبان میں کہے۔ ابا میرے لئے کچھ لائے؟ اور فرط مسرت سے چوم کر اسے سینے سے لگا لوں۔

یاد رہے کہ "وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ"

تصویر کائنات کی دل کشی کا ایک اہم پہلو عورت کے وجود سے قائم ہے۔ اسکے بغیر یہ بے حد خوبصورت دنیا اپنی تمام تر مناظر فطرت کی سحر آفرینی کے باوجود ایک اجڑی ہوئی کائنات ہے۔

بے شک عورت کا وجود اپنے شباب کے تمام تر بانکپن کے ساتھ قدرت کی صناعی کا ایک حسین شاہکار ہے۔ شاعر فطرت کی ایک خوبصورت غزل ہے۔ جام ہے، خم ہے، سبو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے، صبا ہے، سرو ہے، سنبل ہے، گل ہے، بلبل ہے، غنچوں کی چٹک ہے، کلیوں کا تبسم ہے، پھولوں کا نکھار ہے، آبشاروں کا ترنم ہے، کائنات دل کی بہاروں کا موسم ہے، کہکشاں، چاند، ستارے، شفق، چاندنی، نغمہ، بہار۔ الغرض وہ نسوانی حسن و جمال کا معیار اول اور شاہکار آخر ہی کیوں نہ ہو، وہ اپنے وجود میں اس وقت تک نامکمل اور ادھوری ہے، جب تک وہ ماں نہ بن جائے۔

عورت کی نسوانیت کی تکمیل ماں بننے پر ہی منحصر ہے۔ اس کے وجود کا آئینہ جمال و کمال اس وقت عکس نگار مانا جائے گا جبکہ وہ اپنے وجود سے کسی نئے وجود کو انسانی قافلے میں موجود کر دے۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام میں نکاح کا اولین مقصد نسل انسانی کی بقاء اور افزائش ہے۔ ہمارے پیارے دین اسلام میں جنس کے ساتھ لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ افزائش نسل پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ ﷻ نے نکاح کو نسل انسانی کے تسلسل اور بقاء کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

☆..... قرآن پاک میں سورۃ البقرہ کے ذریعے اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم انہی میں آؤ اور جس طرح چاہو اور (اس کے ذریعے) آگے (دین و دنیا کی بھلائی) کا سامان پیدا کرو''۔

(ترجمہ کنزالایمان: آیت ۲۲۳)

آگے کے سامان سے یہ مراد ہے کہ جنسی تعلق کو محض حیوانیت کا مظہر نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ درحقیقت اس کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ آدمی اپنے مستقبل کی فکر کرے اور اولاد کے ذریعے آئندہ نسل انسانی کی بقاء کی صورت نکالے۔

یہ بقاء کی صورت صرف دنیا میں نہیں ہے بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث کی رو سے اگر اولاد کمسنی میں انتقال کر جائے تو آدمی کے لئے توشہ آخرت بنتی ہے اور اس کے ذریعے سے اس کے لئے جنت آسان ہوتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آگے کی فکر سے مراد یہ ہے کہ اولاد کا سامان پیدا کرو، اولاد اگر زندہ رہے تو نا صرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے بلکہ دنیاداری کے کئی کام آسان ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ ﷻ کو یہ منظور نہ ہو تو وہ نعمت دے کر واپس لے لے تو بھی پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ آگے کی فکر سے مراد ابدی زندگی بھی ہے اور یہ نعمت اگر اس دنیا میں واپس لے لی گئی ہے تو ابدی زندگی خوشگوار ہو جائے گی۔

اولاد کے حصول اور جنسی تعلقات کو مزید واضح کرنے کے لئے اللہ ﷻ نے سورۃ اعراف میں بیان فرمایا ہے:

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا ہے کہ:

"اللہ ہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنا دیا تا کہ اس کے ساتھ مل کر سکون و اطمینان حاصل ہو۔ تو جب مرد عورت کے اوپر مرجھا جاتا ہے تو وہ ہلکے طور پر زیر بار ہو جاتی ہے اور پھر اس بوجھ کو لیے پھرتی ہے"۔ (الاعراف:۱۸۹)

اس آیت کریمہ کے ذریعے یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ شادی کے ذریعے سے جنسی تعلق قائم کر کے سکون حاصل کرو اور اس کا اولین مقصد اولاد کا حصول اور نسل انسانی کی افزائش کا باعث بنو۔ عورت کا ہلکے طور پر زیر بار ہونے سے مراد حمل لی گئی ہے یعنی اسے حمل ٹھہر جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی مختلف احادیث کی روشنی میں نکاح اور شادی کے اس اولین مقصد کو مزید کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

☆..... حضرت معقل بن بسیار h روایت کرتے ہیں کہ:

"ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے ایک خاتون مل رہی ہے جو خوبصورت بھی ہے اور اس کا خاندان بھی اچھا ہے، بس ایک بات ہے کہ وہ بانجھ ہے یعنی اس کے اولاد نہیں ہوتی، تو کیا مجھے اس سے شادی کی اجازت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں"۔

جب دوسری بار وہ یہ عرض لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو دوبارہ آپ ﷺ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے انہیں منع فرمایا۔

پھر اسی مقصد کیلئے جب وہ تیسری بار حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے دینے والی عورت سے شادی کرو، اسلئے کہ تم لوگوں کے ذریعے (روز قیامت) میں کثرت تعداد کا مظاہرہ کروں گا''۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

☆.....ایک اور روایت میں نکاح کی ترغیب کے لئے ایسے تذکرہ ہے کہ:

''شادی کرو، اسلئے کہ (قیامت کے دن) تمہارے ذریعے دوسری امتوں کے مقابلے میں، میں اپنی کثرت تعداد کا مظاہرہ کروں گا اور نصاریٰ کی رہبانیت والے طریقے کی پیروی مت کرو''۔

☆.....حضرت عمر فاروق h نے کثرت سے نکاح کیے اور ہر موقع پر یہی فرمایا کہ:

''میں شادی کرتا ہوں تو محض اولاد کی خواہش سے ایسا کرتا ہوں''

(احیاء علوم الدین)

☆.....امام غزالیؒ m نے نکاح کے پانچ فائدے بیان کیے ہیں اس میں پہلا فائدہ حصول اولاد ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

نکاح کا پہلا فائدہ اولاد کا حصول ہے۔ نکاح کا مقصد نسل کو باقی رکھنا ہے، شہوت تو اسکا ایک متحرک باعث ہے۔ اللہ ﷻ کی ازلی قدرت اس بات سے قاصر نہیں تھی کہ انسان کو نکاح اور جماع کے بغیر پیدا کر دیا جاتا لیکن حکمت کا تقاضا تھا کہ اسباب اور مسبب میں ترتیب ہو حالانکہ اس کی حاجت نہ تھی لیکن اس نے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے اور عجائب صنعت کو پورا کرنے کے لئے اس طرح کیا۔

اولاد کے حصول میں چار طرح کی عبادت ہے۔

☆..... پہلی یہ کہ آدمی اولاد کے حصول کی کوشش کر کے اللہل کی محبت حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اس طرح سے جنس انسانیت باقی رہتی ہے۔

☆..... دوسری یہ کہ اس سے رسول اکرم ﷺ کی محبت حاصل ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیامت کے دن امت کی کثرت کے باعث دوسروں پر فخر فرمائیں گے۔

☆..... تیسری صورت یہ ہے کہ نیک اولاد اس کے مرنے کے بعد دعا کے ذریعے اس کے لئے برکت کا سبب بنتی ہے۔

☆..... چوتھی بات یہ ہے کہ جب بچہ چھوٹی عمر میں مر جائے تو وہ ماں باپ کی شفاعت کا باعث ہوتا ہے۔

☆.....آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

''قیامت کے دن بچہ اپنے ماں باپ کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا''۔

(سنن ابن ماجہ)

☆.....آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''جب بچے سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے والدین جنت میں داخل نہیں ہوں گے میں بھی نہیں جاؤں گا، تو حکم ملے گا کہ اس کے والدین کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے''

☆.....ایک اور روایت میں ہے کہ:

قیامت کے دن بچے ایک جگہ پر جمع ہوں گے جب مخلوق کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا تو فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان کو جنت میں لے جاؤ، تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کی اولاد تمہیں خوش آمدید ہو، داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں، وہ کہیں گے کہ ہمارے والدین کہاں ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ خطار کار گناہ گار ہیں اس لئے ان کا حساب ہوگا، تو بچے یہ سن کر جنت کے دروازوں پر زور زور سے چیخیں گے۔ اللہ ﷻ پوچھے گا (حالانکہ وہ ان کے بارے میں زیادہ جانتا ہے) کہ یہ کس قسم کی چیخ ہے؟

فرشتے جواب دیں گے، اے ہمارے رب، یہ مسلمانوں کے بچے ہیں، کہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔

اللہ ﷻ فرمائے گا اس جماعت کے اندر جاؤ اور ان کے والدین کے ہاتھ پکڑ کر ان کو بھی جنت میں داخل کر دو۔

☆..... نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''جس شخص کے دو بچے (بچپن میں) فوت ہو جائیں تو اس کے لئے جہنم سے ایک آڑ (دیوار) بن جائے گی''۔ (صحیح مسلم)

جس کا بچہ فوت ہو جائے وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

☆..... حدیث قدسی میں آیا ہے کہ:

''جب کسی مسلمان بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ ﷻ فرشتوں سے کہتا ہے:

''تم نے میرے بندے کے بچہ کی روح قبض کر لی''؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: ''جی ہاں''۔

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا؟''

فرشتے عرض کرتے ہیں: ''جی ہاں''!

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟''

فرشتے عرض کرتے ہیں:

''اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا''۔

تو اس پر اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''(جاؤ) میرے اس بندہ کے لئے جنت میں ایک محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (قصر حمد) رکھ دو''۔ (حصن حصین)

☆..... منقول ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک شخص کو نکاح کے لئے کہا جاتا رہا لیکن ایک عرصہ تک وہ نکاح سے انکار کرتے رہے ایک دن وہ نیند سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ میرا نکاح کردو، چنانچہ نکاح کردیا گیا، جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ شاید اللہ ﷻ مجھے کوئی بچہ عطا فرمائے اور پھر اس کی روح قبض کرلے، تو وہ آخرت میں مجھے آگے لے جانیوالا ہو۔

پھر فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی ہے اور میں میدان حشر میں لوگوں کے درمیان ہوں اور مجھے اس قدر پیاس لگی ہوئی ہے کہ قریب ہے کہ میری گردن کٹ جائے، اسی طرح باقی سب لوگ بھی سخت پیاس میں مبتلا ہیں، ہم اسی حالت میں تھے کہ کچھ بچے صفوں کو چیرتے ہوئے آئے ان پرنور کے رومال تھے اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کٹورے اور سونے کے کوزے ہیں وہ باری باری سب کو پانی پلا رہے ہیں اور صفوں کو چیرتے ہوئے بڑھ رہے ہیں اور بیچ میں سے کئی لوگوں کو چھوڑتے ہوئے جا رہے ہیں۔

میں نے ان میں سے ایک کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ مجھے پانی پلاؤ مجھے پیاس نے بہت تنگ کر رکھا ہے تو اس نے کہا کہ ہم میں سے آپ کا کوئی لڑکا نہیں ہے ہم تو صرف اپنے باپوں کو پانی پلا رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمانوں کے فوت شدہ بچے ہیں۔

☆.....حضرت ابوہریرہh کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان مرجاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا سلسلہ کٹ جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے (جن کا سلسلہ باقی رہتا ہے) کوئی صدقہ جاریہ یا علمی سلسلہ جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو میت کے حق میں دعا کرتی رہے''۔ (مسلم)

☆..... حضرت ابوہریرہh کی دوسری روایت کا بھی یہی مضمون ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک مومن کا درجے پر درجہ بلند ہوتا رہے گا تو وہ سوال کرے گا کہ بارالٰہی یہ (درجہ افزائی) کس چیز کے صلے میں ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تمہارے بعد رہ جانے والی اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہے''۔ (شرح موطا امام مالک)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....حدیث مبارکہ کا یہی مضمون جسے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

''آدمی اپنے پیچھے جو اولاد چھوڑتا ہے، اس کی دعاؤں کی وجہ سے اس کے درجے پہ درجے بلند ہوتے ہیں''۔ (موطا)

محترم اسلامی بھائیو! دنیا میں ہر چیز کا جوڑا پیدا کرنے کی غرض وغایت ہی افزائش نسل اور بقائے نسل ہے جبکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کی نسل کی بقا تو بہت ہی ضروری ہے اس لئے اسلام نے بقائے نسل کے لئے نکاح کا دستور دیا اور یہ وہ دستور ہے جو تمام دستوروں سے برتر ہے۔

ہر انسان کی یہ طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کا کوئی نہ کوئی نام لیوا ہو، اس کا کوئی جانشین ہو، اس کی نسل ہو، اسلام نے اس طبعی خواہش کو ازدواجی زندگی سے پورا کیا ہے۔

☆.....حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خوب محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی عورت سے شادی کرو، اس لئے کہ تمہاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کروں گا''۔ (مشکوۃ شریف)

اس حدیث میں تکثیر نسل کے ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شوہر سے محبت والفت کرنے والی عورت ہو کہ معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنانے کی یہی واحد تدبیر ہے، زن وشوہر میں محبت والفت ہی کے رشتہ میں سارے خاندان کی حمایت پوشیدہ ہے۔

آزاد اور بزعم خویش ترقی یافتہ جدیدیوں، گم گشتگانِ منزل آگہی اور بندگانِ ہوا وہوس کے نزدیک شادی کا بنیادی مقصد خواہ کچھ بھی رہا ہو۔ چاہے صرف جذبہ شہوت کی تسکین کا ایک وقتی ذریعہ ہی کیوں نہ ہو، مگر جملہ مذاہب واقوام عالم خواہ وہ مہذب ہوں یا نامہذب، تمدن یافتہ ہوں یا غیر متمدن، ترقی یافتہ ہوں یا غیر ترقی پذیر ہر ایک کے یہاں شادی کا بنیادی مقصد تقریباً حصولِ اولاد ہی ہے اکثر اخلاق وتہذیب اور حسنِ معاشرت کے دائرے میں اور کہیں کہیں اس کو کسی حد تک نظر انداز کر کے جزوی ترمیم کے ساتھ ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قدم آگے یا ایک قدم پیچھے۔ مگر انسانی نسل کا تحفظ و بقا سب کے یہاں ''قدر مشترک'' ہے۔ اصول اور ضابطے الگ الگ ریتیں اور روایتیں جدا جدا۔

سب ہی نے اپنی نسلوں کو باقی، اپنی یادگاروں کو قائم، اپنے نسبوں کو محفوظ کرنے نیز اپنے ماحول، سوسائٹی اور معاشرے کو حسب اعتقاد اخلاقی بے راہ روی سے بچانے کے لئے اسے زندگی کا ایک اہم فریضہ تسلیم کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسانی زندگی میں شادی کی بڑی اہمیت ہے۔

سماج کی تطہیر، شباب کے جنسی تقاضوں کی تکمیل، انسان کے فطری جذبات کے بہاؤ کی صحیح سمت اور شعبہ جنون کے لئے شادی نہ صرف پسندیدہ بلکہ دینی ، معاشرتی اور سماجی ضرورت بھی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب : دوم

شادی نہ کرنے کے جسمانی نقصانات

نکاح کا یہ تاکیدی حکم مصلحت وحکمت پر مبنی ہے۔انسان کی فطرت میں جنسی میلان رکھا گیا ہے ،بلوغ کے بعد اس میلان کے آثار کا ظہور شروع ہوتا ہے اور بتدریج شدت پذیر ہوتے ہوئے تقاضے کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔سوتے جاگتے ، چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے ، ہر وقت اسی احساس کو اپنے اوپر غالب پاتا ہے۔دل اور عقل میں جنگ جاری رہتی ہے۔طبیعت حدود کی پروا کئے بغیر ابھارتی ہے کہ خواہش پوری ہو، خواہ جس ذریعہ سے بھی ہو۔عقل خواہش پر لگام لگاتی ہے،الغرض طبیعت اور عقل کی اس کشمکش میں کبھی عقل کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور کبھی طبیعت ہی عقل کو دبا دیتی ہے،غیر ازدواجی زمانہ خصوصاً ایامِ شباب میں یہی کشمکش ہے جس سے گزرنا پڑتا ہے۔

جو لوگ مادۂ تولید کو غیر فطری طریقوں سے نکالتے ہیں ان کی صحت دائمی طور پر خطرہ میں گھر جاتی ہے اور وہ پھر بیوی کے لائق نہیں رہتے جس سے ملک وقوم کا بڑا نقصان ہے کہ آدمی کی پیداوار رک جائے گی اور عورتیں بے سہارا رہ جائیں گی۔

اس لئے حد از ضروری ہے کہ اپنے نفس اور خواہشات پر غلبہ کر کے انہیں ضبط کیا جائے ،جس کے لئے اچھی صحبت اور نیک دوست ضروری ہیں،تاکہ زندگی نیکی کے ساتھ بسر ہو،سچ یہ ہے کہ بری سوسائٹی سے برے خیالات کا دل ودماغ پر ہجوم اور اثر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مادہ تولید کی حفاظت کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کے ساتھ درج ذیل افعال جو اس کے ضائع کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ان سے بچنا نہایت ضروری ہے مثلاً

☆..... دوستوں سے گندی باتیں سننا۔

☆..... گندی فلمیں اور گانے دیکھنا۔

☆..... گندے ناول اور کہانیاں پڑھنا

☆..... ننگی تصویریں دیکھنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... عشق ومحبت کی کہانیاں پڑھنا

☆..... لڑکوں (امرد) اور لڑکیوں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا اور ان کے خیال کو دماغ میں مستقل جگہ دینا وغیرہ۔

محترم اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا اسباب سے نہ بچے تو بہت مشکل ہے کہ آپ اپنے مادہ تولید کو محفوظ رکھ سکیں۔

کیونکہ مرد جب تک زندہ رہے اگر اس کے اعضاء رئیسہ درست رہیں اور اس کی مردانگی طاقت قائم رہے تو اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں، کیونکہ مردانہ طاقت ہی وہ چیز ہے جس سے سینکڑوں بیماریاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر انسان میں یہ طاقت کم ہو جائے یا جسم میں ٹکنے کی بجائے حد سے زیادہ نکلنا شروع ہو جائے تو پھر سینکڑوں بیماریاں خود بخود نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہیں لہٰذا ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی اس طاقت پر خصوصی توجہ دے تا کہ وہ ایک بہترین اور پر سکون زندگی گزار سکے۔

ایک دفعہ کے انزال سے تقریباً دو ارب جانداروں کا قتل ہوتا ہے یعنی دو ارب جیتے جاگتے منی کے کرم موجود ہوتے ہیں جو شخص محض لذت پرستی اور غیر طبعی افعال کے ذریعے منی خارج کر کے ضائع کرتا ہے تو وہ کتنا انتہائی ظالم اور گناہ گار ہے۔

اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگر چہ اس وقت بھی اربوں جیتے جاگتے کرم موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں کیونکہ حمل ٹھہرانے کے لئے تو صرف ایک ہی کرم کی ضرورت ہے باقی تمام کرم ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کرموں کے ضائع ہونے میں مرد وعورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا کیونکہ اولاد کی خواہش سے مرد وعورت گنہگار نہیں ہوتے جبکہ اس سے ہٹ کر نفسانیت اور شیطانیت کے کھیل مثلاً زنا، مشت زنی، اغلام یا کسی اور طریقے سے مادہ کے اخراج کرنے والے سخت گنہگار ہیں۔

جو لوگ ان بدعادات کو اختیار کر کے اپنے جسم اور اپنی روح پر ستم کے پہاڑ توڑتے ہیں ان ملعونوں کا یہ طبقہ جس پر خدا کی اور خدا کے فرشتوں کی لعنتیں برستی ہیں اور وہ اپنے لئے بھیانک نتیجوں کو مرنے سے پہلے اسی زندگی میں جن شکلوں میں دیکھ لیتے ہے اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کو کن حالتوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو کچھ ان پر گزرتی ہے کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے۔ اندر ہی اندر گھٹتے ہیں اور لوگ ان کی کمزوریوں سے نفع اٹھاتے ہیں۔

☆..... ان کے نقصانات کا اندازہ کرنے کے لئے یہ اقتباس پڑھیں جو ایک معتمد حکیم کی تحریر ہے:

''استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے منی نکالنے والے یعنی مشت زنی کرنے والے) اس بدخصلت اور قبیح حرکت کی ابتداء تو افریقہ سے ہوئی لیکن عرب، مصر، ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام مہذب اور غیر مہذب ممالک میں یہ بدعادت قدیم ایام سے کم وبیش برابر جاری ہے اکثر طالب علم مجرد لوگ اور ریا کار زاہد ہی اس مرض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

یہ ایک ایسا قبیح اور شنیع فعل ہے کہ جس کی بدولت بہت سے خاندان تباہ ہوئے اور ہو رہے ہیں، برادرانِ وطن کی عام ناطاقتی اور کمزوری اس کی بین شہادت ہے۔ صرف یہی اکیلی حرکت ناشائستہ آج کل ہماری نسلوں کو بیحد کمزور بنا رہی ہے جوانوں کی جوانی خاک میں ملانے والی، شباب کی امنگوں اور حوصلہ پر پانی پھیرنے والی اور ترقی وترفع کے ولولوں کو ملیامیٹ کرنے والی یہی بدترین خصلت ہے۔

کاش! اس وبائے عام کے مہلک نتائج اب بھی جوانوں کے سامنے آئیں۔ کاش! ان کی آنکھیں کھلیں اور سینکڑوں واقعات سے عبرت وبصیرت حاصل کریں۔ یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اس تباہ کن عادت میں اسی فیصد آدمی گرفتار ہیں۔ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی بہترین زندگی کو خاک میں ملا کر زندہ درگور ہو کر ہمیشہ کف افسوس ملتے رہتے ہیں، ان نتائج کا اثر قلب ودماغ وجگر ومعدہ وگردوں اور آلات تولید پر یکساں پڑتا ہے۔ اور یہ بات مانی جا چکی ہے کہ ہاتھ میں ایک قسم کی سمیت (زہریلا پن) ہوتی ہے''۔

☆.....امام مالکؒ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے عضو تناسل کو رگڑے، تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ نے جواب میں سورۂ مومنون کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔

"بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں"۔ (سورۂ مومنون: ۱ تا ۷)

معلوم ہوا کہ مرد و عورت کو خلافِ فطرت طریقے سے منی نکالنا حرام ہے۔ شیطان کے جال میں ایسے لوگ جلد پھنس جاتے ہیں جو شریعت سے بے خبر ہوں۔ جن کے ایمان میں ضعف ہو اور قوت ارادی کمزور ہو۔ جب شہوت غلبہ کرے تو یہ کام کر بیٹھتے ہیں۔ اس عادت سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ آدمی اسلامی تعلیمات کا التزام کرے۔ فاسقوں کی صحبت سے بچے اور شیطان کے مکر و فریب کو سمجھے۔

اس عادت بد کے برے اثرات درج ذیل ہیں:

☆.....مجلوق کے چہرے کے رنگ بدلتے رہتے ہیں کبھی سرخ ہو جاتا ہے تو کبھی زرد، کبھی اور کوئی رنگ آ جاتا ہے۔

☆.....کثرت سے جلق کرنے والا بے چین رہتا ہے۔ اس کے اندر اپنی شہوت کو ضبط کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور جلد اپنے ارادے کو پورا کر لیتا ہے۔

☆.....دل پریشان و غمگین رہتا ہے دائمی تفکرات اور خوف اسے گھیرے رکھتے ہیں۔ ایسا آدمی لوگوں کے سامنے نہیں آ سکتا۔ آ جائے تو شرمندگی کی وجہ سے ان سے بات کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

☆.....ہر وقت جنسی تصورات سے دماغ انتہائی کمزور ہو جاتا ہے اور آدمی کو جماع کے وقت پوری شہوت نہیں ہوتی۔

☆.....عضو تناسل ڈھیلا پڑ جاتا ہے بہت سے اطباء سے ثابت ہے کہ مردانہ قوت مضمحل ہو جاتی ہے حتی کہ بیوی کے پاس جانے کے قابل نہیں رہتا اور نامرد ہو جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری فواحشات کا بھی یہی حال ہے لہٰذا عقل مند کو ان بے حیائی کے کاموں سے بچنا چاہئے۔

ایک اور قبیح و شنیع حرکت بھی ہوتی ہے۔ وہ اغلام (یعنی ہم جنس پرستی) ہے، یہ ایک قدیم فعل ہے جو سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں پیدا ہوا

☆..... قرآن میں اس کا ذکر یوں آتا ہے:

''اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے''۔ (الاعراف: ۸۰۔۸۱)

قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی پیرائے بدل کر اس غیر فطری فعل کی سنگینی کا احساس دلایا گیا ہے۔ خود تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حوالے سے مختلف ارشادات ہیں:

☆..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ خطرہ کی بات جس کے بارے میں اپنی امت کے متعلق ڈرتا ہوں قوم لوط کا عمل ہے''۔ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو لوط علیہ السلام کی قوم والا کام (لڑکوں اور مردوں سے بدفعلی) کرتا ہے''۔

☆..... مزید فرمایا:

''اللہ عزوجل اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے مرد یا عورت کے پاخانہ کی جگہ پر بدفعلی کی ہوگی''۔

☆..... مزید فرمایا:

''جب کوئی مرد، مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط میں لکھا جاتا ہے۔ جب مرد، مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان انکے اوپر سے اور گھر اور چھت پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمیں اجازت دے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ان کو درمیان میں پیس کر رکھ دیں اور ان کے لئے عذاب اور عبرت بن جائیں تو اللہ ﷻ فرماتا ہے میرا صبر ان کے کرتوت سے وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا"۔ (بحوالہ ذم الھوی)

اس کے نتائج بھی قریب قریب جلق ہی جیسے ہوتے ہیں اور اس علت کا گرفتار بھی ایسی ہی پریشانی اٹھاتا ہے جیسے مجلوق ان دونوں صورتوں میں عضو مخصوص کے پٹھے بالکل کمزور ہو جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں نیز رطوبات فاسدہ جمع ہو کر اس کو فعل طبعی سے روک دیتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ضعف انتشار اس کا اولین نتیجہ ہوتا ہے۔ (حاذق)

نوجوانوں کو چند ضروری ہدایات

آج کل کا نوجوان عالم شباب میں مشت زنی اور جلق جیسی بری عادات میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی برباد کر بیٹھتا ہے اور پھر در در کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔ ان افعال سے خون کمزور ہو جاتا ہے، چہرے پر زردی چھا جاتی ہے، آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں، چار قدم چلنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے غرض یہ کہ طاقت جسمانی مفقود ہو جاتی ہے رہا سہا تیل جو چراغ میں ہوتا ہے وہ روزمرہ کے جریان اور احتلام وغیرہ کھینچ لیتے ہیں۔ عضو مخصوص پتلا، کمزور اور چھوٹا ہو جاتا ہے جس سے فریقین کو وہ لذت و مسرت حاصل نہیں ہوتی جو تندرست جوڑے کو حاصل ہوتی ہے اس طرح دونوں سچی تسکین سے محروم رہتے ہیں مرض بڑھ جانے پر ملاپ کی قوت بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر حالت خطرناک ہو جاتی ہے اور وہ مہلک امراض میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو زندہ درگور کر لیتا ہے۔

میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اپنی جوانی کے پودے کو خود جڑ سے نہ کاٹو اپنی قیمتی زندگی کے خود نادان دوست مت بنو۔

☆..... جوانی کے زمانے کی ابتدا غذا، آب ہوا، حالات و ماحول اور عمر کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ گرم ممالک میں خصوصاً ہمارے ملک پاکستان میں جوانی کا زمانہ اکثر چودھویں یا پندرہویں سال کے قریب شروع ہوتا ہے۔ جوانی کے فوراً بعد جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وقت آتا ہے اس طوفانی زمانہ میں جذبات کی تسکین اور آرام کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غذا سادہ اور ایسی ہو جس سے جنسی جذبات نہ بڑھکیں۔

☆..... نیک لوگوں کی صحبت ہو، فحش لٹریچر، اخلاق سوز فلمیں اور ناولوں سے پرہیز کیا جائے۔

☆..... جنسی اعضاء کو صحت منداور تندرست رکھنے کے لئے عام جسم کی صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ۔ موئے زیر ناف کی صفائی بھی ہر ہفتے کرنی چاہئے۔

☆..... پیشاب کی خواہش ہونے پر فوراً کر دینا چاہئے پیشاب کو روکنے سے احتلام ہونے لگتا ہے رات کو سوتے وقت ضرور پیشاب کرنا چاہئے۔

☆..... قبض نہ ہونی چاہیے۔

☆..... جنسی خواہش جوانی کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے اس لئے نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ پختگی حاصل ہونے تک اپنی جنسی امنگوں کو قابو میں رکھیں تاکہ آگے چل کر مناسب وقت پر وہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

☆..... عورتوں اور ہم عمر لڑکیوں سے بات چیت کرنے سے سخت پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ اس طرح جنسی جذبات جوش میں آجاتے ہیں اور پھر اس کی تسکین کے لئے غلط راستوں یا گناہگارانہ تعلقات قائم کر کے مصیبت میں پھنسنا پڑتا ہے۔

☆..... انسانی نسل کی بڑھوتری کے لئے شادی مذہبی، اخلاقی اور قانونی طریقہ ہے لہٰذا جنسی جذبات کو غلط راستوں پر ڈالنے کی بجائے اسے کنٹرول میں رکھ کر شادی تک محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ آپ ازدواجی زندگی کا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

☆..... غیر فطری جنسی تسکین کے طریقوں سے بچنا چاہئے نیز بازاری عورتوں سے بچنا چاہئے کیونکہ ایسی بیشتر عورتیں جنسی امراض مثلاً آتشک، سوزاک اور ایڈز وغیرہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔

آج دنیا میں جتنے بھی جنسی امراض پائے جاتے ہیں۔ یہ بھلے گھرانوں میں کہاں سے آتے ہیں؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ بازاری جسم فروش عورتیں، جنسی امراض کو پھیلاتی ہیں۔ آتشک اور سوزاک جیسے مرض عام طور پر ان عورتوں کو ہوتے ہیں جو طرح طرح کے مردوں کے ساتھ راتیں گزارتی ہیں۔ ان کے قرب آنے جانے پر یہ چھوت کے مرض بھلے لوگوں کو بھی اپنا شکار بنا لیتے ہیں۔ پھر یہ لوگ گھر لوٹ کر جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتے ہیں تو ان کو بھی اس مرض میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اس طرح جنسی امراض پھیلتے جاتے ہیں کیونکہ یہ چھوت کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ایسے مرد اور عورتیں بھی ان کی شکار ہو جاتی ہیں جو نیک چلن اور پاک دامن ہوتے ہیں۔

اب ہم ان خطرناک امراض اور ان کے نقصانات کا مختصر بیان کرتے ہیں جو ان بدعادات کی وجہ سے انسان کو آگھیرتی ہیں:

مرض ایڈز کیا ہے؟

یہ سمجھ لے کہ ایڈز کا دوسرا نام موت ہے۔ اس کے تمام وائرس بے رنگ، بے بو، بے ذائقہ ہیں، نظر نہیں آتے، حواس خمسہ سے نہیں پہچانے جاتے۔ وائرس اڑ نہیں سکتا، منہ یا تھوک میں پایا جا سکتا ہے، پیشاب یا پاخانے، منی یا مذی میں ہوتا ہے۔

وجوہات

☆..... ہم جنس پرستی، یعنی آدمی کا آدمی کے ساتھ جنسی ارتکاب کرنے سے۔

☆..... غیر ہم جنس پرستی، یعنی عورت کا مرد اور مرد کا عورت کے ساتھ غیر فطری جنسی فعل اور زنا کرنے سے۔

☆..... ایڈز زدہ انسان کا خون کسی تندرست کو دینے سے۔

☆..... ایڈز زدہ مریض کی استعمال شدہ سرنج سے۔

☆..... اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو ہو تو میاں سے بیوی اور بیوی سے میاں کو جنسی ملاپ کی وجہ سے لگ سکتی ہے۔

☆..... مرد کے مرد سے جنسی فعل میں بھی لگ سکتی ہے۔ ایڈز کے مریض سے ہاتھ ملایا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاسکتا ہے۔

☆..... اگر ایڈز کے مریض کو انجکشن لگانے کے بعد نرس کو سوئی چبھ جائے تو ایڈز ہو سکتی ہے۔

☆..... اگر مریض کے تھوک کے کسی جسم پر گر جانے کے بعد اس جگہ کو سختی سے کھجایا جائے تو وائرس جسم میں داخل ہو سکتا ہے۔

☆..... یہ بیماری بے حیاؤں کی بیماری ہے جو کہ حیاداروں کو بھی لگ سکتی ہے۔

علامات

☆..... اس بیماری کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس سے انسانی دفاعی نظام یعنی قوت مدافعت کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

☆..... چلنے پھرنے کی سکت نہیں رہتی۔

☆..... کسی کام کو دل نہیں لگتا۔

☆..... خون میں سفید خلیے تباہ ہو جاتے ہیں اور مریض خون کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

نوجوان اسلامی بھائیو! ان بدکار لوگوں کا طبقہ اتنا بدبخت اور بدنصیب ہے کہ انہوں نے اللہ ﷻ کے ایڈز کی شکل میں نازل ہونے والے عذاب کو دیکھ کر اور اس سے ہلاک ہونے کے بعد بھی زنا جیسے جرم سے معافی مانگنے، توبہ کرنے اور عفت و عصمت و پاکدامنی و پاکبازی کو اختیار کرنے کا اللہ ﷻ سے وعدہ نہیں کیا بلکہ کنڈم وغیرہ جیسے حیلوں سے اس عذاب سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات اختیار کر لیے۔ لیکن گناہ و بدکاری نہ چھوڑی، اللہ ﷻ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے جنگ ہی ان کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔ ہمیں بھی ان کے بدانجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

مرضِ آتشک کیا ہے؟

یہ ایک متعدی مرض ہے جو عام طور پر افعال بد کے نتیجہ میں اعضائے تناسل پر ہوا کرتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علامات

اس کے تین درجے ہیں ہر ایک درجہ کی علامات علیحدہ ہیں،

☆..... پہلے درجہ میں مرض لگنے کے اکثر تین ہفتے بعد اس مقام پر پہلے ایک سخت اُبھار یا ایک سرخ پھنسی پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے اور ایک زخم بن جاتا ہے جو کہ بعد میں پھیلتا جاتا ہے۔

☆..... دوسرے درجہ میں یہ جلد کے علاوہ جھلی پر بھی نمودار ہوتا ہے۔

☆..... تیسرے درجے میں بڑی بڑی گانٹھیں نمودار ہو جاتی ہیں اور نازک مقامات پر مثلاً مقعد یا اردگرد خصیوں کے نزدیک اور ان کے اوپر پھیل کر چٹھ بن جاتے ہیں، مریض لاغر ہو جاتا ہے۔

وجوہات:

اس کا باعث ایک خوردبینی کیڑا ہے اور یہ اعضائے تناسل کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ مردوں میں غلفہ یعنی سپاری یا عضو تناسل کے کسی اور حصہ پر نائزہ یعنی پیشاب کی نالی اور عورتوں میں لب ہائے اندام نہانی کے اندر کی طرف یا فمِ رحم میں ہو جاتا ہے۔ یہ بازاری عورتوں کے ملاپ کی وجہ سے یا موروثی بھی ہو سکتا ہے نیز مریض آتشک کا جھوٹا کھانے پینے، اسکے ساتھ سونے یا اس کا لباس پہننے سے بھی ہو سکتا ہے۔

مرضِ سوزاک کیا ہے؟

یہ بھی ایک متعدی مرض ہے جو ایک جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے پیشاب کی نالی میں زخم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے۔

علامات:

☆..... عضو تناسل میں ٹیس، سرخی سوزش اور منہ کا پھول جانا اور سرے پر سوزش کا پیدا ہونا۔

☆..... پیشاب کرتے وقت کم و بیش تکلیف ہونا اور بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عضو تناسل میں سے پیشاب کرتے وقت گرم پانی کی دھار یا کوئی کانٹا گزر رہا ہے۔

☆.....بعض دفعہ ورم بھی کم وبیش معلوم ہونے لگتا ہے اور اس اثناء میں زرد قسم کا مادہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے اور بالخصوص پیشاب کرتے وقت ہمیشہ سخت تکلیف ہوا کرتی ہے اس وقت مریض کی حالت بہت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے اور رات کو بالکل نیند نہیں آتی۔

☆.....بہت دردناک سوزش عضو تناسل میں بار بار ہوا کرتی ہے جس سے سخت بے چینی اٹھانا پڑتی ہے اور اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے اور رطوبت زرد ہو جاتی ہے اور پھر خون ملا ہوا آنے لگتا ہے۔

وجوہات:

☆.....عام طور پر یہ مرض افعال بد اور زنا کاری سے ہوتا ہے۔

☆..... سوزاک زدہ عورتوں سے یا ملاپ کرنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے

☆..... نہار منہ شراب پینے سے،

☆..... سرخ مرچ اور گرم مصالحہ کے زیادہ استعمال سے بھی پیشاب کی نالی میں سخت سوجن ہو کر پیپ آنے لگتی ہے۔

☆..... مباشرت کے بعد بغیر پیشاب کیے سو جانے سے۔

☆..... حالت حیض ونفاس میں مباشرت کرنے سے۔

☆..... گرمی کے موسم میں چونا یا گرم ریت پر پیشاب کرنے سے۔

☆..... عورت کو بوجہ گرمی جریان ورحم ہو تو مرد کو عورت سے مباشرت کرنے پر سوزاک کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

مرض عقم کیا ہے؟

یہ اس حالت کا نام ہے جب مرد کے مادہ منویہ میں کرمِ منویہ کی تعداد کم ہو یا وہ غیر طبعی ہوں یا بالکل مفقود ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اس مرض کا مریض اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں قوت باہ کی کمزوری ہو۔ مرض کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب شادی کے بعد اولاد نہیں ہوتی اور مادہ منویہ کو ٹیسٹ کرنے پر پتہ چلتا ہے۔ سوزاک کے مریض بعض اوقات اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مرضِ سرعت انزال کیا ہے؟

اس میں ملاپ کے وقت طبعی مدت سے کم وقت میں انزال ہو جاتا ہے اور یہ ایک ایسا عارضہ ہے جو فعل ملاپ کی تکمیل نہیں ہونے دیتا۔

اختلاف مزاج و عمر کی وجہ سے مختلف اصحاب میں مدت یعنی منی کے اخراج میں فرق ہوتا ہے جوانی میں یہ نسبتاً کم ہوتا ہے حالت صحت میں یہ وقفہ ایک ڈیڑھ منٹ سے چار پانچ منٹ تک ہوتا ہے۔

علامات:

☆.....ملاپ کے فوراً بعد یا بغیر ملاپ کے منی خارج ہو جاتی ہے،

☆.....بعض اوقات صرف شہوانی خیالات سے ویرج خارج ہو جاتا ہے،

☆.....اکثر کامل انتشار نہیں ہوتا اور طبعی لذت حاصل نہیں ہوتی، چونکہ مریض اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہوتا اس لئے نادم رہتا ہے۔

وجوہات:

☆.....کثرتِ ملاپ یا جلق سے

☆.....زکاوتِ حس

☆.....منی کی کثرت

☆.....حدتِ منی یا رقتِ منی

☆.....کمزوری اعضائے رئیسہ و اعصاب۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرضِ عدم انزال کیا ہے؟

اس مرض میں انزال کے وقت منی کا اخراج نہیں ہوتا اور شہوت بجھ جاتی ہے۔

علامات:

☆.....عورت کے صحت مند ہونے کے باوجود بچہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ عدم انزال یا انزال کے باوجود ویرج میں اولاد پیدا کرنے والے کیڑے نہیں ہوتے۔

☆.....آتشک کے مریضوں میں یہ مرض دو طرح سے پیدا ہوتا ہے۔

☆..... ایک تو اس مرض کے زہریلے اثرات سے ویرج کے کیڑے تلف ہو جاتے ہیں۔

☆..... دوسرا خصیہ کے اندر ورم اور گانٹھ پیدا ہو کر خصیہ بے کار ہو جاتا ہے۔

☆.....اس طرح سوزاک سے بھی ویرج کے کیڑے تلف ہو جاتے ہیں۔

☆.....دق سے بھی اس قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

☆.....سرطان سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

نوجوان اسلامی بھائیو! عام طور پر جب شادی کے کچھ عرصہ بعد تک اولاد نہیں ہوتی تو اس کا الزام عورت پر لگایا جاتا ہے۔ اور دوسری شادی کر لی جاتی ہے اور پھر دوسری شادی کے بعد بھی اولاد نہیں ہوتی، اس لئے دوسری شادی سے پہلے مرد و عورت کو اچھی طرح طبی معائنہ کرا لینا چاہئے۔

(مردانہ امراض اور ان کے علاج کا تفصیلی مطالعہ کتاب ''تحفہ شادی مع علاج و امراض'' میں فرمائیں مصنف حکیم محمد اسلم شاہین عطاری مطبوعہ ادارہ ہذا)

غیر فطری طریقوں سے تکمیلِ شہوت اسلام کی نظر میں

اسلام نے اسی لئے نسلِ انسانی کے ساتھ ان خباثت کرنے والوں کی سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔

☆.....حدیث نبوی ﷺ ہے:

''تم جس کو دیکھو کہ وہ قومِ لوط کا عمل کرتا ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر ڈالو"۔ (ترمذی)

☆.....حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ ﷻ حق بات کہنے میں شرم نہیں فرماتا یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی لہٰذا تم عورتوں کے پائخانہ کے مقام میں نہ آؤ"۔ (ابن ماجہ)

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانتا ہے یا اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا پائخانہ کے مقام میں مباشرت کرتا ہے تو یقیناً اس نے شریعت کا انکار کر دیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔"

محترم اسلامی بھائیو! اس سے حقوق نسوانی کا تلف کرنا بھی لازم آئے گا اس لئے کہ عورت سے مباشرت کرنا عورت کا حق ہے اور مقعد میں مباشرت کرنے سے یہ حق بری طرح مجروح ہوتا ہے نہ عورت کی خواہش کی تکمیل ہوگی اور نہ مقصود مباشرت حاصل ہوگا۔

مادۂ تولید کی بربادی کی شکل یہ بھی ہے کہ بیوی کے ساتھ کوئی لواطت کا ارتکاب کرے۔

☆.....حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے:

اللہ ﷻ اس شخص کو نظر ترحم سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے لواطت کرتا ہے۔" (ترمذی)

اسی انسانی امانت کی خیانت کی ایک شکل یہ بھی ہے۔ جس کی طرف حدیث ہی میں اشارہ کیا گیا ہے اور سخت سزا تجویز کی گئی ہے یعنی:

"جو کسی چوپایہ سے وطی کرے اس کو قتل کر ڈالو"۔ (جمع الفوائد)

مادۂ تولید کو ہاتھ وغیرہ سے نکال کر ضائع کرنا اسلام میں اس کی بھی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے:

محترم اسلامی بھائیو! تجربہ و مشاہدہ کی بات ہے غیر فطری جنسی فعل والوں کے چہرہ کی رونق غائب ہو جاتی ہے۔ ایک پھٹکارا ہوا، اور بے رونق آدمی معلوم ہوتا ہے، اپنی تندرستی کی نعمت سے وہ محروم ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات مردمی اور رجولیت کی قوت کو بھی یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عادت کھو دیتی ہے۔

بہر حال جو کچھ اختصار کے ساتھ عرض کیا گیا، اس سے اتنی بات کھل کر سامنے آ گئی کہ وہ تمام طریقے جو غیر فطری ہیں، اسلام میں ان کا سختی کے ساتھ سد باب کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ شخصی، خاندانی اور عام انسانی نقصانات کا دروازہ ان سے کھل جاتا ہے۔ قوم کی قوم اور نسل کی نسل کو انہی بری عادتوں نے تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔ مگر انسان جب شادی کر لے اور جائز راستہ حصول خواہش کے لئے پیدا ہو جائے تو پھر وہ اس خود آفریدہ کشمکش سے نجات پا جاتا ہے اور فضول خیالات سے محفوظ ہو کر وقت کو صحیح مصارف میں صرف کرنے کا موقع خود بخود مل جاتا ہے۔ طمانیت اور یکسوئی میسر آتی ہے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جو کام یکسوئی اور دل کی طمانیت کے ساتھ انجام پائے گا وہی نتیجہ خیز ہوگا۔

مقاصد نکاح

زن و شوہر کے باہمی جنسی تعلقات کے تین ضروری مقاصد بیان کئے گئے ہیں:

☆..... پہلا فائدہ یہ ہے کہ نسل انسانی کے اجراء کا یہ ذریعہ ہے۔

☆..... دوسرا فائدہ یہ ہے کہ طبی نقطہ نظر سے مادہ تولید اگر جسم سے خارج نہ ہو تو طرح طرح کے امراض کا خطرہ رہتا ہے۔

☆..... تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ماہرین ڈاکٹروں اور حکیموں کی رائے ہے کہ انسانی صحت کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب جماع بھی ہے۔ (زاد المعاد)

مادۂ تولید اور اس کا اخراج

☆..... جالینوس کا قول ہے کہ:

"مادہ تولید پر آگ اور ہوا غالب ہے اور اس کی طبیعت گرم و تر ہے۔ اس کا فاضل حصہ جب بھی روک لیا جاتا ہے یا رک جاتا ہے اور اسی طرح ایک عرصہ تک رکا رہتا ہے تو اس سے خراب قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں کبھی وسواس کی بیماری ہوتی ہے، کبھی جنون کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی مرگی کی بیماری پیدا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتی ہے۔ نیز مادۂ تولید کا اخراج معتدل صحت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ بہت سی بیماریوں سے آدمی محفوظ رہتا ہے ورنہ رکاوٹ سے ایک زہریلا مادہ تمام جسم میں دوڑ جاتا ہے جو صحت کے لئے مضر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے زیادتی کے وقت انسانی طبیعت اس کو باہر نکالنے پر مجبور کرتی ہے۔ (زادالمعاد)

☆..... ''نفیسی'' جو طب کی مشہور کتاب ہے، اس کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''عورت سے مقاربت اس وقت کرنا چاہیے جب طبعی خواہش پوری قوت سے اس کی متقاضی ہو۔ طبیعت کا واقعی تقاضا ہو، تکلف اور جبری تصورات و خیالات کا نتیجہ نہ ہو۔ تقاضے کی طبعی علامت یہ ہے کہ مادۂ تولید میں گویا اضطراب والتہاب کی کیفیت محسوس ہو، بے قراری کا سا حال طاری ہو جائے۔ یہی مقاربت کا صحیح وقت ہے، ورنہ اس کے بغیر صحت کو اس فعل سے نقصان ہی پہنچتا ہے''۔

نقصانات یہیں ختم نہیں ہو جاتے بلکہ اور بھی مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔

☆..... مادہ تولید زہر آلود طبیعت میں بدل جائے گا اور یہ زہر آلود مادہ دل اور دماغ کی طرف زہر آلود دردی بخارات کو روانہ کر دے گا، جو غشی، مرگی اور اس طرح کی دوسری بیماریوں کا موجب ہوگا۔

☆..... مادۂ تولید جو خود نکلنے کے لئے بے چین ہو تو اس کا خارج کرنا ضروری ہے تاکہ غذا قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکے''۔ (نفیسی)

☆..... مقاربت سے بالکل کنارہ کش نہ ہونا چاہیے ورنہ جس طرح اس کنوئیں کا پانی خراب ہو جاتا ہے جس کا پانی نکالا نہیں جاتا۔ یہی حشر کلی پرہیز کا بھی ہوگا۔

☆..... ترک مقاربت اگر کچھ عرصہ قائم رہے تو اعصاب کی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، اس کے سوت بند ہو جاتے ہیں اور نسلی عضو سکڑ کر رہ جاتا ہے۔

☆..... علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''مرد پر جنسی میلان کا تقاضا بسا اوقات مستولی ہو جاتا ہے اگر اس تقاضے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تکمیل میں تاخیر سے کام لیا جائے گا تو نقصان بدن کو بھی پہنچتا ہے اور دل کو بھی، بینائی کو بھی۔" (نووی شرح مسلم جلد ۱)

☆.....حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مادۂ تولید کی پیداوار میں جب زیادتی پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا بخار دماغ کی طرف چڑھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوب صورت عورتوں کو دیکھنا آدمی کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے اور ان کی محبت دلوں میں جگہ بنانے لگتی ہے، اس بخار کا ایک حصہ شرمگاہ کی طرف بھی آتا ہے، جس کی وجہ سے تقاضے میں شدت پیدا ہوتی ہے اور مقاربت کی قوت ابھرتی ہے اور یہ عموماً نوجوانی کے دور میں ہوتا ہے اور شادی نہ ہونے کی صورت میں بالآخر یہ چیز زنا کے لئے ابھارتی ہے۔ اس سے انسان کے اخلاق گندے ہونے شروع ہوتے ہیں اور ایک دن شہوت اسے بڑے خطروں میں ڈال دیتی ہے"۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام اقوال سے معلوم ہوا کہ شادی کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ مادۂ تولید کا اخراج تقاضے کی شدت کے وقت نہ کیا جائے گا تو صحت بھی بگڑتی ہے اور اس کے سوا بھی بہت سے دینی و دنیوی نقصانات کا آدمی نشانہ بن جاتا ہے۔

ہم بستری کے فائدے

☆.....رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"اے جماعتِ نوجوانان! تم میں سے جو اسباب مقاربت پر قدرت رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے، نکاح آنکھوں کے زنا سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کا محافظ ہے"۔ (مشکوۃ، البخاری و مسلم)

☆.....جالینوس نے اپنی کتاب حفظ الصحۃ میں لکھا ہے کہ:

"بیوی سے اختلاط مخصوص اعتدال کے ساتھ تندرستی کے مختلف ذرائع میں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بڑا ذریعہ ہے اور بہت سے امراض کی شفا ہے۔"

☆.....نفیسی لکھتے ہیں:

"مقاربت کرنے سے حرارت عزیزی بڑھتی ہے اور یہ فعل بدن کو غذا قبول کرنے کی صلاحیت بخشتا ہے انسان کو خوش رکھتا ہے، غصہ کو توڑتا ہے، بے ہودہ خیالات کو دور کرتا ہے اور بہت سے سوداوی اور بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔ ترک مقاربت صحت کے لئے مضر ہے اور اس سے پرہیز کرنے والا بہت سی تکلیفوں اور مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

(نفیسی)

ہم بستری میں اعتدال

مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اعتدال کی حدود کو توڑ کر اسی مشغلہ میں آدمی ڈوب جائے کیونکہ یہ بے اعتدالی بھی سخت مضر ہے۔ اوپر جالینوس اور نفیسی کے جو اقوال نقل کیے گئے ہیں اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ اس فعل میں اعتدال کا لحاظ از حد ضروری ہے، صادق اور سچے تقاضے کے بعد ہی یہ مفید ہے، ورنہ خواہ مخواہ زور و جبر سے آمادہ ہو کر اس میں مشغول ہونا حد سے زیادہ مضر ہے۔

☆.....نفیسی لکھتے ہیں:

"مقاربت کی کثرت قوت کو گھٹا دیتی ہے، رگ پٹھوں کو نقصان پہنچاتی ہے پھر اس سے رعشہ، فالج اور تشنج پیدا ہوتا ہے اور بینائی کی قوت کمزور ہوتی ہے"۔

(نفیسی)

معلوم ہوا کہ مقاربت کی زیادتی انسان کو سخت نقصان میں ڈالتی ہے۔ اس سے پرہیز بڑی حد تک ضروری ہے اور یہ فعل اس حد تک رہے جو اس کی صحت کے لیے مفید ہو اور دین کے کاموں میں الجھنوں سے محفوظ رکھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جوانی کی حفاظت

مادۂ تولید کا خارج ہوتے رہنا صحت کے لئے ضروری ہے، لیکن قدرت نے جو فطری طریقہ اس کے اخراج کا مقرر کر دیا ہے اس سے انحراف کر کے جو لوگ مادۂ تولید کو غیر فطری طریقوں سے نکال نکال کر برباد اور ضائع کرتے ہیں ان کو قدرت کے انتقام سے ڈرنا چاہیے۔

آدمی آئندہ نسلوں کا امین ہے، اس امانت کے ساتھ خیانت ہولناک مستقبل کو سامنے لاتی ہے، اتنا ہولناک جس کا اندازہ اس وقت نہیں ہوتا جس وقت خیانت کرنے والے اس امانت میں خیانت سے کام لیتے ہیں اور غیر فطری راہوں سے اس کو ضائع کرتے ہیں۔

تحفظِ عفت و عصمت کے قوانین اور لوازمات

عصمت و عفت کے تحفظ کے سلسلہ میں اسلام نے کچھ ایسے آئین و قوانین پیش کیے ہیں جن کا تعلق رات دن کی زندگی سے ہے اور ان کا لحاظ و پاس ہر محتاط انسان کے لیے بہت ضروری ہے، کیونکہ ان میں ذرا سی غفلت اور کوتاہی انسان کی عفت کو مجروح کر ڈالنے کے لیے کافی ہے۔

جنسی میلان جو انسان کے خمیر میں پیوست ہے، اس میں کچھ ایسی وحشت و درندگی ہے جو معمولی سی بے حجابی کو برداشت نہیں کرتی اور موقع پا کر انسان کو ہلاکت میں ڈالنے کے درپے ہو جاتی ہے۔

پھر شیطان جس نے بنی آدم کی عداوت پر قسم کھا رکھی ہے وہ الگ تاک جھانک میں رہتا ہے، اور ناپاک راستہ پر غلط طور پر جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے نکاح کے پہلے بھی اور بعد بھی ''شرم و حیا'' سے متعلق کچھ ضروری احکام نافذ کیے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شرم وحیا

شرم وحیا انسان کی ایسی مخصوص صفت ہے جو اسے ''لغزش'' کے موقع پر سہارا دیتی ہے اور اس نیک جذبہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان اپنے جسم کے ان تمام حصوں کو پردہ میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے جو جنسی میلان میں ہیجانی کیفیت کی وجہ بن سکتے ہیں۔ ستر پوشی کا خیال اسی شرم وحیا کا نتیجہ ہے۔

اس روئے زمین پر بہت سی قوموں میں عریانی کا عام رواج تھا اور اب تک گرم استوائی علاقوں کے بہت سے قبیلے اور آبادیاں اس مرض میں گرفتار ہیں یورپ وامریکہ دنیا بھر میں عریانی وفحاشی میں سرفہرست ہیں ان میں جو ستر پوشی ہے وہ برائے نام ہے ان کے لباس اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ عریانی کو بھی شرمانے والے ہیں، مغربی رسالوں میں ننگی تصویریں عام طور پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

صحت اور آرٹ کے نام پر عریانی کی اشاعت ہو رہی ہے اور اس راستہ سے عصمت وعفت پر زبردست زد پڑ رہی ہے، آدمی کی ''قوت برداشت'' جواب دے رہی ہے۔

ایک دن یہی چیزیں اخلاق واعمال کے ساتھ انسانی صحت کو بھی لے ڈوبتی ہیں۔

اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت

اسی لیے اسلام نے اپنے قانون ''شرم وحیا'' کا اپنے زمانے میں نفاذ ضروری سمجھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے حیا کی مختلف پیرایہ میں تاکید فرمائی ہے اور ساتھ ہی ترغیب بھی دی ہے۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک انصاری اپنے بھائی سے کہہ رہا ہے زیادہ شرم نہ کرو۔ آپ ﷺ نے سنا تو انصاری سے فرمایا یہ نہ کہو!

''کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے''۔ (بخاری، مسلم کتاب الایمان)

شریعت میں ''حیا'' اس صفت کا نام ہے جو انسان کو ان تمام چیزوں کے چھوڑنے پر ابھارے جو شریعت میں قبیح ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے''۔ (بخاری کتاب الایمان)

شرم وحیا گویا انسانی زندگی کے لیے ایک ضروری حیثیت رکھتی ہے، افعال میں ہو، اخلاق میں ہو یا اقوال میں، جس میں حیا کا جذبہ نہ ہو اس کے لیے ہر آن گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔

اسلام نے تمام چیزوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے جو بے حیائی کی پیداوار ہیں اور جن کی وجہ سے عفت وعصمت اور اخلاق کا دامن داغدار ہوسکتا ہے۔ اس سلسلہ سے متعلق جو احکام وہدایات ہیں ان کا یہاں اجمالی طور پر بیان کیا جاتا ہے، ان تعلیمات سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے یہ چیزیں کتنی ضروری ہیں۔

بیباک نگاہ اور اس کے متعلق ہدایات

ان میں بدنظری کو ام الخبائث کی حیثیت حاصل ہے کہ یہ تمام فواحش کی بنیاد ہے، اسلام نے اس سوراخ کو پہلے بند کیا ہے اور نظر کو آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے۔

☆..... عشق ومحبت کی تعریف کرنے والوں کی تعریف ہے کہ:

''محبت ایک نادیدہ شے ہے جو آنکھوں کے راستہ دل میں اترتی ہے''۔

☆..... بعض علماء نے لکھا ہے کہ:

''نگاہیں شہوت کی قاصد اور اس کی پیامبر ہیں''۔

بتایا گیا ہے کہ کتنی نگاہیں ہیں جو تیر کی طرح دل میں پیوست ہوجاتی ہیں۔ دل کے زخمی کرنے میں آنکھ کا بڑا قصور ہوتا ہے نگاہوں سے دل چھلنی ہوتا ہے۔

☆..... نگاہ کی اسی تاثیر کے باعث اسلام جب آیا تو اس نے اعلان کیا:

''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ انکے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے''۔ (النور:۳۰)

فتنہ کا چشمہ یہاں سے ابلتا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑتی تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلام نے ان سوتوں اور سوراخوں کو ہی بند کر ڈالا، صرف جائز حد تک اجازت دی اور اس کے بعد پہرہ بٹھا دیا کہ کوئی شخص قصداً یا بغیر قصد ایسا کوئی کام نہ کرے جو برائی کا زینہ بن جائے۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے کہیں اس کا موقع نہیں دیا کہ مسلمان اپنے لیے اپنی خواہشات کے لیے یا کسی جنسی اقدام کے لیے خود سے کوئی منصوبہ بنائے۔ ورنہ یہ ہوگا کہ زنا کاری اور بے حیائی کا جرم کر کے اپنے آپ کو اور دوسروں کو ہلاکت میں ڈالے گا 'اور دنیا و آخرت کے عذاب کا مستحق بنے گا۔ اس کی بجائے اسلام نے ایک ایک کر کے ان چور دروازوں کو بند کر دیا' جن کے ذریعہ شر کو اندر آنے کی راہ ملتی ہے۔ جیسے

☆.....نظر بازی،

☆.....بن ٹھن کر اور سج دھج کر نکلنا،

☆.....مرد و زن کا آزادانہ اختلاط،

☆.....غیر مسلم عورتوں کی اندھا دھند پیروی۔ سائے کی طرح ان کے پیچھے پڑنا،

☆.....شرعی پردے سے آزاد ہو جانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ یہ وہ چور دروازے ہیں جو برے انجام تک پہنچاتے ہیں۔

نگاہ جس کو سلف صالحین نے برید العشق (عشق کا پیامبر) سے تعبیر کیا ہے اسلام نے اس پر شریعت کے قانون کی مہر لگا دی اور اس کے نتیجہ اور فائدہ کو بتایا کہ اس سے شہوت کی جگہوں کی حفاظت ہوگی نیز یہ چیز تزکیہ قلوب میں بھی معاون ہوگی۔

اوپر کی آیت میں جس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے وہ ایک مسلمان کے لیے لازمی ہے۔ نگاہ نیچی رکھنا فطرت اور حکمت الٰہی ﷻ کے تقاضے کے عین مطابق ہے، اس لیے کہ عورتوں کی محبت اور دل میں ان کی طرف خواہش فطرت کا تقاضا ہے۔

☆.....اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

''لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورت سے''۔

(آل عمران: ۳۔۱۴)

غور و فکر سے معلوم ہوگا کہ آنکھوں کا فتنہ دنیا کے بہت سارے فتنوں اور آفتوں کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنیادی سبب ہے۔

☆.....امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ:

''آنکھوں کے فتنہ سے یقینی طور پر اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ تمام فتنہ وآفت کا بنیادی سبب ہے''۔ (منہاج العابدین)

☆.....رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ مردوں کے لیے ضرر رساں نہیں چھوڑا''۔ (بخاری شریف)

☆.....ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ جو پیدا ہوا تھا وہ عورتوں کی وجہ سے تھا''۔ (مسلم کتاب الرقاق)

اللہ ﷻ نے انسانی فطرت کا لحاظ فرمایا اور شہوت کی رعایت سے نکاح کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ حکم فرمایا اور پھر اس کے بعد انسانی طبیعت پر کنٹرول کیا، اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کے طریقے بیان کیے۔ حد سے بڑھتی ہوئی حرص جو حریص انسان کی طبعی خواہش ہے اس پر پہرہ بٹھایا اور کائنات انسانی کو فتنہ وفساد سے محفوظ کر دیا۔

عورتوں کو ہدایت

اگر اسلام نے صراحتاً مردوں کو عفت کی تعلیم دی تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا کیونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے کم وبیش کا فرق ہے۔ عورت کی فطرت بھی شہوت اور اس کے دواعی سے خالی نہیں۔

☆.....اس لیے اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے''۔ (نور:۳۱)

ان آیتوں کا لب ولہجہ بتا رہا ہے کہ آنکھوں کی بیبا کی اور ان کی آزادی شہوت میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے عقلی طور پر سنجیدگی سے غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اجنبی مرد جب کسی اجنبی عورت کو زینت میں دیکھتا ہے اور بار بار دیکھتا ہے تو اس کی دبی دبائی چنگاری انگارہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم و بیش یہی حال عورتوں کا بھی ہے بلکہ ان کی نگاہ تو اور بھی فتنے جگاتی ہے۔ جذبات میں عموماً عورتیں آگے ہوتی ہیں اور جلد متاثر ہونا تو ان کے لیے ایک مستقل مرض ہے، واقعات شاہد ہیں کہ بات بات میں عورت بدلتی رہتی ہے، اس لیے ان کو اپنی آنکھوں کی حفاظت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ کسی خوبصورت جوان کو اس کی ادا بھا جائے اور ظاہر نہ سہی باطن ہی گندہ کر ڈالے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود عورت کے دل میں تو کوئی خطرہ نہیں گزرتا مگر ان کی بے احتیاطی سے کسی مرد کا سکون دل جاتا رہتا ہے اور وہ مرد اپنی غرض کے سلسلہ میں اندھا بن جاتا ہے اور پھر سینکڑوں تدبیریں عمل میں لاتا ہے، بیسیوں جال بچھاتا ہے اور کبھی کسی پاکباز باکرہ کی زبردستی کی عصمت دری کے درپے ہو جاتا ہے۔

☆.....قرآن وسنت کی روشنی میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ:

"عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ یہ کسی اجنبی مرد کو دیکھے اس کا یہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے دونوں ہی صورتیں ناجائز ہیں"

☆.....حدیث پاک سے اس کی بھی تائید ہوتی ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھی۔ ابن ام مکتوم نابینا کسی ضرورت سے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ ابن ام مکتوم کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم دونوں پردہ میں چلی جاؤ"

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیوں یہ (ابن ام مکتوم) نابینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: "کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، ان کو نہیں دیکھتیں"۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸۹ عن ابوداؤد و ترمذی)

یہ واقعہ نزول حجاب کے بعد کا ہے، ان تمام چیزوں سے عورتوں کو بھی آنکھوں کی حفاظت کا حکم ہے، اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی کسی مرد کو نہ دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نگاہ کے فتنے

☆.....جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے کہ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ:

"نگاہ شہوت کی قاصد ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے۔ جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا، اور نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے، کیونکہ نظر کھٹک پیدا کرتی ہے پھر کھٹک فکر کو وجود بخشتی ہے اور فکر شہوت کو ابھارتی ہے، شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے، ارادہ قوی ہو کر عزیمت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور عزیمت میں مزید پختگی ہو کر فعل واقع ہوتا ہے، جس سے اس منزل پر پہنچ کر اس وقت کوئی چارہ کار نہیں رہتا، جب کوئی مانع حائل نہ ہو"۔

☆.....اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ:

"آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تکلیف پر صبر مشکل"

کیونکہ نظر کا تیر اگر پیوست ہو گیا تو پھر اس سے حسرت، سوزش قلب، جگر کی ٹیس اور آہ و فغانِ نیم شب پیدا ہوتی ہے، آدمی اس وقت بے قابو ہو جاتا ہے اور اس کے لیے یا رائے ضبط نہیں رہتا اور یہ ایک مستقل عذاب بن جاتا ہے۔

☆.....رحمت عالم ﷺ نے بھی اس فتنہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

"نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے"۔

(طبرانی فی الکبیر جلد ۱۰/۲۱۶)

☆.....ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور دل کا وہ آرزو اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

نظر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کی حفاظت بہت ضروری ہے ورنہ اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں، قوم اور ملک کا امن وامان خطرہ میں گھر جاتا ہے۔ اخلاق اور اعمال کی مٹی پلید ہو جاتی ہے اور عفت و عصمت دم توڑ دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے غضِ بصر کی تاکید فرمائی ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس مسئلہ کو دل نشین فرمایا ہے۔

☆..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے علی! ایک بار کسی عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لیے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں"۔ (ابوداؤد کتاب النکاح)

پہلی نظر جو بغیر قصد پڑتی ہے اس میں انسان بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے اس لیے یہ معاف ہے، مگر پھر دوبارہ نگاہ نہیں ڈالی جا سکتی کہ اس میں فتنہ ہے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پہلی نظر ڈالنے کی اجازت ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے پوچھا کہ جو نظر دفعتاً (اچانک) پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میں اپنی نگاہ پھیر لوں"۔ (مسلم کتاب الآداب)

☆..... بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تو اپنی نگاہ جھکا لے"۔ (تفسیر ابن کثیر)

نگاہ پھیرنا مختلف طور پر ہوتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اپنے آپ کو اس فتنہ سے جو سامنے ہے بچا لیا جائے۔ نظر پھیر لی جائے یا نیچی کر لی جائے یا کسی دوسری چیز پر نگاہ جما دے تاکہ نظر فتنہ سے محفوظ ہو جائے"۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر وہ اپنی نگاہ پست کر لے تو اللہ ﷻ اس کے لئے اس کی عبادت میں شیرینی پیدا کرتا ہے"۔

(مسند احمد)

☆..... ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ابلیس کے زہر میں بجھائے ہوئے تیروں میں سے نظر بھی ایک تیر ہے۔ جو شخص اللہ ﷻ کے خوف سے اس کی حفاظت کرے گا اللہ ﷻ اس کو ایمان کی شیرینی میں بدل دے گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔

(حاکم جلد۴، طبرانی فی الکبیر جلد۱۰)

محترم اسلامی بھائیو! اس ساری تفصیل کے بعد آسانی سے یہ بات سمجھ آ گئی ہوگی کہ اللہ ﷻ نے حفظِ ماتقدم کے طور پر جن بہت سی باتوں کا حکم دیا ہے ان میں نگاہ بھی ہے اور شہوت کی جگہ سے مکمل اجتناب بھی اور مقصد یہ ہے کہ عفت و عصمت جو انسان کے لیے نیز پوری قوم اور ملک کے لیے ایک بیش قیمت موتی ہے اس کی حفاظت کے تمام جائز طریقے برتنا ضروری اور انسانی فریضہ ہے، تاکہ انسانی سوسائٹی فتنہ و فساد کی آماجگاہ نہ بن سکے اور ملک و قوم کا امن و امان خطرہ میں نہ گھر جائے۔

مخلوط سوسائٹی مضر ہے

کوئی شک نہیں کہ عورت اور مرد کے میل جول کی حالت میں نفس انسانی کو بہکنے کا موقع ملتا ہے اور شیطان کے لیے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا راستہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں عورتوں پر اعتماد نہیں ہے اور مردوں کو ہم شیطان سمجھتے ہیں، بلکہ ہم عورت اور مرد دونوں ہی کو قابل اعتماد یقین کرتے ہیں، مگر ساتھ ہی ہم اس کے بھی قائل ہیں کہ اللہ ﷻ نے انسان کی سرشت میں شہوت ودیعت کی ہے، مرد و عورت کی اس میں کوئی تفریق نہیں۔

اس لیے عقل کی روشنی میں بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے وہ راستے بند ہو جائیں جن سے ہو کر فتنہ و فساد کے چشمے ابلتے رہتے ہیں۔

تاریخ اخلاق یورپ نے مرد و عورت کے باہمی میل جول کے نتائج جو سامنے پیش کر دیئے ہیں اور خود ہمارے ملک میں کالج و یونیورسٹی کی ملی جلی زندگی نے جو تجربات فراہم کر دیئے ہیں ان کو سامنے رکھ کر عقلاً بھی پردہ کا شرعی حکم سراپا رحمت ہے۔

(عورتوں کے پردہ کا عنوان آپ ہماری کتاب ''تحفہ دلہن'' میں دیکھئے)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے

اسلام ان تمام خطروں سے عفت وعصمت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے جن سے عفت پر حرف آسکتا ہے، کسی مرد کا عورت سے تنہائی میں ملنا جس قدر خطرہ کا باعث ہوسکتا ہے وہ ظاہر ہے، پھر مزید اس سے تہمت جو خواہ مخواہ آئے گی وہ بھی پوشیدہ نہیں، اس لیے رحمت عالم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر تیسرا شیطان موجود رہتا ہے''۔ (ترمذی کتاب الفتن)

اسی حالت میں شیطان جانبین کی شہوت میں ابھار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مرد وعورت دونوں کے دل میں برائی کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ یہاں کامیابی نہیں ہوتی تو کسی تیسرے کو بہکاتا ہے کہ ان کے حق میں سوئے ظن کا اظہار کرے اور اس طرح ناکردہ گناہ میں انہیں پھنسانا چاہتا ہے۔

اس مہذب زمانے میں برائی کا سبب زیادہ تر یہی طریقہ ہے کہ عورتیں بے باکانہ تنہائی میں اجنبی مردوں سے ملتی ہیں اور باتوں باتوں میں مرد عورت پر اپنی محبت کا غلط سکہ بٹھانا چاہتا ہے۔

غیر عورت کی حالت مرد سے بیان نہ کی جائے

اسلام نے ان راستوں پر بھی پہرہ بٹھادیا ہے جو غیر محسوس طور پر عفت وعصمت کے لیے خطرناک ہیں، مثلاً رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب عورت سے ملے اور اسے دیکھے تو وہ جاکر دوسری عورت کا حال کھول کر اپنے شوہر سے بیان نہ کرے کہ ممکن ہے اس کے شوہر کے دل میں دوسری عورت کی خوبی اور اس کا حسن وجمال گھر کر جائے اور وہ اس کے پیچھے پڑ جائے۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے سہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی حالت اس طرح کھل کر بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

(بخاری کتاب النکاح)

اس طرح شہوت میں ابھار پیدا ہونے کا بہت امکان ہے اور پھر اس سے فتنہ کے برپا ہونے کا بھی، اور اسی طرح رحمت عالم ﷺ نے مردوں کو بھی منع کیا ہے کہ وہ اپنے زن وشوہر کے باہمی راز کی بات کسی غیر مرد سے بیان کرے:

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ شخص ہے کہ وہ اور اس کی بیوی یکجا ہوں اور پھر مرد اس بھید کو کھول دے۔'' (مسلم کتاب النکاح)

عورت کو جس طرح دوسری عورت کی ہیئت جسمانی وغیرہ کے بیان سے روکا گیا ہے اسی طرح مرد کو بھی روکا گیا ہے کہ اپنی بیوی کے جنسی وجسمانی راز کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے

یہاں اور باتوں کے ساتھ ایک بات یہ ہے کہ دوسرے کے جذبات کو برانگیختہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ انسانی شہوت کا حال یہ ہے کہ جہاں کہیں اس طرح کی کوئی بات ہوتی ہے فطرتاً اس میں تلاطم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لیے سہی انسانی دماغ کہاں کہاں کے چکر لگانے لگتا ہے، اس لیے عقل وشعور کا تقاضا یہی ہے کہ اس طرح کی بے ہودہ باتوں سے پرہیز کیا جائے اور شہوت انگیز باتوں سے مکمل اجتناب برتا جائے۔

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''بلا فائدہ مجملاً جماع کا تذکرہ بھی مکروہ ہے ہاں ضرورت کی بات اور ہے، جیسے کوئی یہ سمجھے کہ جماع پر اس کو قدرت نہیں ہے تو البتہ ایسے موقع پر جماع کا تذکرہ مکروہ نہ ہوگا اور تفصیل تو ہر حال میں حرام اور بری چیز ہے۔ (شرح مسلم نووی جلد ۱)

ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والی باتوں سے اجتناب

شریعت نے اسی وجہ سے ہر اس طریقہ سے منع کیا ہے جو انسانی طاقت میں ہیجان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیدا کرسکتا ہے اور جس سے کسی فتنہ وفساد یا گناہ اور معصیت کا اندیشہ سامنے آسکتا ہے۔ سید الکونین ﷺ نے سارے دواعی پر کڑی نگرانی فرمائی ہے کہ کوئی بھی داعیہ جو عقل وشعور میں معصیت کا موجب ہوسکتا ہے اس کو عمل میں لانے سے منع فرمادیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"کوئی مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ ہی عورت دوسری عورت کا ستر دیکھے۔" (مسلم کتاب الحیض)

انسانی فطرت ہے کہ ستر کے دیکھنے سے شہوت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے مرد تو مرد کا ستر دیکھے یا عورت، عورت کا یا یہ شکل ہو کہ مرد عورت کا ستر دیکھے اور عورت مرد کا ستر دیکھے، شہوت میں جب ہیجان پیدا ہوتا ہے تو خطرہ منڈلانے لگتا ہے، انسانی طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور پھر ایک غلط جذبہ اس کے دل میں گھر کر لیتا ہے، کبھی مرد کو مرد سے عشق ہو جاتا ہے اور طبیعت میں گندگی ہو تو موقع پا کر گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، کبھی اس کی شہوت کا زور اسے کسی اجنبی عورت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

کم وبیش یہی حال عورت کا ہوتا ہے کہ کبھی وہ آپس میں عشق محبت کی داستان چھیڑ دیتی ہے اور کبھی کسی غیر مرد کو دعوت نظارہ دیتی ہے اور یہ دونوں ہی طریقے غلطی میں بلکہ معصیت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ ستر پوشی اسلام میں ضروری ہے اور دیکھنا اس کے خلاف ہوتا ہے، یوں بھی رسم ورواج میں ستر پوشی ایک ضروری چیز سمجھی جاتی ہے اور اس کے خلاف کرنا ذلت کی بات ہوتی ہے۔

ایک ساتھ دو مرد یا دو عورتیں نہ لیٹیں

انسانی طبیعت اور اس کی قوت شہوت ہی کے پیش نظر اسلام نے اس بات سے بھی روکا ہے کہ دو مرد ایک ساتھ ایک کپڑے میں سوئیں یا لیٹیں، اسی طرح دو عورتیں ایک کپڑے میں نہ لیٹیں یا سوئیں اسی حدیث کا آخری حصہ ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....آپ ﷺ نے فرمایا:

"کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت ہی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے یا لیٹے۔" (مسلم کتاب الحیض)

ایک ساتھ دو مرد یا دو عورتوں کا لیٹنا نفسیات نے بھی غلط ثابت کر دیا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ خوشگوار نہیں ہوتا۔

☆.....حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ:

"یہ چیز شہوت میں بہت ہیجان کا باعث ہو جایا کرتی ہے جس سے کبھی کبھی سحاق کی رغبت ہوتی ہے اور کبھی لواطت کی، جو نہایت مبغوض فعل ہیں"۔

ستر اور اس کی پردہ پوشی

مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے جس کا چھپائے رکھنا مرد کے لیے ضروری ہے کہ سوائے اپنی بیوی کے اور کسی پر ظاہر نہیں کر سکتا۔

عورت کا ستر چہرہ اور ہتھیلی چھوڑ کر سارا جسم ہی ہے مگر ناف سے لے کر گھٹنے تک کا اتنا حصہ عورت کا عورت بھی نہیں دیکھ سکتی سوائے بچہ کے پیدائش کے موقع پر کہ جس میں معذوری ہے یا پھر شوہر کے۔

انسانی فطرت میں بڑی حد تک یہ بھی داخل ہے کہ اپنی شرمگاہ دیکھنے سے بھی شہوت بھڑکتی ہے اس لیے اسلام نے اس سے بھی روکا ہے کہ آدمی تنہائی میں بھی ننگا نہ ہو، اور پھر یہ مروت کے خلاف بھی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ننگے ہونے سے بچو اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ بھی ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر پاخانہ کے وقت یا جماع کے وقت لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو۔" (ترمذی کتاب الادب)

ادب کا تقاضا تو بیشک یہی ہے کہ تنہائی میں کراماً کاتبین فرشتے اور خود اللہ ﷻ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجودگی کا تصور وخیال غالب ہو اور شرم وحیا کا پاس باقی رہے، مگر ساتھ ہی بالکل ننگے ہونے میں جذبات نفس میں بھی ہیجان کیفیت کبھی پیدا ہو جاتی ہے۔

بہر حال ادب اور حکمت کا تقاضا یہ ہی ہے کہ جب بالکل مجبوری نہ ہو

☆.....تو ننگے ہونے کی جرأت نہ کی جائے اور اس طرح بے حیائی کو راہ نہ دی جائے۔

☆.....حضور ﷺ نے فرمایا:

"کسی بیاہی عورت کے پاس کوئی غیر مرد رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم ہو۔" (مسلم کتاب الاسلام)

یہ سب ہی خطرات کے مقام ہیں اس لیے اجتناب بہت ضروری ہے کہ عفت پر حرف آنا اور معصیت میں مبتلا ہونا بڑی حد تک ممکن ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ جو کچھ عرض کیا گیا اس میں غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اسلام نے اپنے قوانین میں دوسری حکمتوں اور مصلحتوں کے ساتھ ساتھ عفت وعصمت کا بھی کتنا عمدہ تحفظ کیا ہے اور ان تمام بنیادی باتوں میں عفت وعصمت کا کس اہمیت کے ساتھ لحاظ کیا گیا ہے۔

مگر افسوس یہ ہے کہ یہ سارے طریقے اور آداب جو اسلام نے مقرر کیے ہیں جن کو قرآن پاک نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور حدیثوں میں جس کی تاکید آئی ہے، خود رحمت عالم ﷺ نے جن کو برتا، صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی اور پھر صحابہ کرام نے جن پر زندگی بھر عمل کیا، یہ احکام آج مسلمانوں میں متروک ہیں۔

مسلمانوں کے گھرانوں میں ان پر عمل نہیں کیا جاتا، ضرورت ہے کہ ان آداب واحکام کو عمل سے بھی زندگی بخشی جائے۔

عہد صحابہ کا ایک واقعہ

☆.....حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ ایک ایسا شخص ہے جو لواطت کراتا پھرتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ خلیفۃ المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اور مشورہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلب کیا کیونکہ یہ نئی طرح کا واقعہ تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت بلائی اور یہ مسئلہ پیش کیا، اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ ''اس عمل کا تعلق قوم لوط کے عمل سے ہے سزا بھی اسی نوعیت کی مناسب ہے۔ میری رائے ہے کہ اس شخص کو جلا ڈالا جائے'' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ رائے پسند آئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے یہی سزا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جب یہ فرمان ملا تو آپ نے اسے گرفتار کیا اور آگ میں جلوا ڈالا۔

(کنز العمال)

اسلام چاہتا ہے کہ اس غیر فطری فعل سے انسان اپنے آپ کو محفوظ رکھے، اس کی صورت یہی ہے کہ خوبصورت لڑکوں سے اجتناب کیا جائے اور جو اس کے دواعی ہو سکتے ہیں ان سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کی جائے۔

☆..... ایک دن حضرت سفیان رضی اللہ عنہ غسل خانے میں داخل ہوئے اتفاق سے اسی وقت ایک لڑکے نے بھی داخل ہونا چاہا، آپؒ نے دیکھا تو فرمایا: ''اسے یہاں سے نکالو اور جلد نکالو'' اور وجہ یہ بیان فرمائی: ''عورت کے ساتھ مجھ ایک ہی شیطان دکھائی دیتا ہے مگر ''امرد'' کے ساتھ کچھ اور دس شیطان۔''

(مفتاح الخطابت)

امرد سے پرہیز

☆..... اسی طرح کا ایک واقعہ امام احمد کا لکھا ہے کہ: ''امام موصوف کی خدمت میں ایک شخص کسی ضرورت سے حاضر ہوا۔ اس شخص کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا اسے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس شخص نے بتایا یہ میرا بھانجا ہے یہ سنکر آپ نے فرمایا: دیکھو اب دوبارہ اسے ہمارے یہاں نہ لانا اور تم بھی اس کو ساتھ لے کر بازار میں چکر نہ لگانا تاکہ تمہارے متعلق کسی کو برا گمان کرنے کا موقع نہ ملے''۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ ان بزرگوں کی رائے ہے جو اپنے علم و عمل اور زہد و تقویٰ میں مسلم ہیں۔ ان بزرگوں نے جو ہدایت فرمائی وہ بالکل درست ہے اور قابل عمل بھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارے زمانے کے ان حضرات کے لیے ان واقعات میں عبرت وبصیرت ہے جو تنہائی میں ''امرد لڑکوں'' سے پاؤں دبواتے ہیں اور بے تکلف ہوکر ان کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کی نیتوں میں فساد ہے بلکہ آگاہ کرنا ہے کہ فتنہ کے دواعی سے اپنی حفاظت ایک شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔

امرد کا چہرہ دیکھنا

☆..... فقہاء شہوت کے اندیشہ سے ''امرد'' کے چہرے کو دیکھنا حرام کہتے ہیں۔

''جنسی میلان کا خطرہ ہو تو اس وقت عورت اور ''امرد'' کے چہرے پر نگاہ ڈالنا حرام ہوتا ہے۔'' (درمختار بر حاشیہ ردالمحتار جلد ۱)

''امرد'' اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو، مونچھ آرہی ہو۔

☆..... بعض علماء تو لکھتے ہیں کہ:

''امرد اگر حسین ہو تو عورت کے حکم میں ہے، یعنی سر سے پاؤں تک اس کا جسم ستر ہے اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے''۔

عمر کے اس حصے میں بچوں کا بستر علیحدہ کر دینے سے نفسیاتی طور پر بھی بڑا فائدہ ہوگا اور صحت کے اعتبار سے بھی بچے فائدہ میں رہیں گے کیونکہ عمر کے اس حصہ سے انسان میں جنسی میلان کی سوجھ بوجھ شروع ہونے لگتی ہے۔

ہمارے اس دور میں خصوصیت سے اس پر عمل کرنا چاہیے کہ اس دور میں ایسی چیزوں کی کثرت ہے کہ جو جنسی میلان کو مشتعل کرتی رہتی ہیں اور کم وبیش ہر شخص پر اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔

پھر یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ جس طرح یہ حرام ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ان حصوں کو دیکھے جن کو شریعت ''ستر'' سے تعبیر کرتی ہے اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ بغیر ضرورت دو مردوں کے جسم اس طرح مل جائیں کہ بیچ میں کوئی چیز حائل باقی نہ رہے ہاں اس حکم سے مصافحہ ومعانقہ طرح کی چیزیں مستثنیٰ ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! ہمارے اس دور میں ان لوگوں کے لیے عبرت و بصیرت کا سبق ہے جو لڑکوں کے سامنے اپنے گھٹنے کھولنا اور تیل کی مالش کروانا عیب نہیں سمجھتے۔

☆..... ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"ایک مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے۔" (مسلم الکتاب الحیض)

بدنگاہی کی سزائیں

☆..... بدنگاہی ایک حرام فعل ہے۔ حدیث میں ہے کہ

"حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں کو آگ سے بھرا جائے گا"۔ (قرۃ العیون)

☆..... دوسری حدیث میں آتا ہے کہ

"معراج کی رات سرور کائنات ﷺ نے ایک منظر ملاحظہ فرمایا جو انتہائی خوفناک تھا کہ کچھ لوگوں کے کانوں اور آنکھوں میں کیل ٹھکے ہوئے ہیں، بارگاہ رسالت ﷺ میں بتایا گیا یہ وہ سنتے تھے جو آپ ﷺ نہیں سنتے، یہ وہ دیکھتے تھے جو آپ ﷺ نہیں دیکھتے، یعنی حرام سننے اور دیکھنے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے"۔

☆..... ایک روایت میں ہے کہ:

"حرام سننے اور دیکھنے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا"۔

☆..... حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

"میں نے ایک اجنبی عورت کو دیکھا جس کے حسن نے مجھے حیران کر دیا (تو اللہ عزوجل نے اس کی سزا میں مجھے اندھا کر دیا) میرا گمان ہے کہ یہ اسی دیکھنے کی سزا ہے"۔

☆..... حضرت ابوالحسن واعظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"جب حضرت ابونصر حبیب رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں انتقال کر گئے تو ان کو خواب میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا گیا کہ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی ٹکیہ کی طرح ہے لیکن ان کے چہرے پر سیاہ داغ ہے۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے پوچھا اے حبیب! کیا بات ہے میں آپ کے چہرے پر سیاہ داغ دیکھ رہا ہوں، یہ کیوں ہے؟ فرمایا ایک مرتبہ میں بنی عبس کے محلہ میں سے بصرہ میں گزر رہا تھا میں نے ایک بے ریش لڑکا دیکھا جس نے ایک باریک کپڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور اس سے اس کا بدن لہلہا رہا تھا میں نے اس کو دیکھ لیا، پھر جب میں اللہ کے ہاں حاضر ہوا تو مجھے حکم ہوا اے حبیب! میں نے عرض کی لبیک! فرمایا کہ اس آگ کو عبور کرو تو میں نے عبور کیا اس سے مجھے آگ کی ایک لپٹ نے جھلسا دیا تو میں نے فریاد کرتے ہوئے کہا "اوہ" تو مجھے ندا آئی۔ یہ ایک لپیٹ ایک لمحے کے بدلے میں ہے اگر تم اور زیادہ ملوث ہوتے تو ہم بھی تمہیں اور زیادہ سزا دیتے۔ (بحوالہ ذم الھوی)

☆..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑا یعنی اس کی محرمات سے حفاظت نہ کی تو اس کے غم طویل ہو گئے"۔

☆..... حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اپنی نگاہ کو عورت کی چادر پر بھی مت ڈال کیونکہ نگاہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے"۔ (ذی ذم الھوی)

☆..... حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ کا نظر کی حفاظت کا ایک واقعہ ہے کہ:

"حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عید کے روز باہر چلے گئے جب گھر واپس ہوئے تو آپ کی اہلیہ نے سوال کیا آج آپ نے کتنی حسین عورتیں دیکھیں؟ جب انہوں نے بار بار یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا! تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس سے گیا ہوں، تیرے پاس لوٹنے تک میں اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا ہوں، نظر کی حفاظت کرتے ہوئے تاکہ نظر فضول گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''شیطان انسان کی تین جگہوں پر ہوتا ہے اس کی آنکھ میں، اس کے دل میں اور اسکی شرمگاہ میں اور عورت کے بھی تین جگہ پر ہوتا ہے اس کی نگاہ میں، اس کے دل میں اور سرین میں''۔

☆..... حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''قوم اسرائیل میں ایک عبادت خانہ تھا اس میں عابدوں کی ایک جماعت رہا کرتی تھی اور یہ ایک عید کے موقع پر جمع ہوا کرتے تھے، چنانچہ وہ ایک دن عید میں شرکت کے لئے نکلے، ان عابدین میں سے ایک نے ایک نیک عبادت گزار خاتون کو دیکھا تو اپنی نظر کو اس پر ٹکا دیا جب اس خاتون نے اس کو دیکھا تو بغیر اس خیال کہ وہ اس کو چاہتا یہ کہا ''پاک ہے وہ ذات جس نے آنکھ کو روشن کیا اور وہ دیکھنے کے قابل ہو گئیں لیکن وہ حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے میں مصروف ہو گئیں'' یہ سنتے ہی عابد منہ کے بل جا پڑا اور یہ کہنا شروع کر دیا ''اے میرے اللہ! میں نے جو غلط نگاہ ڈالی ہے اس کی سزا میں میری بینائی سلب نہ کرنا مجھے تیری عزت کی قسم! میں اس کو اب کے بعد اتنا رلاؤں گا جتنی اس میں رونے کی طاقت ہے، چاہے یہ ختم ہو جائے، پھر وہ روتا رہا حتی کہ نابینا ہو گیا۔ (بحوالہ ذم الھوی)

☆..... حضرت عبداللہ بن احمد موذن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''میں طواف کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص دیکھا کہ وہ غلاف کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دعا کی تکرار کر رہا تھا ''یا اللہ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا'' میں نے اس سے پوچھا' اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا' میرے دو بھائی تھے میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن مجید مانگا ہم نے اسے دیا تا کہ اس سے برکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں لے کر وہ کہنے لگا "تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں"۔ چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمے کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن احمد موذن رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا' کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ برا ہوا؟ اس نے بتایا کہ "وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور امردوں (یعنی بے ریش لڑکوں) سے دوستیاں کرتے تھے"۔ (برے خاتمے کے اسباب)

محترم اسلامی بھائیو! کیا آپ اب بھی غیر عورتوں سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچاؤ گے۔ نیز بھابھی، سالی، چچی، تائی، ممانی یہ بھی غیر عورتیں ہیں اور امرد کا قرب اور اس کی دوستی تو جہنم میں جھونک سکتی ہے۔

☆.....امرد سے دور رہنے ہی میں عافیت ہے اگرچہ اس بیچارے کا کوئی قصور نہیں۔

☆.....امرد ہونے کے سبب اس کی دل آزاری بھی نہ کریں مگر ان سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضروری ہے۔

☆.....امرد کو ہرگز سکوٹر یا موٹر سائیکل پر اپنے پیچھے نہ بٹھائیں نہ خود اس کے پیچھے بیٹھیں کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی، شہوت نہ ہو جب بھی امرد سے گلے ملنا ناجائز ہے۔

☆.....امرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔

☆.....امرد کا بوسہ لینے والے کے لئے پانچ سو سال تک جہنم کا عذاب ہے۔

بہر حال ایسی عورت جس سے شادی جائز ہے اس سے اور امرد سے اپنی آنکھوں اور اپنے وجود کو دور رکھنا ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے دونوں بھائیوں کے نصرانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوکر مرنے کا واقعہ سنا جو بظاہر نیک تھے۔

☆.....بدنگاہی جدید تحقیق کے مطابق:

''نگاہیں جس جگہ جمتی ہیں ان کا اچھا یا برا اثر اعصاب، دماغ اور ہارمونز پر پڑتا ہے شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہارمونز سسٹم کے اندر خرابی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہریلی رطوبتوں کا باعث بن جاتا ہے اور ہارمونز ری گلینڈ ایسی تیز اور خلاف جسم زہریلی رطوبتیں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے۔۔اس خطرناک کیفیت سے بچنے کے لئے نظر کو نیچا رکھنے کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے وگرنہ نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انسان ڈیپریشن، بے چینی اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے جس کا علاج ناممکن ہے کیونکہ نگاہیں آدمی کے خیالات اور جذبات کو منتشر کرتی ہیں ایسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کے لئے مذکورہ بالا علاج کرنا ضروری ہے''۔

بدنگاہی کا علاج

☆..... راستہ چلتے وقت آنکھوں سے صرف اس قدر کام لیا جائے جتنا راستہ دیکھنے کے لئے ضرورت ہو راستہ چلنے سے پہلے اسکا ارادہ کیا جائے اور راستہ چلتے وقت اس پر عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے کہ آیا نگاہیں نیچی رکھنا نصیب ہوا ہے یا نہیں۔

☆.....بلاضرورت ادھر ادھر نظریں گھمانے سے پرہیز کیا جائے کہ یہ سنت کے خلاف ہے

☆..... گفتگو کرتے وقت بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائیں کیونکہ مخاطب کے چہرے پر نظر گاڑنا بھی سنت کے خلاف ہے۔

☆..... گاڑی میں سفر کرتے وقت احتیاط فرمائیں کہ آنکھیں فحش تو فحش فضول نظاروں میں بھی مشغول نہ ہوں۔

☆..... غیر محرم عورت کی طرف اگر نظر اٹھانے کو جی چاہے تو فوراً نظر نیچی کر کے جہنم کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تصور کیا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں آگ بھری جارہی ہے۔

☆..... جب معاذ اللہ بدنگاہی کر بیٹھیں تو سو رکعت پڑھیں اور اس کے بعد تین ہزار تیرہ مرتبہ درود شریف پڑھیں یہ عمل ایک ہی وقت میں کرنا ہے۔

☆..... نیز ایک مخصوص رقم بطور جرمانہ کے صدقہ کریں تا کہ نفس پر گراں گزرے۔

اسلام میں عفت وعصمت کی اہمیت

محترم اسلامی بھائیو! عفت وعصمت وہ بنیادی مقصد ہے جو نکاح کا اسلام نے قرار دیا ہے اور اس کو کہیں بھی فراموش نہیں کیا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات میں عفت وعصمت اور اخلاق کی تاکید ہے۔

☆..... اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔ (احزاب:۳۵)

اس آیت میں کتنی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ گوہر عصمت اور درعفت کا تحفظ رکھتے ہیں، اخلاق واعمال میں تعفن پیدا نہیں ہونے دیتے، خداوندی حدود میں رہ کر لذت ومسرت حاصل کرتے ہیں اور حدود اللہ کو توڑنے سے بچتے ہیں ان افراد کے لئے اللہ ﷻ نے مغفرت کی دولت اور اجر عظیم کی لازوال نعمت تیار کر رکھی ہے!

ایک دوسری آیت میں اخلاق وعفت اور پاکدامنی پر فلاح کامل کی روح پر خوشخبری دی گئی ہے:

☆..... اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں''۔ (المومنون:۵۔۶۔۷)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنسی میلان کی تسکین کے لئے اللہ ﷻ نے جائز صورتیں دو بیان کی ہیں ایک بیوی جس سے جائز طور پر رشتہ ازدواج قائم کیا گیا ہو، دوسرے لونڈی جس سے ہم بستری جائز ہے۔ ان دو کے علاوہ جو صورتیں آدمی جنسی میلان کے لئے اختیار کرے وہ اسلام کے قانون میں حدود اللہ سے تجاوز قرار دی گئی ہیں۔

نکاح اور پاکبازی اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ ﷻ نے رسولوں اور نبیوں کے حق میں اسے بڑی اہمیت سے بیان کیا ہے کہ اگر کسی برگزیدہ بندہ کی عفت پر تہمت لگائی گئی تو خود پروردگار عالم نے اس کی تردید کی اور ان کی پاکدامنی کا ثبوت فراہم کیا۔

جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر زلیخا عزیز مصر کی بیوی فریفتہ ہوئی اور اس نے چاہا کہ یوسف علیہ السلام کا دامنِ عفت ملوث ہو، مگر اللہ ﷻ نے ان کی دستگیری فرمائی اور اس نازک ترین وقت پر آپ کو بچالیا اور شروع معاملہ میں شرمندگی دور کرنے کے لئے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام ہی کی طرف بری نیت کی نسبت کی، مگر پھر بالآخر اسی عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی کی گواہی دی،

☆..... قرآن نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''اور بیشک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا''۔

(یوسف:۳۲)

☆..... اللہ ﷻ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی اور عصمت کا اعلان کرنے کے بعد وجہ بیان کرتے ہوئے قرآن میں ارشاد فرمایا:

''ہم نے یونہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے''۔ (یوسف:۲۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم صدیقہ علیہا السلام پر یہود نے تہمت لگائی تو خود اللہ رب العزت نے تردید کی۔

☆..... اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی طرف کی روح پھونکی"۔ (التحریم:۱۲)

☆..... خود اہل بیت نبوی ﷺ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے"۔ (نور:۲۶)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ انبیاء ورسل اور ان کے گھرانوں کی عفت وعصمت کا اعلان قرآن پاک میں کس شدومد سے اللہ ﷻ نے کیا ہے۔ ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں عفت وعصمت کتنی اہم اور ضروری صفت ہے جس سے ایک لمحہ کے لئے صرف نظر جائز نہیں۔

☆..... ایک جگہ پاکبازوں کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا ہے:

"گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے، اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے"۔ (نور:۲۶)

اللہ ﷻ نے نیک بندوں کی جہاں صفتیں بیان کی ہیں وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ نیک بندوں کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ وہ بدکار نہیں ہوتے۔

☆..... ارشاد ربانی ہے:

"اور وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے"۔ (فرقان:۶۸)

محترم اسلامی بھائیو! اس آیت سے معلوم ہوا کہ عفت وعصمت اور پاکبازی انسان کی ایسی خوبی ہے جو عزت وآبرو اور اخلاق واعمال کی جان ہے اور بدکاری انسان کی عفت وعصمت اور اخلاق کی مٹی پلید کر کے اسکی عزت وآبرو کو ابدی نیند سلا دیتی ہے۔

احادیث میں بکثرت واقعات مذکور ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مختلف پیرایوں میں لوگوں کو عفت وعصمت اور اخلاق کی تعلیم فرمائی اور ایسا ماحول پیدا کیا کہ لوگ اس عفت وعصمت کی قدر کریں جو اخلاق اور عزت وعظمت کی جان ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے جوانانِ قریش! اپنی شہوت کی جگہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، سنو! جو اپنی شہوت کی جگہ محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے۔'' (مقاح الخطابۃ)

اس حدیث میں رحمت عالم ﷺ نے نوجوانانِ قریش کو ترغیب دی ہے کہ وہ عفت وعصمت کے فانوس کو توڑنے سے اجتناب کریں اور اخلاق وپاکبازی کی زندگی بسر کریں۔

☆.....حضور ﷺ نے فرمایا کہ

''قیامت کے دن جب اللہ ﷻ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ ﷻ سات شخصوں کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جس کو ایک حسین وجمیل عالی نسب عورت نے دنیا میں اپنی طرف بلایا اور روسیاہی کی دعوت دی مگر اس عفیف اللہ ﷻ کے بندے نے اس حسین مہ جبیں کے جواب میں یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ: ''میں اللہ سے ڈرتا ہوں''۔ (بخاری شریف)

عفیف کے لئے جنت کی ضمانت

وہ لوگ جو عفت وعصمت کی دمکتی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ نہیں لگنے دیتے۔ ان کے متعلق سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگ جنتی ہیں۔

☆.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو میرے لئے اپنے پاؤں کے درمیان کی چیز یعنی شرمگاہ اور داڑھیوں کے درمیان کی چیز یعنی زبان کی حفاظت کی ذمہ داری لے میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لوں گا''۔ (بخاری شریف)

☆.....رحمت عالم ﷺ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ

''تین آدمی سفر کر رہے تھے راستے میں ابر وباد سے گھبرا کر ایک کھوہ (غار) میں روپوش ہوگئے اور غار کی پناہ لے کر سر پر جو آفت منڈلا رہی تھی اس سے بچنا چاہا۔ تو اوپر سے ایک وزنی (سینکڑوں من کا) پتھر گرا، اور غار کا منہ بند ہوگیا اور یہ تینوں اسی میں رہ گئے''۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگہانی مصیبت میں تینوں نے مشورہ کیا کہ اپنی نیکی کا واسطہ دے کر خدا سے نجات کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی روداد بیان کی۔ اور اللہ ﷻ نے ان نیکیوں کے بدلہ میں ان کو مصیبت سے نجات دی اور چٹان غار کے منہ سے ہٹ گئی۔ ان میں سے ایک کی روداد یہ تھی۔ ''اے اللہ ﷻ! میری ایک چچازاد بہن تھی جس سے مجھے بڑی محبت تھی۔ عام لوگ عورتوں سے جتنی محبت کرتے ہیں اس سے زیادہ میں اس سے محبت کرتا تھا۔ میں نے اپنی اس محبوبہ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اپنی ذات سے لطف اندوز ہونے کا موقع دے۔ اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ سو اشرفی جب تک حاضر نہیں کرتے مجھ سے کھیل نہیں سکتے۔ یہ سن کر میں اس گراں قدر رقم کی فراہمی میں منہمک ہو گیا اور بالآخر میں نے سو اشرفی جمع کر لیں اور لے جا کر اس کے قدموں پر ڈال دیں، حسب وعدہ وہ مجبور ہو گئی اور میں تیار ہو کر اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں بیٹھ گیا، جونہی میں نے روسیاہی کا ارادہ کیا وہ بول اٹھی:

''اے اللہ ﷻ کے بندے! اللہ ﷻ سے ڈرو اور اس مہر کو بغیر جائز حق کے مت توڑو۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ میں اٹھ گیا اور روسیاہی کی لعنت سے بچ گیا اے رب العزت! میں نے یہ صرف تیری خوشنودی کے لئے کیا تو آج تو اس غار کے منہ کو ہمارے لئے کھول دے''۔

چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور دنیا نظر آنے لگی۔ (بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عفت وعصمت کا لحاظ اس کے حق میں کتنا مفید ثابت ہوا اور اس معاملہ میں اللہ ﷻ کا خوف اس کو کتنے مشکل وقت میں کام آیا۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ ﷻ سے پاک وصاف ملے اس کو چاہیے کہ شریف عورت سے شادی کرے''۔ (ابن ماجہ)

منشاء یہی ہے کہ انسان بدکاری کا ارادہ نہ کرے اور اپنے اور دوسرے کے دامن عفت وعصمت کو داغدار نہ بنائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تحفظ عفت کی نیت سے بیوی کے پاس جانا صدقہ ہے

☆..... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن رب العالمین کلام نہ فرمائے گا نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا، اور نہ ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا، اور یہی نہیں بلکہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا ایک شیخ زانی جو بڈھا ہو چکا ہے اور زنا کاری کرتا ہے، دوسرا جھوٹا بادشاہ جو شاہ وقت ہو کر جھوٹ بولتا ہے اور تیسرا فقیر متکبر جو محتاج ہو کر بھی کبر و غرور کرتا ہے''۔ (ریاض الصالحین)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ عفت

محترم اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عفت و عصمت سے متعلق جو تعلیم دی وہ یہ صرف تعلیم ہی تعلیم نہ تھی بلکہ اس پر برابر عملدرآمد رہا اور صحابہ کرام نے زندگی بھر اس تعلیم کو سینہ سے لگائے رکھا اور اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام کے سامنے بڑے بڑے سخت سے سخت نازک موقعے آئے مگر انہوں نے اپنا دامن ملوث نہ ہونے دیا۔

☆..... ہجرت کے موقع پر جو ناتواں اور بے کس اہل اسلام مکہ میں رہ گئے تھے ان کو لانے کی ذمہ داری مرثد بن ابی المرثد الغنوی رضی اللہ عنہ پر تھی۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ تشریف لائے اسلام سے پہلے ان کی ایک عورت ''عناق نامی'' سے راہ رسم محبت تھی، یہ عورت فاحشہ تھی اس سفر میں حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اس عورت کے مکان کے پاس سے گزرے ،اس نے سایہ دیکھ کر حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا اور آگے بڑھ کر پرتپاک خیر مقدم کیا۔ پھر ان سے درخواست کی کہ آج کی شب میرے ساتھ گزاریں، حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے نہایت صفائی سے انکار کر دیا کہ اب پہلا زمانہ باقی نہیں رہا، اسلام نے زنا کو حرام قرار دے دیا، لہٰذا معاف کرو اس نے کہا! شور و غل کروں گی اور تم کو گرفتار کرا دوں گی۔ بایں ہمہ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ راضی نہ ہوئے اور بھاگے اور چھپ چھپا کر کسی طرح کافروں کے چنگل سے اپنی جان بچائی۔ (نسائی کتاب النکاح)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا جو اسلام قبول کرنے سے پہلے اخلاقی گندگی میں مبتلا تھیں اسلام لانے کے بعد ایک شخص نے ان کو جب چھیڑنا چاہا، اور اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تو بولیں چلو! ہٹو، وہ زمانہ گیا اب اسلام کی روشنی کا دور ہے۔

(اسوۂ صحابہ مسند احمد بن حنبل)

☆..... رئیس المنافقین عبداللہ بن اجر بن سلول کی لونڈیوں کا واقعہ مشہور ہے کہ:

''اسلام کے بعد جب اس منافق نے ان کو عصمت فروشی کے ذریعہ روپیہ کما کر دینے کا حکم دیا تو وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور اپنی حسرت انگیز کہانی سنائی۔ اس پر یہ آیت اتری کہ ''تم اپنی لونڈیوں کو زنا کاری پر مجبور نہ کیا کرو''۔

☆..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بدبو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی غیر عورت کی بو آئے''۔ (اسوۂ صحابہ ص ۱۳)

☆..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''ایک حسین عورت عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں آیا کرتی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ دستور ہو گیا تھا کہ وہ پہلے سے آ کر اگلی صف میں بیٹھ جاتے تا کہ ان پر نگاہ نہ پڑنے پائے اور فتنہ سے محفوظ رہیں''۔ (ابن ماجہ)

محترم اسلامی بھائیو! یہ جو کچھ عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کی پاکی کا اہتمام نظر آ رہا ہے یہ بے وجہ نہیں ہے بلکہ اسلام آیا ہی دنیا سے شر و فتنے دور کرنے اور اہل دنیا کو اخلاق و عفت کی تعلیم دینے تھا۔ اور اس کا مقصد اہل دنیا کو اخلاق و عفت کی تعلیم دینا تھا جو لوگ عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کے چہرہ کو داغدار کرتے ہیں اللہ عزوجل نے ان کے لئے دنیا و آخرت میں بڑی دردناک سزائیں مقرر کی ہیں دنیاوی عذاب کا تذکرہ اپنے موقع اس باب کے شروع میں تفصیل سے کیا جا چکا ہے۔ یہاں آخرت کے عذاب کی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زنا کا عذاب

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ سزائیں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں، دنیا کی سزائیں یہ ہیں: چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے اور فقر محتاجی کو لاتی ہے اور عمر کو کم کر دیتی ہے۔ اور آخرت کی تین سزائیں یہ ہیں اللہ ﷻ کی ناراضگی اور حساب کی سختی اور دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے"۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"زانی روزِ قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغہ جہنم آگ کی قمیض پہنائے گا۔ اگر زانی کی اس قمیض کو اونچے اور مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لمحہ کے لئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے۔

اس کے بعد داروغہ جہنم کہے گا:

اے عذاب جہنم کے فرشتو! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو جس طرح کے حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے۔ اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈالدو، جس طرح کے یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔

فرشتگان عذاب کہیں گے:

ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیں گے تو وہ چیخیں گے کہ اے فرشتگان عذاب! ہم پر رحم کرو ایک لمحہ کے لئے ہم سے عذاب کو کم کر دو۔

اس پر فرشتگان عذاب!

ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العلمین تم پر غضبناک ہے۔"

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پُر کیا اللہ ﷻ اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پر کرے گا۔ اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا اللہ ﷻ اسے اس کی قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ رو اور تاریکی میں کھڑا کرے گا، اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا۔ اور اس کے جسم پر قطران کا لباس ہوگا۔ اللہ ﷻ اس سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اسے پاک و ستھرا کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس امت کا نصف عذاب ہوگا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ﷻ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا اور اس کی بدیاں اس کے ذمہ کرے گا اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا یہ جب ہے جبکہ اس کے علم کے بغیر ہو۔ لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہو گیا کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ خاموش رہا تو اللہ ﷻ شوہر پر جنت حرام کر دے گا اس لئے کہ اللہ ﷻ نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہے کہ: "تو اس دیوث پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان بوجھ کر خاموش رہے، وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا بلاشبہ ساتوں آسمان زانی اور دیوث پر لعنت کرتے ہیں"۔

☆..... بعض صحائف آسمانی میں مرقوم ہے کہ:

"زنا کار مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے، عذاب کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے اور وہ اعلان کریں گے کہ:

''اے لوگو! یہ زنا کار لوگ ہیں جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں، اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے، پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے کہ یہ بدبو ان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔ تو ان پر لعنت کرو، اللہ ﷻ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا اے خدا! زانیوں پر لعنت فرما''۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شب معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو سانپ بچھوؤں کے ساتھ محبوس (قید) دیکھا بچھو انہیں ڈنک مارتے، اور سانپ انہیں ڈستے تھے۔ ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے، ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے، میں نے جبریل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ زانی و زانیہ مرد و عورتیں ہیں''۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے محرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوں گے۔

اب اگر اس نے اس سے زنا کیا گا تو بارگاہ رب العزت میں ان کی ران گویا ہوگی اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی اس وقت اللہ ﷻ گوشت کو حکم دے گا میرے حکم سے اپنی جگہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جم جاتو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا، پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا:

اے رب عزوجل! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا اس وقت اللہ عزوجل زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا تو زبان گونگی ہو جائے گی، پھر اس کے حضور اعضاء جوارح گویا ہوں گے۔ چنانچہ ہاتھ بولے گا اے خدا میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا، اور آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی، اور پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا اور شرمگاہ پکارے گی میں نے فعل حرام کیا ہے حفظہ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے۔

اس وقت اللہ عزوجل فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی میں باخبر تھا مگر میں نے ستر پوشی کی۔ اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو اور میرے عذاب میں اسے ڈالدو اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ بلاشبہ میرا غضب اس پر بہت شدید ہے جس میں حیاء کم ہے۔"

لواطت کا عذاب

☆..... اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے بیبیاں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو"۔

(پ۱۹ الشعرا ۱۶۵، ۱۶۶: ترجمہ کنز الایمان)

☆..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کر دو"۔

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''لواطت کی حدود تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اونچی سطح سے گرایا جائے۔ پھر اس کے اوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے اس لئے کہ اللہ ﷻ نے قوم لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا''۔

اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے تب بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا۔ جب تک توبہ نہ کرے اس لئے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرش الٰہی جنبش میں آجاتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں۔ اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں **قل ھو اللہ احد** یہاں تک کہ جبار و قہار کا غضب ساکن ہو جائے۔

☆..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

''ان کا گزر ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تا کہ اس سے آگ کو ٹھنڈا کریں تو آگ نے نوعمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رو کر بارگاہ الٰہی میں مناجات کی اور کہا:

''اے رب ﷻ! ان دونوں کو ان کی اپنی اصلی حالت میں بدل دے تا کہ میں دیکھوں کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟

تو وہ آگ ان دونوں سے منکشف ہوگئی دیکھا کہ ایک مرد ہے اور نوعمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا:

اے عیسیٰ! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں نے اس سے بدفعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بدفعلی کی۔ اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہم سے کہا خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو اس وقت میں نے اس سے کہا مجھ نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے پھر جب میں مرا اور یہ لڑکا مرا تو اللہ ﷻ نے ہم پر آگ مسلط کر دی جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے جب میں آگ بن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتا ہوں تو میں اسے جلاتا ہوں لہٰذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے۔"

☆..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ابلیس ملعون سے دریافت کیا:

"مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں اور اللہ ﷻ کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بدفعلی کرنے سے زیادہ مبغوض عمل نہیں ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا خرابی ہو تیری! تجھے کیوں یہ محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا اس لیے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکا کیونکہ حق تعالیٰ اس کے اوپر شدید غضب فرماتا ہے اور جو کوئی اللہ ﷻ کو شدید غضب میں لائے تو اس پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے"۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قوم لوط کے عمل سے شغل کرنا، اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا، مرغ بازی کرنا اور بغیر پردہ کے حمام میں داخل ہونا، اور کم تولنا اور ڈنڈی مارنا، یہ تمام افعال قوم لوط کے ہیں۔ افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے ان کا گناہ عورت کا عورت کے ساتھ اور مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے سروں سے حیا کی چادر اتار دی اور اللہ ﷻ کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہو گئے تو اللہ ﷻ ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے پلٹ دیتا ہے اور آسمان سے ان پر پتھر برساتا ہے۔

☆..... حضرت امام جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں انہوں نے کہا: کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے وہ قوم تبع کے تذکرہ میں ہے اسی بنا پر اللہ ﷻ نے قوم تبع کو ہلاک فرمایا پھر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محمد رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ اللہ نے ان عورتوں کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس، آگ کی ہنسلیاں، آگ کا سر پوش اور آگ کے موزے تیار کیے۔

☆..... ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''عورت جب عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے۔ تو اللہ ﷻ فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس اور آگ کے موزے تیار کرو''۔ اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اس آگ میں جھونکی جائیں گی جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستہ میں آنا لواطت سے بہت شنیع ہے۔ اسے کافر ہی عمل میں لا سکتا ہے۔''

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ ﷻ اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں مخنث داخل ہو''

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ ﷻ مرد مخنث پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل وصورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے''۔

☆..... سید عالم مخبر صادق ﷺ نے فرمایا:

''قوم لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ اپنی قبر میں ایک لمحہ نہیں گزارتا کہ اللہ ﷻ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جس کی ہیت خطاف (ابابیل کی مانند ایک پرندہ) کی مانند ہوتی ہے تو اسے اپنے پنجوں میں پکڑ کر لے اڑتا ہے اور قوم لوط کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے تو وہ ان کے ساتھ جہنم میں سنگسار ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ ''اللہ ﷻ کی رحمت سے مایوس ومحروم ہے''۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے اللہ ﷻ فرمائے گا درآنحالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا؟ تو وہ کہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے کہ ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور ان کی دبر میں مادہ خارج کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں"۔

محترم اسلامی بھائیو! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو اور خطا و عصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرو' اس سے پہلے کہ تمہارے اعضاء گواہی دیں۔ اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں وہ ملک الدیان جس کی ہر آن نرالی شان والی ہے۔ تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے۔ اسکی طرف گریہ وزاری سے رجوع کرو اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو بلاشبہ وہ کریم حلیم اور غفور و رحیم ہے۔

☆..... معراج کے موقع پر جب حضور نبی کریم ﷺ کو گناہگاروں کے عذاب اور سزا کی مثال دکھائی گئی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ:

"آگ کا دہکتا ہوا ایک تندور ہے، اس میں چیخ و پکار اور گریہ و بکا کی صدا بلند ہو رہی ہے آپ ﷺ نے جھانک کر دیکھا کہ آخر واقعہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ آگ کے اس مشتعل تندور میں ننگے مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت ہے اور ان کے نیچے کے حصوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اور شعلوں کی لپٹ کے ساتھ ان میں ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے اور سب چیخنے چلانے لگتے ہیں۔" مجھے بتایا گیا کہ یہ زنا کار مردوں اور عورتوں کی جماعت ہے جو دنیا میں بدکاری میں مبتلا رہے۔

(ریاض الصالحین و بخاری شریف)

اجتماعی حیثیت سے نکاح کی افادیت

محترم اسلامی بھائیو! کون نہیں جانتا کہ عمر کے ایک مخصوص حصہ میں آکر مرد کو عورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تا کہ اس سے تسکین حاصل کرے اور عورت کو مرد کی تلاش ہوتی ہے جس کا سہارا لے کر وہ اپنی سب سے بڑی دولت عصمت کو محفوظ رکھ سکے اور پھر دونوں مل کر پاکدامنی کی زندگی گزاریں، اور حوادثِ زمانہ کے وقت ایک دوسرے کے معاون ہوں۔

مرد کو عقل ہے دل نہیں، عورت کو دل ہے عقل نہیں، یعنی ہر ایک کا ایک پہلو کمزور ہے۔ جب تک دونوں مل نہ جائیں، زندگی مکمل کسی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور شادی کرنا اجتماعی حیثیت سے بھی ضروری ہے کہ مذکورہ فوائد کے ساتھ اجتماعی شیرازہ بندی میں سہولت پیدا ہو، تعلقات اور باہمی انس و محبت دو خاندانوں کو جوڑ دے۔

☆.....اگر شادی نہ ہو تو باپ کہاں سے آئے گا؟

☆.....ماں کون ہوگی؟

☆.....بھائی بہن کا رشتہ کس طرح پیدا ہوگا؟

☆.....شوہر اور بیوی کون کہلائے گا؟

☆.....سسر اور برادر نسبتی کون بنے گا؟

☆.....رضائی اور غیر رضائی رشتہ کی شاخ کس درخت سے پھوٹے گی؟

☆.....بھائی برادری دنیا میں کہاں سے جنم لے گی اور باہمی تعلقات کی جڑ کیسے مضبوط ہوگی؟

اسلام میں صرف جائز فطری راہ کھلی رکھی گئی ہے کہ ہر حیثیت سے وہ مفید ہی مفید ہے اور یہ جائز طریقہ نکاح کا ہی طریقہ ہے کہ مذاہب و ادیان، آئین و قوانین سب ہی میں اس فطری و جائز طریقہ کو کھلا رکھا گیا ہے اسی رشتہ پر خاندانی اور قبائلی زندگی کا دارومدار ہے۔ اور اگر نکاح کا طریقہ نہ ہو تو نظامِ حیات درہم برہم ہو جائے اور مدنیت اور ارتقاء کا نام و نشان مٹ جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کرنے کے فوائد

اتنی مہلک اور خطرناک برائی ''زنا'' جو انسان کو ہر اعتبار سے سخت سے سخت نقصان پہنچاتی ہے اس کی روک تھام کی جس شدومد سے ضرورت تھی، وہ کسی ذی عقل انسان سے مخفی نہیں اور صرف روک دینا ہی کافی نہ ہوتا۔ جیسا کہ آپ عیسائیوں اور دوسری قوموں میں اس کا انجام دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے مستقل قوانین اور ضابطہ کی ضرورت تھی اور اسلام نے یہی کیا۔ انسان کی فطرت کو جانچا اور اس کے مطابق علاج اور پرہیز کی تاکید کی، اسلام نے غیر مذاہب کی طرح افراط وتفریط کا راستہ اختیار نہ کیا، بلکہ انسانی مزاج کو پرکھ کر اعتدال کا طریقہ پسند کیا۔

☆.....اللہ ﷻ نے انسان کو حکم دیا کہ:

''مرد وعورت جن کو شادی کی ضرورت محسوس ہو، ضرور شادی کریں''۔

(سورۂ نور:۳۲)

کیونکہ عفت وعصمت کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ اور ان کی جنسی خواہشات کی تسکین کا سبب یہی ہوسکتا ہے۔

☆.....اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ:

''اور زنا کے قریب مت جاؤ''۔ (سورۂ بنی اسرائیل:۳۲)

بروقت شادی کرنا زنا سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اگر کوئی شرعی عذر مانع ہے تو شریعت میں ہدایت کی گئی ہے کہ ایسا نوجوان روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ رکھنے سے شہوت کم ہوجاتی ہے اور بندہ کئی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اللہ ﷻ نے رشتہ ازدواج کے قیام کی تاکید فرمائی ہے اور ان تمام مرد وعورت کی شادی کردینے کا حکم دیا ہے جن کو شادی کی ضرورت ہو، حتیٰ کہ غلام جو بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے، اس کے متعلق بھی ارشاد فرمایا کہ ان کی بھی شادی ضروری ہے، اگر ان میں حقوق زوجیت ادا کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور پھر اس ذمہ داری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کواللہ رب العزت نے قوم کے سر ڈالا ہے تا کہ اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو اور اشارہ کیا گیا ہے کہ شادی کے جو فائدے ہوتے ہیں اس سے پوری قوم مستفید ہوتی ہے اور شادی نہ کرنے کے جو نقصانات ہیں ان کا اثر پوری قوم پر پڑتا ہے۔

کوئی ذی عقل انسان اس بات سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ جائز شادی کا رواج اگر بند کر دیا جائے تو پوری قوم کے اخلاق گندے ہو جائیں گے۔

اس آیت سے اتنی بات بہر حال کھل کر معلوم ہو گئی کہ جو مرد یا عورت شادی کے لائق ہو انکی شادی کر دی جائے۔ بہر حال مذکورہ بالا قرآنی حکم کے سوا حدیثوں میں بھی بڑا ذخیرہ ہے، جن میں شادی کی تاکید و ترغیب پائی جاتی ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خود شادی کرنے والوں پر ضروری ہے کہ جونہی وہ شادی کی ضرورت محسوس کریں شادی کر لیں۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں جو اسباب جماع کی قدرت رکھتا ہو اس کو نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور شہوت کی جگہ کو بہت بچاتا ہے''۔

اس حدیث میں جہاں نوجوانوں کو شادی کا حکم دیا گیا ہے، وہاں شادی کے فائدے بھی بیان کر دیئے گئے ہیں کہ شادی سے عفت و عصمت پیدا ہو گی اور حرام کاری سے انسان بچ جائے گا۔

نکاح اور پاکدامنی

شادی کرنے سے انسان بہت ساری برائیوں سے بچ جاتا ہے، بلکہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ دنیا سے پاک وصاف جائے اور اس کا دامن عفت و عصمت کسی قسم کی آلودگی میں ملوث نہ ہو تو اس کی شکل شادی ہی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ ﷻ سے جو شخص پاک وصاف ملنا چاہے اس کو شریف عورتوں سے شادی کرنا چاہیے''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس حدیث میں شادی سے جو عفت وعصمت اور پاک دامنی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا بڑا بلیغ بیان ہے بلکہ اس میں جو الفاظ آئے ہیں، اگر ان کو سمجھا جائے تو یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ شادی کرنے سے اللہ ﷻ دوسرے گناہوں سے بھی آدمی کو بچالیتا ہے اور یہ کہ شادی ذریعہ بن جاتی ہے شادی کرنیوالے کی ہدایت کا بھی اور پھر نجات کا بھی۔

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا بھی گیا ہے کہ جن لوگوں کی شادی نہیں ہوتی اور جائز طور پر جنسی میلان پورے نہیں کرتے وہ عموماً مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، خواہ ان گناہوں میں غیر ارادی طور پر ہی لوگ کیوں نہ مبتلا ہو جاتے ہوں، لیکن شادی شدہ آدمی کے پاس چونکہ بچنے کا ذریعہ ہوتا ہے اس لئے عموماً ان گناہوں سے اس کا رشتہ خود بخود کٹ جاتا ہے، جو لوگ شادی بھی نہیں کرتے اور پاک دامنی کی زندگی بھی گذارنا چاہتے ہیں۔ خواہ مخواہ کش مکش کی ایسی زندگی گزارتے ہیں جس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ کسی وقت ان سے کیا حرکت سرزد ہو جائے۔ ایک حدیث میں نکاح کو "نصف دین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"بندہ نے جب شادی کرلی تو اس نے نصف دین پورا کرلیا"۔ (مشکوٰۃ شریف)

شادی عزت وعظمت کا ذریعہ

شادی شدہ آدمی لوگوں کی نظر میں معزز ہوتا ہے جبکہ غیر شادی شدہ آدمی کی دنیا والوں کی نظر میں عزت کم ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ شادی شدہ آدمی سے لوگ اپنے بیوی بچوں پر خطرہ محسوس نہیں کرتے جبکہ غیر شادی شدہ سے ہر شخص کو اپنے بیوی بچوں اور عزت وآبرو کا خطرہ رہتا ہے۔

اس میں عورت کی عزت بھی ہے کہ لوگ اس پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کرتے مرد خواہ پاس رہے یا پردیس میں رہے جبکہ نکاح سے پہلے عورت کی عزت وآبرو ہر وقت خطرے میں رہتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہوں کے بڑے حصہ کا تعلق جنسی میلانات ہی سے ہے۔ شرعی اور آئینی حدود میں اپنے آپ کو رشتہ نکاح میں جکڑ دینے کے بعد بے راہ روی کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

غیر شادی شدہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

☆.....ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

"وہ شخص مسکین ہے جسکی بیوی نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ گو وہ کثیر المال ہو تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! گو وہ مالدار ہی کیوں نہ ہو"۔

☆.....پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وہ عورت مسکین ہے جس کا شوہر نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: "یا رسول اللہ ﷺ! اگر چہ اس کے پاس بہت کچھ مال ہو تب بھی مسکین ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب بھی وہ مسکین ہی ہے۔" (جمع الفوائد)

یہ اور اس طرح کی بیسیوں حدیثیں ہیں جو صراحتاً نکاح کی ترغیب دیتی ہیں ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں عقد ازدواج پر کتنا غیر معمولی اصرار کیا گیا ہے، مقصد وہی ہے کہ جنسی میلان کو حدود میں رکھ کر اس کو افزائش نسل کا ذریعہ بھی اس کو بنایا جائے اور عصمت وعفت کے انمول سرمایہ کی حفاظت کا واحد ذریعہ بھی یہی ہے۔

رہبانیت اسلام کی نظر میں

رہبانیت (ترک دنیا) جس کی عیسائی راہب دعوت دیتے ہیں اور اپنے دین کا شعار اور علامت بتاتے ہیں، اس پر فخر کرتے ہیں، اسے قرب خداوندی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور ترک نکاح کو روحانیت کی ترقی خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ انسانی فطرت سے ٹکراتی ہے اور کائنات میں نسل انسانی کی بقا کے منشائے خداوندی کے بالکل خلاف ہے، یہ صرف پادریوں اور راہبوں کی ایجاد کردہ ایک من گھڑت بات ہے۔ عرصہ دراز تک پوپ سینٹ پال کی ایجاد کردہ مسیحیت کے دامن میں گرفتار رہے۔ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعلیمات میں تحریف کر کے تجرد و ترک نکاح کو انسانی زندگی کا آئیڈیل قرار دیا۔

عوام سے قطع نظر خود چرچ اپنی عظمت کے دورِ عروج میں مثالی جنسی بے اعتدالیوں کا شکار رہا بڑے بڑے پادری شرافت و اخلاق کی تمام حدود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شہوت پرستی میں ڈوبے رہتے تھے۔

صلیب لٹکائے ایک خاص ڈھب کے سفید لباس میں ملبوس مردوں اور عورتوں کو آپ نے دیکھا ہوگا یہ دنیائے عیسائیت کے راہب اور رہبائیں ہیں جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ابدی نجات اور خوشیاں حاصل کرنے کے لئے دنیاوی شہوتیں اور لذتیں خود پر حرام ٹھہرا لیتے ہیں۔

ان کو پادری یا فادر کہا جاتا ہے اور کلیساؤں کے اندر پھیلی ہوئی روحانی فضوں اور مراقبوں کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ان سے خدا خوفی، دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے لیکن واقعات راز جب اسکا پردہ اٹھاتے ہیں تو اس معصومیت اور پاکیزگی کے پیچھے کتنی خباثت اور بے رحمی چھپی ہوئی نظر آتی ہے اس کی دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

پادری کی بچوں کے ساتھ بدفعلی:

امریکہ کے ایک شہر میں ایک سابق رومن کیتھولک پادری نے عدالت کے روبرو اس امر کا کھلا اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی ملازمت کے دوران قریباً ۱۰۰ بچوں کے ساتھ برا فعل کیا۔

راہبہ کی بچوں کے ساتھ زیادتی:

ایک راہبہ کیتھرائن اپنے مقامی چرچ میں بچوں کو مذہبی تعلیم دینے پر مامور تھی، تین سال قبل اس کے پاس کچھ بچے بغرض تعلیم آئے جن سے اس نے مذہبی تعلیم کی آڑ میں ناجائز تعلقات استوار کر لئے جو مسلسل تین سال تک جاری رہے جس سے تین بچے ذہنی انتشار کا شکار ہو گئے جنہیں والدین نے ماہر جنسیات کو دکھایا تو انہوں نے راہبہ کے خلاف عدالتی کارروائی کرنے کو کہا، راہبہ نے بھی پولیس تفتیش کے دوران اپنی زیادتی کا اعتراف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرلیا ہے، بچے ابھی تک نارمل نہیں ہو سکے۔ (نوائے وقت لاہور)

☆.....چنانچہ قرآن پاک میں ان کی مذمت کرتے ہوئے اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا''۔ (الحدید:۲۷)

چونکہ رہبانیت فطرت سے تصادم ہے اس لئے تاریخ کے کسی دور میں بھی کامیاب نہیں ہو سکی بلکہ عیسائیوں میں بھی یہ رواج صرف رومن کیتھولک عقیدہ کے لوگوں تک محدود ہے۔

رہبانیت کی ابتداء:

رہبانیت حضرت مسیح علیہ السلام کے قریباً دو سال بعد مروج ہوئی۔ ابتداء میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ماننے والے بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ حرص وہوس اور مال و دنیا کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔ وہ دنیاوی معاملات کے متعلق بات چیت کرنے سے قبل عبادات سے فارغ ہو جاتے تھے۔

اس کے بعد آنے والے عیسائیوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہوا جس کے لوگ بغیر مال ومتاع اور زن واولاد کے زندگی بسر کرتے تھے وہ کھجوریں وغیرہ کھا کر گزارہ کرتے تھے پھر وہ لوگ بھی اس گروہ میں شامل ہونے لگے جو زندگی اور دنیا کی مشکلات وصعوبات سے گھبرا کر راہ فرار اختیار کرتے۔

☆.....ایسے ہی لوگوں کے بارے میں گبن لکھتا ہے کہ:

''وہ نشاط زندگی اور فرائض دنیوی سے بالکل دستبردار ہو جاتے تھے۔ وہ نہایت سادہ غذا کھاتے۔ جو اکثر مانگ کر حاصل کی جاتی یا انہیں پیش کی جاتی، وہ گوشت نہیں کھاتے تھے اور نہ شراب پیتے تھے، وہ جسم کو ہر ممکن طریق سے اذیت پہنچانے، محبت، تعیش، آرام اور مسرت کو گناہ تصور کرتے اور تجرد کو تقدس کا درجہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیتے تھے۔ پھر مذہبی خدمات انجام دینے والوں کے لئے یہ بات ناپسندیدہ تصور کی جانے لگی کہ وہ شادی کریں"

☆.....بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ:

"مسیحی رہبانیت کا بانی "انطونی" تھا جس نے اپنی دولت اور کنبہ سے کنارہ کشی اختیار کر کے رہبانیت کی زندگی گزارنے کے لئے صحرا میں چلہ کشی اور ریاضت شروع کر دی۔ جلد ہی اس کی درویشی کی شہرت پورے مصر میں پھیل گئی۔ ہزاروں لوگوں نے اس کی تقلید کو اپنا لیا اور انطونی کو اپنا قائد تسلیم کر لیا اس طرح رہبانیت ایک تحریک کی صورت اختیار کر گئی اور اسے زور پکڑتے دیکھ کر کلیسا نے اس کی حمایت کر دی پھر راہبوں نے اپنی خانقاہیں قائم کر لیں اور رفتہ رفتہ صحرائے لیبیا اور وادی نیل میں ہزاروں خانقاہیں نظر آنے لگیں۔ شمالی نیل میں جو پہلی خانقاہ قائم ہوئی اس میں چودہ سو راہب رہبانیت کی زندگی گزارتے تھے اور قلیل عرصہ میں ان کی تعداد پچاس ہزار ہو گئی، ان سے تیاگ، جسمانی اذیت، ریاضت اور دنیاوی تعیش سے اجتناب کا عہد لیا جاتا تھا۔ پھر روم اور شام میں بھی خانقاہیں نظر آنے لگیں۔ ادھر "ہلبرین" نے بارہ سال تک دنیاوی آلائشوں سے کنارہ کشی کر کے مقبولیت حاصل کر لی تو اس کے بے شمار مریدین شام میں راہبانہ زندگی کی تبلیغ کرنے لگے پھر عیسائیت جہاں بھی گئی رہبانیت بھی اس کے ساتھ ساتھ رہی"۔

☆.....مؤرخین کا خیال ہے کہ:

"لوگ فوجی زندگی کے مصائب سے بچنے کیلئے خانقاہوں میں پناہ لیتے تھے بعض رؤساء جب اپنی سیاہ کاریوں سے تنگ آ جاتے تو سزائے اعمال کے خوف سے رہبانیت اختیار کر لیتے تھے تاکہ انہیں موت کے بعد بھی جنت کا لطف اٹھانے کا موقعہ مل سکے۔ بتایا جاتا ہے کہ خانقاہوں میں عورتیں اکثر راہبوں کی ہوس کاریوں کا شکار ہوتی تھیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہبانیت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

یہی وجہ ہے کہ جب کبھی رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ نکاح سے بعض لوگ پرہیز ہی کو بہتر سمجھتے ہیں تو ان کو فہمائش کر کے شادی کر لینے پر آمادہ کیا۔

☆.....حدیث میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہے کہ:

''انھوں نے عورتوں سے کنارہ کشی کر لی کہ فارغ البالی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور رات دن اسی میں مشغول رہیں'' نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے اس جذبہ کی تردید فرمائی اور بلا آخر حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس ارادہ سے باز آنا پڑا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ان لوگوں کو تنبیہ کی جو فخریہ انداز میں کہتے ہیں کہ عورتوں سے علیحدہ رہیں گے اور شادی سے پرہیز کریں گے۔

☆.....رحمت عالم ﷺ نے اپنا عمل پیش فرما کر ان کے خیال کی تردید کی اور فرمایا:

میں شادی کرتا ہوں پس جو میرے طریقہ سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے

☆.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

اعکاف بن بشر تمیمی رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: اے اعکاف! تمھاری بیوی ہے؟

حضرت اعکاف نے جواب دیا: نہیں

تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: لونڈی؟

حضرت اعکاف نے کہا: یہ بھی نہیں۔

تو یہ جواب سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

صلاحیت رکھتے ہو اور خوشحال بھی ہو پھر بایں ہمہ تم نے شادی سے گریز کیا تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو''۔ (جمع الفوائد)

پھر بعد میں حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی شادی کرا دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو سختی سے اس بات سے منع فرماتے تھے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں، اور فرماتے تھے کہ تم لوگ شادی کرو۔

(بلوغ المرام)

محترم اسلامی بھائیو! بعض روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی ذمہ داریوں کے قبول کرنے کی اگر اجازت کسی کی معاشی حالت نہ دیتی ہو تو ایسوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ روزے رکھ کر جنسی میلان کے زور کو توڑیں۔ لیکن شادی نہ کرنے کی اجازت اسلام میں نہیں دی گئی۔

بہرحال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شدومد سے نکاح سے کنارہ کشی کرنے والوں کی اس لئے تردید فرمائی کہ یہ اقدام نہایت غلط تھا اور ایک ایسی نعمت جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانوں کو دی ہے، اس کا یہ مصرف کسی طریقہ سے مناسب نہ تھا۔ اگر خدانخواستہ یہ بات اس وقت رد نہ کی جاتی تو آج اسکا بڑا خطرناک انجام ہوتا۔

پاکیزہ نفس عورت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

اسلام کا نقطۂ نظر ان ہی وجوہ سے عورت کے متعلق راہبانہ وسوسوں سے بالکل مختلف ہے۔ جن کا ذکر عیسائی رہبانوں کے حوالہ سے ہو چکا ہے۔ اور عورت کو زہر قرار دینے کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پوری دنیا متاع ہے اور بہترین متاع نیک عورت ہے''۔ (مسلم شریف)

جس دین میں عورت دنیا کی بہترین نعمت ہو، اس میں یہ کیونکر برداشت کیا جا سکتا ہے کہ اس کو ناپاک قرار دیا جائے اور اس سے کنارہ کشی کا حکم فرما دیا جائے، باقی رہا یہ سوال کہ نیک عورت دنیا کی بہترین پونجی ہے۔؟

سوچا جائے تو آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے. کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عورت مرد کو بہت سے خطرات وسیئات (برائیوں) سے محفوظ رکھتی ہے۔ طبیعت کو اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تسکین حاصل ہوتی ہے اور فطری بے چینیوں کے ازالہ کا ذریعہ بنتی ہے اور یہ ایک مسلّم بات ہے کہ انہی امور کے حصول کے بعد کوئی آدمی یکسوئی سے کوئی نیک کام انجام دے سکتا ہے اور برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ نفسیاتی خواہشات کی ادھیڑ بن سے فرصت ملنا ہی مشکل ہے۔

☆.....ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دنیا کی چیزوں میں سے میرے دل میں عورت اور خوشبو کی محبت ڈالی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو بنایا گیا۔" (نسائی)

ترغیب نکاح کیساتھ مالداری:

محترم اسلامی بھائیو! اوپر بیان کردہ احادیث کو غور سے پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ اسلام جائز طور پر شادی کرنے کی بے حد ترغیب دیتا ہے۔ کچھ لوگ معاشی خطرات کو خواہ مخواہ محسوس کر کے نکاح سے کتراتے تھے۔ تو جس طرح احادیث میں نکاح کی ترغیب دلا کر اور فضیلتیں بیان کر کے اس گروہ کی غلط فہمی دور کی گئی، جو اسے قرب خداوندی سے مانع اور آخرت کی ترقی میں رکاوٹ خیال کرتا تھا، اسی طرح قرآن احادیث میں اسباب ووسائل کے اسیر، اعداد وشمار کے پیمانوں سے ہر چیز کو ناپنے والے اور بہت زیادہ حسابی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کا یہ وہم بھی دور کیا گیا کہ شادی، بیاہ اور اس کے نتیجہ میں اہل وعیال فقر وافلاس نیز تنگی وبدحالی کا سبب بنتے ہیں، اور تجرد کی زندگی، خوشحالی وفارغ البالی کا موجب۔

چنانچہ اسی خیال خام کو دور کرنے اور اس ذہنی مرض کو شفا بخشنے کے لئے گویا خاص طور پر ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا:

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

"اور نکاح کر دو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں، اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا، اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے"۔ (نور:۳۲۔۳۳)

اس آیت میں اللہ ﷻ کی طرف سے شادی کرنے والے کے لئے تونگر بنانے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وعدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جولوگ فقر وافلاس کا بہانہ کر کے نکاح کرنے سے بچنا چاہتے ہیں، ان کی بہانہ جوئی کا سدباب مقصود ہو۔

یہاں خدا کی دو صفتیں ''واسع'' اور ''علیم'' ذکر کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ رزق کی وسعت وتنگی نکاح کرنے نہ کرنے پر موقوف نہیں، بلکہ اللہ ﷻ اپنے علم وحکمت کے تقاضہ سے جس پر چاہتا ہے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے، چونکہ اسباب کی اسیر طبیعتوں میں یہ بات رچ بس گئی ہے کہ اہل وعیال کا ہونا فقر وتنگی کا، اور ان کا نہ ہونا مال کی فراوانی کا سبب بنا کرتا ہے اس لئے اللہ ﷻ نے چاہا کہ اس بے بنیاد خیال کی غلطی بھی واضح کر دی جائے۔

واقعات کی شہادت اس پر موجود ہی ہے کہ کبھی مال کی فراوانی اولاد کی کثرت دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے پاس نہ مال ہوتا ہے اور نہ بیوی بچے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ عام طور پر انسان کی قوت واہمہ کے ان دو باتوں یعنی اولاد کی کثرت وتنگی نیز خوشحالی وتنہائی میں جو تلازم سمجھ رکھا ہے، وہ غلط ہے بلکہ خوشحالی وتنگدستی دونوں اللہ ﷻ کے ارادہ وحکم سے آتی ہیں انسان کو جب اس کا یقین کامل ہو جائے تو نکاح کرنے سے نہیں ڈریگا۔ (روح المعانی)

جولوگ معاشی مسائل سے دوچار ہوتے رہتے ہیں، وہی اکثر سوچتے ہیں کہ ''شادی کیسے کریں؟۔

افلاس نے گھر میں ڈیرہ ڈال رکھا ہے، بیوی اور پھر بال بچوں کی خوراک وپوشاک کا کیا نظم ہوگا؟

اس قسم کی تنگ خیالیوں کے معاملہ میں اللہ ﷻ کی طرف سے دلاسا اور تسلی دی گئی ہے کہ اس مسئلہ کو اتنا پریشان کن نہ بناؤ۔ رزق کا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے۔

☆..... بار بار قرآن میں اطمینان دلایا گیا ہے کہ:

''اور وہ رزق دے گا وہاں سے جہاں سے گمان بھی نہ کر سکیں گے''۔

(طلاق:۶۰_۳)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... ایک اور مقام پر اللہ ﷻ نے فرمایا:

''ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور خاص ان کو''۔ (الانعام:۶۔۱۵۱)

مطلب یہی ہے کہ حال پر مستقبل کو قیاس نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اللہ ﷻ پر اعتماد کر کے جب نکاح کا زمانہ آجائے تو آدمی نکاح کر لے اور اس مسئلہ کو خدا کے سپرد کر دے، بیوی اور پھر بال بچوں کے نان نفقہ کا سامان (ان شاء اللہ ﷻ) من جانب اللہ ﷻ ہوگا۔ ممکن ہے کہ بیوی کی شرکت سے خیر و برکت بڑھ جائے، بیوی کا خاندان امداد کرے یا کسی جائز ذریعہ معاش کا بندوبست کر دے، خود شادی کرنے والے میں شادی کے بعد مستعدی اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے، کبھی خود بیوی ہاتھ بٹاتی ہے اور کبھی اس طرح کا کوئی دوسرا سامان فراہم ہو جاتا ہے۔

فقر و فاقہ کے شبہات کا حل

نکاح کے بعد بھی اگر کسی کا فقر قائم نظر آئے، تو یہ دراصل مشیت الٰہی ﷻ سے متعلق ہے، مگر چونکہ یہاں پہنچ کر انسان کو خصوصیت سے فقر و افلاس کے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اس لئے اس موقعہ پر قرآن پاک نے ایک دوسری جگہ بھی اس طرف اشارہ کیا ہے:

☆..... اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کرے گا اپنے فضل سے اگر چاہے''۔ (توبہ:۹۔۲۸)

محترم اسلامی بھائیو! اس آیت میں بھی غنا کو اللہ ﷻ کی مشیت کے متعلق کیا گیا ہے کہ فقر سے ڈر کر ضروری کام چھوڑنا نہیں چاہئے، کیونکہ اللہ ﷻ فقر کے بعد بھی غنا پیدا کر دیتا ہے۔

بہر حال ہمیں تو یہ بتانا ہے کہ اللہ ﷻ نے انسان کو شادی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ فقر کو حیلہ بنا کر نکاح سے کترانا بے ہودہ خیال ہے، بلکہ اللہ ﷻ نے کھل کر وعدہ کیا ہے کہ اگر کسی میں استعداد و صلاحیت ہے اور وہ محتاجی اور تنگ دستی کے خطرات کو دل سے نکال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈالے تو ایسی حالت میں اللہ ﷻ کوئی نہ کوئی سامان ضرور کر دیگا ان شاء اللہ ﷻ۔

ہاں انسان کا فریضہ ہے کہ وہ حصول رزق کے لئے تدابیر اختیار کرے اور اس کے لئے کوشش کرے۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

''اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش''۔ (النجم:۵۳۔۳۹)

آیت کی تشریح کے بعد احادیث اور اقوال صحابہ جن سے نکاح کا باعث خیر و برکت ہونا نیز فقر و افلاس کے دور کرنے، خوشحالی و فراخی لانے کا سبب ہونا معلوم ہوتا ہے ان میں سے چند روایات یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

عام خیالات کے برخلاف، ان آیات اور احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح سے فقر و افلاس نہیں، بلکہ عموماً خوشحالی و فراخ دستی آتی ہے۔ اور غور کیا جائے تو واقعات بھی عموماً اسی حقیقت کی صداقت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شادی کے بعد بیوی بچوں کی کفالت کا بار پڑ جانے کے بعد اکثر وہ لوگ بھی ذمہ دار سنجیدہ اور کسب معاش میں جی لگانے اور محنت کرنے والے بن گئے جو اس سے قبل نہایت لاابالی غیر ذمہ دار اور آرام طلبی کے عادی تھے، جس سے سستی اور کاہلی کے نتیجہ میں آیا ہوا فقر و افلاس شادی کے بعد بدلے ہوئے مزاج کے نتیجے میں چلا جاتا اور اس کے بجائے خوش حالی اور فراخی آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں سلیقہ مند کفایت شعار بیوی کا آجانا فضول خرچی اور بدسلیقگی سے آئی ہوئی تنگی دور کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ خوشحال اور ذی حیثیت خاندان کی عورت سے شادی شوہر کے دن پھر جانے بلکہ خاندان کے مستقبل بن جانے کا سبب بن گئی ہے اور ان امکانات کیساتھ یہ حقیقت بھی سامنے رکھئے کہ دستکار گھرانوں میں عورتیں اور بچے بھی دستکاری اور محنت کرتے اور پورے کنبے کی خوشحالی کا ذریعہ بنتے ہیں، جیسا کہ اکثر پیشہ ور اور صناع قوموں اور برادریوں میں دیکھا جا رہا ہے۔ ہمارے اس زمانے میں ایسی قوموں اور برادریوں میں خوشحالی اور دولت آجانے کا عام سبب یہی ہے، مزید غور و فکر کے بعد ایسے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسباب وحالات سامنے آسکتے ہیں جن سے مذکورہ احادیث وآثار کی صداقت کا عملی اور واقعاتی ثبوت ملتا ہو۔

شادی ذمہ داری چاہتی ہے:

اس تفصیل کا یہ مطلب نہیں کہ انسان گردوپیش کے تقاضوں، نجی حالات، اپنے وسائل وامکانات اور تمام چیزوں سے آنکھیں بند کر کے صریحی طور پر عقل دشمنی کا مظاہرہ کرنے لگ جائے کہ نہ کسب معاش پر قدرت ہو اور نہ حقوق وواجبات ادا کرنے کی طاقت اس کے وجود شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اگر ان حالات میں بھی شریعت کی طرف سے نکاح کرنے کا تاکیدی حکم ہوتا تو یقیناً یہ دین فطرت کی شان کے خلاف ہوتا ایسی صورتحال سے دوچار لوگوں کو نکاح کرنے کی ترغیب کے بجائے قرآن حکیم میں یہ ہدایت دی گئی ہے:

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے''۔ (سورۂ نور:۳۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تاثر

☆.....اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ :

''اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب''۔ (النور:۳۲)

☆.....قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اللہ نکاح کی رغبت دلاتا ہے، اور اس شخص کو شادی کا حکم دیتا ہے جس میں شادی کی صلاحیت پائی جائے اور ساتھ ہی غنا کا وعدہ فرماتا ہے''۔

☆.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''نکاح کے متعلق اللہ نے جو حکم فرمایا ہے، اس پر عمل کرو، اور رب العزت کی اس امر میں اطاعت کرو۔ اس سلسلہ میں اس نے تم سے جو کچھ وعدہ فرمایا ہے پورا کریگا''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''شادی کے ذریعہ غنا تلاش کرو''۔

☆.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو یہ آیت سننے کے بعد بھی نکاح نہیں کرتا''

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جن کی مدد اللہ پر لازم ہے تین ہیں ایک مکاتب جو ادا کا ارادہ رکھتا ہے دوسرا نکاح کرنے والا جو عفت و پاک دامنی کا ارادہ کرتا ہے اور تیسرا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا''۔ (مشکوۃ شریف)

☆.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

عورتوں سے شادی کرو، وہ تمھارے یہاں مال اور دولت لانے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے روزی میں برکت دے گا۔ (جمع الفوائد)

☆.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو شخص اللہ عزوجل پر اعتماد کر کے شادی کرے اور دل میں اس کی خوشنودی کا جذبہ رکھے تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اس شخص کی مدد کرے، اور اس کو برکت عطا کرے۔'' (جمع الفوائد)

محترم اسلامی بھائیو! ان فرمودات پر غور کیا جائے تو واقعات و حقائق اس حقیقت کی صداقت پر شاہد ہیں کہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی ہو جانے کے بعد گھر کی دیکھ بھال، بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی، نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد کے کندھوں پر آپڑتی ہے، مرد ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام استعداد بروئے کار لاتا ہے اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں فقر و افلاس دور ہو جاتا ہے اور خوشحالی و فراوانی ڈیرے ڈال لیتی ہے۔

اور یہ بھی عام مشاہدہ میں ہے کہ اونچے اور خوشحال گھرانے کی عورت سے شادی خاوند کی کایا پلٹ دیتی ہے اور گھر بھر کے مستقبل کو سنوارنے کا باعث بن جاتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حالت فقر میں اجازت نکاح

سرکار دو عالم ﷺ سے ایک شخص نے فقر کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ ماحصل یہ ہے کہ فوری فقر اور تنگ دستی کا خود رحمت عالم ﷺ نے بالکل خیال نہیں فرمایا۔ اور نہ اس کی وجہ سے کسی کو نکاح کی اجازت دینے میں پس وپیش کرنے کی اجازت فرمائی۔

حدیث کی کتابوں میں واقعات مذکور ہیں کہ آپ ﷺ نے فوری فقر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شادی کا حکم دیا،

☆.....کسی کے پاس کچھ نہ تھا صرف لوہے کی ایک انگوٹھی تھی اور آپ ﷺ نے اسے شادی کا حکم دے دیا،

☆.....کسی صحابی کی تعلیم قرآن پر شادی کرادی، جس کے پاس اس کے سوا کوئی دولت نہ تھی۔

☆.....کوئی خدمت نبوی ﷺ میں آیا اور شادی کی خواہش ظاہر کی اور اسکے پاس ایک ازار (لنگی) کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے شادی کی اجازت دے دی۔

☆.....کسی نے اپنی بیوی کو صرف جوتی دی اور آپ ﷺ نے اسے شادی کی اجازت دے دی،

☆.....حد یہ کہ ایک لپ ستو اور کھجور پر شادی کی اجازت دیدی۔

(ان واقعات کے لئے دیکھئے مشکوۃ باب الصداق یا بخاری ومسلم میں باب المہر وغیرہ)

محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں کو پیش کر کے بتانا یہ ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خود ذات برکت نبی کریم ﷺ کے سامنے اس طرح کے واقعات پیش آئے، جو کہ تنگ دستی اور فقر وفاقہ کے تھے۔ اس عالم میں شادی کی اور کرائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے خیر وبرکت اور رزق کا سامان فرمایا۔

اسلام نے شادی کو اتنی اہمیت کیوں دی؟ اور پیغمبر اسلام نے لوگوں کی ایسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنگدستی میں بھی شادی کیوں کرائی؟ سوچا جائے تو یہی معلوم ہوگا کہ سارا اہتمام اس لئے عمل میں آیا کہ عفت وعصمت کی پاکیزہ زندگی میسر آئے اور اس طرح جائز طور پر بچے پیدا ہوں جس سے پاکبازی پھیلے، اور دنیا میں اخلاق اور عزت وآبرو کی مٹی پلید نہ ہو سکے۔

نکاح سے بالکل مجبوری کی حالت میں عفت کی تاکید

ہاں انسان میں شادی کی جب بالکل صلاحیت نہ ہو۔ نہ بالفعل اور نہ بالقوت، وہ دائمی طور پر مجبور ہو، اس کو بیوی نہ مل سکے تو ایسی حالت میں اسلام نے اجازت دی ہے کہ اس وقت تک شادی روکی جاسکتی ہے۔ جب تک انسان میں صلاحیت واستعداد نہ آجائے یا بیوی نہ مل جائے، مگر اس حالت میں بھی عفت وپاک دامنی کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے کہ:

"اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کی مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے"۔ (سورۃ النور:۳۳)

مختصر یہ ہے کہ اسلام نے رشتہ ازدواج پر زور ڈالا ہے اور بالکل مجبوری کی حالت میں حکم دیا ہے کہ ضبط نفس اور پاک دامنی سے کام لے، اور ضبط نفس کی جو جائز صورت ہو عمل میں لائے۔ رحمت عالم ﷺ نے ایسے مجبور آدمی کے لئے حکم دیا ہے کہ وہ روزہ رکھ کر خواہشات نفسانی کا زور توڑے، ایسا نہ ہو کہ شہوت کا غلبہ کہیں بدکاری پر آمادہ کرے۔

☆.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اسباب جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو، اس پر روزہ لازم ہے کہ وہ شہوت کو توڑتا ہے"۔ (مشکوۃ شریف)

کتب احادیث میں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تذکرہ ملتا ہے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے شادی نہ کرا سکے، حالانکہ نکاح کی ان کو ضرورت تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور انھوں نے اس پر عمل کر کے اپنے آپ کو گناہ سے محفوظ رکھا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کا سامان فراہم کر دیا تو پھر انھوں نے شادی کر لی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکاح میں تحفظ عصمت وعفت

انسان شادی کر کے عفت وعصمت کے قلعہ میں آجاتا ہے اور مفاسد اخلاق سے محفوظ ہو جاتا ہے جو شادی کا بنیادی مقصد ہے، کبھی ایسا نہ ہو کہ صرف لطف اندوزی کا ارادہ ہو اور بغیر اس مہتم بالشان چیز کے جس کو عفت کہتے ہیں، نکاح نکاح نہیں ہے۔

نکاح جس طرح مردوں کے لئے پاک دامنی اور اخلاق کا ذریعہ ہے، عورتوں کے نکاح کا مقصد بھی یہی ہے:

☆..... جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

''نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے، اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید میں آئیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی''۔ (النساء:۲۵)

اس آیت میں کھلے لفظوں میں بتایا گیا ہے کہ شادی سے عورتوں کا مقصد بھی یہی ہو کہ وہ عفت وعصمت کی زندگی گزاریں گی، اخلاق وکردار کو بلند رکھیں گی اور اپنے داعیات فطرت کو اپنے شوہر کے ذریعہ پورا کریں گی۔ بدکاری، چھپے چوری آشنائی اور عفت میں خیانت نہ کریں گی۔

☆..... جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد الٰہی ﷻ ہے:

''اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے''۔ (المائدہ:۵۵)

اس آیت میں ترغیب دی گئی ہے کہ شادی کرتے وقت پاکدامن عورت کی تلاش وجستجو ہونی چاہیے اور رشتہ ازدواج کے قیام کے وقت اوّل نظر پاکدامنی اور عفت وعصمت پر ہی ہونی چاہیے۔ اور آخیر میں مردوں کی پاکدامنی اور عفت واخلاق کا بھی مطالبہ ہے۔ گویا اسلام نے بتایا ہے کہ شادی کے ذریعہ گوہر عصمت کو محفوظ رکھا جائے اور دونوں صنفین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور فطری پیاس بجھائیں ،ہاں صرف شہوت رانی اور ہوس پرستی پیش نظر نہ ہو ورنہ حیوانی اور انسانی زندگی میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔

شادی عفت وعصمت کی حفاظت کا ذریعہ ہے:

انسان کا سب سے قیمتی جوہر اس کی عفت و پاکدامنی ہے اس گوہر نایاب کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ ﷻ نے بیشمار قواعد وضوابط مقرر فرمائے ہیں جن میں سے ازدواجی زندگی ایک بنیادی ذریعہ ہے۔قرآن پاک نے نکاح کو احصان سے تعبیر کیا ہے جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے:

''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں یہ اللہ ﷻ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے ،تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں''۔ (النساء:۲۴)

نکاح مرد وعورت کے لئے ایک قلعہ ہے جہاں سے شیطان ان پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ ﷻ نے مرد وعورت کو ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا ہے۔

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے۔

''وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس''۔ (البقرہ:۱۸۷)

جس طرح لباس انسانی جسم کی پردہ پوشی کرتا ہے اسی طرح مرد وعورت جب عقد نکاح میں آ جاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے جوہر عفت کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسلام میں عفت وعصمت کی اہمیت:

عفت وعصمت زندگی کا ایک ایسا مقدس ہیرا ہے جسے انسان کبھی لٹتا ہوا گوارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کرسکتا، اس کے تحفظ کی خاطر اپنی پوری قوت صرف کر دیتا ہے حتی کہ جان تک کی بازی لگا دیتا ہے اور اپنی عزت و آبرو پر آنچ نہیں آنے دیتا۔

قرآن پاک میں اللہ ﷻ نے متعدد مقامات پر عفت و عصمت اور سیرت و کردار کی ترغیب دی ہے۔

☆.....اللہ ﷻ نے فرمایا:

"بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے"۔ (الاحزاب:۳۵)

محترم اسلامی بھائیو! اس آیت میں کتنی وضاحت سے فرمایا گیا ہے کہ جو خواتین و حضرات گوہر عصمت اور جوہر عفت کا تحفظ کرتے ہیں دل و دماغ میں تعفن پیدا نہیں ہونے دیتے، حدودِ خداوندی میں رہتے ہوئے جنسی خواہشات پوری کرتے ہیں اور حدود اللہ کو توڑنے سے اجتناب کرتے ہیں ایسے افراد کے لئے اللہ ﷻ نے مغفرت و بخشش اور اجر عظیم کی لازوال نعمت تیار کر رکھی ہے۔

اللہ ﷻ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک بڑی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو، عفت و عصمت پر بدکرداری کا سیاہ دھبہ نہیں لگنے دیتے۔

☆..... اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا"۔

(الفرقان:۶۸)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عفت و عصمت اور پاکدامنی انسان کی ایک ایسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صفت ہے جو سیرت وکردار اور اخلاق واعمال کی روح رواں ہے۔ کیونکہ زنا و بدکاری انسان کی عفت و عصمت اور سیرت وکردار کی مٹی پلید کر کے عزت وآبرو خاک میں ملا کر ابدی نیند سلا دیتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام چاہتا ہے کہ شادی کر کے صنفی تقاضوں کی تکمیل کا موقعہ زن وشوہر کو حدود اللہ کے اندر رہ کر حاصل ہو، کسی حال میں بھی اللہ ﷻ کی حدوں کو توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ بیشک عفت وعصمت ایسی بیش قیمت چیز ہے کہ اس پر دنیا کی ساری چیزیں قربان کی جاسکتی ہیں، مگر یہ کبھی جائز نہیں ہوسکتا کہ کسی دوسری چیز پر عفت کو قربان کر دیا جائے۔

محبت ورحمت

نکاح کا دوسرا مقصد بنیادی یہ ہے کہ رشتہ ازدواج کے ذریعہ مرد وعورت میں باہم محبت اور پیار ہو، انس اور خلوص ہو اور ان میں سے ہر ایک کو سکون قلب میسر آئے جو اجتماعی زندگی میں ترقی اور عروج کا ذریعہ ثابت ہوں تہذیب وتمدن سے جو چیزیں متعلق ہیں، ان کو باہمی اشتراکِ عمل سے آگے بڑھا سکیں اور پھر اس طرح وہ ملک اور قوم کے لئے باعث حوصلہ افزائی ہوں۔ خود ان کی زندگی کے لئے شادی وجہ راحت ومسرت اور باعثِ اطمینان وسکون ہو، قرآن پاک نے جو اسلوبِ بیان اختیار کیا ہے وہ بس اسی کا حصہ ہے۔

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے، کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی"۔

(الروم:۲۱)

اس آیت میں مقاصد نکاح کو بیان کرتے ہوئے ارکان نکاح کو بتایا ہے کہ اس رشتہ سے جو پہلی چیز حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے سے تسکین اور اطمینان میسر ہوتا ہے۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے کی بے چینی میں سہارا ہوں،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جب کبھی اور جس وقت بھی طبیعت انسانی میں امنگ پیدا ہو، دل میں گدگدی کا احساس ہو اور جنسی اضطراب چھیڑے تو ایک جائز آئینی ذریعہ فطرت کے ان تقاضوں کی تکمیل کا گھر میں سامان موجود ہو۔

☆.....اسی مسئلہ کی طرف سرکار مدینہ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے کہ:

"بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور اس کی صورت میں واپس ہوتی ہے، تم میں سے کسی کو جب عورت بھلی معلوم ہو اور دل پر اس کی چوٹ پڑے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو، اس تدبیر سے اجنبی عورت کا اثر دل سے جاتا رہے گا"۔ (مسلم)

جنسی میلان جن کا قوی ہوتا ہے طبعاً، عورت کی طرف ان کی نگاہیں اٹھ جاتی ہیں اور عورت اپنی قدرتی ہیئت سے مرد کے خوابیدہ جذبات کو جگا دیتی ہے اس سے بچنے کی تدبیر اسلام نے بتائی ہے، تو اگر ایسی بات سامنے آ بھی جائے اور کسی عورت کی دید باعث ہیجان ہو جائے تو ایسے نازک موقع کے وقت حضور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ اور اس مادہ کو خارج کر آؤ، جو اس کا محرک بنا ہے، تا کہ اس کے نکلنے کے بعد شیطان تمہارے دل میں وسوسہ ڈالنے کی جرأت نہ کرے اور نہ تم کو گناہ میں ملوث کر پائے۔

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی آمد و رفت کو شیطان کی صورت سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ عورت میں فطرتاً کچھ ایسی دل کشی رکھی گئی ہے کہ قدرتاً مرد کا دل عورت کی طرف کھنچتا ہے اور شیطان کو موقع ملتا ہے کہ عورت کو مرد کی لغزش کا ذریعہ بنائے، یعنی عورت کا باہر نکلنا، شیطان کا باہر نکلنا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بغیر شدید ضرورت کے گھر سے نکل کر مردوں کی سوسائٹی میں پھرنے سے بچنا چاہیے۔

اس مسئلہ کو سمجھ لینے کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام نے نکاح کے جن بنیادی مقصدوں کی نشان دہی کی اور جن کی طرف جگہ جگہ وضاحت اور اشارہ سے کام لیا ہے، ان کا حصول اس وقت تک ناممکن ہے جب تک نکاح کا وہی فطری اور شرعی طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے شادی کے وہ طریقے جو اسلامی طریقے سے مختلف ہیں ان سے مقاصد نکاح کا حصول مشکل ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یارانہ شادی

جیسا کہ آپ کتاب کے شروع میں پڑھ آئے ہیں کہ اس زمانہ میں مغربی ملکوں نے ایک طریقہ ''یارانہ شادی'' کا نکالا ہے کہ کوئی رسم ادا کئے بغیر مرد وعورت باہم رضامندی سے مل جائیں اور خفیہ یا اعلانیہ زن وشوہر کی حیثیت اختیار کرلیں۔

یہ یارانہ شادی صرف اس لئے رچائی جاتی ہے کہ دونوں طرف عیش وعشرت مقصود ہوتا ہے، عفت وعصمت، بقائے نسل انسانی اور دوسرے مقصد نہیں ہوتے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ چند ہی دنوں میں جہاں دونوں کی طبیعت سیر ہوگئی، ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے، اور پھر ''نئے جوڑے'' کی فکر میں منہمک ہوگئے، اسی طرح یہ دور چلتا رہتا ہے اور کہیں کسی سے بھی جم کر یہ رشتہ نباہنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

انسان عجلت پسند اور تند مزاج واقع ہوا ہے چنانچہ کسی ''یارانہ شادی'' کی مدت زیادہ نہیں گزر پاتی اور اس طرح مقاصد نکاح فوت ہوکر رہ جاتے ہیں۔

پھر اس کمزور رشتہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مرد وعورت میں سے کسی میں بھی بچوں کی پرورش کی صلاحیت نہیں ہوتی، ہر ایک اپنے آپ کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے بال بچوں کی سرگردانی کوئی بھی اٹھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں میں سے کسی کو بھی یکسوئی اور مرکزیت نصیب نہیں ہوتی۔

کہا جاسکتا ہے کہ یہ اسی گناہ کی سزا ہے کہ عورتیں آج کل آپریشن کے ذریعہ اپنی بچہ دانی نکلوالیتی ہیں تاکہ وہاں تک پہنچ کر نطفہ بچہ کی شکل ہی اختیار نہ کرنے پائے اور اس رواج کا برا نتیجہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ عورتیں اپنی عصمت چلتے پھرتے لٹانے لگتی ہیں، کیونکہ اس کے بعد ان کو کوئی خطرہ باقی نہیں رہ جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی روشن خیال مفکرین کی نظر میں

شادی کی یہ اہمیت آپ طبی اور مذہبی حیثیت سے پڑھ چکے۔اب یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ دنیا کے مفکرین اور روشن خیال اس سلسلہ میں کیا رائے رکھتے ہیں:

بھارتی مفکر کا بیان:

☆.....ہندوستان کے مشہور لیڈر اور بھارت کے پہلے ہندوستان گورنر جنرل مسٹر راجگو پال اچاریہ کہتے ہیں:

''عورتوں کے لئے شادی کرنا بہت ضروری ہے۔ڈاکٹری، انجینئرنگ اور سیاست دانی بلاشبہ باعزت پیشے ہیں مگر گھر بار کی نگرانی اور بچوں کی پرورش بھی کچھ کم قابل عزت نہیں ہے۔فوجی کارخانوں میں کام کرنا اور دفتروں میں حاضری دینا خواہ کتنا ہی اہم ہو لیکن گھریلو زندگی کے نوک و پلک درست کرنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے، میں نے چھیاسٹھ برس کی عمر میں جو تجربہ حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے اخلاق کی تکمیل ماں بن کر ہی ہو سکتی ہے''۔

(زم زم لاہور اگست ۱۹۴۵)

ایک انگریز عورت کی رائے:

☆.....ایک فاضل فرنگن لکھتی ہیں:

''عورت کا اولین فریضہ شادی، مادریت اور خانہ داری ہے۔معاشرہ کا فرض ہے کہ ہر عورت کے لئے اس کے موقعے بہم پہنچائے اور جو عورت اس کی تلاش میں ہو اسے وہ آسانی سے مل جائے جیسے مرد کو ذریعہ معاش''

(صدق جدید لکھنؤ 18 جنوری 1952)

مغربی مفکر کا مشورہ:

☆.....ایک مغربی مفکرین تھونی ایم لوڈووسی اپنی کتاب ''عورتوں کا تحفظ'' میں لکھتے ہیں:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اس امر پر زور دینا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر عورت کے لئے ایک خاص عمر تک ازدواجی زندگی کو مقصود زندگی قرار دیا جانا چاہیے اور والدین کے ذہن نشین یہ امر کرنا چاہئے کہ ازدواج ہی وہ اصل غرض ہے جس کے لئے لڑکیوں کی تربیت کی جانی چاہیے انسانیت کے بہترین پہلوؤں کی تکمیل ماں بننے سے ہوتی ہے اور اس کے علاوہ جو چیز بھی ایک عورت حاصل کرے وہ اس سے کمتر درجہ رکھتی ہے اور وہ لوگ جو اسے عالم شباب میں یہ فریب دیتے ہیں کہ اس کے لئے ماں بننے سے بڑھ کر یا اسکے برابر اور مشاغل بھی ہیں۔ نہ صرف صنف نازک کے بلکہ نوع انسانی کے دشمن ہیں''۔

☆.....یہی مصنف اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''چونکہ عورت کامل طور پر زندگی اور اس کی افزائش کے کاروبار میں ڈوبی ہوئی ہے، اس لئے اس حقیقت کا صاف طور پر اور بلا خوف تردید اعلان ہونا چاہیے کہ تمام وہ لوگ جو اسے یہ سکھاتے ہیں کہ اس کے لئے کوئی اور شغل اس کا اصل شغل ہے جھوٹے ہیں۔ اسی طرح تمام وہ لوگ جو مسائل حاضرہ کے گورکھ دھندے میں اسے نسوانیت کے بارے میں ایسے قصے کہانیوں سے پریشان کرتے ہیں جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اصلی نسوانیت زندگی اور اس کی افزائش سے علیحدہ کوئی چیز ہے، جھوٹے ہیں اور وہ تمام لوگ جو اسے مرد اور بچہ سے دور رہتے ہوئے مسرت، اطمینان اور راحت کی توقعات دلاتے ہیں جھوٹے ہیں۔''

(عورتوں کا تحفظ)

شادی کی ضرورت پر جدید تحقیقات

مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں مختلف دانشوروں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ جس کا موضوع تھا ''شادی کے فوائد؟'' اس کانفرنس میں شریک تمام ماہرین نے شادی کے حق میں دلائل دیئے جو کچھ یوں تھے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''شادی انسان کی فطری ضرورت ہے۔شادی شدہ افراد کی صحت غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں عموماً بہتر ہوتی ہے اور 5 5 فیصد افراد میں خطرناک بیماریوں کی وجہ غیر شادی شدہ ہونا یا طلاق کے بعد تنہا رہنا ہے۔

☆.....قاہرہ میں ادارہ معاشرتی علوم کے ماہر ڈاکٹر محسن العرقان کے خیال میں'

'شادی کرنے سے لوگ کئی نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔شادی شدہ افراد بہترین اخلاقی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔شادی کرنا بذات خود نفسیاتی اور ذہنی صحت کی علامت ہے۔شادی کرنے والا شخص رضا کارانہ طور پر فریق ثانی کو اپنی زندگی کا شریک بناتا ہے۔اس طرح وہ خود غرضی سے دستبردار ہو کر ایک خاندان تشکیل دیتا ہے اور اسے خوش اور قائم رکھنے کی جدوجہد کرتا ہے''۔

☆.....قاہرہ یونیورسٹی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر بسری عبدالحسن کا مشورہ ہے کہ

''تنہائی کی تلخیوں سے بچنے کے لئے شادی کرنا ضروری ہے۔تنہائی کی وجہ سے نفسیاتی اضطراب پیدا ہوتا ہے اور صحت پر اسکے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ شادی اس کا بہترین حل ہے جس سے انسان ذہنی سکون محسوس کرتا ہے اور طبعی خواہشات شرعی طریقے سے پوری کرتا ہے۔اس کی وجہ سے انسان دوسروں کے لئے زندہ رہنا سیکھ جاتا ہے۔''

☆.....ماہرین امراض قلب کے مطابق

''دل کے 50 فیصد امراض نفسیاتی پیچیدگیوں کے باعث ہوتے ہیں۔اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ غیر شادی شدہ لوگ جلد بڑھاپے کا شکار ہو جاتے ہیں۔''

☆.....واشنگٹن یونیورسٹی میں نفسیاتی امراض کے استاد نیل جیکسن مسلسل تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:

''شادی شدہ افراد نفسیاتی بیماریوں سے عموماً محفوظ رہتے ہیں۔''

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''غیر شادی شدہ ،رنڈوے اور طلاق یافتہ افراد نزلہ زکام، امراض قلب اور اعصابی بیماریوں کے ساتھ ساتھ شوگر، پتھری اور معدے کی بیماریوں اور سر درد کا زیادہ شکار ہوتے ہیں''۔

☆.....ایک معروف امریکی ماہر نفسیات اپنی کتاب فار ایور بیچلر میں لکھتے ہیں کہ

''شادی کی مخالفت کرنے والوں میں اکثریت کمزور دل اور غیر مستقل مزاج افراد کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ ذمہ داریوں سے گھبرانے اور فرائض کی ادائیگی سے کترانے والے ہوتے ہیں۔ ان میں عام انسانوں کی نسبت خود غرضی کا عنصر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوسروں کے لئے زندہ رہنے کے انسانی جذبوں سے پوری طرح آشنا نہیں ہوتے جبکہ ایسے افراد کا بڑھاپا بھی عموماً خراب اور تنہا گزرتا ہے''۔

☆.....شادی کی اہمیت کے بارے میں ایک بزرگ کا قول بڑا سبق آموز ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو شادی کی مخالفت کرتے ہیں کہ

''اگر میری زندگی کا ایک دن بھی باقی ہو تو میں شادی شدہ ہو کر مرنا پسند کروں گا۔''

☆.....نیویارک مینٹل ہاسپٹل کے میڈیکل انچارج ڈاکٹر ہاولبرگ کہتے ہیں کہ

''مینٹل ہاسپٹل میں عام طور پر مریض اس تناسب سے داخل ہوتے ہیں کہ ان میں ایک شادی شدہ ہوتا ہے تو چار غیر شادی شدہ ہوتے ہیں۔''

☆.....برٹلن کے ترتیب دیے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق:

''شادی شدہ جوڑوں کی بہ نسبت غیر شادی شدہ افراد کہیں زیادہ خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں، جب کہ اکثر شادی شدہ افراد کی دماغی اور اخلاقی حالت نہایت متوازن اور ٹھوس ہوتی ہے ان کی زندگی میں ٹھہراؤ ہوتا ہے، نیز یہ بھی مشاہدہ ہے کہ شادی شدہ خواتین ہر چند کہ بچہ جننے، ماں بننے اور خانہ داری اور ازدواجی زندگی غرضیکہ زندگی کے بے شمار مسائل میں گھری ہوتی ہیں لیکن پھر بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غیر شادی شدہ خواتین کے مقابلے میں ان کی عمریں خاصی طویل ہوتی ہیں

☆.....شریعت اسلامیہ نے لڑکی کے نکاح کے لئے بلوغت کی عمر کی حد مقرر کی ہے، اب جدید سائنس بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ لڑکیوں کی شادی بالخصوص بلوغت کی عمر میں ہی کر دینی چاہئے تا کہ کوئی مشکل پیدا نہ ہو۔

بیوی کی محبت اور شوہر کی صحت:

☆.....بوسٹن (امریکہ) کے ہارورڈ اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ایک تحقیق ہوئی جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ:

"بیوی کی محبت شوہر کی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ ازدواجی رشتہ مستحکم ہو اور باہمی تعلقات خوشگوار ہوں تو شوہر کو اچھی صحت قائم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔"

یہ تحقیق ایک خاتون سائنسدان نے کی ہے جس کے دوران انہوں نے چالیس سے پچھتر سال کی عمر کے 4000 مردوں کے کوائف کا آٹھ سال مشاہدہ کیا۔ انہوں نے شوہر کی صحت کے سلسلے میں سب سے زیادہ اس کی اہمیت اسکی غذا کو دی، ان کا خیال ہے کہ مرد عموماً اپنی غذا کی طرف سے لاپرواہی برتتے ہیں لیکن شادی کے بعد بیوی زیادہ تر یہ ذمے داری اپنے سر لے لیتی ہے کہ شوہر کو صحت بخش غذا فراہم کرے اور اس سلسلے میں وقت کی پابندی کو بھی ملحوظ رکھے۔

البتہ آگے چل کر میاں بیوی میں علیحدگی واقع ہو جائے یا بیوی کا انتقال ہو جائے تو مرد کی زندگی میں پھر سے بے ترتیبی آ جاتی ہے اور ناقص غذا کا استعمال بڑھ جاتا ہے جو خرابی صحت کا باعث ہوتا ہے۔ اس رپورٹ میں ایک ایسے پہلو کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو منفی بھی ہے اور مثبت بھی۔ تحقیق کار خاتون کا خیال ہے کہ:

"اگر بیوی زیادہ محبت کرنے والی مل جائے اور گھر کا ماحول بہت خوشگوار ہو تو اکثر مرد ورزش سے جی چرانے لگتے ہیں جو کہ اچھی صحت کے لئے بہتر عادت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہے"۔

☆.....اس سے قبل جو تحقیق ہوئی اس سے بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ

"شادی شدہ افراد میں کنوارے یا تنہا زندگی گزارنے والے مردوں کی نسبت زیادہ دن زندہ رہنے کا رجحان پایا جاتا ہے"۔

☆.....اسکی ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی تھی کہ

"خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے والے مردوں کی غذا بہتر اور صحت بخش ہوتی ہے اور ان میں تمباکو نوشی یا شراب نوشی کا رجحان نسبتاً کم ہوتا ہے"۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ چند نمونے بطور مثال نقل کئے گئے ہیں ورنہ انسانی تاریخ کا ایسا کونسا حصہ ہے جس میں ازدواجی زندگی کی اہمیت محسوس نہیں کی گئی ہے لیکن اسی کے ساتھ ہمیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دوسرے منافع وفوائد کے ساتھ "رشتہ ازدواج" کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ عفت وعصمت اور ناموس وآبرو کی انمول دولت جو انسان کو بخشی گئی ہے اس دولت کی حفاظت کا ضامن ازدواج کا یہی آئینی طریقہ ہے جسے ہم نکاح کہتے ہیں اور اب مسئلہ کے اسی پہلو پر گفتگو کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب سوئم

بلوغ کے بعد شادی کا حکم اور دیگر ہدایات

اسلام نے عفت وعصمت کے ان تمام لوازمات کو اپنی تعلیمات میں سمو دیا ہے، جن سے عفت واخلاق کی بنیادیں استوار ہوں اور پاکبازی و پاکدامنی کا ماحول فراہم ہو جائے۔ ساتھ ہی کہیں سے کوئی ایسا رخنہ پیدا ہونے کا موقع نہیں دیا ہے جس سے شیطانی وسوسے راستہ پاسکیں اور انسان کو عفت وعصمت کی مٹی پلید کرنے پر آمادہ کرسکیں۔

یوں تو اسلام نے اجازت دے رکھی ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی لڑکا اور لڑکی کا نکاح کیا جاسکتا ہے اور جوانی کا ہنگامی دور آنے سے پہلے ہی ایسا رشتہ قائم کیا جاسکتا ہے جو مرد وعورت کے خیالات کو بہکنے سے روک دے، اور اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ابتدائے بلوغ میں بھی جب سوچیں گے تو دونوں جائز ہی محبت اور رشتہ داری پر سوچیں گے۔

مگر بلوغ کے بعد تو اسلام نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ جلد سے جلد شادی ہو جانی چاہیے کہ یہ دور شباب کا ہے، امنگ کا زمانہ ہے اور جنسی خواہشات کے ابھرنے کا موقع ہے

آدمی میں اس عمر میں جو کہ مستقبل پر غور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے مگر وہ جذبات کے نیچے دبی دبائی ہوتی ہے۔ عموماً کم ہی لوگ عمر کے اس حصہ میں نفع ونقصان سوچنے کی زحمت برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے اگر عمر کے اس نازک ترین حصہ میں قانونی نگرانی نہ کی جائے تو راہ راست سے دور ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

☆.....اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے خصوصیت سے نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے نوجوانو! تم میں جو اسباب جماع پر قادر ہو اس کو شادی کر لینا چاہیے"

(بخاری شریف)

شباب کا زمانہ بلوغ کے بعد شروع ہوتا ہے اور بتیس برس کی عمر تک رہتا ہے اور بعض کے نزدیک تیس تک۔

☆.....زمخشری نے لکھا ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''شباب بلوغ سے بتیس سال کی عمر تک ہے''

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ:

''صحیح یہ ہے کہ شباب بلوغ کے وقت سے لے کر تیس کی عمر تک ہے تیس سے چالیس تک کہل (ادھیڑ پن) ہے چالیس کے بعد شیخ (بڑھاپا)''۔

(مفاتح الحاجۃ حاشیۃ ابن ماجہ، شرح مسلم)

بال سفید ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے یہ مزاجوں کے اختلاف سے مختلف ہوا کرتا ہے اس تفصیل سے مقصد یہ ہے، کہ بلوغ کے فوراً بعد اسلام نے شادی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور منشا یہی ہے کہ عمر کے اس ہنگامہ خیز زمانہ میں انسان غلط راستہ پر پڑ کر عفت وعصمت کے دامن کو داغدار نہ کر بیٹھے۔

اولاد کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ہے

اس عمر میں عموماً انسان والدین کی زیر نگرانی ہوتا ہے شادی کا سامان خود فراہم کرنا چاہے تو اکثر نہیں فراہم کر سکتا۔ حیا وشرم الگ دامن گیر ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضرورت محسوس کرنے پر بھی والدین سے کہنے کی جرأت نہیں ہوتی اور ایسے زمانہ میں عفت وعصمت کبھی کبھی خطرہ میں گھر جاتی ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس عمر کی شادی کی ذمہ داری والدین پر ڈالی ہے۔

☆.....ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جس شخص کے بچہ ہو اس کو چاہیے بچہ کا اچھا نام رکھے تعلیم وتربیت دے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، بلوغ کے بعد اگر باپ نے شادی نہیں کی اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے''

(مشکوٰۃ، شعب الایمان)

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

☆..... پہلی بات یہ کہ لڑکے لڑکی کو تعلیم وتربیت دے جو اس کی آئندہ زندگی میں رہبر کا کام دے اور اس کے دل میں خشیت الٰہی ﷻ کی پرورش کرے تاکہ یہ گناہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاموں سے مجتنب اور متنفر رہے۔

☆..... دوسری بات یہ کہ جونہی بالغ ہو باپ اس کی شادی کرے تاخیر اور تساہلی سے کام نہ لے کیونکہ اگر والدین کی عدم توجہی سے تاخیر ہوئی اور اس اثناء میں اس سے گناہ سرزد ہو گیا تو والدین بھی گناہ سے نہ بچ سکیں گے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان دونوں باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی بالغ ہو جائے تو والدین پر ذمہ داری ہے کہ جلد سے جلد ان کی شادی کریں، خود لڑکا اور لڑکی پر بھی ذمہ داری ہے کہ شادی کرنے میں ٹال مٹول نہ کرے، جب شادی کا وقت آئے تو فوراً تیار ہو جائے اور والدین کا بھی فریضہ ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی وقت پر کر دیں مگر ان کی رائے معلوم کر کے تاکہ رشتہ مضبوط ہو سکے۔

والدین پر تاکید جتانے اور مسئلہ کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر وقت پر شادی نہ ہوئی اور والدین نے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور اس کی وجہ سے لغزش ہو گئی اور لڑکے یا لڑکی میں سے زنا و داعی زنا کا ارتکاب ہو گیا تو گناہ کا ایک حصہ والدین کا بھی ہو گا اور مرتکب معصیت تو گناہ میں ڈوب ہی جائے گا۔

اس لئے لڑکے لڑکی سے متعلق رفیقہ حیات اور شریک حیات کا جلد از جلد انتخاب کر دیا جائے تاکہ والدین اپنے ایک بھاری فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں اور اولاد اپنا ایک عظیم الشان حق پا کر جوانی کے طوفان خیز سیلاب اور ہلاکت آمیز ہنگاموں سے دامن سمیٹ کر عفت مآب قدموں میں تزلزل پیدا ہونے سے محفوظ رہ سکیں اور عفت و پاکدامنی شرافت و پارسائی، شرم و حیا کی چادر میں ملبوس غلط ماحول اور سوسائٹی سے بچتے ہوئے اپنی پاکیزہ اور بے داغ زندگی کے فانوس کو روشن کر سکیں۔

محترم اسلامی بھائیو! شیطان انسان کا دشمن ہے وہ ہر وقت انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اس کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اگر کوئی مالدار ہو تو اس کو سرکشی پر ابھارتا ہے، اگر کوئی فقیر اور بھوکا ہو تو اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے، جب انسان جوانی کی عمر کو پہنچ جائے تو شہوت کو پورا کرنا اس کی مجبوری ہوتی ہے اگر مجبوری سے شادی نہ کر سکے تو شیطان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے غلط کاری کے نت نئے طریقے بتاتا ہے جس میں پڑ کر وہ دنیا میں صحت و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اگر توبہ نصیب نہ ہو تو آخرت بھی تباہ کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی مؤخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتہ مانگنے کے لئے آئے جس کے اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اس کو رشتہ دے دو اگر ایسا نہ کرو گے تو دنیا میں بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا"۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

☆.....جدید تحقیق کے مطابق:

"اگر بالغ ہونے کے بعد شادی میں تاخیر کر دی جائے تو جسمانی ہارمونز کی طبعی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی جانب مائل ہو جاتے ہیں۔ (Adrenal Glandes) غدہ فوق الکلیہ کی رطوبات میں کمی ہو کر جنسی ہیجان میں پہلے زیادہ اور پھر بتدریج کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ شادی میں تاخیر کی کوئی مصلحت یا مجبوری ہو تو الگ بات ہے ورنہ مشاہدہ یہ ہے کہ جلد شادی کے اثرات بالعموم اچھے ہوتے ہیں اور یہی چیز جسمانی صحت اور اخلاقی پاکیزگی کے لئے مناسب ہے"۔

رشتہ ازدواج پر استواری

رشتہ ازواج کے انعقاد میں اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے کہ رشتہ مضبوط سے مضبوط بنیاد پر قائم ہو تاکہ آئندہ چل کر اس میں ضعف و اضمحلال نہ پیدا ہونے پائے، اسی مناسبت کی رعایت رکھنے کو فقہی اصطلاح میں کفائت و کفو سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بالعموم دو اشخاص کو ایک دوسرے کا کفو کہا جاتا ہے جو آزاد ہوں، مال اور خاندان میں مساوی حیثیت کے مالک ہوں ہم پیشہ، ہم مذہب اور ہم عمر ہوں۔

فقہی اصطلاح میں کفائت سے مراد مرد و عورت کا آپس میں اسلام، خاندان،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آزادی، پیشہ، سیرت و کردار، مال اور عمر میں برابر ہونا ضروری ہے۔ اسی بنیاد پر مشرک مرد و عورت سے مسلمان مرد و عورت کی شادی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں''۔

(البقرۃ:۲۲۱)

اس مودت و محبت اور خوشگواری کی وجہ سے خود مسلمانوں میں بھی بعض چیزوں میں کفائت کا اعتبار کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ نیکو کار عورت کی شادی بدکار مرد سے یا نیکو کار مرد کی شادی بدکار عورت سے نہ کی جائے گی۔

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷻ نے فرمایا:

''بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک، اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے''۔ (النور:۳/۲۴)

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کار مرد اور زنا کار عورت نیک مرد اور نیک عورت کے کفو نہیں ہیں کیونکہ عملی طور پر ان دونوں میں بڑا فرق ہوگا میل ملاپ ہونے کی امید بہت کم ہے۔

عورتوں کے انتخاب میں مردوں کو اختیارات

اسلام نے عفت و عصمت اور اخلاق و اعمال کی پاکیزگی کے لئے انسان کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ شادی کرنے میں حدود اللہ ﷻ کے اندر رہ کر اپنی پسند کی بیوی کا انتخاب کرے، اور عورت اپنی پسند کے مطابق شوہر تجویز کرے۔

☆.....ارشادِ ربانی ہے:

''تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں''۔ (النساء:۳)

اسلام میں ان عورتوں سے شادی کا مشورہ دیا گیا ہے جو پسند ہوں اور دل کو بھائے اس مسئلہ میں جو پابندی ہے وہ بس اتنی ہے کہ حدود اللہ ﷻ ٹوٹنے نہ پائے، یعنی کچھ عورتیں ایسی ہیں جن سے شادی جائز نہیں ہے بلکہ ان سے رشتہ ازدواج شریعت نے حرام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرار دیا ہے ان میں کچھ قرابت دار ہیں اور کچھ غیر مذاہب کی پابندی، ان کو چھوڑ کر جو عورتیں حلال ہیں ان میں انتخاب کا حق عطا کیا گیا ہے۔

جس طرح مردوں کو عورتوں کے جائز انتخاب میں اختیار ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مردوں کا اسلام نے حق انتخاب بخشا ہے (خواتین اسکی تفصیل ہماری کتاب ''تحفہ دولہن مع کامیاب شادی کے راز'' میں دیکھیں)، حدود اللہ ﷻ کے اندر رہتے ہوئے ان میں سے کوئی بھی مجبور نہیں کیا گیا ہے کہ کسی خاص عورت یا مرد سے رشتہ جوڑے۔

ہر ذی عقل انسان جانتا ہے کہ چند پیسے کی جو چیز خریدی جاتی ہے اسے ٹھوک بجا کر لیا جاتا ہے اور شادی جیسی اہم چیز جس کا پوری زندگی سے واسطہ ہے اور جس کے ذریعہ دو اجنبی مرد و عورت ایک مضبوط رشتہ میں منسلک ہو رہے ہیں اس میں غفلت کا مشورہ کون دے سکتا ہے۔

اسلام نے زندگی کے اس شعبہ میں بھی جس میں دو اجنبی ملتے ہیں اصلاح کی ہیکہ عمدہ جوڑے کی تلاش اور حسنِ انتخاب کی تعلیم دے کر وہ معیار پیش کیا ہے جو نکاح کے فوائد و مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہو اور جس سے زندگی خوشگوار سے خوشگوار تر بن جائے تا کہ رشتہ ازدواج سے جو بنیادی مقاصد وابستہ ہیں وہ حسن و خوبی سے وجود میں آئیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ہمدرد دکھ سکھ کے ساتھی اور آرام و تکلیف کے شریک بنیں۔

ان مقاصد کے حصول کا دارومدار تمام تر شریک حیات کی خوبیوں اور اوصاف پر موقوف ہے کہ اگر رفیقہ حیات ان اوصاف کی مالکہ ہے کہ کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں تو دونوں کی زندگی خوشگوار قابل رشک بن جاتی ہے اور جنت کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ اور اگر رفیقہ حیات دین و ایمان سے تہی دامن اخلاق و کردار سے عاری، تقوی و خشیت الٰہی سے دور ہو تو اس کے برے اثرات نہ صرف یہ کہ ازدواجی زندگی کو متاثر کریں گے بلکہ نئی نسل بھی اس کے برے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے گی۔

اسلام میں بالغ عاقل مرد جس کی شادی ہو رہی ہے اس کی رضا اور اجازت مقدم ہے مرد کو چونکہ کبھی مجبور نہیں سمجھا گیا ہے اس لئے اس مسئلہ کی بحث کی ضرورت نہیں بلکہ یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو یہ کہنا چاہیے کہ لڑکا جب اپنی شادی کرنے لگے تو اپنے بڑے بزرگ کی رائے پر ضرور غور کرے یہ کہہ کر نظر انداز نہ کر دے کہ ''اس ذاتی معاملہ میں والدین اور گھر کے بڑے بوڑھے دخل دینے والے کون ہوتے ہیں؟''۔

کیونکہ شادی میں تجربہ کار اور علم الانسان کے ماہرین کی رائے اہمیت رکھتی ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہے کہ دور اندیشی جو بڑے بوڑھوں میں ہوتی ہے ان نوجوانوں میں ہرگز نہیں ہوتی جن کے ہوش پر جوش کا غلبہ ہوتا ہے۔

کامیاب شادی کے لئے کیسی عورت سے شادی کی جائے؟

☆.....حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں عورتوں میں جن خوبیوں کا ذکر آتا ہے ان کا اجمالی بیان یہ ہے:

''تمہاری بہترین عورت وہ ہے کہ جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوشی بخشے، جب کوئی حکم دے تو اس کی تعمیل کرے، جب اس کے پاس نہ ہو تو اپنے نفس اور مال کی حفاظت کرے''۔

☆.....عورت دیندار اور نیک سیرت ہو۔

☆.....عورت خوشی و غم میں شریک ہونے والی اور فرماں بردار ہو''۔

☆.....عورت پاک دامن، امانت دار، گھر کی منتظم، مہذب اور شاکر و صابر ہو۔

☆.....عورت بال بچوں کی خدمت گزار، ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کرنے والی اور تندرست ہو۔

☆.....عورت شوہر سے انس و محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد جننے والی ہو۔

☆.....عورت صالحہ اور باعزت خاندان کی رکن اور خود بھی تعلیم یافتہ ہو۔

☆.....عورت نیک صفتوں کی مالک اور عیوب سے پاک ہو۔

☆.....عورت دنیا میں رہ کر آخرت سے بے فکر نہ رہتی ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! ماحصل یہ ہے کہ جس عورت سے شادی ہو رہی ہے وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر اعتبار سے مناسب و موزوں ہو، دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی پہلو سے بھی تا کہ باہم موافقت اور انس و محبت قائم رہے۔

☆..... حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں وہ عورتیں جن سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔

"ایک بار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے زید! تم نے شادی کر لی ہے؟

عرض کیا جی نہیں،

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کر لو پاک دامن ہو جاؤ گے اور پانچ عورتوں سے شادی نہ کرنا،

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بخدا میں آپ کی بات نہیں سمجھا،

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

☆..... شہرہ نیلی آنکھوں والی بے شرم عورت،

☆..... لھبرہ لمبی اور دبلی پتلی عورت،

☆..... نہبرہ چالباز بوڑھی عورت،

☆..... ہیدرہ پست قامت، بدصورت

☆.....لفوت وہ عورت ہے جس کی پہلے خاوند سے اولاد ہو۔"

☆.....بیوی کے انتخاب کے سلسلہ میں فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ

"یہ اصول پیش نظر ہوں تو مناسب ہے۔ عورت مرد سے چار باتوں میں کمتر ہو ورنہ وہ مرد کو حقیر جانے گی اور چار باتوں میں مرد سے برتر ہو اچھا یہ ہے کہ عورت حسب و نسب، عزت، مال اور عمر میں مرد سے کم ہو۔ اور اخلاق، ادب، حسن، ورع (یعنی تقویٰ) میں عورت مرد سے زیادہ ہو"۔ (درمختار کتاب النکاح)

☆.....ساتھ ہی ان امور کا بھی شادی کرتے وقت خیال رکھنا چاہیے کہ

"وہ عورت جس سے شادی کر رہا ہے وہ لمبی، دبلی، کوتاہ قد، بدصورت، بداخلاق،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صاحب اولاد، سن رسیدہ اور بدکار نہ ہو"۔ (شامی)

☆..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامیاب شادی کے لئے عورت میں درج ذیل خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔

عورت خوبصورت اور حیادار ہو

انسان فطری طور پر خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق کائنات کے بارے میں فرمایا:

"یقیناً اللہ عزوجل خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے"۔

اسلئے بیوی اگر خوب سیرت ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی ہو تو اس سے میاں بیوی کی باہمی الفت و محبت کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور طرفین کی ذہنی اور نفسیاتی تسکین کے علاوہ ان کی بھرپور جنسی آسودگی اور اطمینان کا سامان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا سنت ہے۔

☆..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیمیائے سعادت میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ:

"جو نکاح بغیر دیکھے ہوتا ہے اس کا انجام پشیمانی اور رنج و غم ہوتا ہے"۔

☆.....ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے ایک لڑکی سے رشتہ کا پیغام دینے کا ارادہ کیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر! اب ضرور دیکھ لو کیونکہ اس وقت کا دیکھنا آئندہ تمہاری محبت کا بڑا ذریعہ ہے۔ یعنی دیکھنے کے بعد اگر دل کو بھا گئی تو نکاح کے بعد محبت زیادہ ہوگی"۔

محترم اسلامی بھائیو! جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اس سے اتنی بات آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی خوبصورت عورت سے شادی کرے تو یہ کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے مگر حسن و جمال کو مقصد اصلی قرار نہیں دینا چاہیے اور نہ صرف خوبصورتی ہی پر نظر رکھنی چاہیے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوبصورتی کا معیار

واضح رہنا چاہیے کہ خوبصورتی کا مطلب صرف چمڑے اور رنگ وروپ کی خوبصورتی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی سیرت بھی خوب ہو، اخلاق واعمال پاکیزہ ہوں اور دین میں پختگی بھی ہو، پھر خوبصورتی کا معیار رنگ وروپ میں بھی اپنے طبعی ذوق پر ہے کہ کسی آدمی کو وہ عورت بھی خوبصورت معلوم ہوتی ہے جو کافی لوگوں کی نگاہ میں بدصورت سمجھی جاتی ہے تو اب اس معاملہ میں دوسروں کی پسند کا اعتبار نہ ہوگا۔

بہت سے واقعات کی روشنی میں کہنا پڑتا ہے کہ خوبصورتی محبت سے پیدا ہوتی ہے اور موافقت و پسندیدہ سیرت سے، واقعات شاہد ہیں کہ محبت وعشق نے رنگ وروپ کی جاذبیت کو غلط ثابت کر دیا ہے، اور پھر اس وقت اور بھی جب اعمال واخلاق اچھے نہ ہوں اس لئے رنگ وروپ پر جان دینا عقلمندی نہیں ہے۔ ہاں دینداری اور پسندیدہ اعمال و اخلاق کے ساتھ خوبصورتی مل جائے تو پھر بہت بڑی نعمت سمجھنا چاہیے۔

ماحصل یہ ہے کہ عفت وعصمت کی حفاظت کی خاطر اسلام نے اس بات کی بھی اجازت دی ہے بلکہ کہنا چاہیے۔ رغبت دلائی ہے کہ نوجوان شیریں دہن اور پیکر حسن سے شادی کرے مگر گوہر عفت اور درعفت کی بے وقعتی کا دھیان ہرگز دل میں نہ آنے دے۔

عورت ہنس مکھ، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار ہو

بدمزاج عورت زبان دراز اور ناشکری ہوتی ہے، بات بات پر بگڑ بیٹھتی ہے اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے فرمائشوں میں مرد کا ناطقہ بند کر دیتی ہے، مرد کی زندگی تلخ اور اجیرن کر دیتی ہے۔

☆..... بخاری شریف میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ:

"عورتیں خاوندوں کی ناشکر گزار اور احسان فراموش ہوتی ہیں اگر تم ان کے ساتھ زندگی بھر احسان کرو پھر تمہاری کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہوگئی تو وہ فوراً بول اٹھیں گی کہ میں نے کبھی تم سے بہتری نہیں دیکھی"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت نیک سیرت، وفادار اور دیندار ہو

عورت کے انتخاب میں سب سے پہلے دینداری ہی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر عورت دیندار ہوگی یعنی اللہ ﷻ کے احکامات اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر زندگی گزارنے والی ہوگی تو شادی حقیقتاً خانہ آبادی کا ذریعہ ہوگی اور اگر عورت دیندار نہ ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ اپنی عصمت و آبرو میں خیانت کرے اگر خاوند خاموش رہے گا تو لوگوں میں روسیاہ و بدنام ہوگا اور بے غیرت کہلائے گا اور اگر خاموش نہیں رہے گا تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا، عیش و آرام خاک میں مل جائے گا اور زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اگر طلاق دے گا تو بھی نقصان ہے۔ اگر طلاق نہ دے تو بدکردار، بداطوار عورت کے ساتھ زندگی کے دن گزارنے پڑیں گے۔ اس لئے نکاح سے پہلے ہی عورت کی دینداری معلوم کر لینی چاہئے۔

عورت کم مہر والی اور کفایت شعار ہو

احادیث میں زیادہ مہر ٹھہرانے کی کراہت اور کم مہر مقرر کرنے کی ترغیب آئی ہے

☆ ..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں اخراجات (یعنی مہر وغیرہ) کم سے کم ہوں"۔

☆ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ:

"بلاشبہ وہ عورت بابرکت ہے جسے پیغام نکاح دینا آسان ہو اور اس کا مہر اس قدر کم ہو کہ اس کو ادا کرنا آسان ہو نیز اس سے رشتہ کرنا آسان ہو"۔

(بیہقی، مسند احمد)

☆ ..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"بہترین عورتیں وہ ہیں جن کے مہر ہلکے پھلکے ہوں" (ابن حبان)

☆ ..... ایک اور حدیث میں ہے:

"بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوش رو، ہنس مکھ اور مہر میں کم ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....ایک حدیث میں ہے:

''یعنی تم مہر کے اندر آسانی (کمی) اختیار کرو اس لئے کہ مرد عورت کو زیادہ مہر دے بیٹھتا ہے حتیٰ کہ اس کے دینے سے اسکے نفس کے اندر عورت کی طرف سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے''۔

عورت کنواری اور نوجوان ہو

کنواری عورت سے خاوند بے پناہ محبت کرتا ہے اور کنواری لڑکی بھی اپنے خاوند سے زیادہ محبت کرتی ہے اور جو عورت بیوہ یا مطلقہ ہوگی ایسی عورت کا دل اپنے پہلے خاوند کی طرف لگا رہتا ہے کیونکہ جذباتی لحاظ سے عورت کی محبت عموماً بہت دیرپا ہوتی ہے اور عرصہ دراز تک پہلی محبت کے نقوش اس کے دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں اس لئے شادی کے بعد بھی پہلا خاوند اس کی خیالی دنیا پر حکومت کرتا ہے اس طرح بات بات پر اس کی یاد ستائے گی اور ہر وقت گھر میں بدمزگی پیدا ہوگی۔ اسی لئے حضور ﷺ نے کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کی ترغیب فرمائی۔

☆.....ارشاد گرامی ہے کہ:

''تم کنواری لڑکیوں سے شادی کیا کرو کیونکہ وہ شیریں زبانی ہوتی ہیں بچے زیادہ جنتی ہیں اور تھوڑی سی چیز پر خوش و خرم ہو جاتی ہیں''۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''شادی کے بعد میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا:

اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟

میں نے عرض کیا، جی ہاں!

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ سے؟

میں نے عرض کیا

بیوہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

''کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی''۔ (بخاری شریف)

☆..... مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ تمہارے ساتھ ہنستی بولتی تم اس کے ساتھ ہنستے اور بولتے۔ (یوں زندگی ہنستے کھیلتے مزے سے گزرتی)''۔ (مسلم شریف)

محترم اسلامی بھائیو! مگر واضح رہے کہ کنواری بیوی کا انتخاب استحباب پر مبنی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ کنواری ہی سے شادی کی جائے اور مطلقہ سے شادی نہ کی جائے بلکہ بسا اوقات کسی ضرورت و مصلحت اور معقول وجہ کی بنا پر کنواری کی بجائے بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرنا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ خود ذات بابرکت رحمت عالم ﷺ کی تمام ازدواج مطہرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا یا تو طلاق یافتہ تھیں یا بیوہ تھیں اور آپ ﷺ نے اپنی بعض صاحبزادیوں کی جو بیوہ ہوگئی تھیں شادی کرائی۔ جلیل القدر خلفاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ ان حضرات نے بیوہ عورتوں سے کس کثرت سے شادیاں کیں۔ صحابیات کی زندگی پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ انہوں نے شوہروں کی وفات کے بعد دوسری، تیسری شادیاں کیں۔

ان واقعات کو عرض کر کے بتانا یہ ہے کہ اگر بیوہ سے شادی کرنا کوئی ناپسندیدہ بات ہوتی، تو خود عہد نبوی ﷺ و عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان بیواؤں سے کیسے شادی کی جاتی پس معلوم ہوا کہ بیواؤں سے شادی کوئی جرعہ تلخ نہیں بلکہ ایک کارِ ثواب ہے اور شرعی نقطہ نظر سے ایک پسندیدہ عمل ہے۔

☆..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث میں ہے کہ:

''جب آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مصلحت بتائی: ''میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں میرے والد اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے اس لئے میں نے یہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہتر سمجھا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو میری چھوٹی بہنوں کا خیال رکھے ان کی صفائی وغیرہ کی طرف توجہ دے اور دیگر ضروریات زندگی کا اہتمام کرے۔"

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"دوشیزہ کنواری لڑکی سے شادی کرنا مستحب ہے کہ کنواری لڑکی مقاصد نکاح کے حصول کے لئے بہت موزوں ہے کیونکہ اس لڑکی سے صحبت میں مزہ زیادہ آتا ہے وہ خوشبو میں ہر وقت مہکی رہتی ہے جنسی میلان میں طبیعت زیادہ راغب ہوتی ہے، رہن سہن میں بہت اچھی شیریں زبان ہوتی ہے دیکھنے میں خوبصورت اور لمس (چھونے) میں نرم و نازک ہوتی ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"اس بات کا قوی امکان ہے کہ خاوند اسے اپنے رنگ میں رنگ لے گا اور اخلاق حمیدہ کا اسے خوگر بنا دے گا"۔ (شرح مسلم)

عورت عالی نسب، تعلیم یافتہ اور دیانت دار ہو

عورت کے انتخاب کے سلسلہ میں یہ بھی مدنظر رہے کہ عورت اونچے گھرانے، اچھے اور شریف خاندان کی ہو، دیندار، نیک صالح ماحول میں پلی بڑھی ہو ایسے گھرانے میں پرورش ہوئی ہو جو شرافت و پاکدامنی، عفت و عصمت کا گہوارہ ہو ایسے والدین کی چشم و چراغ ہو جو آباء و اجداد کے لحاظ سے معزز ہوں۔

☆.....بزرگوں کا کہنا ہے کہ۔

"اپنی ہونے والی شریک حیات کے متعلق یہ مت پوچھو کہ کس درسگاہ میں تعلیم حاصل کی ہے بلکہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کی پرورش کس گھرانے میں ہوئی ہے"

بے دین گھرانے کی عورت کے اخلاق و عادات، چال ڈھال، سیرت و کردار اچھے نہیں ہوتے اور ایسی عورت سے یہی امید ہونی چاہیے کہ اس کے برے اخلاق اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اولاد میں بھی اثر کریں گے اور بچوں کی ذہنی اور اخلاقی نشوونما پر گہرے اثرات اور ان مٹ نقوش چھوڑیں گے۔

ماں باپ اولاد کا سانچہ ہیں اگر سانچہ اچھا ہوگا تو چیزیں بھی اچھی ڈھلیں گی ماں باپ اگر اچھے ہوں گے تو اولاد بھی اچھی ہوگی۔

☆.....حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''(خضراء الدمن) کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے ڈھیر پر اگے ہوئے سبزہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! خضراء الدمن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: برے خاندان کی خوبصورت لڑکی''۔

(مسند احمد، دار قطنی)

☆.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

''اپنی نسلوں کے لئے اچھی عورت کا انتخاب کرو اور کفو (ہم پلہ) لوگوں میں شادی کرو''۔ (ابن ماجہ)

☆.....ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اچھے خاندان میں شادی کرو کیونکہ خاندانی اثرات (آئندہ کئی نسلوں تک) سرایت کرتے ہیں''۔

☆.....اسی وصف کے پیش نظر حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی:

''میرے بیٹو! نکاح کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بیج بونے والا، اس لئے انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کہاں بیج ڈال رہا ہے؟ بری ذات و نسل کی عورت بہت کم شریف بچہ جنتی ہے اس لئے شریف النسل لڑکی کا انتخاب کرو چاہے اس میں کچھ وقت کیوں نہ لگے۔''

عورت قریبی رشتہ داروں میں سے نہ ہو

عورت کے انتخاب میں ایک بات یہ بھی مدنظر ہونی چاہئے کہ غیر رشتہ دار عورت کو قریبی رشتہ دار عورت پر ترجیح دی جائے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق اور طبی نقطہ نظر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی قریبی رشتہ دار عورت سے شادی کرنے کی صورت میں اولاد نہایت کمزور اور ضعیف پیدا ہوتی ہے۔

☆.....امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک حدیث ذکر فرمائی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''قریبی رشتہ دار سے شادی مت کرو اس لئے کہ بچہ کمزور پیدا ہوتا ہے''۔

اس حدیث کو نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ اپنے خاندان کی عورتوں کے سلسلے میں مرد کی شہوت نہایت ضعیف ہوتی ہے کیونکہ جو عورت مسلسل نظروں کے سامنے رہی ہو اسے دیکھتے دیکھتے نگاہیں عادی ہو جاتی ہیں اور شادی کے بعد دیکھنے میں بظاہر کوئی انوکھا پن نظر نہیں آتا جس بنا پر شہوت پوری طرح نہیں ابھر پاتی، جذبات میں وہ ہیجان نہیں پایا جاتا۔ جنسی میلان میں وہ لطف محسوس نہیں ہوتا جو غیر عورت سے شادی کرنے میں ہوتا ہے اسی بنا پر اولاد ضعیف و ناتواں پیدا ہوتی ہے۔

عورت بانجھ نہ ہو

عورت بانجھ نہ ہو کیونکہ بانجھ عورت اولاد سے محروم رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بانجھ عورت کو ناپسند فرمایا اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

☆.....حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے ایک خوبصورت اونچے خاندان کی چشم و چراغ عورت نکاح کو ملتی ہے مگر وہ بانجھ ہے اس کی اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس عورت سے شادی کر لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ شخص چند دن بعد دوبارہ فرط محبت سے اسی عورت کی بات لے کر حاضر خدمت ہوا مگر آپ ﷺ نے منع فرمایا'

جب کچھ دن بعد تیسری مرتبہ اجازت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو حضور ﷺ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے فرمایا:

''ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی اور محبت سے لبریز ہو قیامت کے دن میں تمہاری کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا''۔ (نسائی شریف)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ولادت سے عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ جسمانی طور پر کمزور ہو جاتی ہے لیکن دور جدید کے اطباء کی یہ تحقیق ہے کہ ولادت کا عمل عورت کے جسمانی نظام میں چستی اور بہتری پیدا کرتا ہے اور اس سے اعضاء کی نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے یہ بات آپ ﷺ چودہ سو سال پہلے فرما چکے جبکہ آج جدید سائنس اسکی افادیت کی تصدیق کرتی ہے۔

امریکن ڈاکٹروں میں تحقیق:

☆.....امریکی ڈاکٹروں کے مطابق:

''شادی کے بعد بچوں کی پیدائش میں دیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ بچوں کی مطلوبہ تعداد جلد پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جو بچے زیادہ عمر کی ماؤں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں ان کے ذیابیطس میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے رپورٹ کے مطابق ۴۵ سالہ ماں کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کے ۲۰ سال کی عمر میں ذیابیطس کا مریض بننے کا خطرہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

کینسر سے بچاؤ کا علاج بچے پیدا کریں:

☆.....ایک اور ماہر ڈاکٹر کے مطابق:

''عورت میں ایسٹرول ایک اہم سرطان شکن کردار ادا کرتا ہے جو عورتیں جوانی کے عالم میں کئی بچے پیدا کر چکی ہوں انکو چھاتی کے کینسر کا خطرہ بڑی حد تک ٹل جاتا ہے''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! عورت بچہ پیدا کرنے سے کمزور نہیں ہوتی بلکہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد اگر اپنی خوارک کا خیال نہ رکھیں تو وہ بچے کو دودھ پلانے سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے عورت کی خوارک کا خاص خیال رکھا جائے تو انشاء اللہ ﷻ کوئی ایسا مسئلہ نہ پیش آئے گا۔ لہٰذا آج کل کی مائیں بہت ہی کمزور ہے شاید ڈاکٹر حضرات ان کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو کم بچے پیدا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

کامیاب شادی کے لیے چھ قسم کی خواتین سے پرہیز

☆.....امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کامیاب شادی کے لیے خواتین کی مذکورہ بالا خوبیوں کے بعد درج ذیل چھ قسم کی خواتین سے شادی کرنے سے منع فرمایا ہے:

1-انانہ: ایسی عورت جو ہر وقت بیماری میں مبتلا رہے اور سر کو پٹی سے باندھے رکھے ہر لمحہ شکوے اس کی زبان پر ہوں۔

2- منانہ: حیلہ باز و متکبر عورت۔ جو شوہر پر احسان جتانے والی ہو۔

3- حنانہ: ایسی بیوہ، عورت جو اپنے پہلے شوہر کے گن گائے۔

4- براقہ: نخرے والی، دن رات آئینے کے سامنے بیٹھنے والی، بے جا بناؤ سنگھار کرنے والی

5- حداقہ: حریص و لالچی، جو چیز دیکھے اس کی خواہش کرے، شوہر سے ہر وقت فرمائشیں کرتی رہے۔

6- شداقہ: بہت باتونی اور جھگڑالو، ہر وقت بولتی رہے۔ قسمت کو کوسے اور معمولی باتوں پر جھگڑتی رہے۔

☆.....کہتے ہیں کہ ''ازدی نامی ایک سیاح گھومتا ہوا حضرت الیاس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے مجرد (غیر شادی شدہ) رہنے سے منع کیا اور شادی شدہ زندگی گزارنے کی نصیحت کی اور یہ بھی فرمایا کہ چار طرح کی عورتوں سے نکاح مت کرنا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... ایک اس عورت سے جو ہر وقت بغیر کسی وجہ کے خلع کا مطالبہ کرتی رہے۔

☆..... دوسری وہ عورت جو شیخی بگھارنے میں ماہر ہو اور دنیاوی مال و دولت کی بنیاد پر ہم عصر خواتین پر یا خود شوہر پر اکڑ جمائے۔

☆..... تیسری وہ عورت جو بدچلن ہو اور لوگوں سے گندے تعلقات رکھنے میں مشہور ہو۔

☆..... چوتھی وہ عورت جو شوہر کی نافرمان ہو اور اس پر بالادستی قائم کرنا چاہتی ہو۔

☆.....حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم فرماتے ہیں کہ:

''جو عادات مردوں کے حق میں بری سمجھی جاتی ہیں وہ عورتوں کے حق میں اچھی ہیں، جیسے بخل، تکبر اور بزدلی''

☆..... اس لئے کہ عورت بخیل ہوگی تو اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور موقع بے موقع خرچ کر کے ضائع کرنے سے گریز کرے گی۔

☆..... عورت مغرور ہوگی تو دوسرے لوگوں کو اپنی نرم اور شیریں گفتار سے متاثر نہ کر سکے گی۔

☆..... عورت بزدل ہوگی تو شوہر کے خوف سے لرزاں رہے گی، اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نہ رکھے گی اور تہمت کی جگہوں سے بچنے کی کوشش کرے گی۔

عورت کی خوبصورتی کے اوصاف

خوبصورتی اللہ ﷻ کی بہترین نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور خدا جسے چاہے اسے عطا کرتا ہے مگر عورتوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس نعمت کی زیادہ مقدار انہیں کے حصے میں آئی ہے۔ لہٰذا عام عورتوں کا حسن اور بیوی کا حسن دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

عام عورت کا حسن

☆.....عورت کے عام حسن کی موٹی تصدیق یہ ہے کہ:

عورت کے ہر ایک عضو میں خاص تناسب ہو، عورت کا رنگ گورا ہو، عورت کے نقش اچھے ہوں، عورت کے خدوخال موزوں ہوں، عورت اتنی لمبی اونچی ہو، عورت اس قدر موٹی ہو، عورت کے گال، عورت کی چھاتیاں، عورت کی پیٹھ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت کے بازو، عورت کے پیر سڈول وغیرہ وغیرہ۔ عورت کے ہونٹ، عورت کی ناک، عورت کے کان، عورت کی آنکھ، عورت کے دانت وغیرہ کا ذرا بھی اونچا، نیچا یا ترچھا ہونا عورت کی تمام خوبصورتی کو خراب کر دیتا ہے۔

بیوی کا حسن

☆.....بیوی کے حسن کی موٹی تصدیق یہ ہے کہ:

بیوی کا حسن تناسب خدوخال یا گورے پن کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ بیوی کا حسن دراصل پرکیف نگاہ کا محتاج ہوتا ہے اور اس پر محبت دل کا نیاز مند ہوتا ہے۔ اس کا خاوند اسے دیکھتا بھی ہے اور پیار بھی کرتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر ایسا نہ ہو تو پھر ہر شخص اپنی بیوی کو کیوں پیار کرتا ہے کہ بیوی گوری ہو یا سانولی، بیوی کے دانت باہر کو نکلے ہوئے ہوں یا ناک چپٹی ہو۔ اور اگر بیوی کے حسن میں عام حسن والی شرط بھی پوری ہو سکے تو سمجھو کہ بیوی کی پانچوں گھی میں ہیں اور خاوند کا سر کڑاہی میں۔

عورت کی جسمانی خوبصورتی

خوبصورت ہونا ایک اعلیٰ وصف ہے اس واسطے بیوی کا تمام جائز ذرائع سے حد اعتدال کے اندر یہ سب جائز ہے۔ بشرطیکہ اخلاق وحیا اور پاک دامنی پر حرف نہ آنے دیا جائے۔ عورتوں کی خوبصورتی کے لئے عام تناسب کے علاوہ مندرجہ ذیل اوصاف پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔

☆.....عورت کی چار چیزیں گول ہونی چاہئیں:

1:سر 2 بازو 3:ایڑی 4:پستان

☆.....عورت کی چار چیزیں لمبی ہونی چاہئیں:

1:قد 2:سر کے بال 3:پلکیں 4:انگلیاں

☆.....عورت کی چار چیزیں فراخ اور چوڑی ہونی چاہئیں:

1:پیشانی 2 آنکھ 3:سینہ 4:پیٹھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....عورت کی چار چیزیں تنگ ہونی چاہئیں۔

1:ناک کا سوراخ 2: منہ 3:ناف 4:شرمگاہ

☆.....عورت کی چار چیزیں بھری ہوئی ہونی چاہئیں:

1:پستان 2:پنڈلی 3:ران 4:ہاتھ

☆.....عورت کی چار چیزیں ملائم ہونی چاہئیں:

1:رخسار 2پیٹ 3:پستان 4:رانوں کا اندرونی حصہ

☆.....عورت کی چار چیزیں سرخ ہونی چاہئیں:

1:مسوڑھے 2:زبان 3:رخسار 4:ہونٹ

☆.....عورت کی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں:

1:زبان 2:ہاتھ 3:پاؤں

4:سوائے سر کے بالوں کے باقی تمام جسم کے بال

خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے تشبیہات دے کر بھی بہت کچھ اس مضمون میں واضح کیا گیا ہے مثلاً:

☆.....عورت کے رخسار کشمیری سیب کی مانند سرخ ہوں۔

☆.....عورت کے دانت موتی کی مانند سفید و چمکتے ہوں۔

☆.....عورت کے پستان نارنگی کی مانند ٹھوس و ملائم ہوں۔

☆.....عورت کی آنکھ ہرن کی مانند کشادہ اور سیاہ ہو۔

☆.....عورت کا تمام جسم گلاب کے پھول کی مانند نازک و گلابی ہو وغیرہ وغیرہ۔

☆.....سچائی ،خداترسی،غربا پروری،حوصلہ،شرم،حیا،محنت،محبت،ایمانداری وغیرہ جتنے اوصاف ہیں یہ سب خوبصورتی بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! بہرحال شریعت مطہرہ کا یہی مشورہ ہے کہ دینداری کا لحاظ مقدم ہونا چاہیے، مال دار عورت سے شادی کی جائے ،اونچے حسب ونسب والی عورت سے شادی کی جائے، حسین اور خوبصورت عورت سے شادی کی جائے یا کسی معمولی عورت سے شادی کی جائے ،بہرحال عورت کی دینداری اور سیرت کا جائزہ تو بہت بہتر ہے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت کے انتخاب میں ہدایت نبوی ﷺ

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

''عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے اس کی مالداری کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے حسب ونسب کی وجہ سے اور خوبصورتی کی وجہ سے پس تم دیندار کو ترجیح دو''۔ (بخاری شریف)

مقصد یہ ہے کہ انسان جب شادی کرنے لگتا ہے تو عورت کا انتخاب انہی چیزوں کے پیش نظر کرتا ہے۔ اب ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

عورت کی مالداری

کبھی کوئی بیوی کا انتخاب اس کی مالداری کی وجہ سے کرتا ہے کہ: عورت صاحب جائیداد ہے باثروت ہے اور شان دار کوٹھی کی مالک ہے، اگر اس سے شادی ہوگئی تو زندگی مزے سے گزرے گی، بہت سی فکروں سے نجات مل جائے گی اور اپنے افلاس کے باوجود مطمئن زندگی کا ذریعہ پیدا ہو جائے گا دیندار ہو یا نہ ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! مگر انسان عجلت پسندی کی وجہ سے دوسرے مندرجہ ذیل پہلوں پر غور نہیں کرتا کہ

☆..... مالدار بیوی کو شریک حیات بنائے گا تو زندگی کا لطف جاتا رہے گا اور لذت و مسرت مفقود ہو جائے گی،

☆..... اللہ نے زن وشوہر کی اجتماعی زندگی کی جو صدارت مرد کے حوالے کی ہے اس میں رخنہ پڑ جائے گا اور عورت کے نان ونفقہ کا قیام باقی نہ رہ سکے گا۔

☆..... گھر کے سامان اور فرنیچر وغیرہ کو دیکھ کر جو مسرت ہوا کرتی ہے اور بال بچوں کے لباس سے طبیعت میں جو کیف وانبساط پیدا ہوتا ہے یہ کر کرا ہو جائے گا کیونکہ یہ سب غیر کا اثر نعمت ہوگا، اپنی کمائی نہیں۔

☆..... بیوی کی نگاہ میں جو عزت ووقعت ہونی چاہیے وہ باقی نہ رہے گی کیونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مالدار بیوی کی نظر میں مفلس شوہر کی وقعت منیجر اور منتظم سے زیادہ نہیں ہوتی اور یہ بھی اس وقت جب عورت بلند اخلاق ہو اور اگر خدانخواستہ عورت بے ادب ہوئی تو ہر قدم پر ٹھوکر لگائے گی اور احسان جتائے گی۔

☆..... مالدار بیوی سے جو اولاد پیدا ہوگی یہ اولاد بھی باپ کی وہ عزت و مکرمت نہیں کر سکتی ہے جو کرنی چاہیے۔

☆..... بیوی کی کسی غلطی پر شوہر تنبیہ کرنا چاہے گا تو ایسی بیوی مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جائے گی اور نہ معلوم کیا کیا کہہ دے گی،

محترم اسلامی بھائیو! خود سوچا جائے ایسے حالات میں زندگی کی لذت و مسرت کیا باقی رہے گی؟

☆.....اس طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں سے ان کی مالداری کی وجہ سے شادی نہ کرو عموماً ان کا مال ان کو سرکشی پر آمادہ کر دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

عورت کا حسب و نسب

کبھی کوئی عورت کا انتخاب محض اس کے حسب و نسب کی وجہ سے کرتا ہے چاہے اس میں ذاتی شرافت اور صلاحیت بھی نہ ہو اور پھر اگر صرف نسلی امتیاز ہو اور دینداری نہ ہو تو یہ نسلی امتیاز عورت میں کبر و غرور پیدا کر دیتی ہے اور وہ اپنے مقام سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرتی ہے بتدریج یہ چیز بھی مرد کی قوامیت و اختیارات کو مجروح کر ڈالتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مقصد یہ نہیں ہے کہ نسب کا لحاظ کیا ہی نہ جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ محض نسلی امتیاز کوئی مفید چیز نہیں جب تک ذاتی صلاحیت اور دینداری نہ ہو، اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اسلام میں اول دینداری اور پھر کوئی دوسری چیز ہے، دین کے مقابلہ میں حسب و نسب کوئی چیز نہیں۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کالی کلوٹی، بے وقوف لونڈی جو دیندار ہو افضل ہے۔ (ابن ماجہ)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت کی محض خوبصورتی

کچھ لوگ بیوی کے انتخاب میں محض خوبصورتی کو معیار بنا لیتے ہیں کہ تراش خراش اور نوک پلک دلکش ہو، رنگ روپ میں جاذبیت ہو، عشوہ وادا کی مجسمہ ہو اور اس کے اعضاء متناسب ہوں، صرف یہی نہیں بلکہ جدید روشنی سے آراستہ ہو، شوخ اور بیباک ہو اور زمانہ کے اثر سے پوری طرح متاثر ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی محض خوبصورتی کوئی خاص خوبی نہیں اگر عورت میں صلاحیت اور سلیقہ نہیں تو محض خوبصورتی کوئی معیار نہیں۔

☆..... عورت اگر خوبصورتی کے ساتھ خوب سیرت نہ ہو تو پھر یہ حسن و جمال سراپا فتنہ بن جائے گا۔

☆..... یہ حسن بیوی میں تکبر اور ناز ضرورت سے زیادہ پیدا کر دے گا اور وہ فضول خرچ اور متکبر ثابت ہوگی۔

☆..... دوسرے لوگ الگ سے اس عورت کو فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

☆.....اسی تنہا خوبصورتی کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''عورتوں سے محض ان کے حسن کی وجہ سے شادی کی خواہش نہ کرو کیونکہ حسن عموماً ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

عورت کی دینداری اور ذاتی صلاحیت:

بعض لوگ بیوی کے انتخاب میں دینداری کو ترجیح دیتے ہیں کہ مال و دولت، حسن و جمال اور حسب و نسب ایسی چیزیں نہیں ہیں جن کو اس باب میں معیار قرار دیا جائے۔

☆.....رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''شادی کے موقع پر عورت کے انتخاب میں ''دینداری'' کو معیار بناؤ''

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے انتخاب میں آدمی کا فریضہ ہے کہ وہ اس کی دینداری اور ذاتی صلاحیت پر نگاہ رکھے۔ حسن و جمال اور دولت و ثروت کی بنیاد پر شادی نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی جائے کہ ان چیزوں میں فتنے کے اندیشے زیادہ ہیں البتہ دینداری کو ترجیح دینی چاہئے کہ کالی کلوٹی دیندار عورت بہر حال بہتر ہے۔

☆.....ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''عورتوں سے شادی ان کی دینداری کی بنیاد پر کرو''۔ (ابن ماجہ)

بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو؟

بیوی اگر دیندار نہ ہوگی تو اندیشہ ہے کہ اپنی عصمت و آبرو میں خیانت کرے گی۔ اگر خاوند خاموش رہے گا تو لوگوں میں روسیاہ و بدنام ہوگا اور بے غیرت کہلائے گا اور اگر خاموش نہیں رہتا تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا، عیش و آرام خاک میں مل جائے گا اور زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اگر طلاق دے گا تو بھی نقصان ہے۔

اگر طلاق نہ دے تو بدکردار، بداطوار عورت کے ساتھ زندگی کے یہ دن گزارنے پڑیں گے۔ اس لئے نکاح سے پہلے ہی عورت کی دینداری معلوم کر لینی چاہئے۔

دیندار بیوی کے فوائد

☆.....دیندار اور باصلاحیت بیوی شوہر کے حقوق کا ہر وقت احساس رکھتی ہے۔

☆.....دیندار عورت شوہر کی خوشنودی اپنا فریضہ سمجھتی ہے۔

☆.....دیندار عورت گھر کے کام ہر حال میں عمدہ انداز سے چلاتی ہے۔

☆.....دیندار عورت میں بے جا کبر و غرور نہیں پیدا ہوتا۔

☆.....دیندار عورت بچوں کی تعلیم و تربیت پر پورا دھیان دیتی ہے۔

☆.....دیندار عورت پڑوسیوں قرابت داروں اور دوسرے لوگوں سے جھگڑا نہیں کرتی۔

☆.....دیندار عورت پر دوسرے لوگوں کا بھی اعتماد ہوتا ہے۔

☆.....دیندار عورت کی محلہ پڑوس کے لوگ عزت کرتے ہیں اور اس طرح شوہر کا گھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باوقار بن جاتا ہے۔

☆.....اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

''جس شخص کو چار چیزیں حاصل ہو جائیں اس کو دین و دنیا دونوں کی بہتری حاصل ہوگئی، ایک شکر گزار دل، دوسرے ذاکر زبان تیسرے مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور چوتھے ایسی بیوی جو گناہ سے اجتناب کرنے والی اور شوہر کے مال کی محافظ ہو''۔ (طبرانی کبیر)

☆.....ایک مرتبہ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شادی ایسی عورت سے کی جائے جو اپنے اندر کمال درجہ کا ایمان رکھتی ہو اور آخرت کے لئے معین اور مددگار ثابت ہو۔ (ابن ماجہ)

محترم اسلامی بھائیو! یہ بات قابل غور ہے کہ اگر لوگوں کا نقطہ نگاہ اخلاق و اعمال کے بجائے صرف جاہ و مرتبہ اور حسن و جمال ہو جائے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا؟

☆..... شر اور فتنوں کے چشمے ابل پڑیں گے۔

☆..... امن و امان خطرہ میں گھر جائے گا۔

☆..... عزت و آبرو ناپید ہو جائے گی۔

☆..... بہت سی ایسی لڑکیاں گھروں میں بیٹھی نظر آئیں گی جن کو شوہر میسر نہ ہوگا اور جب بے شوہر کی عورتیں بے کار ہوں گی تو اس وقت شیطان کو اپنی شیطانیت کا پورا موقع ملے گا۔

☆.....اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے پاس جب کوئی ایسا شخص پیام نکاح لے کر پہنچے جس کا دین و اخلاق تم کو پسند ہے تو اس سے شادی کر دو، ورنہ زمین میں فتنہ و فساد پھیل جائے گا''۔

(ترمذی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رشتہ طے کرنے میں کچھ جھوٹ وخرافات

محترم اسلامی بھائیو! رشتہ طے کرتے وقت بہت سے جھوٹ بولے جاتے ہیں کہ پتے کو پتا نہیں پھول بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

☆..... لڑکے والوں کی طرف سے سب سے اہم جھوٹ یہ ہوتا ہے کہ لڑکے کی تنخواہ یا کاروبار کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔

☆..... لڑکے کی تنخواہ اگر پانچ ہزار ہے تو کم از کم پندرہ ہزار بتائی جاتی ہے اور اگر کاروبار ہے تو وہی سب سے بڑا بزنس ہے۔ بڑھا چڑھا کر بتانا تو ایک طرف اگر لڑکا کوئی کام نہیں کرتا تب بھی یہ ظاہر کروایا جاتا ہے کہ وہ تو فلاں کام کرتا ہے یا فلاں کاروبار ہے۔ اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے لڑکے کو کسی جگہ وقتی طور پر ملازمت کروادی جاتی ہے یا کوئی کاروبار شروع کروادیا جاتا ہے۔

☆..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لڑکا تو بیرون ملک جانے والا ہے۔ اس کے جعلی کاغذات تک بنوا کر دیکھائے جاتے ہیں۔

☆..... لڑکے کی تعلیم کے بارے میں بھی جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اتنا اس نے پڑھا نہیں ہوتا جتنا بتایا جاتا ہے۔

☆..... رشتہ طے کرتے وقت لڑکے کی جوانی کی تصویر بھیجی جاتی ہے اور اس کی عمر کم بتائی جاتی ہے۔ حقیقت میں جب لڑکی والے دیکھنے آتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ پچھلے مہینے بخار ہوا تھا اس کی وجہ سے بال اتر گئے یا چہرہ پہ کچھ اثرات رہ گئے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

☆..... جھوٹ کی ایک صورت یہ ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت تصویر کسی کی دیکھائی جاتی ہے اور بارات کسی کی آتی ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ چیچہ وطنی کی زوجہ اللہ دتہ کے ساتھ پیش آیا کہ: ''رشتہ کرتے وقت انہیں جس لڑکے کی تصویر دکھائی گئی تھی وہ اس کا دیور تھا۔ جب بارات آئی تو ایک عمر رسیدہ دولہا کو دیکھ کر سب حیران رہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئے لیکن والدین نے بدنامی کے ڈر سے لڑکی کو اس کے ساتھ ہی رخصت کر دیا"۔ (عورت)

☆..... جھوٹ کی ایک انتہا یہ ہے کہ لاوارث یا کسی گروہ سے منسلک کسی طور پر بگڑتے ہوئے لڑکے اپنے والدین ہی نقلی بنا کر شادی کروا لیتے ہیں۔ کسی غریب بوڑھے کو یا بوڑھی عورت کو انتہائی قلیل رقم کے عوض اپنا سربراہ ظاہر کروایا جاتا ہے اور اپنا مطلب نکلوا لیا جاتا ہے۔

☆..... بعض اوقات ایسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں کہ لڑکا یہ ظاہر کروا دیتا ہے کہ میرا تو اس دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔ جبکہ اس کے رشتہ دار اور دوسرے عزیز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ لڑکوں کے والدین تک حیات ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بول کر کسی نہ کسی طرح کہیں نہ کہیں اپنی شادی کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام تر واقعات و حالات کو سامنے رکھتے ہوئے سوچئے تو معلوم ہوتا ہے جو مقدس رشتہ معاشرہ کی بنیاد ہے۔ وہ بنیاد ہی جھوٹ کی ریت سے بن رہی ہو تو اس عمارت کی پائیداری کیا ہوگی؟ اور مصائب کیونکر معرض وجود میں نہ آئیں گے۔

ہمارے معاشرے میں آج کل رشتے کا معیار

ہمارے معاشرے میں آج کل رشتے بھی کاروبار کی صورت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں کہ جب لڑکے والے لڑکی کے رشتے کے لئے جاتے ہیں تو سب سے پہلا معیار معاشی خوشحالی کا گراف دیکھا جاتا ہے اس میں لڑکی والوں کا گھر بار اس کے باپ کا عہدہ یا کاروبار اور اس کے بھائیوں کا بیرون ملک ہونا دیکھا جاتا ہے۔

اس طرح لڑکے والے اپنے بیٹے کے معاشی مستقبل کا تحفظ بھی کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے گھر کے لئے سامان تعیش کا انتظام بھی۔

ایک طرف وہ بیٹے کا رشتہ دیکھنے جاتے ہیں تو لڑکی کے خاندان کا معاشی و معاشرتی گراف دیکھتے ہیں۔ اور ان سے حاصل ہونے والے سامان تعیش کو نظر میں رکھتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں اور دوسری جانب جب ان کی اپنی بیٹی کی باری آتی ہے تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے سماجی و معاشی مقام کی بجائے ان کی بیٹی کی شرافت، سگھڑپن، خوبصورتی و خوب سیرتی کو دیکھ کر رشتہ کیا جائے۔ خواہ گھر میں کیسے ہی حالات میں لڑکی کی پرورش ہوئی ہو لیکن سسرال جاتے ہی اسے تمام تر عیشات زندگی میسر ہو جائیں۔

☆..... لڑکے والوں کی طرف سے ایک چیز سرفہرست ہوتی ہے کہ اپنے بیٹے کی عمر خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو لیکن لڑکی کمسن اور تعلیم یافتہ ہو۔

☆..... لڑکی والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ لڑکا کم عمر، اعلیٰ تعلیم یافتہ، دولت مند، خوبصورت، اعلیٰ عہدے پر فائز یا کوئی بڑی کاروباری شخصیت ہو۔ جب اتنی خوبیاں اکٹھی تلاش کی جائیں تو حاصل کا خانہ پر نہیں ہوتا۔

محترم اسلامی بھائیو! مناسب رشتے نہ ملنے کا شکوہ اب جتنا ہے پہلے کبھی ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ پہلے مناسب رشتے کا مطلب لڑکے میں خاندانی شرافت و کسب کمال کی صلاحیت تھی جبکہ لڑکی میں شرافت و سلیقہ مندی و خوب سیرتی کو مناسب سمجھا جاتا تھا۔ اب ارتقائے زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ اقدار بھی بدل رہے ہیں۔

اپنی ذات غلط بتانا

عموماً ہمارے ہاں لوگ اپنے سے اونچی ذات یا برادری میں شادی کرنے کے لئے اپنی ذات اور برادری غلط بتا دیتے ہیں یا جس کے ہاں اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں اس کی ذات بتا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! یہ سراسر دھوکا اور گناہ کبیرہ ہے۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے باپ دادا کی ذات سے اعراض مت کرو جو شخص اپنے باپ دادا کی ذات سے اعراض کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے"۔ (بخاری)

☆..... ایک دوسری حدیث میں یوں آتا ہے:

جو شخص اپنی ذات اپنے باپ دادا کی ذات کے علاوہ بتاتا ہے اس پر جنت حرام ہے" (مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکے لڑکی کا ہم عمر نہ ہونا

عمر میں مساوات کی رعایت بہت ضروری ہے خاص طور پر میاں بیوی میں یہ امر طبعی ہے۔ تفاوت عمر کے اثر سے اجنبیت ہوتی ہے آپ دیکھئے بچہ سے بچہ کو جیسی محبت ہوتی ہے بڑے سے نہیں ہوتی۔ لہٰذا لڑکے اور لڑکی کی عمر میں تناسب ملحوظ رکھنا ضروری ہے، اگر لڑکی چھوٹی ہو تو لڑکے کی عمر زیادہ نہ ہونا چاہئے۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا تو اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ساڑھے پندرہ سال اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اکیس سال تھی۔ لڑکی اور لڑکے کی عمر میں تناسب ملحوظ رکھنے کے ساتھ بہتر یہ ہے کہ لڑکا کسی قدر عمر میں لڑکی سے بڑا ہو۔

اگر لڑکی کم سن اور مرد زیادہ عمر کا ہو تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ بے چاری بہت جلد بیوہ ہو جائے گی۔ لوگ ہم عمری کا قطعی خیال نہیں کرتے بے زبان کنواری لڑکی یا تیرہ چودہ برس کی لڑکیوں کو ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھوں کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں۔ پھر بعد میں درج ذیل مفاسد پیش آنے کا اندیشہ ہے۔

اگر عورت عفیفہ، پاکدامن اور خود کو پارسا رکھنے والی ہوئی تب تو وہ تمام عمر کے لئے قید میں مبتلا ہو گئی اور اگر وہ اس صفت سے خالی ہوئی تو بدکاری میں مبتلا ہو جائے گی اور اِن دونوں حالتوں میں میاں بیوی میں ناگوار رنجش اور نا اتفاقی ضرور ہوگی۔ دوسری صورت میں دونوں کی بے آبروئی بلکہ دونوں کے خاندان کی بھی ساتھ ساتھ رسوائی ہے۔

آج کل اس کو بے شرمی سمجھتے ہیں کہ ماں باپ نکاح کرنا چاہیں اور لڑکی انکار کر دے حالانکہ شادی کی فرمائش کرنا بے شرمی ہے انکار کرنا بے شرمی نہیں بلکہ یہ تو عین حیا ہے کہ بیاہ کے نام کو پسند نہیں کرتی، دیکھ لو یہ عقل کی بات ہے یا نہیں تو ایسے موقع پر لڑکیوں کو ضرور انکار کر دینا چاہیے۔ اسلام نے ان کو اس بات کی اجازت بھی دی ہے۔ (اس کا تفصیلی بیان ہماری کتاب ''تحفہ دلہن'' میں ملاحظہ فرمائیں۔)

محترم اسلامی بھائیو! جب یہ سارے معمولات ہو جائے تو منگنی سے پہلے ایک بار لڑکی کو دیکھنا چاہئے اب اس کی وجہ پر گفتگو ہوگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منگنی سے پہلے منگیتر کو دیکھنا

اسلام دین فطرت ہے اور اس نے قدم قدم پر فطرت سلیمہ کی رعایت ملحوظ رکھی ہے۔ دین فطرت میں انسانی خواہشات اور فطری جذبات کا احترام ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

دین فطرت میں انسانی احساسات اور طبعی میلانات کا کس درجہ لحاظ کیا گیا ہے اسکا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اسلام میں کسی نامحرم عورت کو دیکھنا ناجائز ہے مگر شادی بیاہ کے سلسلے میں اسلام عورت کو دیکھنے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ ایک حد تک اسے مستحب قرار دیتا ہے تاکہ نکاح سے قبل لڑکا لڑکی دونوں ایک دوسرے کے ظاہری خدوخال اور اخلاقی صورتحال سے ضروری واقفیت حاصل کرلیں اور پھر فیصلہ کریں کہ ان کا ایک ساتھ رہنا ممکن ہے یا نہیں۔

ایسا نہ ہو کہ آنکھیں بند کر کے شادی کر لی جائے اور پھر اس قدر پچھتاوا بڑھ جائے کہ اس لڑکی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے ذرائع تلاش کئے جائیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے یہ اجازت صرف عفت وعصمت کے تحفظ کیلئے دی ہے کہ ممکن ہو تو بغیر کسی خاص اہتمام کے عورت کو شادی سے پہلے دیکھ لیا جائے۔

☆..... حضور ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

"تم سے جب کوئی عورت کو پیام نکاح دے اور وہ اس چیز کے دیکھنے پر قدرت رکھتا ہو، جو اس عورت کے نکاح کی طرف داعی ہو تو اس کو ایسا کرنا چاہیے"۔ (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ مرد نکاح سے پہلے مہذب اور شرعی طریقہ پر عورت کو دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے تاکہ شادی کرانے میں عورت کی طرف سے جو شکوک وشبہات ہیں وہ دور ہو جائیں۔

آئندہ کے لئے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ عورت کے متعلق کوئی بات ایسی کہنے کا موقع نہ رہے گا جس سے عورت کی غیبت ہو۔ اس طرح مقاصد نکاح بحسن وخوبی بروئے کار آسکیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ خود ہی دیکھے، کوئی دوسرا دیکھ لے اور اس کے بیان پر اعتماد ہو تو ایسا ہی کیا جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مزید اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت کے متعلق جو معلومات حاصل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ دین، جمال، خاندان، خوشحالی اور اس طرح کی دوسری باتیں تاکہ اطمینان حاصل کیا جا سکے۔

☆.....حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شادی کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس عورت کو دیکھ لو، اس لئے کہ یہ باہمی تعلقات کی استواری کیلئے مناسب ہے''۔ (ترمذی)

یہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کھلا ثبوت ہے کہ جس عورت سے شادی ہونے والی ہے اس کو دیکھ لینا اور کچھ نہیں تو مستحب ضرور ہے۔

☆.....ترمذی شریف میں ہی لکھا ہے کہ:

''بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ عورت کو شادی سے پہلے دیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس کا وہ حصہ نہ دیکھا جائے جس کا دیکھنا حرام ہے''۔

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جس نے کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا پوچھا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا کہ اس نے دیکھا نہیں ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس عورت کو دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہے۔''

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس عورت کو دیکھنا جس سے شادی کرنے کا ارادہ کیا جائے مستحب ہے''۔

☆.....جیسا کہ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ ﷻ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت سے شادی کرنے کی خواہش ڈال دے تو اس کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے"۔ (ابن ماجہ)

نگاہ دراصل دل کی پیامبر ہے نگاہوں کے ملنے سے دل ملتے ہیں اور یوں مرد و عورت کے درمیان محبت والفت کا داعیہ پیدا ہوسکتا ہے۔

☆.....شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"شادی سے پہلے عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے تاکہ اچھی طرح دیکھ بھال کر اور خوب سوچ سمجھ کر شادی کی جائے بصورت دیگر شادی کے بعد اکثر پشیمانی اٹھانا پڑتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے جو زیادہ اذیت کا باعث بنتی ہے"۔

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شادی سے پہلے عورت کو دیکھ لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے۔ یہ دیکھنا خواہ خود اپنی آنکھوں سے ہو یا کسی معتمد عورت کے ذریعے ہو۔

عورت کو دیکھنے سے بڑی حد تک اطمینان قلب حاصل ہوجاتا ہے اور شادی کرنے میں شکوک وشبہات اور شیطانی وسوسے پیدا نہیں ہوتے۔ اور جو حدیثیں نقل کی جاچکی ہیں وہی بنیاد ہیں کہ صحابہ کرام علیہم السلام کا بھی اس پر عمل تھا وہ بھی شادی سے پہلے عورت کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

☆.....چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ

"میں نے ایک عورت کو شادی کا پیام دیا اور میں نے چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوگیا اور دیکھنے کے بعد اس میں کچھ ایسی باتیں دیکھیں کہ میں نے اس سے شادی کرلی۔" (جمع الفوائد)

دیکھنے کا شرعی طریقہ

مگر یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام میں دیکھنے کی اجازت تو ضرور ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں وہ رواج بھی ہمارے یہاں جائز ہے جو کہ غیر قوموں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ہے جس کی تفصیل باب اوّل میں بیان ہو چکی ہے اور کچھ آگے آئے گی کہ شادی سے پہلے ہونے والے میاں بیوی ایک مدت تک بیباکی کے ساتھ ملی جلی زندگی گزارتے ہیں اور عشق و محبت کی وادی طے کر کے نکاح کی منزل پر پہنچتے ہیں۔ یہ طریقے اسلام میں قطعاً جائز نہیں ہیں۔

اوپر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا گیا، اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام میں دیکھنے کی کیا نوعیت ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ اسلام میں شریف عورت کا تمام جسم ستر ہے سوائے چہرہ اور ہتھیلی یا زیادہ سے زیادہ قدموں کے۔ ان تین (چہرہ۔ ہتھیلی۔ قدم) کے سوا دوسرا حصہ جسم کا عورت کے لئے کھولنا غیر مرد کے سامنے جائز نہیں ہے جیسا کہ تفصیل کے ساتھ آئندہ معلوم ہوگا، تو اسلام میں فقط اسی حد تک دیکھنے کی اجازت ہے۔

یہ بالکل درست ہے کہ چہرہ دیکھ کر آدمی عورت کی تراش خراش کا بڑی حد تک اندازہ لگا سکتا ہے۔ خوبصورتی و بدصورتی چہرہ سے عیاں ہو جاتی ہے بلکہ آدمی ذرا ذہین ہو تو صرف چہرہ سے ہی اس کی زندگی کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل کر سکتا ہے، قدرت نے چہرہ کو ظاہری بدن کا قلب بنایا ہے اور اگر اسے آلہ باطن نما کہا جائے تو غلط نہیں۔

اسلام میں اتفاقیہ غیر ارادہ پہلی نگاہ جو پڑ جائے اس کی اجازت ہے، باقی پھر دوبارہ نہ ڈالی جائے۔

اس کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کوئی مرد اجنبی عورت سے تنہائی میں ملے اور بات چیت کرے، بوقت ضرورت لوگوں کے سامنے البتہ مل سکتا ہے۔

یہ اور اس طرح کی بہت ساری ہدایات کو پیش نظر رکھ کر ہمارے یہاں دیکھنے کی اجازت تو ہے مگر ضروری حد تک اور اعتدال کے ساتھ۔ اس سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

عورت کو اس کے گھر میں اس کے رات دن کے لباس میں دیکھ لے گا اور بس پھر شرط یہ ہے کہ نگاہ پاکیزہ ہو اور دل میں کوئی روگ نہ ہو۔ شروع میں دیکھتے وقت نیت مخلص ہو، پھر معاملہ اللہ ﷻ کے سپرد ہو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منگیتر کی تصویر

محترم اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں لڑکے، لڑکی کا انتخاب تصویروں اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی شروع ہوگیا ہے مگر واضح رہے کہ تصویر چہرہ کی ساخت، چہرہ کی بناوٹ، چہرہ کے خدوخال کی صحیح ترجمانی نہیں کرتی فوٹوگرافر اپنے ہاتھوں کی صفائی سے ایسا کمال دکھاتے ہیں کہ بدصورت چہرہ بھی خوبصورت دکھائی دیتا ہے پژمردہ چہرہ بھی شگفتہ وشاداب نظر آتا ہے جسے دیکھ کر بدصورتی کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا یہی رشتہ ازدواج کے انتخاب میں غلطی کی اولین اساس ہے جو شادی کے بعد میاں بیوی میں تناؤ پیدا ہونے کا پہلا ذریعہ بنتا ہے۔

تصویر کے ذریعہ منتخب کئے جانے والے جوڑوں میں شادی کے بعد سچے پیار کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے، عورت نباہ چاہتی بھی ہے تو مرد اپنا دامن سمیٹنے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے نتیجے میں لڑکے لڑکی دونوں کی ازدواجی زندگی جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے اس لئے رشتہ کا انتخاب تصویر کے ذریعہ کرنا حد درجہ حماقت ہے۔

شادی سے پہلے دیکھنے میں حکمت ومصلحت:

☆.....ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ:

''خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ لڑکے کو لڑکی کی کوئی ایک آدھ چیز یا عادت ضرور پسند ہو''۔

جبکہ حضور ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینے کا حکم فرمایا تھا۔ نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے سے متعلق حضور ﷺ کے فرمودات درج ذیل خاص خاص مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

☆..... پائیدار رشتہ محبت کی بنیاد۔

☆..... خوشگوار ازدواجی زندگی کی ابتداء۔

☆..... عیوب ونقائص اور امراض کی تحقیق

☆..... ترغیب نکاح یعنی بسا اوقات کسی عورت کا رشتہ نہیں ملتا اس کی طرف کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرد کو رغبت دلانے کی تعلیم کہ وہ دیکھ لے ہوسکتا ہے کہ وہ اس عورت میں کوئی ایسی خوبی پائے جو اسے پسند آجائے اور وہ اس سے شادی کر لے۔

لمحہ فکریہ:

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام احادیث اور واقعات وفرمودات سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت میں لڑکے لڑکی پر شادی سے قبل ایک دوسرے کو دیکھنے میں کوئی پابندی نہیں۔ مناسب یہ ہے کہ والدین اپنی موجودگی میں چائے یا کھانے کی میز پر لڑکی لڑکے کی ملاقات کروادیں۔ مگر انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آج ہم مسلمان حضور ﷺ کی تعلیمات وہدایات سے کتنے دور ہیں۔ شریف گھرانوں کے لوگ زیادہ پروقار بنتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو نظر انداز کر دیتے ہیں عموماً وہ اپنی لڑکی کو دکھانے کی بھی اجازت نہیں دیتے اگر کوئی لڑکا شادی سے قبل منگیتر کو دیکھنا چاہے تو اسے حیا باختہ اور مغرب زدہ سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ بعض مسلمان اہل مغرب کی تقلید میں اتنا آگے نکل چکے ہیں کہ وہ لڑکے اور لڑکی کو منگنی سے قبل اور منگنی کے بعد خلوت وتنہائی اور اندر باہر آنے جانے کی عام اجازت دے دیتے ہیں جس کے برے نتائج سب کے سامنے ہیں اور بسا اوقات اس کا انجام انتہائی خطرناک نکلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں زیادہ تر عورتیں طلاق لے لیتی ہیں لیکن اس اسلامی معاشرے کے حالات اس کے بالکل برعکس ہیں۔

اسلام ہمیں جدید اصولوں سے ہم آہنگ ہونے سے منع نہیں کرتا لیکن ہمیں جدت کے نام پر تاریکیوں کی ان غاروں میں بھی اترنے کی اجازت نہیں دیتا جہاں فقط جنسی بدحالی کو پہنچے ہوئے انسان ماں، بہن اور بیٹی کے رشتے کو بھول جائے۔ جہاں ڈیٹنگ اور پیٹنگ جیسے گھناؤنے اصول رواج پا جائیں۔

آیئے اس کے بارے میں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ کیا خرافات ہیں؟

ڈیٹنگ اور پیٹنگ:

انگریزی الفاظ ہیں جو مغربی تہذیب کا تحفہ ہیں نوجوان لڑکے لڑکیوں میں وہاں پہلے ڈیٹنگ اچھی ہے اور پھر پیٹنگ، اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی سے پہلے جوان لڑکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکیاں آپس میں بے جھجک ملتے جلتے ہیں۔ سیر وتفریح کرتے ہیں تا کہ شادی سے قبل وہ ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکیں۔

☆..... پہلی ملاقات کی جھجک وقتی ہوتی ہے جو جلد ہی اپنائیت میں بدل جاتی ہے اسی وقت انہیں جاننا ہوتا ہے کہ ان کی پسند کیسی ہے۔ عادات کیسی ہیں زندگی کے بارے میں ان کا نظریہ کیا ہے؟

☆..... دوسرا قدم آگے بڑھاتے ہوئے وہ جسمانی دوری کو ختم کر دیتے ہیں ایک دوسرے سے لپٹنا، چومنا اس سلسلہ میں عام بات ہوتی ہے اس طرح کے عام جنسی کھیل کے ذریعہ وہ ایک دوسرے کو زیادہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆..... تیسرا قدم ایک دوسرے کو ٹٹولنے کا ہوتا ہے جس کے تحت وہ ایک دوسرے کے مخصوص جسمانی اعضاء کو چھونے اور ان کے ساتھ کھیلنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔

اس کے بعد انہیں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا وہ ایک کامیاب میاں بیوی بن سکیں گے؟ فیصلہ اگر ہاں میں ہو تو وہ شادی کر لیتے ہیں اور اگر اتنا لمبا، اتنا آزادانہ جنسی کھیل کھیلنے کے بعد وہ محسوس کریں کہ ان کا مزاج اور عادات آپس میں نہیں ملتیں تو کسی دوسرے جوان لڑکے یا لڑکی کے ساتھ یہی سلسلہ دوسری تیسری بار یا بہت بار چلتا رہتا ہے۔

(جنسی تعلقات)

شادی کرنے والے نوجوانوں سے ضروری گزارش

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! لڑکے لڑکی کو شریک حیات کا انتخاب والدین اور سرپرستوں کی اجازت ومشورہ کے بغیر کر لینا درست نہیں ہے۔ بلکہ اپنی پسند کے ساتھ ساتھ والدین اور ولی کی اجازت بھی ضروری ہے۔

ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ واقعتاً آج کے دور میں بعض نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے والدین کی رضا اور انہیں گوش گزار کئے بغیر اپنا شریک حیات منتخب کر کے رشتہ ازدواج قائم کر لیتے ہیں اور بعد میں ناتجربہ کاری کی وجہ سے ازدواجی کشمکش اور تناؤ میں پھنس کر خون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے آنسو روتے ہیں۔اس لئے ماں باپ کی رضا اور رائے کا ضروری ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ لڑکے لڑکیاں اپنی پسند کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں کی بھی رضا مندی اور خوشنودی کو مدنظر رکھیں۔

اس طرح ماں باپ اور ذمہ دار حضرات کو بھی چاہئے کہ محض اپنی صوابدید پر لڑکے لڑکی کے لئے شریک حیات کا انتخاب نہ کرلیں بلکہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے لڑکے لڑکی کی پسند ناپسند کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

یاد رکھیے! اسلام ایک حقیقت پسند ترقی یافتہ اور ترقی پسند مذہب ہے، اسلام تنگ نظر نہیں کہ لڑکے اور لڑکی کو ان کے مستقبل سے متعلق پسند ناپسند میں لب کشائی کا موقع نہ دے۔

اسلام ماں باپ کو اولاد کی مرضی معلوم کئے بغیر ایسی جگہ رشتہ ازدواج میں جھونک دینے کی اجازت نہیں دیتا کہ لڑکے اور لڑکی کو اپنے شریک حیات کی شکل وصورت اور عادات واخلاق کا ذرہ برابر بھی علم نہ ہو۔

والدین سے اور سرپرستوں سے ضروری گزارش:

اکثر مواقع پر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے لڑکی کی مرضی حاصل نہیں کی جاتی تعجب کی بات ہے کہ نکاح جو عمر بھر کے لئے دو شخصوں کا تعلق ہے جس کے ساتھ ہزاروں معاملات وابستہ ہیں وہ تعلق تو ہو کسی اور کا اور رائے ہو دوسرے کی، لڑکی لڑکا اپنی ناخوشی بھی ظاہر کرتے ہوں مگر ان سے ذرا بھی نہ پوچھا جائے اور زبردستی نکاح کردیا جائے، بعض دفعہ عین وقت تک ان میں سے ایک برابر انکار کرتا رہتا ہے مگر اس کو جبر کرکے خاموش کردیا جاتا ہے اور عمر بھر کی مصیبت میں اس کو جوت دیا جاتا ہے، کیا اس میں ہزاروں خرابیوں کا مشاہدہ نہیں کیا جاتا؟

بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ ناپسندیدگی کی حالت میں نکاح کردیا گیا پھر شوہر نے عمر بھر بیوی کی خبر نہیں لی اور سمجھانے پر صاف جواب دے دیا کہ میں نے تو اپنی رائے ظاہر کردی تھی جنہوں نے یہ عقد کیا ہے وہی اسکے ذمہ دار ہیں۔

ان قوانین سے اسلام کا منشا یہ ہے کہ شادی میں ان تمام ضروری امور کا لحاظ رکھا جائے جس کی وجہ سے آئندہ ملی جلی زندگی میں کوئی بدمزگی پیدا نہ ہونے پائے اور مقاصد نکاح اس رشتہ سے پوری طرح ادا ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منگنی اور اس کی حکمت

شادی کے لئے سب سے پہلا مرحلہ منگنی کا ہے اس میں لڑکے اور لڑکی کے گھر والے ایک دوسرے کے سامنے شادی کے لئے اپنی رضامندی و آمادگی کا اظہار کرتے ہیں اور اسباب و وسائل دستیاب ہونے اور حالات سازگار ہونے پر باہم نکاح کا معاہدہ کر لیتے ہیں۔

یہ شادی کا کوئی لازمی حصہ نہیں کہ پہلے منگنی کی تقریب کا انعقاد کیا جائے اور پھر کچھ عرصہ بعد نکاح و رخصتی عمل میں لائی جائے۔

منگنی کرنا محض جواز کی حد تک ہے۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں منگنی کی بجائے نکاح کا زیادہ رجحان تھا خود حضور ﷺ کی بعض ازدواج مطہرات کی رخصتی تقریب نکاح کے فوراً بعد منعقد ہوگئی اور بعض ازدواج مطہرات کی رخصتی قدرے تاخیر سے ہوئی۔

ہمارے معاشرے میں اگرچہ شادی سے قبل منگنی کے خلاف بہت سا مواد پایا جاتا ہے مگر آج کے دور میں پہلے منگنی کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ دونوں خاندانوں کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنے، جانچنے اور پرکھنے کا موقع مل جائے۔

اور لڑکا لڑکی بھی ایک دوسرے کے ظاہری خدوخال اور اخلاقی صورت حال سے واقف ہو جائیں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ ان کا ایک ساتھ رہنا ممکن ہے یا نہیں نیز معاشرے کے باقی افراد کو بھی معلوم ہو جائے کہ فلاں لڑکی فلاں لڑکے کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے وہاں کسی دوسرے کے لئے اس نسبت سے پیغام بھیجنا درست نہیں ہے۔

منگنی کی غلط رسومات

محترم اسلامی بھائیو! آج سے چالیس پچاس سال قبل منگنی کے موقع پر خاندان کے چند بزرگ افراد کی موجودگی میں صرف دعائے خیر کی جاتی اور چھوہارے، بتاشے اور لڈو تقسیم کئے جاتے تھے مگر یہ رسم مرور زمانہ کے ساتھ اب شادی کا اک ضروری حصہ بن گئی ہے اور اس موقع پر شادی کا سا سماں بندھ جاتا ہے۔

دونوں خاندانوں کے لوگ اس ابتدائی ملاپ پر زیادہ سے زیادہ اپنی خاندانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ثروت وشان وشوکت سے دوسرے کو مرعوب کرنے اور پہلی ہی تقریب میں دوسرے پر اپنی دھاک جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

منگنی کے فوراً بعد لڑکے، لڑکی کے خاندان میں لین دین اور تحائف کا تبادلہ شروع ہوجاتا ہے اور کوئی بھی تہوار ہو فریقین اس نئے بندھن کو مضبوط بنانے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دریادلی کا مظاہرہ کرتے ہیں، چھوٹی اور بڑی عید کے موقع پر تو خاص طور پر فراخدلی دکھائی جاتی ہے عیدین کے علاوہ بھی مختلف بہانوں سے مل بیٹھنے کا کوئی نہ کوئی اہتمام کیا جاتا ہے، منگنی جتنا عرصہ قائم رہے تحائف کے تبادلوں اور دعوتوں کا بجٹ اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے مجموعی اخراجات بہرحال سینکڑوں میں نہیں ہزاروں لاکھوں میں ہوتے ہیں۔

اور ایسی چیزوں کی پابندیاں جو دین نے بھی نہیں بتائیں، ہمارے معاشرے میں داخل ہوچکی ہیں اور اس کے خلاف کرنے کو پھر باعث عار جانا جاتا ہے، یہ سب منع اور گناہ ہے پھر ادلہ بدلہ کی وجہ سے دونوں طرف کے لوگوں پر بوجھ رہتا ہے اور بعض اوقات ایسی ناچاقیاں بھی ہوجاتی ہیں جن کی بناء پر منگنی ہی ٹوٹ جاتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! کیا یہ عقلمندی ہے کہ ایک سادہ عنوان کی چیز جو خود ایک مبارک عمل یعنی نکاح کا مقدمہ ہی تھا اس کو اتنے بکھیڑوں میں گھیر کر مستقل وبال کی صورت دی جائے؟

لہٰذا اس منگنی کے عنوان کو رسم نہ بننے دیا جائے۔ ہم نے یہ منگنی کے موضوع پر ایک مضمون تحریر کردیا ہے اللہ ﷻ کے فضل سے قوی امید ہے کہ اسے پڑھ کر آپ منگنی کے موقع پر ہونے والی غیر شرعی اور غلط رسومات سے بچنے کی کوشش کریں گے اور تمام مسلمانوں کو ان رسموں سے بچانے کے لئے محنت اور دعا بھی کریں گے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان کا مال اور اس کی صلاحیت ان غلط رسومات پر لگتی ہے جس کا نہ کوئی دینوی فائدہ ہے نہ اخروی۔ کاش! یہ مسلمان مرد وزن کا وہ مال جو شادیوں ومنگنیوں میں بلاضرورت خرچ ہوتا ہے اگر جمع کریں تو کتنے مدارس کھل جائیں، کتنی مساجد بن جائیں، کتنے دواخانے، ہسپتال، اسکول اور یتیم خانے کھل جائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونے کی انگوٹھی

ہمارے معاشرے میں یہ رواج بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ منگنی کے موقع پر لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں، یہ رواج اتنا عام ہو چکا ہے کہ اسے منگنی کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے جس میں دیگر قباحتوں کے ساتھ ایک قباحت یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی لڑکی کے لئے پہننا تو بلا کراہت جائز ہے مگر لڑکے کے لئے پہننا حرام ہے۔

☆.....حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونے کا استعمال حرام اور عورتوں کے لئے حلال قرار دیا گیا ہے''۔ (ترمذی)

☆.....صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب [سے روایت ہے کہ:

''حضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے''

☆.....حضرت عبداللہ بن عباس] سے روایت ہے کہ:

''حضور ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ''تم جہنم کی چنگاری ہاتھ میں ڈالنا چاہتے ہو''۔ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد کسی نے اس شخص سے کہا کہ انگوٹھی اٹھالو تو انہوں نے جواب دیا: ''خدا کی قسم! میں اسے نہیں اٹھا سکتا جبکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے پھینک دیا ہے۔'' (مشکوۃ شریف)

چاندی کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔ البتہ منگنی کے وقت جو انگوٹھی پہنائی جاتی ہے خواہ چاندی ہی کی کیوں نہ ہو شریعت میں اس کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

پیغام پر پیغام

منگنی کے سلسلے میں ایک بات کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر ایک شخص کسی لڑکی کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ رشتہ کی بات کر رہا ہو اور لڑکی والے اس رشتہ پر رضامند ہوں تو اس صورت میں دوسرے شخص کے لئے اس لڑکی سے رشتہ کی بات کرنا منع ہے۔

اس کے علاوہ یہ انتہائی بداخلاقی اور بدعقلی کی بات بھی ہے البتہ اگر پہلے سے پیغام دینے والا اپنے پیغام سے دستبردار ہو جائے یا لڑکی والے انکار کر دیں تو پھر دوسرے کے لئے بات چیت کا سلسلہ آگے بڑھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا دستبردار ہو جائے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

ہاں اگر پہلے سے پیغام دینے والا فاسق، فاجر اور بے دین ہو تو دوسرے کے لئے اپنے نام سے پیغام بھیجنا جائز ہے اس لئے کہ ایک لڑکی کو کسی فاسق، فاجر کے رحم و کرم پر چھوڑنے کی بجائے اس کے چنگل سے نجات دلانا مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔

شادی سے پہلے منگیتر سے ملاقات حرام ہے

منگنی ہو جانے کے بعد نکاح سے پہلے منگیتر اجنبی ہے منگیتر کا وہی حکم ہے جو نامحرم کا ہے، اسکے ساتھ تنہائی اور خلوت میں ملاقات کرنا، ٹیلیفون پر بات چیت کرنا، خط و کتابت کرنا، سیر و تفریح کرنا، پکنک منانا، اکٹھے گھومنا پھرنا یہ سب امور ناجائز ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☆.....حدیث پاک میں آتا ہے:

"جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو وہاں ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور موجود ہوتا ہے"۔

بہرحال منگیتر جتنی ہی کیوں نہ قریبی ہو وہ اپنے منگیتر کے لئے نامحرم ہی ہوتی ہے اصولی طور پر وہ اس کے کسی عضو کی طرف نہیں دیکھ سکتا مگر شریعت مطہرہ کا اصول ہے کہ بوقت ضرورت ممنوع چیز بقدر مباح ہو جاتی ہے اسی اصول کے پیش نظر شادی سے قبل ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نظر دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے تا کہ مطلوبہ مقاصد بھی حاصل ہو جائیں اور کوئی فتنہ بھی پیدا نہ ہو لیکن ان حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

منگنی کو توڑنا

منگنی چونکہ ایک معاہدہ ہے جو شادی کا دیباچہ یا تمہید ہوتی ہے اسے بھی دیگر معاہدات کی طرح پورا کرنا ایک اخلاقی فریضہ ہے۔

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷻ نے ایفائے عہد کے متعلق فرمایا ہے کہ:

''اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمان کو پورا کرو''۔ (المائدہ:۱)

☆.....ایک دوسری جگہ اللہ ﷻ کا ارشاد ہے کہ:

''وعدہ پورا کرو بلاشبہ وعدے کے متعلق پوچھا جائے گا''۔ (بنی اسرائیل:۳۴)

بہر حال منگنی ہو جانا ایک قسم کا عہد و پیمان ہے اسے حتی الامکان نبھانا چاہئے ورنہ بدعہدی ہوگی جو شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔ مگر بسا اوقات منگنی کے بعد فریقین میں سے کسی ایک کو زیادہ مناسب رشتہ مل جاتا ہے یا بسا اوقات منگنی کے دوران لڑکے، لڑکی میں کوئی ایسی خامی نظر آتی ہے جو بوقت منگنی معلوم نہ ہو سکی تھی یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منگنی کے بعد اختلافات پھوٹ پڑتے ہیں اور منگنی ٹوٹ جانے تک نوبت پہنچ جاتی ہے تو ایسے حالات میں منگنی برقرار رکھنے کی بجائے توڑ دینا مناسب ہوتا ہے۔

اسلام کا طریقہ نکاح

خطبہ نکاح کے بعد نکاح خواں دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا کر دولہا سے اور نابالغ لڑکے کی صورت میں اس کے ولی سے مخاطب ہو کر یوں کہے: ''میں نے فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر کے عوض تمہارے ساتھ کر دیا تمہیں قبول ہے؟ جواب میں دولہا یا ولی کہے میں نے قبول کیا''۔ چنانچہ اسی سوال و جواب اور بات چیت کا نام ایجاب و قبول ہے۔ ایجاب و قبول سے لڑکا، لڑکی رشتہ زوجیت میں منسلک ہو جائیں گے۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک غلط فہمی کا ازالہ

☆..... تین مرتبہ ایجاب وقبول یعنی بار بار قبول کرانا نہ واجب ہے نہ سنت موکدہ اس لیے بس لڑکے نے ایک مرتبہ کہہ دیا کہ میں نے قبول کرلیا ہے تو اتنا کہہ دینا انعقاد نکاح کے لیے کافی ہے تین مرتبہ قبول کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆..... نکاح کے وقت کلمہ پڑھوانا ضروری سمجھا جاتا ہے قابل غور بات یہ ہے کہ کلمہ اس وقت پڑھایا جاتا ہے جب کسی کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا مقصود ہو اس موقع پر بھی صرف ایک کلمہ ہی سے یہ سارا مقصد حاصل ہوجاتا ہے چھ کلمات کی ضرورت تو وہاں بھی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر احتیاطاً اور مصلحتاً پڑھوالیا جائے کہ یہ جاہل ہیں عین ممکن ہے کلمہ بھی صحیح نہ ہوگا اور زبان سے روزمرہ ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جن سے کفر و ارتداد اور اس وجہ سے نکاح صحیح نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کلمہ پڑھوانا ضروری ہے اکثر مشاہدہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والا کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا ہاں اگر مرد و عورت دین دار، پرہیزگار اور عبادت گزار ہوں تو ان سے کلمہ پڑھوانا ضروری نہیں ہے۔

گواہان نکاح

نکاح میں دولہا دلہن کا ایجاب وقبول گواہوں کی موجودگی میں ہونا ضروری ہے اور گواہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں جو بالغ، مسلمان اور صحیح العقل ہوں، گواہوں کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ نکاح پوشیدہ اور چوری چھپے نہ ہو کیونکہ گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا اور نہ از روئے شرع ایسے نکاح کا کوئی اعتبار ہے۔

یاد رہے! گواہ اور وکیل کا ایجاب وقبول کے وقت مجلس میں موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو اپنے کانوں سے سننا ضروری ہے۔ اگر گواہ تو بنا دیئے مگر کسی گواہ نے عقد نکاح کو پوری طرح نہیں سنا اور نہیں سمجھا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور دوبارہ نکاح کرنا لازمی ہوگا۔ اسی طرح وکیل یا قائم مقام کے ذریعہ نکاح صحیح ہونے کے لئے بالغ لڑکے اور لڑکی کا صراحۃً نکاح کی اجازت دینا ضروری ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلام میں تقریب نکاح انتہائی آسان ہے

محترم اسلامی بھائیو! اسلامی معاشرے میں نکاح جس قدر سادہ اور پاکیزہ تقریب تھی امتداد زمانہ کے ساتھ اسی قدر تکلفات سے بھرپور اور بداخلاقی کا گہوارہ بنتی چلی گئی ہے اسلام میں نکاح کے متعلق کیا ہی عمدہ احکامات اور تعلیمات ہیں لیکن ہم نے اپنی جہالت، جذبہ نمائش دولت اور رسم ورواج کی پرستش کے باعث اس کی شکل بگاڑ دی ہے۔

اللہ ﷻ نے انسان کے فطری تقاضے کو پورا کرنے کا جائز راستہ اتنا آسان کر دیا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی چنانچہ نکاح کے وقت خطبہ پڑھنا بھی کوئی لازمی شرط نہیں ہے البتہ سنت ضرور ہے اگر مرد وعورت بیٹھ کر ایجاب وقبول کر لیں اور دو مرد گواہ اس مجلس میں موجود ہوں تو بس نکاح ہو گیا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے حلال ہو گئے اللہ ﷻ نے انسان کی فطری خواہش کو پورا کرنے کا جائز راستہ اتنا آسان کر دیا کہ اس میں کوئی دشواری نہ رہے نکاح کے لئے نہ منگنی شرط ہے نہ مہندی، نہ تقریب شرط ہے اور نہ اجتماع۔

ہم نے نکاح کو مشکل بنا دیا ہے

شریعت نے نکاح کو جتنا آسان بنایا تھا ہم نے اس کو اتنا ہی مشکل بنا دیا ہے آج نکاح کرنا ایک عذاب ہے سالوں، مہینوں پہلے سے جب تک اس کی تیاری نہ کی جائے اور اس پر لاکھوں روپیہ خرچ نہ کیا جائے اس وقت تک نکاح نہیں ہو سکتا شادی کے موقع پر آپ کو ہر جگہ پورا نقشہ کسی ہندو کے گھر کا نظر آئے گا انہی کے طریقے اور رسمیں دیکھنے میں آئیں گی۔

یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ نکاح جیسا پاکیزہ معاملہ بھی غیر مسلموں کی ناپاک رسموں اور ملکی رواجوں سے محفوظ نہیں رہا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اس ملک کی غیر شرعی رسمیں جس کثرت اور شدت کے ساتھ مسلمانوں کے شادی بیاہ کے معاملات میں داخل ہو گئی ہیں اس نے نکاح کے اسلامی اور مسنون طریقے کو بالکل ہی اوجھل کر دیا ہے اور اب تو جس قدر رسمیں رائج ہیں یا پہلے رائج تھیں ان سب کا احاطہ کرنا بھی ناممکن ہو گیا ہے۔ تاہم اس موقع پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ رسموں کا ذکر کر دیا جائے تا کہ ان سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

☆..... حرام باجوں اور مزامیر کا استعمال کرنا،

☆..... ناچ گانے کا انتظام کرنا،

☆..... کٹھ پتلیوں کے کھیل جیسی لغویات کرانا،

☆..... گھر بار کی غیر معمولی اور اسراف کی حد تک زیبائش و آرائش کرنا جیسے دیواروں کو کپڑے سے ڈھانکنا،

☆..... بارات لے کر بلا ضرورت شہر میں پھرنا، دولہا کا شہر و آبادی میں ڈھول کے ساتھ یا گانے والوں کو اور گانے والیوں کو بارات میں شامل کرنا،

☆..... آتش بازی کے ذریعہ اپنا مال ضائع کرنا

☆..... بارات میں مردوں کے سامنے عورتوں کا جلوہ آرائی کرنا یہ سب چیزیں بہت ہی برائی کی ہیں اور حرام ہیں۔

اسی طرح یہ چیزیں بھی حرام ہیں:

☆..... سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا،

☆..... دولہا کا حریر یا زعفرانی رنگ کا یا کسبنا اور یا ریشمی کپڑا پہننا (مردوں کے لئے ایسے کپڑے شادی کے علاوہ بھی پہننے حرام ہیں)،

☆..... اجنبی عورتوں کا دولہا کے پاس آنا اور اسے ہاتھ لگانا یا اس کے ناک کان پکڑنا اور اس کے ساتھ بے حیائی کی باتیں کرنا،

☆..... عورتوں کا دولہا کو شکر کھلانا اور دودھ پلانا، یہ سب چیزیں حرام ہیں جن کا کتاب وسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان سے اجتناب کرنا انتہائی ضروری ہے۔

نکاح ایک عبادت ہے اور عبادت کو گناہ کی آمیزش سے پاک ہونا چاہئے، یہ عجیب بات ہے کہ عبادت بھی ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ حرام کام بھی ہو رہے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور نماز کے دوران ٹیپ پر گانا بھی لگا دے، اب نماز بھی ہو رہی ہے اور گانے بھی چل رہے ہیں کوئی شخص کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو لیکن وہ کم از کم نماز کے وقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہ سے پرہیز کرنے کی کوشش کریگا۔

نکاح کے عبادت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ نکاح کی محفل جو سنت کی ادائیگی کی محفل ہے اور ایک ثواب کی محفل ہے کم از کم اس محفل کو تو گناہوں سے پاک کیا جائے مگر آج ہم نے اس محفل کو ہر طرح کے گناہوں کا ملغوبا بنا دیا ہے، مرد و عورت کا آزادانہ میل جول ہو رہا ہے میوزک بج رہا ہے ساتھ میں نکاح کی عبادت بھی ہو رہی ہے، یہ کیسی حضور ﷺ کی سنت کی ادائیگی ہو رہی ہے؟

نکاح تو اس لئے کیا جا رہا ہے کہ انسان کی فطری خواہش کی تسکین کے لئے جائز طریقہ نکالا جائے، اگر اس میں گناہ کے کام کئے جائیں گے تو نکاح کے مقصد کے خلاف ہوگا اور اس کی حکمت اس لئے نکاح کی محفل میں گناہ کے کاموں سے پرہیز کیا جائے

نکاح کا اعلان اور اس کی حکمت

اسلامی قوانین عفت میں تمام فتنہ و فساد کے سرچشموں کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سوسائٹی اور سماج کے اندر جس چیز سے بداخلاقی نشو و نما پا سکتی ہے، حدود اللہ ﷻ کے اندر رہتے ہوئے اس کو بند کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نکاح کا اعلان بڑی حد تک ضروری سمجھا ہے کیونکہ اگر نکاح کا اعلان نہ ہو تو اس راستہ سے فتنوں کے سر اٹھانے کا اندیشہ ہے۔

نکاح کی صحت کی شرط یہ بھی ہے کہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس معاملہ کی گواہ ہوں جو نکاح کی مجلس میں موجود ہوں اور ایجاب و قبول اس طرح ہو کہ گواہ سن سکیں اور اولیٰ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ آدمی شریک ہوں۔

اگر نکاح کی شہرت ضروری قرار نہ دی جائے تو پھر لوگ چوری چھپی آشنائی اور ناجائز تعلق کو بھی نکاح کی صف میں لا کر ملا دیں گے اور اس طرح ایک چور دروازہ قائم ہو جائے گا۔

نکاح کی شہرت بذریعہ دعوت ولیمہ

نکاح کے اعلان کی ایک اور صورت اختیار کی گئی ہے جس کی دلچسپی اور پاکیزگی کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر ایک کو اعتراف کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے پاس شب باشی کے بعد دعوت ولیمہ مستحب ہے۔

حدیثوں میں دعوت ولیمہ کی خاص تاکید پائی جاتی ہے کہ خود حضور نور ﷺ نے بھی یہ دعوت دی ہے اور لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھلایا ہے۔

☆..... حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے جب آپ ﷺ نے عقد کیا تو بکری ذبح کی گئی اور اس کے گوشت سے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت ولیمہ کی۔
(بخاری شریف)

☆..... حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو حیس پکوایا اور لوگوں کو کھلایا۔
حیس ایک خاص طرح کا عربی کھانا ہوتا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی ملا کر بنتا ہے۔

☆..... بعض ازواج مطہرات میں اور کچھ فراہم نہ ہو سکا تو دو مد جو سے دعوت کی۔
(مشکوٰۃ وابن ماجہ باب الولیمہ)

☆..... حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دعوت ولیمہ کی تاکید فرمائی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ:

''مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دعوت ولیمہ کرو گو ایک ہی بکری سے ہو''۔ (بخاری، مشکوٰۃ وابن ماجہ باب الولیمہ)

محترم اسلامی بھائیو! بعض لوگوں نے اسی وجہ سے اس دعوت کو واجب کہا ہے مگر صحیح یہی ہے کہ سنت ہے یا مستحب جس کو جتنا ہو چند لوگوں کو سادہ کھانا کھلانے سے بھی ولیمہ ہو جائے گا۔ یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ قرض لے کر اور سود ادا کر کے روپے ملیں تو بھی ضرور لے اور دعوت ولیمہ کرے۔

دعوت ولیمہ کا قبول کرنا

غور فرمایئے! کہ دعوت ولیمہ کا ایک طرف حکم ہے اور دوسری طرف جن لوگوں کو دعوت ملے ان کو حکم ہے کہ ضرور دعوت ولیمہ میں شریک ہوں۔

☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''شادی میں جب کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو اس کو قبول کرنا چاہیے''۔

(بخاری، ابن ماجہ)

حضور ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ دعوت ایسی نہ ہونی چاہیے کہ مالداروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے بلکہ بھوکوں اور غریبوں کو بھی بلایا جائے۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں مالدار بلائے جائیں اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے''۔ (بخاری)

☆.....اور فرمایا:

''جس نے دعوت ولیمہ میں دعوت کے باوجود شرکت نہ کی اس نے اللہ ﷻ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔ (مسلم)

محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس دعوت کو کتنی اہمیت دی گئی ہے، اس میں اظہار خوشی کے ساتھ ساتھ ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ نکاح کی خوب شہرت ہو جاتی ہے اور کسی کو شک وشبہ کا موقع نہیں ملتا۔ اور اگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اعلان وشہرت کا بڑی حد تک مقصد یہی ہے کہ عفت وعصمت کی پوری طرح حفاظت عمل میں آئے اور کوئی اس راستہ سے ناجائز طور پر عفت وعصمت کی مٹی پلید نہ کر پائے اور نہ نکاح کا نام لے کر کوئی بدنیت کوئی دوسری کاروائی کر سکے اور ساتھ ہی جائز نکاح کے سلسلہ میں کسی کے دل میں شکوک وشبہات نہ رہ جائیں۔

خفیہ نکاح کرنے کے مفاسد

☆..... اس میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر یہ طریقہ رائج ہو جائے تو بہت سے مرد و عورت زنا میں مبتلا ہونے کے بعد حمل یا کسی کو اطلاع ہو جانے سے رسوائی ہوتے دیکھیں گے تو بہت آسانی سے خفیہ نکاح کے دعویٰ کی آڑ لے لیا کریں گے۔

☆..... بعض عام لوگوں کو خود بھی معلوم نہیں کہ نکاح صحیح ہونے کے لئے شہادت کا ادنیٰ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(کم سے کم) درجہ کیا ہے جب وہ کسی خفیہ نکاح کا سنیں گے اور خفیہ ہونے کے سبب ان کو گواہوں کا عدد معلوم نہ ہوگا تو تعجب نہیں کہ اس کا مطلب نکاح بغیر شہود (گواہوں کے بغیر) شہادت کے شرط نہ ہونے کا اعتقاد کرلیں اور کسی موقع پر عمل بھی کرلیں تو اس میں اعتقادی و عملی دونوں خرابیاں جمع ہوگئیں۔

☆..... ایک خرابی یہ ہے کہ خفیہ نکاح کے دعوے کے ذریعہ کسی ایسی عورت پر ظلم ہوسکتا ہے جس سے یہ نکاح کی خواہش رکھتا ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتی ہو، تو کسی وقت اگر اس کو شیطان گمراہ کرے تو وہ مردہ شخص کا نام لے کر دعویٰ کرسکتا ہے کہ ان کے سامنے خفیہ نکاح ہوگیا تھا اور اس دعویٰ کے بعد دو چار مددگاروں کی اعانت سے اس پر زیادتی کرے اور عام لوگ اس شبہ پر خاموش رہیں کہ نکاح والی عورت پر قبضہ کرنے کا حق ہے ہم کیوں تعرض کریں؟

☆..... ایک خرابی یہ ہے کہ منکوحہ عورت کی نسبت یہی دعویٰ اس طرح ہوسکتا ہے کہ دوسرے شخص کے اعلانیہ نکاح کے قبل کی تاریخ میں ہمارے نزدیک خفیہ نکاح ہو چکا تھا اور تعجب نہیں کہ انہیں مفاسد کے انسداد کے لئے شریعت نے اعلان نکاح کا حکم فرمایا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب چہارم

آدابِ مباشرت اور جنسی معلومات

اللہ تعالیٰ نے مرد وزن میں جنسی جذبات پیدا کیے ہیں جو عین جوانی اور بلوغت کے موقع پر خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ انہیں دبانا یا ختم کرنے کی کوشش کرنا یا غلط طریقوں سے جنسی تسکین حاصل کرنا اسلامی نقطہ سے بھی غلط ہے اور طبی نقطہ نظر سے بھی مضر صحت ہے۔

علمِ مباشرت اور غلط فہمیوں کا ازالہ

جنسی زندگی اور اس کی معلومات کے بارے میں ہمارے ہاں افراط وتفریط پائی جاتی ہے کہ اس کی معلومات فراہم کرنے سے فائدہ ہے یا نقصان۔ اس سے ازدواج زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس موضوع پر بات چیت کرنا جائز ہے یا خلاف شرع؟

ان سب غلط فہمیوں کا ازالہ عقلی وشرعی دلائل سے مندرجہ ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

☆..... بعض لوگوں کی تو اس سلسلہ میں بالکل بے خبری کی کیفیت ہوتی ہے اور اس پر بات چیت کرنا بھی خلاف شرع سمجھا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی عام طور پر ناخوشگوار ہوتی ہے۔

☆..... بعض لوگ اسے تلذذ کا ذریعہ بنا کر ہر وقت زیادہ بہتر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہر موقع پر ان کا موضوع گفتگو جنسی زندگی اور جنسی تسکین کے نت نئے طریقوں کی دریافت ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ یہ حد سے زیادہ بڑھا لیے گئے جنسی جذبات کی تسکین کے لئے کہیں برائی اور بدکاری کی راہ اختیار نہ کر لیں۔

☆..... بعض لوگوں میں ایک عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ جنسی معلومات سے فحاشی و عریانی کو مزید تقویت ملے گی جو پہلے ہی ایک سیلاب کی طرح ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے۔

بظاہر اس میں کوئی شک نہیں کہ مخرب اخلاق، گندے رسائل وجرائد اور فحش لٹریچر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یقیناً معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی کے اضافے کا سبب بنتے ہیں لیکن جنسی تعلیم سے متعلق معلومات بہم پہنچانا، برے نتائج وثمرات سے آگاہ کرانا، صحیح وفطری اصولوں سے واقف کرانا ہماری نئی نسل خصوصاً نوجوانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

☆..... بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جنسی معلومات سے ہر شخص واقف ہوتا ہے اس موضوع پر معلومات فراہم کرنے سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

یہ خیال غلط ہے کیونکہ ہمارے ہاں حالت یہ ہے کہ ایک نوجوان جب تعلیم مکمل کرکے فارغ ہوتا ہے اور عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اس کی جنسی معلومات صفر ہوتی ہیں سوائے ان غلط سلط اور بے ہودہ باتوں کے جو وہ اپنے دوستوں کی محفل میں سنتا ہے اگر درست ہی تسلیم کرلیا جائے کہ جنسی معلومات سے ہر شخص واقف ہے تو پھر بھی فطرت کے وضع کردہ قوانین کے مطابق بحسن وخوبی انجام دینے کے مفید پہلوؤں اور خلافِ فطرت و خلافِ شرع مباشرت کے نقصان دہ پہلوؤں سے بہت کم لوگ واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا ازدواجی زندگی کو خوشگوار اور پرجوش بنانے کے لئے جنسی عمل اور مباشرت کا علم ایک اہم و بنیادی کردار کی اہمیت رکھتا ہے۔

☆..... ماہر جنسیات جاحظ کہتے ہیں کہ:

> ”ہر نئے شادی شدہ جوڑے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مباشرت کے مسئلے میں غور کریں اور اس سلسلے میں جس بات سے ناواقف ہوں اسے سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کے متعلق معلومات دریافت کریں حتیٰ کہ باریک باتیں بھی معلوم کریں کیونکہ بہت سی ناکام شادیاں یا وہ شادیاں جن کا انجام جدائی، علیحدگی یا طلاق پر ہوتا ہے عموماً وہ مرد وعورت کے درمیان جنسی تعلق کی اہمیت سے ناواقفیت، ناتجربہ کاری، جنسی ہم آہنگی اور یکجہتی کے فقدان کا نتیجہ ہے“۔

اس لئے کوئی ایسا شخص جس کی عنقریب شادی ہونے والی ہے، اس کے لئے جنسی معلومات کا حصول بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک شخص جب کسی کام میں مشغول ہوجاتا ہے تو اس پر اتنے علم کا حاصل کرنا فرض ہوجاتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ اس فعل میں حرام کے ارتکاب سے بچ سکے معلوم ہوا کہ مسلمان پر تمام علوم کا حاصل کرنا فرض نہیں ہے بلکہ مسلمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پران امور کے متعلق معلومات حاصل کرنا فرض ہے جن کی ضرورت اس کو اپنی زندگی میں پڑتی ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو۔ کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ وہ معلومات جو ادائیگی فرض کا سبب بنے ان کو حاصل کرنا فرض ہے اور جو علم ادائیگی واجب کا سبب بنے اس علم کو حاصل کرنا واجب ہے۔

اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ''افضل ترین علم موجودہ درپیش امور سے آگاہی حاصل کرنا ہے اور افضل ترین عمل اپنے احوال کی حفاظت کرنا ہے''۔

☆..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے''۔ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

''اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں کو وقت پر ضروری مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہو گیا اور ہر اُس چیز کا علم ضروری ہو گیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں اور جب نماز کا وقت آ گیا تو اس پر نماز کے احکام جاننا واجب ہو گیا اور جب ماہ رمضان آ گیا تو اس کو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا اور جب مالک نصاب ہونے سے پہلے مر گیا تو زکوٰۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گناہ گار نہ ہوا، اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض ونفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جاننا واجب ہو جاتا۔ علیٰ ھذا القیاس''۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل)

☆.....اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمت الرحمٰن درمختار کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ:

''جان لیجئے! علم سیکھنا اور اسے حاصل کرنا فرض عین ہے اور اس سے مراد اتنی مقدار ہے کہ جس کی دین میں ضرورت پڑتی ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان مرد و عورت کو شادی کے متعلق ہر طرح کی معلومات حاصل کرنا فرض ہے کہ کن حالتوں میں مباشرت کرنا حرام ہے اور کس حد تک کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنے کی اجازت ہے۔

☆.....کس جگہ اور کس طرح دخول کرنا جائز ہے۔

☆.....کس طرح میاں بیوی کو شادی کی پہلی رات ایک دوسرے کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور اس کے بعد مباشرت کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب کیا ہیں۔

☆.....مباشرت کس نیت سے کرنی چاہئے۔

☆.....مباشرت سے پہلے کیا کرنا چاہئے اور بعد میں کیا کرنا چاہئے۔

☆.....بیوی اگر کسی وقت مباشرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو شوہر کو کیا کرنا چاہئے۔

☆.....مباشرت میں شوہر اگر بیوی سے پہلے فارغ ہو جائے تو وہ کیا کرے۔

☆.....مباشرت میں کتنا وقفہ ہونا چاہئے۔

☆.....کثرت مباشرت کے نقصانات کیا ہیں۔

☆.....مباشرت شرعی و طبی اعتبار سے کب اور کس وقت کرنی چاہئے۔

☆.....شوہر کے کیا فرائض ہیں۔

☆.....بیوی کے کیا فرائض ہیں۔

لہٰذا شادی کے بعد میاں بیوی کو ازدواجی زندگی میں جو امور درپیش آتے ہیں دونوں کا اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ان امور کے متعلق معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس سلسلہ میں بالکل بے خبر ہوں گے تو لازمی بات ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی ناخوشگوار ثابت ہوگی۔

جنسی معلومات حاصل کرنے کی دو صورتیں

☆..... جنسی معلومات کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ایسے دوست احباب کا تعاون حاصل کریں جو اس سلسلہ میں صحیح معلومات رکھتے ہوں اور تجربہ کار بھی ہوں۔

☆..... دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق اسلامی اور تحقیقی کتابوں کا براہ راست مطالعہ کریں۔ جنسی معلومات کے متعلق ہمیں قرآن وسنت سے بھی بہت واضح رہنمائی ملتی ہے لیکن یہ معلومات وعلم لذت کے لئے نہیں بلکہ بقدر ضرورتِ شرعی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کے بعد جائز لطف اندوزی کی آزادی

اسلام ہی ایک سائنٹیفک اور مکمل مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے زندگی کے جنسی شعبہ میں بھی انسان کو اس کی مرضی پر عمل کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑا بلکہ یہاں بھی اسلام نے اپنی خوشگوار ہدایات پیش کی ہیں۔

جنسی جذبات کی تسکین کے لئے اسلام نے شادی کا حکم دیا ہے اور شادی کے بعد میاں بیوی کو کھلی اجازت دی گئی ہے کہ وہ آپس میں جب اور جیسے چاہیں جنسی سکون حاصل کریں اور اس سلسلہ میں کوئی ادنیٰ رکاوٹ بھی باقی نہیں رکھی گئی اور نہ دوسروں کی رکاوٹ برداشت کی گئی ہے۔

☆..... باہمی لطف اندوزی میں دن رات کی کوئی قید نہیں۔

☆..... جاڑا، گرمی کا کوئی سوال نہیں۔

☆..... بہار و خزاں کی کوئی شرط نہیں۔

☆..... برسات اور غیر برسات کی کوئی بات نہیں۔

☆..... نہ کسی غیر شرعی مداخلت کی گنجائش ہے۔

لہٰذا یہ ہر شخص کے جنسی جذبات پر منحصر ہے کہ وہ اپنی عمر، صحت، وقت اور دیگر لوازمات کے حوالے سے کب اور کتنا استفادہ کرتا ہے۔

بعض حالتوں میں مباشرت کی ممانعت

شرعی اعتبار سے بس اتنی پابندی ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں اور رمضان میں روزہ کی حالت میں، عورت کے ساتھ جماع نہ کیا جائے اور اس کے علاوہ ایک یہ پابندی ہے کہ عورت کے ساتھ غیر فطری جگہ (دبر، پاخانہ کی جگہ) میں دخول نہ کیا جائے۔ ان حالتوں کا تفصیلی بیان مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی پابندی نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزہ کی حالت میں مباشرت حرام ہے

پورے سال میں ایک مہینہ رمضان کا آتا ہے جس میں روزہ دونوں میاں بیوی پر فرض ہے اور حالت روزہ میں مباشرت کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن باہم گفتگو اور دلچسپی کی باتوں کی ممانعت نہیں کی گئی ہے۔ اور مباشرت کی ممانعت کا تعلق بھی صرف حالتِ روزہ کی حد تک ہے۔ افطار کے بعد رمضان میں بھی مباشرت کرنے کی آزادی ہے۔

☆.....اللہ ﷻ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

''روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس''۔ (البقرۃ:۲۔۱۸۷)

اس آیت میں رمضان کی راتوں کا نام لیا گیا ہے۔ ایک دوسری آیت میں تذکرہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد میاں بیوی سے اور بیوی میاں سے ہر طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اس طرح جس طرح کھانے پینے کی عام اجازت ہے۔

☆.....اللہ ﷻ تعالیٰ فرماتا ہے:

''تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر''۔ (البقرۃ:۱۸۷)

رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ عورت کو حکم ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت حاصل کیے روزہ ہی نہ رکھے کہ کس وقت شوہر کو اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

روزہ کی حالت میں بوسہ لینا

حالت روزہ میں میاں بیوی کے باہمی بوسہ و کنار سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جماع نہ کیا جائے۔

☆..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''اللہ کے رسول ﷺ حالت روزہ میں اپنی بیویوں سے بوس و کنار کرتے اور ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے جسم سے جسم ملالیا کرتے تھے اور حضور ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی حاجت پر قابو رکھنے والے تھے"۔ (بخاری شریف)

روزے کے دوران بوسہ لینے کی مناسبت سے ہم عرض کریں گے کہ جو مرد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور اسے صحبت کر لینے کا اندیشہ ہو تو ایسے شخص کو بوس و کنار سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ورنہ اس حالت میں صحبت کر لینے کی وجہ سے کفارے کے طور پر اسے دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے یا بصورت دیگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

حیض و نفاس و استحاضہ کا بیان

دو موقعے ہیں جن میں عورت قدرتی طور پر گندگی میں مبتلا رہتی ہے ان دونوں میں بھی مباشرت سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ گندگی کا زمانہ ہوتا ہے طبعاً ایسے وقت میں عورت کے ساتھ مباشرت کرنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور بہت سے مہلک امراض کے پیدا ہونے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔

☆..... بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو "حیض" کہتے ہیں۔

☆..... بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہو اس کو "نفاس" کہتے ہیں۔

☆..... بیماری کی وجہ سے جو خون آتا ہو اس کو "استحاضہ" کہتے ہیں۔

☆..... حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ اگر تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا، تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ یوں ہی دس دنوں سے زیادہ جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

☆..... نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر ایک گھنٹہ بھی خون آ گیا تو وہ نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد خون آیا تو وہ نفاس نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہے۔

☆..... دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے۔ ایک حیض ختم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا۔ اور پھر پندرہ دن سے پہلے ہی خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ یوں ہی حیض ونفاس کے درمیان بھی کم سے کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم میں خون آ گیا تو وہ استحاضہ ہے۔

☆..... حیض ونفاس کی حالت میں عورت سے ہمبستری کرنا حرام بلکہ ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کے کسی عضو کا چھونا جائز نہیں۔ ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنہ سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھونا اور بوسہ لینا جائز ہے۔ (عالمگیری ج 1 ص 37)

☆..... حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلائے۔ بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ غلبہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔

☆..... حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ صحبت کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گناہ گار ہوگا۔ اس پر توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر شروع حیض ونفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار۔ اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔ تا کہ خدا کے غضب سے امان پائے۔
(عالمگیری ج 1 ص 37)

☆..... حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا تو ختم ہوتے ہی اُس (بیوی) سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔ اگر چہ ابھی غسل نہ کیا ہو لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔ (عالمگیری ج 1 ص 37)

☆..... اگر دس دن سے کم میں حیض بند ہو گیا تو جب تک عورت غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں وہ حیض سے پاک ہوئی نہ گزر جائے عورت سے صحبت کرنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

☆..... حمل کی حالت میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... حیض کے چھ رنگ ہیں:

1 کالا 2 سرخ 3 سبز 4 پیلا 5 گدلا 6 مٹیلا۔

سفید رنگ کسی حالت میں بھی حیض نہیں ہے۔

☆..... حیض کی طرح نفاس بھی چھ رنگوں کا ہوتا ہے،

1 کالا 2 سرخ 3 پیلا 4 سبز 5 گدلا 6 مٹیلا

حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت حرام ہے

اسلام چونکہ ایک فطری و پاکیزہ مذہب ہے اس لئے اس نے اپنے تمام احکام وتعلیمات میں ہر طرح کی ظاہری و باطنی صفائی کا لحاظ رکھا ہے اور ان تمام امور سے روکا ہے جن سے کسی بھی قسم کا جسمانی و روحانی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ حیض کے بارے میں بھی اسلام نے جو احکام دیئے ہیں ان سے طہارت پسندی اور اصول صحت کی نگہداشت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مرد و عورت جب تنہائی میں یکجا ہوتے ہیں تو مرد کے اندر مباشرت کا جذبہ بڑی شدت کے ساتھ ابھرتا ہے اور اس وقت بعض مرد بڑی بے صبری کے ساتھ عورت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بسا اوقات بیوی بحالت حیض ہوتی ہے تو اس درندگی سے عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ منع بھی کرتی ہے مگر احکام الٰہی ﷻ کی ناواقفیت اور اس کے نقصانات کا علم نہ ہونے کے باعث عورت کے انکار کا لحاظ نہ کرتے ہوئے مرد مباشرت کر لیتے ہیں۔

جب کہ قرآن عظیم نے صاف الفاظ میں حالت حیض میں مباشرت کرنے سے روکا ہے اور حرام قرار دیا ہے۔

☆..... اللہ ﷻ نے فرمایا:

"اور تم سے پوچھتے ہیں کہ حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو"۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۲)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... قرآن حکیم کے اس حکم کے بارے میں جدید علم طب نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ:

''حیض سے خارج شدہ خون میں ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے جو اگر جسم کے اندر رہ جائے تو صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ دوران حیض عورت کے اعضاء خونِ حیض کے مجمع ہونے سے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اعصاب داخلی غدود کے سیلان کے باعث اضطراب میں ہوتے ہیں۔

اس لئے حالت حیض میں جنسی اختلاط مضرت اور کبھی حیض کی رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے اور بعد میں مزید خرابیاں سوزش رحم وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور موجودہ زمانے میں ایڈز نام کی انتہائی خطرناک بیماری جو معرض وجود میں آئی ہے وہ بھی اس قسم کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے''۔

☆..... طب جدید اور میڈیکل سائنس سے ثابت ہوتا ہے کہ حیض کے دنوں میں مباشرت کرنے سے حسب ذیل امراض لاحق ہوتے ہیں:

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے عورتوں کی اندام نہانی میں شدید درد پیدا ہو جاتا ہے۔

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی رحم کے اندر بیضہ دانی میں یا مقعد میں تیز سوزش اور جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے بے حد تکلیف ہوتی ہے''۔

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے بسا اوقات بیضہ دانی خراب ہو جاتی ہے۔ اور بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے حیض کا فاسد مواد مرد کے عضو تناسل میں پیوست ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے پیشاب کی نالی میں آتشک، سوزاک اور شدید جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی یہ زہر خصیہ تک پہنچ کر سخت تباہی کا باعث بن جاتا ہے اور مرد بے اولاد رہ جاتا ہے۔

☆..... حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے کبھی عورت کے خون میں ''زہری''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نامی بیماری کے جراثیم ہونے کی وجہ سے مردنامردی کا شکار ہو جاتا ہے۔

بہر کیف دوران حیض مباشرت کرنے سے مرد یا عورت دونوں کی صحت برباد ہو جاتی ہے اور اس کی اذیت و تکلیف بھی بہت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین کے جملہ اطباء اور جدید معالجین نے اس مدت میں بیوی سے مباشرت نہ کرنے کی سخت تاکید کی ہے۔ قرآن کریم نے جو حکیم وذات واحد کی طرف سے اتارا گیا ہے بہت پہلے سے اس بات کی صراحت کر رکھی ہے۔

اسلام نے ہم کو احکام الٰہی ﷻ کے ذریعہ ایسی مذموم حرکات سے روکا ہے جن سے فریقین کو طرح طرح کی مہلک بیماریاں اور امراض خبیثہ سوزاک و آتشک وغیرہ لاحق ہو جاتے ہیں جن کا خمیازہ تمام عمر بھگتنا پڑتا ہے بلکہ اولاد پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اولاد مجذوم یعنی کوڑھی ہو جاتی ہے۔

حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ لیٹنے کی اجازت

اسلام توہمات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اس کے احکامات فطری اور علمی حقائق پر مبنی ہیں اس لئے انسانی اور حیوانی زندگی کو متوازن بنانے کی ہدایات دیتا ہے کہ جن پر عمل کرنے سے سماج فلاح و بہبود سے بہرہ ور ہوتا ہے اور کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتا۔

بعض مذاہب میں عورت کو حالت حیض میں اس درجہ ناپاک سمجھا جاتا کہ اسکے ہاتھ کا کھانا، پینا اور ساتھ لیٹنا ممنوع سمجھا جاتا مگر اسلام میں سوائے مباشرت، عورت کے ساتھ لیٹنے اور بوسہ و کنار کرنا جائز ہے۔ مگر عورت کے زیر ناف حصہ کو یعنی ناف سے لے کر گھٹنوں تک برہنہ نہ کریں۔

یہود حائضہ عورتوں کے ساتھ نہ کھاتے پیتے تھے اور نہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے بلکہ ان کو گھر سے نکال دیتے تھے اور نصاریٰ حیض و ماہواری کی پرواہ کئے بغیر عورتوں سے مباشرت کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ سے حائضہ عورتوں کے ساتھ سلوک و برتاؤ اور جنسی معاملات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بارے میں حضرات صحابہ نے سوال کیا کہ آخر اس میں حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے ؟اتنا سوال کرنا تھا کہ مندرجہ ذیل آیت نازل ہوگئی:

☆.....اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا''۔ (البقرۃ:۲۲۲)

مگر یہود نے حائضہ عورتوں سے الگ رہنے کا مطلب یہ سمجھ لیا کہ ان کے ساتھ رہنا سہنا جائز ہی نہیں۔

☆.....چنانچہ حضور ﷺ نے مذکورہ آیت کا مندرجہ ذیل مفہوم واضح فرمایا جسے علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں:

''میں نے عورتوں سے حالت حیض میں مباشرت سے باز رہنے کا حکم دیا تھا عجمیوں کی طرح انہیں گھر سے نکال دینے کا حکم نہیں دیا تھا''۔

چنانچہ یہودیوں نے جب یہ بات سنی تو کہا اس شخص نے ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرنے کی ٹھان لی ہے۔

☆.....پھر حضور ﷺ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی جسے علامہ قطب الدین نے ''مظاہر حق'' میں یوں لکھا ہے:

''اللہ ﷻ نے ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کشی کرنے اور ان سے مقاربت نہ کرنے کا جو حکم دیا تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں مباشرت نہ کیا کرو اس کے علاوہ تمام چیزیں جائز ہیں یعنی ان کے ساتھ کھانا، پینا گھروں میں رہنا سہنا، لیٹنا بیٹھنا یہاں تک کہ عورت کے ناف کے اوپر کے حصہ سے اپنا بدن ملانا یا ہاتھ لگانا سب چیزیں جائز ہیں''۔

☆.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''جب ہم میں سے کوئی حالت حیض سے ہوتی تو حضور ﷺ اسے حکم دیتے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ لنگوٹ باندھ لیتی اور آپ ﷺ اس سے جماع کے علاوہ میل ملاپ کرتے"

(بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! حیض ونفاس کے دنوں کے بعد پھر کوئی رکاوٹ نہیں ہے، ان چند دنوں میں عورتیں آرام کر کے تازہ دم ہو جاتی ہیں اور حیض کے بعد ان میں حمل کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ ان مواقع کے علاوہ اگر کوئی طبعی قباحت پیش نہ آئے تو ہر وقت زن وشوہر باہم مل سکتے ہیں اور تسکین نفس حاصل کر سکتے ہیں اس سے زیادہ آزادی اس باب میں اور کیا مل سکتی ہے؟

☆..... یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بقول اطباء:

"عورت کو ہر مہینے میں ایک یا دو مرتبہ حیض سے پہلے اور بعض کو حیض کے بعد شہوت کی ایک خاص لہر اٹھتی ہے اس وقت وہ صحبت کے لیے بیتاب ہوتی ہے مگر فطری حیاء کے سبب زبان سے کچھ کہنے کے بجائے اطوار و انداز سے اظہار کرتی ہے"۔

مرد کو چاہیے کہ ایسے وقت کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس وقت اس کی خواہش کو ضرور پورا کرے اس سے محبت بڑھے گی اور لطف بھی خوب آئے گا۔

﴿خواتین حیض ونفاس کی تفصیل ہماری کتاب "تحفہ دلہن" میں ملاحظہ فرمائیں﴾

بیوی کے ساتھ لواطت کرنا حرام ہے

اسلام نے بیوی کے ساتھ لواطت یعنی بیوی کے مقعد میں دخول کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے، عورت مرد کے لئے بمنزلہ کھیتی کے ہے، اس کھیتی سے مرد کو متمتع ہونے کا حق ہے اسی لئے عورت سے جو اولاد ہوتی ہے وہ بھی باپ ہی کی کہی جاتی ہے۔ اور قرآن پاک میں اس کا ذکر یوں آیا ہے کہ:

☆..... اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو"۔ (البقرۃ:۲۲۳)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس آیت میں اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ مقاربت میں کسی خاص شکل یا ہیئت کی پابندی ضروری نہیں ہے البتہ کھیتی کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ پیداواری کی حدود تک یہ حکم محدود ہے۔ اسی وجہ سے لواطت حرام ہے کیونکہ یہ تو انسانی تخم کی بربادی ہے نہ کہ اس کی کاشت۔ لیکن بعض لوگ قرآن پاک کی اس آیت سے غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں، اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے آیت میں ''کھیتی'' ہی کا لفظ کافی ہے۔ علاوہ ازیں صحیح حدیثوں میں بھی ہے کہ غیر فطری استعمال خواہ بیوی ہی کے ساتھ ہو قطعی حرام ہے۔

قرآن کریم عورت کی تعریف یہ کرتا ہے کہ وہ شوہر کے لیے کھیتی کی طرح ہے۔ اس کے لیے افزائش و پرورش کی جگہ اور اس کے بچوں کے پھلنے پھولنے کا ٹھکانا ہے۔

قرآن پاک کا ترتیب دیا ہوا یہ نقشہ عورت کے روپ میں نگاہوں کے سامنے ایک زمین کا منظر پیش کرتا ہے جو پوری طرح آراستہ و پیراستہ اور کھیتی کرنے والے کے لیے بالکل تیار ہو، اس کا کام بس یہ ہے کہ وہ بیج بوئے اس کی مناسب نگہداشت اور حفاظت کرے اور پیداوار کے لیے مضر چیزوں کو الگ کرتا رہے۔ خودرو جھاڑیوں کو نوچ کر پھینکتا رہے اور جب تک وہ ایسا کرے گا پھل پھول اور افزائش اپنی بہار پر ہوگی۔ قرآن نے ایک دوسری جگہ اس کی صراحت کی ہے کہ عورت کے آگے یعنی فرج میں ہی آنا چاہیے۔

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے کہ:

''تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم کیا''۔ (البقرۃ: آیت ۲۲۲)

اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ حکم صرف مقام کاشت میں ہے کہ اس حصہ میں نہیں جو حیوانوں میں بھی نہیں پایا جاتا اور جس کی وجہ سے آدمی انسانیت کو پامال کرتا ہوا بہائم سے بھی نیچے گر جائے۔ علاوہ ازیں صحیح حدیثوں میں بھی واضح طور پر اس فعل سے روکا گیا ہے۔

☆.....حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''جو شخص کسی مرد سے اغلام کرے یا کسی عورت سے لواطت کرے اللہ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا''۔ (ترمذی)

☆.....حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھتا جو اپنی بیوی کے سرین میں دخول کرتا ہے''۔ (نسائی)

☆.....ابن عمر] سے کسی نے عرض کیا کہ:

''ہم کنیزیں خریدتے ہیں تو ان سے تحمیض کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تحمیض کیا ہے؟ کہا ہم ان کے سرین میں دخول کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افوہ! کیا کوئی مسلمان ایسا بھی کرے گا؟ (نسائی)

☆.....حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اللہ عزوجل حق بات کہنے میں شرم نہیں فرماتا یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی لہٰذا تم عورتوں کے پائخانہ کے مقام میں نہ آؤ''۔ (ابن ماجہ)

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانتا ہے یا اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا پائخانہ کے مقام پر مباشرت کرتا ہے تو یقیناً اس نے شریعت کا انکار کر دیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے''۔

☆..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں بے شمار دلائل سے یہ یقین ہو چکا ہے کہ عورتوں سے دُبر (یعنی پاخانہ کا مقام) میں جماع کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور ہم کو پختہ یقین ہے کہ یہ حرام ہے''۔ (سیر اعلام النبلاء)

جائے مقعد میں دخول نہ کرنے کی وجوہات

☆..... یہ فعل کرنا حکمت خداوندی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے تجاوز کرنا ہے کہ بچے کی جائے پیدائش میں دخول کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اور اسی کو وہ کھیتی سے تعبیر کرتا ہے، پاخانہ کی جگہ اس سے مراد نہیں کیونکہ جب شرمگاہ میں حیض کے خون کا گزر ہوتا ہے تو ہم بستری حرام ہو جاتی ہے، تو پھر پاخانہ کے مقام کو کیونکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

استعمال کیا جاسکتا ہے جو کہ سراسر گندگی کا ٹھکانا ہے۔اور ویسے بھی اس انتہائی گندی جگہ کو استعمال کرنا انسانی طبیعت اور فطرت گوارا نہیں کرتی۔ کیونکہ یہ جگہ گوز اور پاخانہ کی ہے جس کی طرف آدمی کا دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا۔

☆..... اس فعل سے نکاح کے بعض مقاصد ہی ختم ہو جاتے ہیں مثلاً نکاح کے مقاصد میں ایک مقصد افزائش نسل کا بھی ہے اور اس فعل سے نسل منقطع ہوتی ہے۔

☆..... یہ فعل عورتوں کے ساتھ کرنا اغلام بازی کا سبب بنتا ہے۔

☆..... اس فعل سے میاں، بیوی، دونوں کے اندر سے محاسن نکل جاتے ہیں اور ان پر شر اور غالب ہو جاتا ہے۔اور دونوں میں سخت نفرت پیدا ہو جاتی ہے ۔ایک دوسرے سے پیار محبت ختم ہو کر بغض و دشمنی اور دل کے اندر رنج و غم اور حزن و ملال جاگزیں ہوتا ہے اور دوری کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جبکہ فعل مباشرت یعنی جائے پیدائش میں دخول کرنے سے میاں بیوی دونوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے محبت بڑھتی ہے۔ کیونکہ مرد اپنی بیوی سے ہم بستری کرے یہ عورت کا مرد پر حق ہے لیکن پاخانہ کے مقام میں دخول کرنے سے عورت کا یہ حق ادا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ عمل عورت کے لئے سخت نقصان دہ اور تکلیف کا باعث ہے۔

☆..... یہ فعل مردوں کے حق میں بھی سخت مضر ہے۔یہی وجہ ہے کہ حکماء اور اطباء اس سے سختی سے منع کرتے ہیں، اس لئے کہ شرمگاہ کے اندر مادہ کو جذب کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہوتی ہے اور پاخانہ کے راستہ میں رطوبت جذب نہیں ہو سکتی۔ اس فعل کے دوران تھکا دینے والی حرکتوں کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل کرنے سے عضو تناسل کو ضرورت سے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔

☆..... اس فعل سے عضو تناسل آگے سے موٹا اور پیچھے سے پتلا ہو جاتا ہے۔ اور عضو تناسل کی جڑ کمزور ہو جاتی ہے اور سپاری نیچے کی طرف لٹک جاتی ہے۔

☆..... اس فعل سے عضو تناسل کو لواطت کی عادت پڑ جاتی ہے اور مرد کی مکمل توجہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوبصورت لڑکوں کی جانب ہو جاتی ہے۔

☆..... اس فعل سے چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور نور سلب ہو کر منہ پر ایسی وحشت، لعنت اور پھٹکار برستی ہے جس کا اثر فوری نمایاں ہوتا ہے اور معمولی فراست والا بھی اسے بخوبی پہچان سکتا ہے اور یہ ہونا بھی چاہیے کیونکہ اس فعل کے بعد فاعل و مفعول کی اصلاح اور درستی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ سچی توبہ اور خدا سے رو کر مغفرت طلب کی جائے۔ اس کے سوا نجات ممکن نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے ساتھ بھی ہم جنسی کی حرمت پر تمام علما و حکما کا اتفاق ہے عقل سلیم اور ذوق لطیف کا تقاضا بھی یہی ہے اور صحت و تندرستی کے اصول بھی اس کے متقاضی ہیں عصر حاضر میں جن قوموں اور حکومتوں نے اس فعل قبیح کو جائز اور قانون کے مطابق قرار دیا ہے ان کی نظر میں عفت و عصمت اور طہارت و پاکیزگی کی وہ اہمیت نہیں ہے جو اسلام کے یہاں پائی جاتی ہے یہ لوگ جنسی جذبات کو کسی ایسی راہ پر لگانا ہی نہیں چاہتے جس سے ملک و قوم کی تعمیر ہو سکے۔

ان چند پابندیوں کے علاوہ اسلام نے میاں بیوی کو اس کا پورا موقع دیا ہے کہ شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے جیسے چاہے جنسی سکون حاصل کریں لیکن ہر مسلمان مرد و عورت کو ان پابندیوں کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا فرض ہے۔

دولہا دلہن شادی والا دن کیسے گزاریں؟

ہمارے ہاں عموماً رخصتی رات کو بہت لیٹ ہوتی ہے، گھر پہنچتے پہنچتے رات کے دو تین بج جاتے ہیں، دولہا دلہن تھک کر چور ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے دولہا اور دلہن کو چاہیے کہ رخصتی والا دن اس طرح نہ گزاریں کہ دونوں بالکل تھکے ہوئے ہوں اور آرام کا کوئی موقع نہ ملا ہو، بلکہ دن میں موقع نکال کر کچھ وقت آرام کر لینا چاہیے تاکہ دونوں کی ملاقات کے وقت طبیعت میں انبساط و شگفتگی اور بدن میں تازگی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دولہا دلہن کے سونے کا کمرہ کیسا ہو؟

سونے کے کمرے میں مندرجہ ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

☆..... یہ ایک ایسا کمرہ ہونا چاہیے جہاں سے آواز دوسرے کمروں تک نہ پہنچ پائے۔ کیونکہ یہ بات سب پر عیاں ہے کہ مباشرت کے دوران آوازیں جذبات میں ہیجان پیدا کرتی ہیں ایک نئے شادی شدہ جوڑے پر اس خوف کا بہت ہی برا اثر پڑتا ہے کہ ان کی آوازیں اور لوگ بھی سن لیں گے، یہ خوف ان کے جذبات کو سرد کر دیتا ہے اور اس خوف اور جھجک کے ملے جلے اثرات کی وجہ سے بسا اوقات انتشار نہیں ہوتا یا عین مباشرت کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

☆..... سونے کے کمرے میں بستر کشادہ ہونا چاہیے تا کہ مباشرت اور دیگر لوازمات میں آسانی رہے اور بستر پر بہت زیادہ نرم گدا بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ زیادہ نرم گدے کے اندر جسم دھنس جاتا ہے اور مباشرت کرنے میں دشواری پیش آتی ہے اور بستر میں چرچراہٹ وغیرہ بھی نہیں ہونی چاہیے۔

☆..... سونے کے کمرے میں دری یا قالین ضرور ہونا چاہیے تا کہ بوقت ضرورت اسے بھی استعمال کیا جا سکے۔

☆..... سونے کے کمرے میں قابل توجہ چیز درجہ حرارت بھی ہے، اگر کمرے میں سردی ہوگی تو جذبات بھی سرد پڑ جائیں گے۔ بعض اوقات تو ممکن ہے کہ ملاپ کا آغاز ہی نہ ہو سکے۔ اس لئے کمرے میں ہیٹر وغیرہ کا انتظام بھی ہونا چاہیے۔

☆..... سونے کے کمرے میں ایک عدد آئینہ بھی ہو تو بہتر رہے گا کیونکہ اس سے دلہن کو بناؤ سنگھار میں آسانی رہتی ہے۔

☆..... سونے کے کمرے میں مدھم روشنی کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ وقتاً فوقتاً روشنی کا رنگ تبدیل کرنے سے کمرے کے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی جا سکتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ بلب، ٹیوب کی بجائے موم بتی کی روشنی میں عورت کا جسم زیادہ پرکشش اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

☆..... سونے کے کمرے میں ان چیزوں کا انتظام بھی کر لینا چاہیے مثلاً پھل فروٹ یا مٹھائی اور کمرے کی کسی قدر زینت اور خوشبو وغیرہ۔ کیونکہ خوشبو سے جنسی ملاپ کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے سونے کے کمرے میں خوشبو کا استعمال بہت بہتر ہے۔

شادی کی پہلی رات کے اصول وآداب

جب شادی اور رخصتی ہو جائے اور دولہا دلہن کو اپنے گھر میں لے آئے تو اب یقیناً ان میں خلوت اور تنہائی ہوگی، اس سلسلہ میں کچھ آداب واصول اور کچھ باتیں دولہا اور اس کے گھر کی عورتوں کے ذہن نشین ہونی چاہیں۔

دلہن کے ساتھ حجلہ عروسی میں ہنسی مذاق

جو عورت دلہن کو حجلہ عروسی میں لے جا رہی ہو، اسے چاہیے کہ دلہن کے محاسن، اس کی مہندی اور اس کی زیب وزینت اور اس کی مخفی خوبیوں کی نشاندہی کرتی جائے یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، آنکھیں وغیرہ کی طرف شوہر کی توجہ منعطف کرائے۔ بس یہی ادائیں شوہر کو بھاتی ہیں اور اسے شوہر کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں لیکن یہ ضرورت سے زیادہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔

دلہن کے ساتھ اس کی یا پھر دولہے کی ماں، بہن یا بھابھی کا حجلہ عروسی میں جانا اور اس کے ساتھ چند لمحات گزارنا فائدہ سے خالی نہیں، اس سے دلہن کو انس ہوتا ہے اور بات چیت، ہنسی مذاق، دل لگی سے اس کی وحشت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شادی کے موقع پر دلہن خواہ کتنی ہی خوش کیوں نہ ہو مگر عورت ذات ہونے کے ناطے اس کی حالت وکیفیت اس وقت طبعی شرم وحیا، خوف، گھبراہٹ، کمزور دلی اور احساس کمتری کی وجہ سے ایسے اضطراب سے دوچار ہوتی ہے کہ شادی جیسا فرحت وسرور کا موقع بھی بلاوجہ اس کے لئے غمگینگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وسرا سیمگی پیدا کیے ہوتا ہے۔

اس لئے سب سے پہلے مناسب طریقہ سے دلہن کی دلجوئی کی جائے۔ ازخود دولہا یا اس کے گھر کی عورتیں نئی نویلی دلہن کے لئے خوشی کا ماحول پیدا کریں اس کے لئے اچھے اچھے کھانوں کا انتظام کریں۔ اس کی بلاوجہ کی گھبراہٹ، پریشانی، خوف اور سراسیمگی دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری دولہا کی ہے جس کیلئے اس نے اپنا گھر بار، ماں باپ، بہن بھائی سب کو چھوڑا ہے۔ اگر دولہا اسے سچی محبت کا یقین دلائے، اس کے ساتھ پیار و محبت کا معاملہ کرے، اس کی خوشی غمی کو اپنی خوشی غمی سمجھے تو وہ جلد ہی دولہا سے مانوس ہو جاتی ہے۔

☆.....حضرت اسماء بنت یزید بن السکن سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ کے لیے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بناؤ سنگار کیا۔ پھر انہیں خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے گھونٹ گھونٹ پیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیالہ بڑھا دیا۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور شرما گئیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہا حضور ﷺ کے ہاتھ سے پیالہ لے لو۔ کہتی ہیں، تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالہ لے لیا"۔

محترم اسلامی بھائیو! حضور اکرم ﷺ نے یہاں جو کیا اس کے اندر ان نوجوانوں کے لیے ایک سبق مضمر ہے۔

☆..... جو شادی کی پہلی رات اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔

☆..... جو لائقی اور ہوشیاری کی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

☆..... جو جنسی ملاپ کے لیے بس دلہن پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

☆..... جو دلہن سے انس اور میل و محبت کا برتاؤ نہیں کرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... جونہ ہی تدریجی طور پر دلہن کی شرم اور حیا کی کیفیت کو کم کرتے ہیں۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ازدواجی زندگی کی پہلی رات آگے چل کر دولہا دلہن کی پوری زندگی میں محبت یا نفرت کا بیج بوتی ہے۔

دولہا کو شادی کی پہلی رات کیا کرنا چاہیے؟

اگر مہر معجل (فوراً ادائیگی) نہ ہو تو دولہا کو کوئی چیز بھی مہر کے علاوہ بطور تحفہ دلہن کو پیش کر دینی چاہیے یعنی لاکٹ یا انگوٹھی وغیرہ۔ اور دولہا کو چاہیے کہ دلہن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے کیونکہ شادی کی پہلی رات کو دولہا دلہن کا ملاپ ازدواجی زندگی کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ اس دروازے میں داخل ہونے کے لیے دولہا دلہن دونوں ہی کو بڑے تحمل، سوجھ بوجھ اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیے۔ اس موقع پر کی ہوئی غلطی یا لاپرواہی زندگی بھر کے لیے دونوں کے من میں گانٹھ بن سکتی ہے۔ لہٰذا کچھ ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جو دولہا کو نہیں کرنی چاہیں۔ وہ نیچے بیان کی جاتی ہیں۔

☆..... دولہا کو کبھی بھی اپنی نئی نویلی دلہن کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن، عادات اوصاف، رہن سہن یا پوشاک کی تعریف نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورتوں میں جلن اور حسد کا جذبہ بہت جلدی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات دلہن کو یقیناً ناگوار گزرے گی اور وہ سمجھے گی کہ اس کے خاوند کی دلچسپی اس کے بجائے کسی دوسری عورت میں ہے۔ ان باتوں سے دلہن اس نتیجے پر بھی پہنچ سکتی ہے کہ اس کا شوہر پہلے ہی سے کسی عورت کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ اس بات کا خیال اس کے دل میں بیٹھ جانا نہایت خطرناک ہے۔

☆..... دولہا کو چاہئے کہ شادی کی پہلی رات میں مباشرت کے لیے کبھی بھی عجلت کا اظہار نہ کرے۔ کیونکہ زوجین شادی سے پہلے اجنبی اور بالکل غیر مانوس تھے آپس میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اب جب شادی کے ذریعہ تعلق پیدا ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ ایک دم سے دلہن پوری طرح مانوس نہیں ہو سکتی اور نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھل کر اظہار کر سکتی ہے اس لئے جماع اور صحبت میں جو اس تعلق کی آخری کڑی ہے جلد بازی ہرگز نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ مرد اپنی مردانگی اور جوانی کا سکہ جمانے میں لگا رہے اور جو کام آہستہ آہستہ کرنا چاہیے تھا اسے یک بارگی کر گزرنے کے درپے ہو۔ ہرگز نہیں! بلکہ پہلی ملاقات تو صرف بات چیت اور اظہارِ محبت کے لیے وقف ہونی چاہیے۔ پہلی رات تو دلہن کو آہستہ سے بھینچنا اور چوم لینا ہی کافی ہے، لیکن بھینچنے اور چومنے کی حالت میں پہنچ کر دولہا عام طور پر زیادہ مشتعل ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس اشتعال پر قابو پانا ہی مناسب ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلی ملاقات میں دلہن کے ذہن میں جو تصویر بنتی ہے اس میں دولہا اگر خود غرض اور شہوت پرست ہی دکھائی دے تو یہ بہت بری بات ہے اور پہلی رات کا یہ جذبات سے عاری رویہ دلہن کے دل میں دولہا کے لیے نفرت اور کراہت پیدا کر دیتا ہے اور وہ دولہا کے ساتھ مباشرت سے کبھی لطف اندوز نہیں ہوتی اور دلہن کے ذہن میں یہ بات جم جاتی ہے کہ شادی کا مقصود صرف شہوت ہے اور کچھ نہیں، جس کا نتیجہ باہمی تنازعہ ہوتا ہے اور بعض اوقات دلوں میں ہمیشہ کے لیے کھوٹ بیٹھ جاتا ہے۔

اس طرح کی مثالیں کم نہیں ہیں کہ دولہا نے پہلی رات اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے دلہن کے ساتھ جو زیادتی کی اس سے اس کے لطیف جذبات اور حسین خواب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منتشر ہو گئے۔ اور یہ ٹوٹا ہوا دل پھر زندگی بھر جڑنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

☆..... بعض لوگوں میں یہ غلط سوچ پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی نوجوان شب اول پردۂ بکارت کے ازالے میں کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرے دن اسکے نوجوان دوست اسکا مذاق اڑاتے اور اسے کم زور قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اگر شب اول دلہن کی طرف سے انکار ہو جائے تو دولہا صاحب بے چین ہو جاتے ہیں اور اسے مارنے کو دوڑتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے حسن و جمال اور رعنائی و شباب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی بنا پر عورت اپنے شوہر سے محبت کی طالب ہوتی ہے لیکن عورت فطرۃً باحیا ہوتی ہے وہ اتنی جلدی ہم بستری کے لیے آمادہ نہیں ہوسکتی اور اگر اس نے خود کو آمادہ کر بھی لیا تو اس کی خواہش میں جلد ابھار پیدا نہیں ہوگا، اور مرد کے پہلے فارغ ہوجانے پر اس کی خواہش ناتمام رہے گی اور اسے کوئی لذت محسوس نہیں ہوگی۔ لہٰذا جنسی بھوک کی وجہ سے دلہن کی طرف دست درازی نہ کی جائے کیونکہ جو دولہا دلہن سے جنسی تعلقات قائم کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس کے نازک ترین اعضا کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرتا ہے اس کا یہ رویہ دلہن کی جانب سے اس کیساتھ نفرت کے سلوک کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا اگر دولہا کچھ انتظار کرے اور دلہن کو مباشرت کے لئے پیار محبت و بوس و کنار سے آمادہ کرے۔ تو دلہن نرم پڑ جائے گی اور پھر دولہا بھی مسرت انگیز کیفیت سے دوچار ہو جائے گا۔ اور اگر دلہن خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے آمادہ نہ ہو تو دولہا کو چاہیے کہ دلہن کی طرف سے رغبت خواہش اور تیاری کا اشارہ ملنے پر پیش قدمی کرے ورنہ کام اگلی فرصت پر چھوڑ دے۔

☆ ..... دلہن کو مانوس کرنے کے لیے ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ شادی کے بعد ایک نئی دنیا اس کے سامنے آتی ہے اور اس میں عجیب و غریب دل آویزیاں اور دل فریبیاں ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر اپنے آپ کو سنبھالنا بے حد ضروری ہے کہ بالکل عاشقانہ اور والہانہ انداز نہ ظاہر کیا جائے ورنہ وہ آپ کو اپنا غلام اور خادم تصور کرے گی اور پھر اپنی بات کو منوانا اور اپنے مطالبات تسلیم کروانا شروع کر دے گی۔

☆ ..... دلہن کو اپنا مملوک اور گھر کی خادمہ سمجھ کر روکھا پن اور ترش انداز اختیار نہ کرے کہ بات کرتے ہی چہرے پر بل پڑتے ہوں اور یہ خیال ہو کہ ہمارا اس پر رعب جم جائے۔ اس طرح رعب اور وقار پیدا نہیں ہوتا بلکہ دلہن کے دل میں شوہر کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات ابھرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کے معاملات خوش اسلوبی کے متقاضی ہوتے ہیں۔ اسی میں لطف پنہاں ہے، اسی میں مسرت پائی جاتی ہے اور یہی انسانی نفسیات سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے دولہا کی طرف سے محبت والفت کا بھی اظہار ہو اور ساتھ ہی اپنا وقار و مقام بھی ملحوظ رہے۔ اس سے طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوگی اور دلہن کی نظر میں آپ کا قوام وحاکم ہونا بھی ملحوظ خاطر رہے گا۔ اس لئے دولہا کو چاہیے کہ سہاگ رات ایسی گزارے جس سے آپس کے روابط گہرے ہوں پیار محبت اور تعلقات میں اضافہ ہو اور یہ رشتہ تادیر استوار رہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں دولہا کو خوب سمجھ سوچ کر قدم اٹھانا چاہیے۔ دولہا کو چاہے کہ وہ پہلے صورت حال کو بخوبی سمجھ لے اور پھر اس کے مطابق رویہ اختیار کرے کیونکہ شادی کی پہلی رات کے لمحے زندگی کی انمول گھڑیاں ہوتی ہیں۔

☆..... ''جنسیات'' کی کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ:

''ازدواجی زندگی کا نازک اور سخت لمحہ سہاگ رات کی گھڑی ہوتی ہے۔ جب نئی نویلی دلہن اور نوخیز دولہا مستقبل کے حسین خوابوں سے سرشار آرزوؤں اور مرادوں سے لبریز ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ اس لئے اس رات میاں بیوی کو انتہائی محتاط رویہ اپنانا چاہیے''

شادی کی پہلی رات باہمی جان پہچان کے لیے ہوتی ہے شادی سے متعلقہ رسم ورواج خواہ سماج کی نظر میں دولہا دلہن کو ایک دائمی رشتے میں باندھ دیتے ہیں، لیکن ان دونوں کے دل تو اس پہلی ملاقات اور اس پہلی جان پہچان ہی میں ایک دوسرے کے نزدیک آسکتے ہیں۔

خوش قسمتی یا بدقسمتی سے جان پہچان کروانے والا کوئی تیسرا آدمی اس موقع پر موجود نہیں ہوتا، اس وقت تو ان دونوں ہی کو ایک دوسرے کے دل میں جگہ بنانی ہوتی ہے، اگر شوہر سمجھ دار اور معاملہ فہم ہو تو وہ اس نو وارد ہم سفر، قلب مضطر اور خستہ ونزار شریک حیات کی دلجوئی کرتا ہے۔ حسن وخوبی کے ساتھ اس سے میل ملاپ کرتا ہے۔

☆..... علم نفسیات کے ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ:

''مرد اور عورت اگر جنسیات کی نزاکتوں سے آگاہ ہوں اور اس علم سے ان کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذہن خالی نہ ہوتو صورت حال بالکل اعتدال میں رہتی ہے۔ کہیں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور فریقین کو کسی قسم کی پریشانی کا شکار نہیں ہونا پڑتا"۔

اگر دولہا اپنی بے سمجھی، ناتجربہ کاری اور جلد بازی کے باعث کوئی غلط اقدام اٹھا لیتا ہے تو اس کی سہاگ رات پر بدقسمتی کی تاریکی چھا جاتی ہے اور وہ دولہا جس حسین گھڑی کا ایک مدت سے انتظار کر رہا تھا موقع آنے پر وہ ناواقفیت کے باعث اس کا غلط استعمال کر بیٹھتا ہے۔

دولہا کو اس وقت ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ دلہن کے دل کو ٹٹولے، اس میں اعتماد پیدا کرے اور اس کے دل میں محبت کا بیج بوئے۔ کیونکہ اس موقع پر دلہن کے دل میں مسرت، اشتیاق، امنگ، حیا اور خوف کے ملے جلے جذبات ہوتے ہیں۔ لہٰذا دولہا اس کیفیت کو سمجھ کر اور اپنے رویے کو اس کے مطابق بنا کر ہی دلہن کا من جیت سکتا ہے۔ اس موقع پر دلہن کی بجائے دولہا کو نمایاں رول ادا کرنا ہوتا ہے۔

☆..... دولہا کو دلہن کے دل و دماغ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا مزاج اور مذاق کیسا ہے؟

☆..... اس کے خیالات کیا ہیں؟

☆..... اس کے تصورات ازدواجی زندگی کے متعلق کیا ہیں؟

☆..... اس کی حسرتیں اور ارمان کیا ہیں؟

☆..... اس کی زندگی کے بارے میں کیسا سوچ ہے؟

محترم اسلامی بھائیو! یہ سب ایسی باتیں ہیں جنہیں جان لینا دولہا کے لیے نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا دولہا کو دلہن کی اِن کیفیت کا اندازہ لگاتے وقت یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ وہ بے چاری اپنے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ رشتہ داروں اور سہیلیوں کو چھوڑ کر ایک نئی جگہ نئے لوگوں کے درمیان آئی ہے جہاں اس کے لیے سب کچھ اجنبی ہے ایسی حالت میں دولہا کو چاہیے کہ وہ اسے تسلی دے تاکہ وہ نئے ماحول سے مانوس ہو جائے اور یگانگت محسوس کرے۔

ویسے تو ہمیں اس سلسلے میں فخر حاصل ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں کے مقابلے میں پاکستانی عورت کہیں زیادہ وفا شعار اور ایثار پسند ہوتی ہے۔ کبھی جگہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ سکھ

Gourtesy www.pdfbooksfree.pk

میں، دکھ میں، افلاس میں، بیماری میں بیوی ہمیشہ خاوند کے ساتھ سایہ کی طرح رہتی ہے۔

یوں تو ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں ایسی مل جائیں گی جہاں بیویوں نے خاوند کا ظلم سہتے سہتے یا نفرت اور بے عزتی برداشت کرتے کرتے ساری زندگی بسر کردی اور وہ وفا شعار ہیں۔ لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے اب عورت کو زر خرید لونڈی یا پیر کی جوتی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اب اسے شریک حیات اور مشیر کار کا درجہ دینا ہوگا ورنہ ازدواجی زندگی بے کیف اور بے مزہ رہے گی کیونکہ آج کل کی لڑکیاں پرانے زمانے کی عورتوں سے کہیں زیادہ ترقی پسند اور جذباتی ہوتی ہیں۔

آج کی پڑھی لکھی لڑکی خاوند سے بہت سے ارمان اور امیدیں وابستہ کرلیتی ہیں۔ اس نے محبت اور رومان کے ناول پڑھے ہوتے ہیں اور محبت اور رومان سے بھرپور فلمیں دیکھی ہوتی ہیں ان سے اس کے من میں شادی کی جو ایک رنگین تصویر بنتی ہے وہ اسی کے مطابق دولہا چاہتی ہے اور ویسی ہی رومانی زندگی کی متمنی ہوتی ہے خواہ حقیقی زندگی ان حسین خوابوں سے کافی مختلف ہو۔ اس لئے اگر دولہا محبت کے اظہار سے دلہن کے دل کو جیت سکتا ہے تو یقیناً ان کی ازدواجی زندگی کی یہ ایک مبارک ابتداء ہے۔

دولہن، دولہا کو اپنا سب کچھ سونپ دے اور اس کا یہ ایثار جسمانی، ذہنی اور دائمی ہو، اسکا انحصار دولہا کے اپنے حسن سلوک رویے اور کردار کی سنجیدگی پر منحصر ہے، جس کا ثبوت اسے پہلی ملاقات میں بہم پہنچانا چاہیے۔ لہٰذا اس صورت حال کے پیش نظر شادی کی پہلی رات مباشرت کو زیادہ اہمیت نہ کی جائے ہاں اگر دلہن کی طرف سے رغبت خواہش اور تیاری کا اشارہ ملے تو مباشرت کرلیں ورنہ اسے اگلی فرصت پر چھوڑ دے کیونکہ مباشرت کے لئے تو ساری زندگی پڑی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ دولہا کو اس معاملہ میں سمجھ بوجھ حاصل کر کے پوری تیاری کے ساتھ بڑھنا چاہیے کیونکہ لاعلمی اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں دولہا دلہن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس اہم موقع کے لیے پوری واقفیت حاصل کریں، وہاں ماں باپ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ وہ ان کی رہنمائی کریں اور انہیں اس موضوع سے متعلق اسلامی کتابیں پڑھنے کو دیں تاکہ وہ اس صورت حال کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بخوبی سمجھ سکیں۔ اس موضوع کے متعلق ہمیں قرآن وحدیث سے بھی بہت واضح رہنمائی ملتی ہے۔

شادی کی پہلی رات میں دولہا کو کیا کیا باتیں اور کس طرح کرنی چاہئیں، اس سلسلے میں کوئی کڑے قاعدے قانون نہیں بنائے جاسکتے کیونکہ ہر ایک دولہا دلہن کا مزاج، ماحول، حالات اور نفسیات الگ الگ ہوتی ہیں جنہیں وہ خود ہی سمجھ کر حسب حال رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ اسلامی آداب ہیں جنہیں شادی کی پہلی رات ادا کرنا چاہئے ان کے ازدواجی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان کا بیان درج ذیل ہے اور پھر مباشرت کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب کا بیان کیا جائے تاکہ ایک مسلمان اس فعل کو بحسن طریقہ سے انجام پائے۔

دولہا کا دلہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا

دولہا کو چاہیے کہ وہ دلہن کے ساتھ ہم بستری سے پہلے اس کے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھے، اللہ ﷻ کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے۔

☆.....جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی (سر کے اگلے حصہ) کو پکڑ کر اللہ رب العزت کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے اور یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرَ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْهِ،

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور وہ بھلائی جو اس کے اندر پیدا کی گئی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے ساتھ پیدا کی گئی ہے"۔ (ابوداؤد شریف)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کی پیشانی پکڑ کر دعا کرنے کی مناسبت سے ہم دولہا دلہن کو بتائیں گے کہ اس دعا میں چونکہ اہلیہ کی خیر و برکت کا سوال کیا جاتا ہے اس لئے یہ دعا بڑی اہمیت کی حامل ہے البتہ دولہا کو چاہیے کہ دعا پڑھنے سے پہلے دلہن کو بتا دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دلہن اس دعا کے عمل سے ناواقفیت کی بنا پر کوئی برا اثر لے لے۔ اسی طرح دلہن کی والدہ یا بڑی بہنوں یا نندوں یا بھابھیوں یا گھر کی کسی اور سمجھدار خاتون کو چاہیے کہ وہ دلہن کو اس دعا کے بارے میں بتا دیں۔

دولہا دلہن کا اکٹھے نماز پڑھنا

دولہا دلہن دونوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ اکٹھے نماز ادا کریں اور نماز پڑھ کر خیر و برکت، اتفاق و اتحاد، محبت و الفت اور صالح اولاد کے حصول کی دعا کریں۔ کیونکہ یہ سلف صالحین سے منقول ہے۔

☆..... حضرت شفیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

"ایک آدمی جس کا نام ابو تریز ہے، ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے نوجوان کنواری لڑکی سے شادی کی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھ سے نفرت کرے گی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، بے شک محبت اللہ کی طرف سے ہے اور ناچاقی شیطان کی طرف سے ہے۔ کیونکہ وہ تو چاہتا ہے کہ ان اشیاء کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنا دے جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر رکھا ہے۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو اسے حکم دینا کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے"۔

☆..... ایک اور روایت میں ہے کہ یہ قصہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

"انہوں نے ایک شخص کو نصیحت کی، اس نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی تھی۔ لیکن اسے اندیشہ تھا کہ لڑکی اس سے بغض رکھے گی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو اس کے پاس جائے تو اسے دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے کہنا پھر یہ دعا پڑھنا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَبَارِكْ لَھُمْ فِیَّ اَللّٰھُمَّ اَجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَیْرٍ وَفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰی خَیْرٍ۔

"اے اللہ ﷻ! میرے اہل وعیال میں برکت فرما اور ان کے لیے میرے اندر برکت فرما۔ اے اللہ ﷻ! جب تک ہمیں یکجا رکھ، خیر اور بھلائی کیساتھ اکٹھا رکھ، اور جب ہمیں علیحدہ فرما، خیر اور بھلائی کے ساتھ علیحدہ فرما"۔ (مصنف عبدالرزاق)

مباشرت کرنے سے پہلے دعا پڑھنا

بیوی سے مباشرت کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جب تم میں سے کوئی شخص ہم بستری کے لئے اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

"اللہ ﷻ کے نام سے یہ عمل شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور اس سے جو اولاد عطا فرما اسے بھی شیطان سے بچا"۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ دعا ستر کھولنے سے پہلے پڑھنی چاہیے اگر ستر کھولنے کے بعد یاد آئے تو دل میں پڑھے زبان سے نہیں اور دعا میاں بیوی دونوں کو پڑھنی چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اگر اس ملاپ میں حمل ٹھہر گیا تو اس بچہ کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا"

(بخاری شریف)

☆..... شیطان کے نقصان نہ پہنچانے کے مطلب میں علماء نے کئی مطلب لکھے ہیں مگر ایک عمدہ مطلب۔ بعض علماء نے یہ بیان فرمایا کہ:

"اس بچہ کا ایمان محفوظ رہے گا۔ شیطان اس کو ایمان سے ہٹا نہیں سکے گا"

اللہ اکبر! یہ کتنی بڑی دولت ہے کہ ایک دعا کی برکت سے بچہ کا ایمان محفوظ ہو جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مباشرت سے پہلے نیت کرنا

دولہا ہم بستری کے وقت یہ نیت ضرور کرے کہ اس سے جو اولاد پیدا ہو، ان سے مسلمانوں کی کثرت ہو، بچے کا شمار علماء صالحین اور بزرگان دین میں سے ہو۔

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس نیت سے مباشرت کرے کہ زنا سے باز رہوں گا، بیوی کا حق ادا ہوگا۔ دل کو ادھر ادھر بھٹکنے سے حفاظت ہوگی اور اولاد نیک وصالح پیدا ہوگی"

محترم اسلامی بھائیو! ان ہدایات میں دعا کرنے، نماز پڑھنے اور بچوں کی پیدائش کے لیے دعا کے واسطے کہا گیا ہے، ان ہدایات کے اندر یہ اشارہ بھی مضمر ہے کہ دولہا دلہن سمجھ لیں کہ شادی اور سہاگ رات کا مقصد محض لذت حاصل کرنا اور لطف لینا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ایک اہم دینی ذمہ داری کی ادائیگی اور ان نونہالوں کی پیدائش ہے جس کے سریلے نغموں سے گھر بھر جائے، جو بچپن میں خوبصورتی کا پیکر ہوں اور بڑے ہو کر اپنے دین اور قوم وملت کی خدمت کریں۔ اس طرح سہاگ رات سے ہی اسلام میاں بیوی کے اندرونی محاسن کو اجاگر کرتا ہے۔

شادی کی پہلی رات کا پہلا ملاپ

ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن عموماً ناتجربہ کار ہوتے ہیں اور انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ مرحلہ کیسے طے کیا جائے گا۔ بعض اوقات ناواقفیت کی بناء پر دیگر مسائل کے ساتھ پردہ بکارت بھی ان کے لیے ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔

عام طور پر نئے شادی شدہ جوڑے پردۂ بکارت پھٹنے کے عمل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ شادی کی پہلی رات یا ابتدائی چند راتوں میں کیا کرنا چاہیے حالانکہ یہ طبعی اور فطری بات ہے۔ ان کے دوست اور قریبی لوگ بھی انہیں تمام امور سے آگاہ نہیں کرتے، بس مذاق بازی، ہنسی تماشہ اور استہزا میں رہتے ہیں، یہ نہیں بتاتے کہ پردۂ بکارت ٹوٹنے کا مرحلہ بہت سخت اور تکلیف دہ بھی ہوتا ہے اس مرحلے کو خوش اسلوبی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور آرام سے طے کرنا چاہیے۔

اس لئے ذیل میں ہم پردہ بکارت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔اس ضمن میں چند غلط فہمیاں اور ان کے ازالے کی ترکیب بھی ذکر کی جائے گی کیونکہ یہ موضوع پیچیدہ اور اہم ہے اور اس سے ناواقفیت بسا اوقات طلاق کا باعث بنتی ہیک یونکہ ہمارے ہاں اکثر دلہن کی عصمت و پاکدامنی کی شہادت کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کا پردۂ بکارت دولہا کے جنسی تعلق سے پھٹا ہے یا یہ پہلے ہی سے پھٹا ہوا ہے۔

اس کے لئے یہ کیا جاتا ہے کہ دولہا از خود یا اس کے گھر کی عورتیں ان کے بستر پر ایک سفید چادر بچھا دیتی ہیں تا کہ پردہ بکارت کے پھٹنے سے، جو خون نکلے وہ اس چادر پر واضح ہو جائے۔ گویا پردہ بکارت کی موجودگی کو دلہن کی عصمت اور پاکدامنی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور بعض لوگ تو اس معاملے میں اتنا حساس ہوتے ہیں کہ اگر پردہ بکارت موجود نہ ہو اور خون نہ نکلے تو وہ دلہن کی عصمت پر نہ صرف شک کرتے ہیں بلکہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔لہٰذا شادی اگر کنواری لڑکی سے ہو اور پردہ بکارت معلوم نہ ہو تو فقط اس پردہ کے نہ ہونے سے اس کو متہم نہ کرے کیونکہ پردہ بکارت عورت کی عصمت و پاکدامنی کی یقینی علامت نہیں ہے۔

☆.....فقہاء نے لکھا ہے اور اطباء بھی کہتے ہیں اور اب تو جدید ریسرچ سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ

> ''بعض عورتوں کا پردہ بکارت یا تو شادی سے پہلے جنسی عمل کی بجائے بہت سی اور وجوہات کی بنا پر پھٹ چکا ہوتا ہے مثلاً بعض مرتبہ کہیں کود نے پھلانگنے سے یا کہیں گر پڑنے سے یا کثرت حیض کی وجہ سے یا کافی مدت تک شادی نہ ہونے سے بھی پردہ بکارت ختم ہو جاتا ہے یا پھر بعض عورتوں کا پردہ بکارت ہوتا ہی نہیں۔لہٰذا اس بات کو بنیاد بنا کر شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوں۔''

پردۂ بکارت ٹوٹنے کے سلسلے میں ہم حسب ذیل باتیں بیان کرتے ہیں۔

☆..... یہ پردۂ اندام نہانی کے سوراخ میں تھوڑا سا اندر کی طرف ایک بہت پتلی جھلی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صورت میں ہوتا ہے۔ پہلی مباشرت کے وقت جب عضو مخصوص اندام نہانی میں داخل ہوتا ہے تو یہ پردہ معمولی دباؤ سے پھٹ کر سمت جاتا ہے اور معمولی مقدار میں خون نکلتا ہے۔

☆..... اگر شادی باکرہ یعنی کنواری لڑکی سے ہو تو پہلی مرتبہ مباشرت کرنے میں اس کا پردہ بکارت پھٹنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے جس سے وہ گھبرا جاتی ہے ایسے وقت دولہا کو نرمی کا معاملہ کرنا چاہیے۔

☆..... جو چیزیں طویل مدت سے بند ہو، انہیں آسانی سے نہیں توڑا جا سکتا، ان کو توڑنے کے لیے زور لگانا پڑھتا ہے یہی حال پردہ بکارت کا ہے کہ کبھی کبھار اس کو ٹوٹنے کے سلسلے میں دولہا کو بڑا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ بعض عورتوں کا پردہ بکارت تھوڑا سخت اور مضبوط ہوتا ہے۔ جو مباشرت میں رکاوٹ کا موجب بن جاتا ہے اس قسم کے پردہ بکارت کو معمولی آپریشن کے ذریعے دور کرایا جا سکتا ہے

☆..... پردہ بکارت پھٹنے کے بعد خون جاری ہو جائے تو دلہن کو چاہیے کہ کچھ دیر کے لیے دونوں رانیں ایک دوسری کے ساتھ اچھی طرح ملا لے اور چند منٹ لیٹی رہے اس طرح خون عموماً بند ہو جاتا ہے۔

☆..... پردہ بکارت پھٹنے کے بعد دلہن کسی نرم ترین شے سے شرمگاہ کی صفائی کرے اور دولہا کے لیے ضروری ہے کہ وہ دلہن کو شرمگاہ کی صفائی کے لیے چیزیں مہیا کرے مثلاً روئی یا کوئی نرم کپڑا اور کوئی اچھی دوا گلیسرین یا ویزلین وغیرہ کا اہتمام کرے تا کہ دلہن تکلیف کے وقت اسے اپنی شرمگاہ پر لگا لے۔

☆..... پردہ بکارت پھٹنے کے بعد معمولی مقدار میں جو خون نکلتا ہے وہ پانچ منٹ یا اس سے کچھ زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ اگر یہ خون کئی گھنٹے جاری رہے تو لیڈی ڈاکٹر کی مدد لینی چاہیے۔ اور اگر دولہا یہ محسوس کرے کہ ابھی ابتدائی راتوں میں مباشرت کرنے سے دلہن تکلیف سے دوچار ہو گی تو اسے چاہیے کہ جب تک دلہن بالکل ٹھیک نہ ہو جائے مباشرت سے احتراز کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... پردہ بکارت کو توڑنے میں دولہا اگر چند روز یا ہفتوں تک کامیاب نہ ہو سکے تو اسے طبیب کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور طبیب کی ہدایت کے مطابق کھانے پینے کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے اور قوت باہ کی ادویہ اور غذائیں استعمال کرنی چاہیں مثلاً گوشت، انڈا، مچھلی، پیاز، کالی مرچ، زنجبیل، پرندوں کا گوشت، دودھ، مکھن بادام وغیرہ قسم کی جو چیزیں طبیب بتائے تو استعمال میں لانی چاہئیں۔

مباشرت کرنے کا طریقہ

مباشرت، جماع، صحبت کرنا اور ہم بستر ہونا، انسان کی وہ طبعی اور اہم ضرورت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا صحیح طور پر زندگی گزارنا مشکل بلکہ تقریباً ناممکن سا ہے۔

اللہ ﷻ نے اس خواہش کی تکمیل کا جذبہ انسانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام حیوانات میں بھی رکھا ہے لیکن شریعت نے انسان کی اس فطری خواہش کی تکمیل کے لیے کچھ آداب اور طریقے رکھے ہیں تا کہ انسان اور حیوان میں فرق ہو جائے۔

اسلام نے مباشرت میں انسان کو مکمل اختیار دیا ہے کہ مرد و عورت اپنی جسامت قد و قامت، سہولت اور نشیب و فراز کے اعتبار سے جو طریقہ مناسب سمجھیں اختیار کریں۔

شریعت طہرہ نے شوہر کو بیوی کے پورے بدن سے ہر طرح نفع اٹھانے کی اجازت دی ہے البتہ لواطت (اس کا بیان ہم اس باب کے شروع میں تفصیل سے کر آئے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں) یعنی پچھلے مقام میں صحبت کرنا بیوی سے بھی حرام ہے کہ وہ جماع کرنے کا مقام نہیں، اس لئے صحبت اگلے مقام ہی میں جائز ہے اور اس کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے شریعت میں اسکی ممانعت نہیں۔

پہلا طریقہ جو ہر جاندار میں فطری طریقہ ہے کہ مرد اوپر رہے اور عورت نیچے ہو اور قرآن کریم میں بھی یہ طریقہ مذکور ہے۔

☆..... اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو اسے ہلکا سا حمل ہو گیا"۔ (سورۃ الاعراف:۱۸۹)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس طریقے میں بہت سے فوائد ہیں۔

☆..... اس طریقے سے مرد کو حرکت کرنے کا پورا موقع ملتا ہے جس سے لذت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔اور مرد مکمل طور پر سرگرم ہو کر مباشرت میں زیادہ لطف اور اطمینان محسوس کر سکتا ہے۔

☆..... اس طریقے سے عورت پر تھوڑا وزن پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کو بھی جلد فراغت ہوتی ہے۔

☆..... یہ طریقہ استقرار حمل کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔

☆..... اس طریقے سے مرد اس طریقہ میں بہت آسانی سے عضو مخصوص کو اندام نہانی میں داخل کر سکتا ہے۔

☆..... اس طریقے سے مرد عورت کے ہونٹوں اور رخساروں کو چوم سکتا ہے۔

☆..... اس طریقے سے مرد عورت کے پستانوں کو سہلا سکتا ہے۔

☆..... اس طریقے سے اگر عورت سرگرم تعاون دیتی ہے تو وہ بھی مرد کو اپنی بانہوں میں بھر لیتی ہے۔اور عورت اپنی دونوں ٹانگوں کو گولائی میں اٹھا کر مرد کی رانوں کو بھی سمیٹ سکتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بہر حال یہ طریقہ سب سے زیادہ آسان اور پر لطف سمجھا جاتا ہے اور زیادہ تر مرد اس طریقہ سے مباشرت کرنا پسند کرتے ہیں۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف اسی ہیئت یعنی طریقہ کو لازمی اختیار کیا جائے اور دوسری کوئی صورت نہ اپنائی جائے۔بلکہ میاں بیوی کو چاہیے کہ اپنی من پسند ہیئت سے ایک دوسرے کو آگاہ کر دیں کیونکہ ہیئت بدلنے اور نئی صورت اپنانے سے لطف وانبساط میں بھی فرق پڑتا ہے۔

☆..... بعض اطباء نے ذکر کیا ہے کہ بعض بیگمات نے انہیں بتایا کہ:

"کبھی ایسا لگتا ہے کہ شوہر کے بوجھ تلے دب کر وہ بالکل پس جائے گی (جیسے وہ کوئی ہاتھی ہو) اور کبھی تو یوں لگتا ہے کہ اس کا دم گھٹ جائے گا غرضیکہ ہر مرتبہ جماع کے دوران چند لمحے اس بھیانک خواب سے بیوی کو دوچار ہونا پڑتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کچھ دیر کے بعد ہی اسے رہائی نصیب ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شوہر نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ از روئے شرع صرف اس ایک (طریقہ) کی اجازت ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس بیچارے کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ اپنا توازن اپنے دونوں ہاتھوں پر بھی قائم کر سکتا ہے۔ یہ کیا ضروری ہے کہ اس کا پورا وزن اسکی بیوی کے اوپر ہی ٹکا رہے"۔؟

محترم اسلامی بھائیو! بہر حال اگر شوہر زیادہ موٹا ہو تو بقدر مجبوری وہ نیچے اور بیوی اوپر رہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس سے جنسی ملاپ میں کچھ دلچسپی بڑھتی ہے اور یکسانیت سے جو بے رغبتی پیدا ہو رہی ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ لیکن مباشرت کے تمام طریقوں میں ایسے طریقے بہتر ہیں جن میں مرد عورت کے اوپر ہو، اور مباشرت کے وہ تمام طریقے برے ہیں جن میں مرد نیچے چت لیٹا ہو اور عورت اوپر ہو کیونکہ ایسی صورت میں مادہ تولید مشکل سے اخراج پاتا ہے اور کبھی کبھار عضو خاص کی نالی میں مادہ تولید کے قطرے رہ جاتے ہیں جو کہ بعد میں مختلف پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے۔ لہٰذا مباشرت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مرد عورت کے اوپر ہو۔

البتہ مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مقام پیدائش میں مباشرت کرے چاہے وہ کسی بھی سمت سے ہو، آگے سے ہو یا پیچھے سے ہو۔ اس کی دلیل قرآن پاک میں اللہ ﷻ کا یہ فرمان ہے۔

☆..... اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو"۔ (سورۂ بقرہ:۲۲۳)

☆..... حضور ﷺ نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

"یعنی سامنے یا پیچھے کی جانب سے بشرطیکہ دخول آگے کے راستہ میں کیا ہو"۔

(بخاری، مسلم)

☆.....ایک روایت میں ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کیا،
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاک ہوگیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کیوں ہلاک ہوگئے؟
انہوں نے عرض کیا۔ رات کو میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو''۔ یعنی آگے سے آؤ یا پیچھے سے مگر پاخانے کے راستے اور حیض سے بچو۔
(نسائی، ترمذی، طبرانی)

سواری سے مراد بیوی ہے، مطلب یہ ہے کہ پیچھے کی طرف سے آگے جائے پیدائش میں صحبت کی۔ ہم بستری کے وقت مرد اوپر اور عورت نیچے ہوتی ہے، عورت کا منہ اوپر اور مرد عورت پر سوار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت میں چونکہ عورت کی پشت کی طرف سے وہ اس پر سوار ہوئے، اس لئے یوں کہا کہ سواری کا رخ بدل دیا۔

☆..... ایک خاتون نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص کی بابت دریافت کیا جو اپنی بیوی کو منہ کے بل لٹا کر اس سے ہم بستری کرتا ہے آپ رضی اللہ عنہا نے یہی مذکورہ آیت پڑھی۔

محترم اسلامی بھائیو! شادی کا پہلا سال تو تجربات کا سال ہوتا ہے اور بہت سے لوگ مختلف انداز سے مباشرت کر کے ہر انداز میں فرق محسوس کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ مختلف تجربات کر چکتے ہیں تو بالآخر اس روائتی طریقے پر جس میں عورت نیچے اور مرد اوپر ہوتا ہے لوٹ آتے ہیں پھر بعد کے برسوں میں کبھی کبھی ملاپ میں لذت پیدا کرنے اور یکسانیت کو ختم کرنے کے لیے روائتی طریقے سے ہٹ کر کوئی نیا انداز اپناتے رہتے ہیں۔

اہل عرب نے عورت کا نام لباس اور اوزار رکھا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرد کا لباس وہ ہے جو اس کے لئے ستر ہو۔ اس طرح عورت کا لباس بھی وہ ہے جو اس کے لئے ستر ہو۔ اسی بنا پر بعض فقہا نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جماع کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ عورت نیچے ہو اور مرد اوپر ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مباشرت کرنے کے آداب

اگر جماع کا مقصد فقط شہوت کی تکمیل ہی رکھی جائے کہ چاہے جس طرح بھی ہو تو انسان اور حیوان میں فرق ہی کیا ہوگا اس لئے اس کے آداب پر عمل شرعی حق ادا ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی ادائیگی بھی ہے۔

اسلام مباشرت کو صرف حصول لذت اور جنسی تسکین کا ذریعہ ہی نہیں سمجھتا بلکہ اگر اسلامی آداب کا خیال رکھتے ہوئے بقائے نسل اور تحفظ عفت و عصمت کے جذبہ کے تحت یہ عمل انجام دیا جائے تو اجر و ثواب کا مستحق قرار دیتا ہے۔ اس لئے اس عمل میں رغبت پیدا کرنے کے لئے پر بہت سی فضیلتیں بھی بیان کی گئی ہیں تا کہ ایک مسلمان کو اس فعل میں بھی ثواب ملے۔

مباشرت کرنے میں نیت نیک ہو

جماع جنسی خواہش کو پورا کرنے کی نیت اور ارادہ سے نہ ہو بلکہ اچھی نیت سے کیا جائے۔ مثلاً نفس و نگاہ کو گندہ ہونے سے بچانا، بیوی کا حق ادا کرنا، اولاد نیک صالح ہو وغیرہ امور خیر کی نیت کر لی جائے تو لطف و لذت کے ساتھ ثواب بھی ملے گا بلکہ حدیث پاک میں صدقہ کرنے کا ثواب ملنے کی بشارت بھی ملتی ہے۔

☆..... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص اپنی بیوی سے نفسانی خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی ثواب ملے گا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پوری کرتا تو اس پر گناہ نہ ہوتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور۔

فرمایا: جب گناہ سے بچنے کے لیے حلال جگہ اس کو صرف کیا تو ضرور ثواب ملے گا"۔

(مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر مباشرت خوشدلی، اخلاص، پیار اور محبت سے کی جائے اور تمام تر خواہشات نیک نیتی کے تابع ہوں اور نیت ہر طرف سے یک سو ہو کر صرف عبادت کے لیے خاص ہو تو پھر یہ عمل مندرجہ ذیل فضائل و فوائد کا سبب ہے۔

☆..... ہر جز و بدن کو تسکین نصیب ہوتی ہے۔

☆..... بیوی کے ساتھ نیکی اور احسان کا ذریعہ ہے۔

☆..... اجر و ثواب کا باعث ہے۔

☆..... خیرات کا وسیلہ ہے۔

☆..... دل کی خوشی کا سامان ہے۔

☆..... غلط افکار کے ازالہ کی تدبیر اور روح کے ہلکے پھلکے ہونے کا احسن ذریعہ ہے۔

☆..... اس عمل سے روح کی کثافت اور سختی دھل جاتی ہے۔

☆..... جسم ہلکا اور مزاج معتدل ہو جاتا ہے۔

☆..... صحت بحال اور فاسد مواد کی صفائی ہوتی ہے۔

☆..... محبوب کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے۔

☆..... اس کا بوسہ لینے سے منہ کا مزہ بدل جاتا ہے۔

☆..... ہاتھ سے چھونے پر الگ لذت ملتی ہے۔

☆..... جسم کے ہر عضو کو خاطر خواہ تسکین نصیب ہوتی ہے۔

لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی مفقود ہو تو نفس کو کامل سکون حاصل نہیں ہوتا۔

مباشرت سے پہلے ہنسی مذاق اور جنسی کھیل کود

مباشرت کا ایک ادب یہ ہے کہ پہلے عورت کو پیار و محبت اور بوس و کنار کے ساتھ مانوس کر لیا جائے اور ایسی تدبیر اختیار کی جائے جس سے وہ بھی مباشرت کرنے پر مائل ہو جائے۔ ہنسی مذاق اور جنسی کھیل ازدواجی زندگی میں جنسی ملاپ کے قاصد تصور کیے جاتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ مباشرت سے پہلے جنسی کھیل کھیلنا بھی ایک فن ہے جس پر لطف اندوزی اور کامیاب ازدواجی زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اس لئے عورت کو مائل کرنے اور اس کی خواہش کو ابھارنے کی بہت سی صورتیں ہیں جو عورتوں کے مزاج اور احوال کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً پیار و محبت کی باتیں کرنا، بوس و کنار کرنا، بغل گیر ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اس بات کی نہایت صراحت سے رہنمائی فرمائی۔

☆..... حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم میں کوئی شخص اپنی عورت پر اس طرح نہ ٹوٹ پڑے جس طرح جانور ٹوٹ پڑتا ہے بلکہ تمہاری درمیان ایک پیغام رساں ہونا چاہیے۔ دریافت کیا گیا پیغام رساں کیا ہے؟ ارشاد ہوا، بوسہ اور الفت کی باتیں'' (احیاء العلوم الدین)

اس کے بعد میاں بیوی کے اندر خوبصورت تحریک پیدا ہوتی ہے اور جنسی حساس اعضا میں توانائی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ جب کہ اس سے پسندیدگی، محبت اور ایک دوسرے سے ربط بڑھتا ہے۔

☆..... بعض ماہرین کہتے ہیں:

مثالی ازدواج کی علامت یہ ہے کہ کارکردگی اور عمل آراستہ، باسلیقہ اور قبولیت کے لائق ہو۔ اس اشتراک باہمی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ دونوں کے حقوق میں مساوات ہو لطف اندوزی کے لیے جنسی عمل یعنی صحبت میں باہم یکساں اتفاق برقرار ہو''۔

مباشرت سے قبل ہنسی مذاق اور جنسی کھیل نہ کھیلنا حالات اور ذہنی پستی کی علامت ہے کیونکہ ہنسی مذاق گہری لذت والا عمل ہے اور اس کی لذت جماع کی لذت سے کسی طرح کم نہیں، علاوہ ازیں تمہید کے لیے الفاظ اور جملوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ ابتداء کی ان چند گھڑیوں میں الفاظ کے استعمال سے جذبات کھلتے اور احساسات بیدار ہوتے ہیں اور پھر جسم سے زیادہ دل اثر اور تاثیر کا حامل ہوتا ہے۔

☆..... علم نفسیات کے خصوصی ماہرین کے ایک فرد نے جنسیات پر مشتمل اہم مسائل کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہنسی مذاق اور لڑکیوں سے گفتگو کے زیر عنوان اس طرح نقل کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ:

''مرد عورت کے ساتھ ہنسی اور دل بستگی کی باتیں اس طرح بھی نہ کرے کہ وہ ایک بار اس کی طرف شادی کے بعد مائل ہو جائے اور بس۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ مرد ہر وصال کے موقع پر اس کی طرف مائل ہو، اس کے ساتھ لطف اندوز اور ملذذ ہو کیونکہ ہر بار کا وصال نئی نویلی شادی کے مترادف ہوتا ہے''۔

محترم اسلامی بھائیو! جنسی ملاپ سے لطف اندوز ہونے کے لیے ہر مرتبہ باہم ہنسی مذاق اور جنسی کھیل بے حد ضروری ہے۔

کیونکہ جب بے زبان جانور ہر مرتبہ اس طرح کی حرکتیں دہراتے ہیں تو انسان کو بھی بدرجہ اولیٰ یہی سب کچھ کرنے میں مضائقہ نہیں ہے بلکہ وہ اس کا کہیں زیادہ حقدار ہے، اس لئے جو لوگ اس نکتہ کی طرف توجہ نہیں دیتے وہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں اس لئے کہ جانور پھر بھی ہر ملاپ سے پہلے اپنی دانست میں خوش فعلی اور دل لگی کرتے ہیں۔

جانوروں کے کھیل کود کی بات چلی تو اس مناسبت سے امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے جو آپ نے اپنی کتاب ''لطائف اذکیاء'' میں درج کی ہے۔

☆.....آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے یوں ذکر کیا ہے کہ:

''نر چڑیا پہلے اپنی مادہ کو راغب کرتا ہے، اس کو بلاتا ہے لیکن مادہ چڑیا بے التفاتی کرتی ہے اور مزید بلانے کا موقع دیتی ہے۔ پھر کچھ نرم پڑتی ہے لیکن پھر رک جایا کرتی ہے۔ پھر آگے بڑھتی ہے اس کے بعد دونوں ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں، اپنی زبان میں پیار کی باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسا لیتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ بہتیرے شوہروں کو چڑیوں اور دوسرے جانوروں کے ان مدرسوں میں عشق و محبت کا یہ گر سیکھنا چاہیے''۔

شوہر کو چاہیے کہ ہونٹوں سے ہونٹوں کو دعوت دے۔ جب اس کی شریک زندگی اس اشارے پر لبیک کہے تو اپنی چستی اور سرگرمی کو یہیں محدود نہ کر لے بلکہ اب ہونٹوں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگے بڑھے اور لعاب سے لعاب کا تبادلہ کرے۔ یہ گر بھی بے حد ہیجان خیز اور نشاط انگیز ہے اس سے جنسی جذبات امنڈ کر آتے ہیں اور یہ کوئی برا نہیں بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہونٹ سے کان ،گردن اور گلے کی طرف مرد اپنی توجہ منعطف کرتا رہے کیونکہ عورت کے جسم میں شہوت کا مرکز مختلف اعضاء میں ہوتا ہے جن کے چھونے اور ملنے سے اس کی شہوت ابھرتی ہے اس لئے شوہر کو اس کی طبیعت و فطرت کا اندازہ لگا کر اقدام کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے غفلت برتنے کے نتیجہ میں عورت کو تنگی لاحق ہوگی، اس کی ناگواری بڑھے گی اور اس کو جسمانی اور نفسیاتی خطرات کا اندیشہ ہوگا۔ اس لئے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے دل میں محبت کی جوت جگائے، اس کے دماغ کو متاثر کرے، اس کے دل میں اپنے آپ کو بسائے تاکہ بغل گیر ہونے کے لیے اس کے جذبات برانگیختہ ہوں اور وہ پورے طور پر آمادہ ہو جائے۔

بیوی اگر مباشرت کرنے پر آمادہ نہ ہو تو؟

اگر کسی وقت عورت مباشرت کے لیے کسی وجہ سے آمادہ نہ ہو تو شوہر کے لئے راہنما اصول یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے زبردستی کرنے کی بجائے اس کے حساس اعضاء کا مساس کر کے اس کو مباشرت کے لیے تیار کرے۔ اس لئے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حساس اعضاء کا علم ہونا ضروری ہے کہ ازدواجی زندگی میں اس کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ مباشرت سے قبل عورت اور مرد کے حساس اعضاء کا مساس کرنا بہت ضروری ہے، اس سے مرد اور عورت کا جنسی نظام بیدار ہو جاتا ہے اور ان کے جنسی غدود اپنا کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے مباشرت کرنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس لئے نئے شادی شدہ افراد کو چاہیے کہ شادی کے ابتدائی دنوں میں وہ ایک دوسرے کے حساس مقامات کے بارے میں واقفیت حاصل کر لیں اور اس سلسلے میں وہ ایک دوسرے سے کھل کر بات چیت کریں کیونکہ لاعلمی میں رہنے سے بہتر ہے کہ وہ کسی ہچکچاہٹ کے بغیر ایک دوسرے کو اپنے حساس اعضاء و مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کریں تاکہ وہ الجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں اور اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت اور مرد کے حساس اعضاء

عورت میں جو مقامات حساس ہوتے ہیں ان میں بظر، چھوٹے لب، سیون، مقعد، سینہ، منہ، کولہے، رانیں اور پستان وغیرہ شامل ہیں۔

یہ عورت کے حساس ترین اعضاء ہیں ان کو چھونے، دبانے یا مسلنے سے عورت میں بہت جلد ہیجان پیدا ہو جاتا ہے لیکن ان کو بہت زیادہ اور دیر تک چھیڑنا بھی اچھا نہیں ہوتا، اس سے عورت میں بہت بے چینی اور بیتابی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ اسے ناگوار گزرتی ہے۔

نسوانی اعضاء میں چھاتیاں بہت ہی حساس تصور کی جاتی ہیں اور نپلز خاص طور پر بہت حساس ہوتے ہیں۔ چھاتیوں پر مساس عورت کو جنسی طور پر بہت جلد بیدار کر دیتا ہے۔ مگر فطری طور پر عورتوں کی طبائع مختلف ہوتی ہے اس لئے بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی چھاتیاں حساس نہیں ہوتیں۔

ہونٹ، زبان یا منہ کا اندرونی حصہ بھی جنسی اعتبار سے اتنا ہی حساس ہوتا ہے جتنے کہ بعض دوسرے جنسی اعضاء۔ کولہے اور رانوں کی اندرونی اطراف بھی جنسی اعتبار سے حساس ہوتی ہیں۔

مرد اپنے مختلف اعضاء کو مساس کے لیے حساس بنا لیتے ہیں۔ ان اعضاء میں آنکھیں، کان، گردن، بغلیں، ناف، پیٹ، کمر، ریڑھ کی ہڈی کا نچلا حصہ، سرین، زیر ناف حصہ، جبل الزہرہ سینے کی اطراف، گھٹنے، گھٹنوں کی پچھلی جانب، پنڈلیاں اور پیروں کے تلوے شامل ہیں۔ بعض مرد سر کے بالوں میں آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرنے سے تحریک محسوس کرتے ہیں۔

مباشرت کے لیے عورت کو آمادہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مرد اس کے حساس مقامات اور اعضاء کا مساس کرے۔ اس مقصد کے لیے وہ اپنے ہاتھ یا ہونٹ کا استعمال کر سکتا ہے۔ جن اعضاء پر بوسہ دینے سے عورت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے ان میں ہونٹ، آنکھیں، کانوں کی لوئیں، گردن، ٹھوڑی، گال، چھاتیاں اور ان کی درمیانی جگہ اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر وہ جگہ شامل ہے جہاں عورت کو بوسہ پسند ہو۔ گردن کا بوسہ عورت میں گدگدی پیدا کرتا ہے اور اس کی طبیعت کو بشاش کرتا ہے۔

مساس کے دوران بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ غیر ضروری شرم کو ترک کر دے اور مساس کے دوران شوہر کی حرکات کا پورا پورا ساتھ دے اور جوابًا خود بھی آگے بڑھے۔ اور شوہر کی گردن، کانوں کی لوؤں اور شانوں کا بوسہ لے اور اپنی انگلیاں آہستہ آہستہ اس کی کمر پر پھیرے۔ اس طرح مساس کے دوران شوہر اور بیوی کا ردعمل ظاہر کر دے گا کہ کس حرکت کو طول دی جائے اور کونسی حرکت بند کر دی جائے۔

مساس کے دوران مرد کو چاہیے کہ وہ یہ عمل مسلسل جاری رکھے اور اس میں کسی طرح کا وقفہ نہ آنے دے کیونکہ لباس کو جسم سے الگ کرتے وقت اگر کوئی بٹن، ہک یا گرہ پھنس جائے تو اس سے میاں بیوی کی طبیعت میں ناگواری پیدا ہو جاتی ہے اور جذبات سرد پڑنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی ناگوار صورتحال کو روکنے کے لیے ایسے کپڑے زیب تن کرنے چاہئیں جن کو بوقت ضرورت بآسانی جسم سے الگ کیا جا سکے۔ اور جب تک بیوی تیار نہ ہو جائے اپنے جذبات کو قابو میں رکھے اور دخول کرنے میں مشغول نہ ہو، جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنے ذہن کو دوسرے خیالات کی طرف لے جائے۔ مباشرت اور اس کی لذت سے ذہن کو خالی رکھے اور جونہی بیوی تیار ہو جس کا اظہار وہ خود ہی مختلف حرکتوں سے کر دیتی ہے مثلاً شوہر کے قریب ہوتے جانا، آنکھوں میں خمار پیدا ہونا، شوہر کے بدن پر ہاتھ پھیرنا، شوہر کو چوم لینا، انگڑائی لے کر اپنے بدن کے محاسن ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ تو ملاپ یعنی دخول کا آغاز کر دے۔

عورت جب انزال کے قریب ہوتی ہے تو اس وقت پستانوں کا چوسنا اس کے انزال میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

بیوی کے پستان چوسنا؟

بیوی کے پستان چوسنا جائز ہے۔ مگر اس مسئلہ میں عوام الناس میں کچھ غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے ہم یہاں ان کا ازالہ اور اس مسئلہ اس کی مختصر وضاحت کرتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کے پستان چوسنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ ایسا کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

☆..... اگر بیوی کے پستان چوستے ہوئے دودھ منہ میں چلا جائے تو اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی رضاعت کا حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ رضاعت کا حکم پیدائش کے بعد پہلے دو سالوں کے اندر دودھ پینے کے متعلق ہے۔

☆..... اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پستان چوسے تو یہ جائز ہے البتہ اس بات کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ دودھ حلق میں نہ جائے۔

☆..... اگر بیوی کے پستان چوستے ہوئے دودھ منہ میں آجائے تو اسے تھوک دینا چاہیے، کیونکہ مرد کے لئے بیوی کا دودھ پینا حرام ہے یعنی بیوی کا دودھ پینا حرام ہے پستان چوسنا حرام نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے پستانوں کو چوسنا شرعی اعتبار سے تو جائز ہے لیکن طبی نقطہ نظر سے بچے کی پیدائش کے بعد جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو پستانوں کو چوسنا نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ لعاب میں کئی طرح کے جراثیم ہوتے ہیں جو پستانوں میں سرایت کر سکتے ہیں اور اس سے انفیکشن ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مباشرت میں جب تک بیوی کو فراغت نہ ہو

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب تک آپ کی بیوی کی فراغت کا اطمینان نہ ہو جائے اس سے الگ نہ ہوں۔ شوہر کا بیوی کے فارغ ہونے سے پہلے الگ ہو جانا صحت کے اعتبار سے بھی مضر ہے۔ اس لئے شوہر کو چاہیے کہ جب اپنی ضرورت پوری کر لے تو بیوی کے پاس سے فوراً نہ ہٹے کیونکہ اس سے بھی بیوی کو تشویش لاحق ہوتی ہے بلکہ مرد اس کے پاس تادیر موجود رہے اور جب یقین ہو جائے کہ بیوی کو بھی فراغت ہو چکی ہے تو بیوی سے الگ ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مرد جلد فارغ ہو جاتا ہے اور عورت کو فراغت نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہے کہ جنسی طور پر ہر مرد و عورت کے جذبات و احساسات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، مرد گرم طبیعت ہوتا ہے اور اس کے اعضاء ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے جذبات پر کشش عورت کو دیکھتے ہی فوراً بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ بنیادی طور پر منزل ہو کر جنسی تسکین چاہتا ہے اس لئے وہ جلد فارغ ہو جاتا ہے جبکہ عورت جنسی خواہش اس وقت زیادہ محسوس کرتی ہے جب آہستہ آہستہ اس کے جذبات کو ابھارا جائے اور آخری وقت تک اسے مشتعل رکھا جائے۔ کیونکہ عورت فطری طور پر مرعوب طبیعت ہے اور اس کے اعضائے جنسی پوشیدہ ہوتے ہیں، اور اس کی جنسی خواہش دھیرے دھیرے بیدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے انزال میں دیر لگتی ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنی فراغت کے بعد عورت کے فارغ ہونے کا انتظار کرے اور اسی حالت پر برقرار رہے۔ فراغت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت کی گرفت میں جو شہوت کی حالت میں تھی ختم ہو کر بدن میں ڈھیلا پن آ جائے۔

مباشرت کے بعد ہنسی مذاق اور جنسی کھیل

حضور نبی کریم ﷺ نے جس ہنسی مذاق اور کھیل کود کی طرف اشارہ کیا، اس پر گفتگو ختم کرنے سے پہلے ہم اس طرف توجہ دلانا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ صحبت کے بعد بھی ہنسی مذاق کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہیے۔

☆..... جنسیات کے ایک خصوصی ماہر نے کہا ہے کہ:

"جنسی ملاپ کے حق میں بعد کے اس مزاح کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن افسوس کہ عام طور پر اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر شوہروں کی عادت یہ ہے کہ صحبت سے فارغ ہونے کے بعد بیوی سے فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ جہالت اور لاپرواہی ہے کہ مرد ایک طرف منہ کر کے گہری نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ جب کہ دوسری طرف بیوی ایک قسم کی تنہائی محسوس کرتی ہے، کیونکہ اس کے جذبات رفتہ رفتہ سرد پڑتے ہیں۔ اس طرح شوہر محض اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نادانی سے خیر سگالی کی سب سے بہتر گھڑی سے خود کو محروم کر لیتا ہے اور بیوی کو بھی ملذذ ہونے کے اہم موقع سے دور رکھتا ہے کیونکہ یہ ساعت بھی آپس کے اشتراک اور پیار ومحبت کی گھڑی ہوتی ہے۔اس وقت بھی عورت دل نشین بات چیت، بوس وکنار اور نرم ولطیف مزاح کو اتنا ہی چاہتی ہے جتنا جسمانی قرب اسے عزیز ہوتا ہے"۔

محترم اسلامی بھائیو! اس لئے شوہر کو چاہئے کہ صحبت کے بعد بیوی کو اچھی طرح لطف اندوز کرے۔ ہنسی مذاق اور مناسب کھیل سے اس کی خواہش کو تسکین کا سامان بہم پہنچائے۔اتنا بھی کافی ہے کہ اس سے نرمی اور محبت سے بات چیت کرے۔ ہلکے ہلکے بوسے اس کے رخسار پر ثبت کرتا رہے۔ نرمی سے اسے بھینچے اور آغوش میں سمیٹے رہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جس قسم کی محبت کی توقع مرد عورت سے کرتا ہے، اس قسم کی توقع عورت مرد سے کرتی ہے۔اگر عورت کو سیرابی نہیں ہوئی اور اس حال میں مرد الگ ہو گیا تو عورت کے دل میں مکمل جنسی تسکین نہ ہونے کی وجہ سے بجائے محبت کے نفرت پیدا ہوگی اور اگر ہر مرتبہ یہی قصہ چلتا رہا تو خطرہ ہے کہ وہ اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے کوئی اور راہ تلاش نہ کر لے۔

مباشرت کے وقت پردہ کے اہتمام کی تاکید

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشر تمیں حتی الامکان پردے کا اہتمام ہونا چاہیے یہ ایک ایسا کمرہ ہونا چاہئے جس میں کوئی دوسرا نہ ہو، بلکہ نادان بچہ بھی نہیں ہونا چاہیے، اگر بچہ سویا ہوا ہو تو الگ بات ہے۔ اسی طرح کلام پاک یا دینی کتابیں ہوں تو ان پر کپڑا ڈال دیا جائے۔ نیز جماع کے وقت بالکل ننگا ہونا اچھا نہیں بلکہ بقدر ضرورت ستر کھولنا چاہیے اور باقی بدن پر کپڑا وغیرہ ڈال لینا چاہیے کیونکہ حضور ﷺ نے عریانی سے منع فرمایا ہے۔

☆..... حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو اپنی اور بیوی کی سرین پر کپڑا ڈال لے اور گدھے کی طرح بالکل برہنہ نہ ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... ایک اور جگہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ننگے ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں جو کبھی تم سے علیحدہ نہیں ہوتے سوائے رفع حاجت کے وقت اور جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور انکی عزت کرو''۔ (ترمذی شریف)

محترم اسلامی بھائیو! اس حدیث میں صرف دو مواقع پر ستر کھولنے کی اجازت دی گئی ہے، رفع حاجت کے وقت اور جنسی تعلقات قائم کرتے وقت۔ رفع حاجت کے وقت آدمی بالکل بے ستر نہیں ہوتا بلکہ بقدر ضرورت ہی اپنا ستر کھولتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی تعلقات قائم کرتے وقت بھی مرد و عورت کو بقدر ضرورت ہی اپنا ستر کھولنا چاہیے۔

☆..... بستان میں لکھا ہے کہ:

''ننگے ہونے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے''۔

محترم اسلامی بھائیو! ویسے تو میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں مگر بلا ضرورت اچھا نہیں۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا ہر کسی سے اپنا مقام ستر چھپا کر رکھو''۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆..... ابن عروہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کے سارے بدن کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے حتی کہ شرمگاہ کو چھونا بھی جائز ہے کیونکہ شرمگاہ سے ہی تو وہ (بیوی) سے فائدہ اٹھاتا ہے لہٰذا بقیہ بدن کی طرح شرمگاہ کو دیکھنا اور چھونا بالکل جائز ہے''۔

(الکواکب)

☆..... شرمگاہ کو دیکھنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے مقام پردہ کو نہیں دیکھا نہ آپ ﷺ نے میرا ستر زندگی بھر دیکھا''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مباشرت کے وقت احترام قبلہ

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشرت کے موقع پر قبلہ رخ نہ ہونا چاہیے کہ یہ احترام قبلہ کے خلاف ہے۔ یعنی بوقت مباشرت نہ سر قبلہ کی طرف ہو اور نہ پاؤں قبلہ کی طرف ہو۔ مباشرت کے علاوہ بھی جب انسان کا ستر کھلا ہو تو منہ اور پیٹھ قبلہ رُو نہ کرے۔

مباشرت کے وقت بولنا

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ عین صحبت کی حالت میں بولنا بھی مناسب نہیں۔

☆..... بستان میں لکھا ہے کہ:

''صحبت کے وقت باتیں کرنے سے بچے کے گونگے پیدا ہونے کا خوف ہے''۔

مباشرت کے وقت غیر عورت کا خیال

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مباشرت کے وقت اپنی بیوی کے علاوہ کسی غیر عورت سے مباشرت کرنے اور لطف اندوز ہونے کا خیال ذہن میں نہیں ہونا چاہیے ورنہ یہ بھی زنا کے مترادف ہوگا اور اس طرح انزال بھی جلد ہو جاتا ہے۔ (یہ ایک مرض ہے اس کا بیان ہم حصہ دوم میں کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں)

اگر شوہر کو سرعت انزال کا خطرہ ہو تو بوقت مباشرت ذہن اس طرف نہ رکھے تو جلدی انزال نہ ہونے میں مفید ثابت ہوگا یعنی جماع کرتے وقت ذہن میں مباشرت کا خیال نہ ہو کہ اس سے بیوی کی جنسی خواہش کو مکمل کرنے میں مدد ملے گی۔

شوہر اگر دوبارہ مباشرت کرنا چاہے تو؟

مباشرت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ شوہر کو اگر دوبارہ مباشرت کرنے کی خواہش ہو اور غسل یا وضو سے فارغ ہو چکا ہو تو دوبارہ مباشرت کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر ابھی غسل نہ کیا ہو اور پھر مباشرت کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ پہلے شرم گاہ کو دھو لے، کیونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدیث میں آتا ہے کہ استنجا کر کے اعضاء کو دھو کر وضو کر کے سوئے اس سے پاکیزگی بھی حاصل ہوگی اور دوبارہ جماع کرنے میں نشاط پیدا ہوگا۔

☆..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کر لے پھر وہ دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو اسے وضو کر لینا چاہیے''۔ (صحیح مسلم شریف)

☆..... مستدرک الحاکم میں اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ:

''اس سے دوبارہ جماع کے لئے خوب چستی پیدا ہو جاتی ہے''۔

☆..... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ایسا کرنے سے عضو میں توانائی آتی ہے اور از سر نو چستی پیدا ہوتی ہے''۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی وجہ سے وضو نہ ہو سکے تو کم از کم تیمم کر لے یا دونوں اپنے جنسی اعضاء الگ الگ کپڑے سے صاف کر لیں تا کہ کچھ درجہ میں تو پاکی حاصل ہو جائے لیکن جماع سے فارغ ہونے کے بعد جب تک بدن گرم رہے ٹھنڈی ہوا نہ کھانی چاہیے اور فوراً ہی ٹھنڈا پانی وغیرہ بھی استعمال کرنا صحت کے لیے مضر ہے، البتہ کوئی ہلکی مقوی چیز کھانے میں حرج نہیں۔ بہر حال دوبارہ جماع کرنے سے پہلے بھی اسباب نشاط اختیار کریں اور بیوی کو پیار و محبت کے ذریعہ پوری طرح تیار کریں۔

جنسی ملاپ میں کتنا وقفہ ہو؟

اکثر لوگ یہ جاننے کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ ایک جنسی ملاپ کے بعد دوسرے جنسی ملاپ میں کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں بہت سے مفکروں، معالجوں اور دانشوروں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے لیکن اگر اسے طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کوئی اگر مہینے میں ایک بار کی اجازت دیتا ہے تو دوسرا سال میں ایک بار کی۔ لیکن اس میں کہیں بھی دو آدمیوں میں اتفاق نہیں پایا جاتا اور اگر اسے سائنسی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو جنسی ملاپ میں وقفے کے لیے کوئی باقاعدہ اصول مقرر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انحصار ہر شخص کی اپنی عمر، صحت، جسمانی حالت، طبیعت اور خواہش پر منحصر ہے۔

☆.....جنسی ملاپ میں وقفے کے سلسلے میں سائنس دانوں نے یہ طے کیا ہے کہ

"جتنے وقفے کے بعد میاں بیوی مباشرت میں تھکان یا کمزوری محسوس نہ کریں اور رات کو مباشرت کے بعد دن میں ان کے کام کاج کا حرج نہ ہوتا ہو، ان کے لئے وہی وقفہ موزوں ہے۔"

محترم اسلامی بھائیو! اگر مباشرت کے بعد تھکن محسوس ہو تو یہ جنسی ملاپ میں زیادتی کی علامت ہے اس لئے جنسی ملاپ لمبے وقفے کے بعد کرنا چاہیے اور جب جنسی ملاپ کے بعد فرحت اور سکون محسوس ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جنسی ملاپ میں زیادتی نہیں ہو رہی۔

جنسی ملاپ میں اتنا وقفہ ہو

جنسی ملاپ میں وقفے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل دو باتیں ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

☆..... پہلی بات تو یہ ہے کہ مباشرت اس وقت کرنی چاہیے جب جنسی ملاپ کی فطری و سچی خواہش موجود ہو، کیونکہ جب تک سچی خواہش پیدا نہ ہو جماع کرنا صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اور سچی خواہش کی علامت یہ ہے کہ اعضائے شہوت کو حرکت دیئے بغیر اور ذہن کو صحبت کی طرف منتقل کیے بغیر شہوت پیدا ہو تو سمجھو سچی شہوت ہے ورنہ نہیں۔

☆..... دوسری بات یہ ہے کہ جنسی ملاپ میں ہمیشہ اعتدال سے کام لینا چاہیے کیونکہ جنسی ملاپ کی کثرت سے اس فعل کا لطف زائل ہونے لگتا ہے اور فریقین اکتانے لگتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اس سلسلے میں شوہر کو محتاط رہنا چاہیے کیونکہ مباشرت میں پیش قدمی وہی کرتا ہے، لہٰذا اسے اس بات کا پورا دھیان رکھنا چاہیے کہ جتنے وقفے کے بعد وہ اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرتا ہے وہ اس کی صحت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اتنے وقفے میں اسکی بیوی میں بھی جنسی خواہش پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ اکثر شوہروں سے یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غلطی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی مرضی جاننے کی کوشش نہیں کرتے اور اپنی خواہش پوری کرنے کے درپے ہوتے ہیں اس طرح مباشرت میں بیوی کا تعاون حاصل نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو مباشرت میں فطری لذت حاصل نہیں ہوتی اس طرح دونوں فریقین اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆..... جنسیات کے جدید ماہر ہیولاک کا قول ہے کہ:

''مباشرت میں اتنے وقت کا وقفہ ہو کہ ہر محبت میں نیا پن محسوس ہو''۔

محترم اسلامی بھائیو! جب تک بھینچنے سے باہمی رومان پیدا نہ ہو، چھونے سے بجلی سی نہ دوڑ جائے اور اضطراب کی کیفیت طاری نہ ہو تب تک مباشرت مکمل اور دوطرفہ نہیں کہی جاسکتی۔ اور یہ بات تب ہی ممکن ہے جب مباشرت کچھ وقفے سے کی جائے جیسے شادی کے کچھ ابتدائی دنوں میں یا بیوی کے کافی دن بعد میکے سے لوٹنے پر یا شوہر کے لمبے سفر سے واپس آنے پر، مباشرت میں عام دنوں کی نسبت زیادہ لذت ملتی ہے۔ لہٰذا جنسی ملاپ کے وقفے کو تھوڑا سا بڑھا دینا بہتر ہے یعنی کوئی میاں بیوی اگر تین دن کے وقفے سے مباشرت کرتے ہیں تو اگر وہ اس وقفے کو بڑھا کر پانچ، چھ دن کا کر دیں تو یقیناً مباشرت میں زیادہ کشش اور لذت پیدا ہو جائے گی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کو زیادہ خواہش ہوتی ہے اور دوسرے کو کم۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ کوئی عورت ہفتے میں صرف ایک مرتبہ ہی جنسی ملاپ سے مطمئن رہے۔ مگر کوئی عورت ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جس کے لیے ہفتے میں ایک بار جنسی ملاپ ناکافی ہو اور وہ زیادہ مرتبہ ملاپ کی خواہشمند ہو اور یہی حال مرد کا بھی ہو سکتا ہے۔

ازدواجی زندگی میں میاں بیوی کے درمیان مکمل جنسی ہم آہنگی تبھی ممکن ہے جب دونوں میں برابر وقفے کے بعد جنسی ملاپ کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو اپنے دل میں دوسرے کے بارے میں کوئی بدگمانی پیدا نہیں کرنی چاہیے۔

☆.....اطباء لکھتے ہیں کہ:

''ایک مہینہ میں ایک ہی مرتبہ اسے اختیار کیا جائے اور اگر زیادہ تقاضا ہو تو دو مرتبہ اور اگر اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو پھر ہفتہ میں ایک بار''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہفتہ میں ایک مرتبہ جماع کرنا حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جمعہ کی شب میں جماع کا غسل وغیرہ کر کے جمعہ کی نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرے پھر نماز جمعہ کے لئے آئے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی، پھر جو دوسری گھڑی میں جمعہ کے لئے آئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی کی، پھر جو تیسری گھڑی میں آئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی گھڑی میں آیا اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا اس نے انڈے کا صدقہ کیا''۔

(بخاری شریف)

بہر حال اگر تقاضا اس سے بھی زیادہ کا ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ اختیار کیا جائے۔ کیونکہ ایک صحت مند مرد کا کیسہ منی عام طور پر جنسی ملاپ کے بعد تین روز میں بھر جاتا ہے اور اس میں صحت مند خلیوں کی تعداد عروج پر ہوتی ہے۔ اس لئے صحت مند مردوں کو یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ وہ جنسی ملاپ میں کم از کم تین روز کا وقفہ ضرور رکھیں۔

شادی کے ابتدائی دنوں میں میاں بیوی عموماً کثرت سے مباشرت کرتے ہیں بعض لوگوں کی شادی کو کئی سال گزر جانے کے باوجود یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن بعض جوڑوں میں جنسی ملاپ کی رغبت کافی کم ہو جاتی ہے لہٰذا جنسی ملاپ کے سلسلے میں دوسرے لوگوں کی مثال اپنے سامنے نہیں رکھنی چاہیے۔ اگر دوسرے لوگ کثرت سے مباشرت کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی نقل کی جائے، ایسا کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ مباشرت میں کمی بیشی ایک انفرادی معاملہ ہے۔ لہٰذا شادی کے ابتدائی دنوں کو چھوڑ کر بعد کے دنوں میں ہفتہ میں دو مرتبہ سے زیادہ ہم بستری کرنا مناسب نہیں۔

☆..... ''بستان'' میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

''جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت اور تندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہئے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے، قرض سے سبکدوش رہے، ننگے پاؤں نہ پھرا کرے اور بیوی سے قربت کم کی جائے۔''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنسی ملاپ میں کثرت کے نقصانات

جیسا کہ کثرت مباشرت کے موضوع پر باب دوم میں گفتگو ہو چکی ہے مگر یہاں قارئین کی مزید آگاہی کے لئے جنسی ملاپ میں وقفے سے متعلق کچھ اور نقصانات بیان کیے جاتے ہیں تا کہ اس فعل میں اعتدال اختیار کیا جائے۔

☆..... ہر رات میں یا ایک ہی رات میں بار بار مباشرت کرنا صحت کے لیے بہت ہی مضر ہے کیونکہ فعل مباشرت سے قوت جسمانی کا جس قدر زیاں ہوتا ہے دیگر کسی جسمانی فعل سے نہیں ہوتا۔ بالخصوص آج کے دور میں جب کہ قوی بالکل کمزور ہو گئے اور نہ غذائیں خالص ہیں اس لئے بار بار مباشرت کرنا انسان کی جوانی کو بہت جلد ختم کر دے گا۔ ایک مرتبہ مباشرت کرنے سے منی کی کثیر مقدار خارج ہوتی ہے اور منی کی تیاری میں اچھی غذا کا کثیر حصہ صرف ہوتا ہے، تو اس طرح اچھی غذا کی ایک بہت بڑی مقدار ایک مرتبہ مباشرت کرنے میں چلی جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے صحت پر بہت جلد اثر پڑے گا اور آدمی مختلف بیماریوں کا شکار ہو جائے گا۔ جن میں ایک اہم بیماری سرعت انزال ہے اور آدمی جب سرعت انزال کے مرض میں مبتلا ہو گا تو جماع کی لذت اور اس کے لطف میں بھی کمی ہو جائے گی اور عورت کی تسکین نہ کر پانے پر آپس میں رنجش شروع ہو جائے گی۔

☆..... کثرت انزال سے مادہ منویہ کمزور اور پتلا ہوتا چلا جائے گا جس کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا کہ وہ کمزور اور ضعیف الخلقت پیدا ہو گی۔

☆..... کثرت مباشرت کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ عورت فطری طور پر باحیا اور خواہش نفسانی کے پورا کرنے کے معاملہ میں تھوڑے پر قناعت کرنے والی ہوتی ہے اور ایک مرتبہ تسکین و جماع کرنا اس کے لئے مہینہ بھر کے لیے کافی ہو سکتا ہے لیکن اگر بار بار عورت کی شہوت کو چھیڑ چھاڑ کر کے ابھارا جائے تو عورت کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طبیعت اس طرح شہوانی ہو جائے گی کہ ہر وقت اس کے دماغ میں یہی خیالات پکنے لگیں گے تو پھر اس کے بعد شہوت کا بھوت اس پر سوار ہو جائے گا اور اسے اس کی عادت ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ مدت کے بعد آپ عاجز ہوں گے اور وہ اس کے لیے آمادہ ہوگی۔ وہ آپ کو دعوت مباشرت دے گی اور آپ مجبوریاں ظاہر کرتے ہوں گے۔ آپ تھک کر آرام کرنا چاہتے ہوں گے اور وہ جاگنے پر مجبور کرتی ہوگی۔

☆..... کثرت مباشرت سے مردی قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

☆..... کثرت مباشرت سے اعصاب متاثر ہوتے ہیں اور رعشہ، فالج اور تشنج کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

☆..... کثرت مباشرت قوت سماع و بصر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

☆..... کثرت مباشرت سے رگیں پھول کر چوڑی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے رگوں میں فاسد مواد جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

☆..... کثرت مباشرت سے نسیان کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

☆..... کثرت مباشرت سے سر اور مونچھوں اور داڑھی کے بال گرنے لگتے ہیں۔

☆..... کثرت مباشرت سے تپ دق (یعنی ایک ایسی بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے اور منہ سے خون آنے لگتا ہے) ہو جاتی ہے۔

☆..... کثرت مباشرت سے خون کی کمی ہو جاتی ہے یعنی ضرورت سے زیادہ منی خارج ہونے سے معدہ، جگر کمزور ہو جاتا ہے اور ایک آدمی کو صحت مند رہنے کے لئے جس قدر خون کی ضرورت ہوتی ہے اتنی مقدار میں خون نہیں بن پاتا۔

☆..... میاں بیوی میں تفریق کا بھی خطرہ ہے کیونکہ اگر عورت کو خواہش نہ ہو اور مرد اس سے مباشرت کرے تو عورت اس فعل کو اپنے اوپر وبال سمجھے گی یا کثرت مباشرت کرنے کی وجہ سے مرد اگر مرض سرعت انزال میں مبتلا ہوگا تو عورت کی تسکین نہ کر پانے پر آپس میں رنجش شروع ہو جائے گی اور یہ دونوں چیزیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعلقات کے لئے بہت ہی مضر ہیں اور اگر اس دوران کوئی خبیث غلط راستہ پر چلانے والا مل گیا تو اس راہ پر پھسل جانا بعید نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ صرف کثرت مباشرت کے انجام پر نظر نہ کرنے اور بے قابو ہونے کا نتیجہ ہے کہ پھر اس کا انجام ذلت و رسوائی اور ڈاکٹروں و حکیموں کے چکر لگانے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر پہلے والی بات پھر بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے بہت ہی سوچ سمجھ کر اس انمول دولت اور لذت سے نفع اٹھانا چاہئے تاکہ صحت قوت اور جوانی باقی رہے اور لطف دائمی رہے اور اولاد بھی تندرست و سالم پیدا ہو۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنے شوہر کی صحت کی خاطر کثرت مباشرت سے پرہیز کرے کیونکہ ایک سمجھ دار بیوی اپنی ذہانت، نرم اخلاق، زیب وزینت اور ترغیبی اداؤں سے ہم بستری کی مدت میں توازن پیدا کر سکتی ہے اور کمی و زیادتی کے بغیر اپنی اور اپنے شوہر کی جوانی کو محفوظ اور تادیر برقرار رکھ سکتی ہے۔

☆..... مشہور حکیم و فلاسفر سقراط کا ایک مکالمہ پیش کیا جاتا ہے جو ایک سائل سے ہوا:

سائل نے پوچھا: مباشرت ایک صحت مند آدمی کو کتنے دنوں کے بعد کرنی چاہیے؟

سقراط نے کہا: سال میں صرف ایک مرتبہ۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنا ضبط نہ ہو تو؟

سقراط نے کہا: ماہ میں ایک بار۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنا بھی برداشت نہ ہو تو؟

سقراط نے کہا: ہفتے میں ایک بار۔

سائل نے پھر پوچھا: اگر اتنے پر بھی صبر نہ آئے تو؟

سقراط نے کہا: اگر کوئی اتنا بھی ضبط نہیں کر سکتا تو اپنی روح نکال کر پھینک دے اور زندگی سے ہاتھ دھو کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے"۔

محترم اسلامی بھائیو! ضبط کار جان ضروری اور لازم ہے لیکن ضبط نفس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جانا بھی کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ ایسی کوشش جسم اور فطرت کے خلاف ہٹ دھرمی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سوا کچھ معنی نہیں رکھتی، ایسے شوہر یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ بیوی کے دل میں بھی کچھ ارمان ہیں۔اس کے شباب کا بھی کچھ تقاضا ہے۔اس کی بھی جسمانی اور ذہنی ضرورتیں ہیں۔وہ اس کے جذبات کی توہین کرتے ہیں۔حیاداری کے باعث بیوی کبھی شوہر سے مباشرت کی درخواست نہیں کرتی۔اپنے جذبات کو دبائے رکھنے کی اس میں شوہر سے زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔چنانچہ یہ مرد ہی کا فرض ہے کہ وہ بیوی کے جسم اور فطرت کا پوری طرح جائزہ لے اور اس کی جنسی خواہش سے بے اعتنائی نہ برتے۔

ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے کہ جب عورت کی جنسی خواہش کی طرف توجہ نہ دی جائے یا اس کی خاطر خواہ تسکین نہ کی جائے تو وہ اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اسے بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔صرف اتنا ہی نہیں ایسی حالت میں بعض عورتیں غیر مردوں سے بھی الجھ جاتی ہیں۔چنانچہ نوجوان شوہر کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ کہیں وہ ضبط نفس کے لئے بیوی کی حق تلفی تو نہیں کر رہا ہے۔کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ضبط نفس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔حد سے گزرنا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔

مباشرت کس وقت کرنی چاہیے؟

شرعی اعتبار سے

شرعی اعتبار سے مباشرت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں بلکہ دن رات جس وقت طلب ہو قربت کی جا سکتی ہے بشرطیکہ بیوی حالت حیض و نفاس یا فرض روزہ میں نہ ہو (اس کا بیان ہم اس باب کے شروع میں تفصیل سے کر آئے ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیں)۔لہٰذا مباشرت کا مناسب وقت وہی ہے جب انسان کو اس فعل کی طلب و آرزو پیدا ہو، اس وقت ہی مباشرت کرنا سب سے زیادہ مناسب اور پر لذت ہوتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طبی اعتبار سے

طبی اعتبار سے مباشرت کا مناسب وقت وہ ہے جب غذا ہضم ہو جائے، کیفیت معتدل ہو، بھوک نہ لگی ہو، ورنہ جنسی قوت کمزور ہو جائے گی۔ نہ ہی پیٹ بھرا ہو، ورنہ امراض قولنج (بڑی انتڑی کا درد) وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ تکان وغیرہ بھی نہ ہو، نہ ہی غسل کیا ہو۔ قے یا اندرونی دلی تاثر جیسے رنج وغم یا بے اندازہ خوشی اور مسرت کے موقع پر بھی ہم بستری سے پرہیز کرنا چاہیے۔

تاریخ کے اعتبار سے

☆.....صاحب احیاء لکھتے ہیں کہ:

"چاند کی تاریخ کے اعتبار سے پہلی اور پندرھویں اور آخری رات کے علاوہ بقیہ راتوں میں یہ فعل نہ کرنا چاہیے کیونکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تین راتوں میں شیاطین زمین پر زیادہ پھیلتے ہیں"۔

ہفتہ اور دنوں کے اعتبار سے

ہفتہ کے اعتبار سے جمعہ کی شب میں بعض فقہاء نے مباشرت کو مستحب لکھا ہے۔

☆.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصایا میں لکھا ہے کہ:

"دوشنبہ (پیر) کو مباشرت کرنے سے فرزند قاری پیدا ہوتا ہے اور شب سہ شنبہ (منگل) میں مباشرت کرنے سے نحی اور شب پنج شنبہ (جمعرات) عالم ومفتی اور پنج شنبہ قبل دوپہر کے حکیم پیدا ہوتا ہے۔ اور جمعہ قبل نماز کے صحبت کرنے سے فرزند سعید پیدا ہوتا ہے اور اگر شب جمعہ میں صحبت کرے تو فرزند مخلص پیدا ہوگا"۔ (رفاء السلمین)

اوقات کے اعتبار سے

بعض لوگ مباشرت کے لئے رات کا اور بعض دن کا وقت تجویز کرتے ہیں لیکن مباشرت کے لیے دن کی بہ نسبت رات کا وقت زیادہ اچھا ہے اور رات میں بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شروع حصہ کی بہ نسبت رات کا آخری حصہ زیادہ مناسب ہے کہ رات کے ابتدائی حصوں میں سولیا جائے تا کہ دن بھر کی تھکن سے راحت ملے اور مکمل سکون حاصل ہو۔

رات میں تھوڑی دیر سونے کے بعد مباشرت کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کے بعد غسل یا وضو کر کے بآسانی سویا جاسکتا ہے اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ رات کا تھوڑا سا حصہ ہی جنابت یعنی ناپاکی میں گزرے گا اور پھر اس کے بعد غسل جنابت کر کے بآسانی نماز ادا کی جاسکتی ہے مگر رات میں وقت اتنا تنگ نہ ہو کہ صبح کی نماز با جماعت فوت ہو جائے۔

شوہر آخر رات میں نیند سے اٹھ کر جب یہ فعل انجام پاتا ہے تو منہ یا ناک میں معدہ سے اٹھنے والے بخارات جم جاتے ہیں۔ جس سے منہ اور ناک کی بو بدل جاتی ہے۔ اور جب دونوں میں سے کسی کے ناک میں یہ بو پڑتی ہے تو ان کو ناگواری اور ایک دوسرے سے بیزاری کا احساس ہوتا ہے۔ جب کہ اس کا مقصد ہر دو میں دائمی طور پر الفت اور محبت پیدا کرنا ہے اور یہ عمل اسے کے منافی ہے۔ اس لئے آخر رات میں مباشرت کرنے سے پہلے یہ مناسب ہے کہ مسواک یا منجن وغیرہ سے منہ صاف کر لیا جائے۔ منہ صاف رکھنا ویسے بھی مسنون اور فطرت میں داخل ہے مگر اس موقع پر اس کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کہ ابتدائی مراحل میں منہ کی بو سے ایک دوسرے کو اذیت نہ پہنچے بلکہ کوئی خوشبودار چیز الائچی وغیرہ منہ میں ڈال لی جائے تو اچھا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مباشرت کا بہتر وقت نماز فجر پڑھنے کے فوراً بعد کا ہے کیونکہ اس سے پہلے بسا اوقات نماز قضا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور اس وقت میاں بیوی کا بدن اور افکار یک سو اور آسودہ ہوتے ہیں۔ ہم بستری کے بعد انہیں خواہ تھوڑی دیر کے لیے سہی مگر سونے کی گنجائش رہتی ہے اور یہی چیز ان کے لیے بڑی حد تک تسکین کا باعث ہوتی ہے اور اوپر جن دیگر پرہیزی امور کا ذکر ہوا ہے کہ اس وقت منہ وغیرہ گندا ہوتا ہے اس کا ازالہ نماز کے وضو میں مسواک یا منجن وغیرہ کے استعمال سے خود بخود ہو جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر اگر بے خبری میں آئے تو!

شوہر کو چاہیے کہ اگر وہ ایسی حالت میں آئے کہ جب اس کی بیوی اس کی آمد سے بے خبر ہو تو وہ گھر آ کر ہنسی مذاق کرے، اس سے بوس و کنار کرے اور اسی طرح اسے بہلائے پھسلائے، جب یہ محسوس کرے کہ وہ بالکل تیار ہو گئی ہے اور اس کے جذبات بھر آئے ہیں تو اس سے مباشرت کرے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ جس قسم کی محبت کی توقع مرد عورت سے کرتا ہے، اس قسم کی توقع عورت مرد سے کرتی ہے، اگر وہ اچانک بے خبری کے عالم میں آئے اور اپنا مطلب نکال لے تو عورت بدستور تشنہ رہے گی، جس سے اس کو تشویش اور حیرانی لاحق ہو گی۔ لیکن اگر مذکورہ ہدایات پر بخوبی عمل کیا گیا تو عورت کے لیے بھی یہ مرحلہ آسان اور راحت کا باعث ہو گا۔

حمل کی حالت میں مباشرت

حمل کے دوران اگر مشکلات کا سامنا نہ ہو اور عورت کی صحت بھی اچھی ہو اور وہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو تو حمل کے آٹھویں ماہ تک مباشرت کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے کہ عام حالات میں حمل کے ابتدائی دنوں اور آخری دنوں کو چھوڑ کر مباشرت عموماً نقصان دہ نہیں ہوتی اس لئے بہت سے ماہرین جنسیات بچے کی ولادت سے چار ہفتے قبل تک مباشرت کی اجازت دیتے ہیں۔ اس معاملے میں میاں بیوی کو اپنی لیڈی ڈاکٹر یا سرجن سے براہ راست گفتگو کرنی چاہیے وہ اس کا تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں۔

اگر کسی عورت کو عادتاً حمل ساقط ہو جانے کا خطرہ ہو جو خون کے اخراج یا درد آمیز تشنج سے واضح ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اگر پچھلا حمل پہلے تین مہینوں کے دوران گر گیا ہو تو پھر دوبارہ حاملہ ہونے کی صورت میں عورت کے ساتھ شروع کے تین مہینوں کے دوران کسی قسم کی جنسی یا جسمانی سرگرمی میں حصہ لینا خطرناک ہو گا۔ اس قسم کی عورت کو مسلسل لیڈی ڈاکٹر کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔ لیڈی ڈاکٹر اس کی پچھلی تکلیف اور موجودہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے عام طور پر اسے اپنی مصروفیات محدود کر دینے کا مشورہ دیتی ہے اور بعض اوقات اسے بستر پر لیٹے رہنے کے لئے کہتی ہے۔

اگر حمل ساقط ہونے کا خطرہ ٹل جائے اور بچہ ماں کے پیٹ میں معمول کے مطابق نشوونما پا تا رہے تو اس صورت میں مباشرت کی اجازت دی جاسکتی ہے لیکن اس کا ایک پہلو قابل توجہ ہے اور وہ آسن کا ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل آسن بہتر رہتے ہیں۔

☆..... حمل کے دوران ایسی حالتیں جن میں عورت اپنے گھٹنوں کو اوپر کھینچ لیتی ہے یا شوہر کی کمر پر رکھی لیتی ہے شروع کے کچھ عرصہ تک آرام دہ ہوسکتی ہیں۔

☆..... حمل کے پہلے پانچ ماہ تک عورت کا بڑھا ہوا پیٹ جنسی ملاپ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتا لیکن اس کے بعد پیٹ پر دباؤ عورت کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے اس صورت میں مرد عورت کے ہپ کے نیچے ایک یا دو تکیے رکھ کر عورت کے اوپر آکر مباشرت کرسکتا ہے۔

☆..... حمل کے دوران پہلو کے بل آمنے سامنے لیٹ کر مباشرت کرنے سے کسی نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا اور یہ آسن حمل کے آخری دنوں تک اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مرد اپنے جسم کا بالائی حصہ عورت کے بالائی حصے سے دور رکھے۔

☆..... حمل کے ساتویں اور آٹھویں ماہ میں عورت پر بوجھ ڈالے بغیر شوہر کا اوپر رہ کر مباشرت کرنا مشکل ہے بشرطیکہ بیوی اپنے گھٹنے پیٹ کے اطراف میں کافی اوپر کھینچ لے لیکن اس حالت میں عورت کو سانس لینے میں دشواری ہوسکتی ہے۔ اس لئے حمل کے آخری دنوں میں میاں بیوی کے لیے بہتر ہے کہ وہ اس آسن سے مباشرت کریں کہ پہلو پر لیٹ کر شوہر بیوی کے پیچھے سے اندام نہانی یعنی اگلے حصے میں مباشرت کرے۔

☆..... ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق:

"حمل کے ابتدائی چھ ہفتوں کے دوران عورت کے جنسی اعضاء کے ساتھ بالکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہیے اور مباشرت سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے"۔

بچے کی ولادت سے پہلے مباشرت پر اس لئے پابندی عائد کر دی جاتی ہے تا کہ اندام نہانی میں نقصان دہ جراثیم نہ داخل ہونے پائیں یا بچے کی حفاظتی تھیلی وقت سے پہلے نہ پھٹ جائے تاہم اس کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔

☆..... تازہ ترین تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ:

"جب عورت کو انزال ہوتا ہے تو اس وقت رحم میں بار بار کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کھنچاؤ ابتدائی دنوں میں حمل کو گرا سکتا ہے اور آخری دنوں میں مقررہ وقت سے پہلے ہی بچے کی پیدائش کی علامات پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے"۔

چنانچہ عورت کے لئے لازم ہے کہ جب بچے کی ولادت قریب ہو تو وہ مباشرت سے پرہیز کرے کیونکہ اس صورت میں وہ انزال سے بچ سکتی ہے اور مندرجہ ذیل خطرات سے دور رہ سکتی ہے۔

☆..... حاملہ عورت سے دوران مباشرت پیٹ پر بوجھ پڑنے سے اسقاط حمل کا خطرہ ہے۔

☆..... دوران حمل مباشرت کرنے سے بعض اوقات بچہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور پیدائش کے وقت عورت کو نہایت خوفناک مرحلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں کئی دفعہ عورت کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالنا پڑتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی کی صحت و تندرستی اور زندگی کی خاطر یا اپنی پیدا ہونے والی اولاد کی خاطر صرف دو منٹ کی لذت کے لئے حاملہ سے مباشرت نہ کرے ورنہ بعد میں سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

عزل جائز ہے

دورانِ مباشرت بوقت فراغت مرد کا اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال لینا تا کہ منی فرج میں داخل ہو کر حمل کا باعث نہ بنے۔ عزل کہلاتا ہے۔

اب اس کی کئی صورتیں پیدا ہو چکی ہیں مثلاً آلہ تناسل پر ایک مخصوص خول یا لفافہ پہن کر مباشرت کی جاتی ہے تا کہ مادہ منویہ لفافے میں جمع ہو اور عورت کے رحم میں نہ جا سکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یا پھر اسی طرح عورت ایک مخصوص خول رحم کے منہ پر ڈال لیتی ہے تا کہ مادہ رحم میں نہ جا سکے۔ اسے لوپ یا چھلا کہتے ہیں۔

آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے عزل کرے۔ اگر عزل کسی طبی ضرورت کے تحت کیا جائے تو پھر اس کے جواز میں کوئی قباحت و کراہت نہیں لیکن اگر عزل طبی ضرورت کے علاوہ کیا جائے تو پھر بھی راجح پہلو اگرچہ اس کے جواز کا ہے مگر اس میں کراہت و ناپسندیدگی ضرور پائی جاتی ہے کیونکہ عہد رسالت مآب ﷺ میں لوگ کسی طبعی ضرورت کے بغیر بھی عزل کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

☆..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ہم عزل کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہوتا تھا''۔

☆..... ایک اور روایت میں ہے:

''ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے نبی ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں کیا''۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

☆..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ:

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میری ایک لونڈی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ میں وہی کچھ چاہتا ہوں جو آدمی چاہتا ہے۔ یہودیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ عزل، چھوٹا موؤدۃ (یعنی لڑکی کو زندہ گاڑنے کے مترادف) ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں نے جھوٹ بولا ہے، اگر اللہ اس کو پیدا کرنا چاہے تو تجھے کچھ کر سکنے کا کوئی اختیار نہیں ہے''۔

(داؤد، ترمذی، مسند احمد)

☆..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ہماری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور ہمارے درختوں کو پانی بھی دیتی ہے۔ میں اس سے ہم بستری کرتا ہوں لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ حاملہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو اس سے عزل کر بے شک وہ (بچہ) آ کر ہی رہے گا جو اللہ نے لکھ دیا۔ کچھ دنوں کے بعد یہی شخص آیا اور عرض کرنے لگا: بیشک لونڈی حاملہ ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ وہ آ کر ہی رہے گا جسے اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے''۔

(صحیح مسلم، ابوداؤد، بیہقی، مسند احمد)

عزل نہ کرنا بہتر ہے

عزل اگرچہ جائز ہے مگر اس کو ترک کرنا کئی وجوہات کی بنا پر افضل ہے۔

☆..... اس میں عورت کے لئے نقصان اور تکلیف ہے کہ اس کو لذت حاصل نہیں ہوتی اگر عورت اس بات پر متفق بھی ہو تب بھی عزل مندرجہ ذیل دیگر وجوہات کی بنا پر بہتر نہیں ہے۔

☆..... اس سے نکاح کے بعض مقاصد ہی ختم ہو جاتے ہیں مثلاً نکاح کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت محمدی ﷺ میں اضافہ ہو۔

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر قوموں پر فخر کروں گا''۔ (ابوداؤد، نسائی)

اس لئے تو نبی ﷺ نے اس کو ''خفیہ قتل'' کا نام دیا ہے جب آپ ﷺ سے عزل کے متعلق سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ تو خفیہ قتل ہے''۔ (صحیح مسلم)

محترم اسلامی بھائیو! بعض لوگ اس حدیث کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ والی حدیث کے خلاف تصور کرتے ہیں کہ جب یہودیوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ''یہ قتل ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''یہود جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ اس (بچہ) کو پیدا کرنا چاہے تو تجھے کوئی اختیار نہیں ہے''۔

☆..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں احادیث کا مشترکہ مفہوم بیان کیا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ یہ خفیہ قتل ہے یہ یہودیوں کے قول سے ایک الگ چیز ہے کیونکہ وہ تو اسے زندہ درگور کرنے سے تعبیر کرتے ہیں، یہ اس سے کہیں کم ہے کیونکہ زندہ درگور تو پیدائش کے بعد ہوتا ہے جبکہ عزل میں تو بچے کے وجود کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ اگرچہ ظاہری طور پر ایسے ہی معانی محسوس ہوتے ہیں مگر اس کا حکم ظاہر پر نہیں ہے۔ قطع ولادت میں دونوں کے مشترک ہونے سے یہ لفظ بولا گیا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ فقط تشبیہ کے لئے استعمال ہوا ہے پیدا ہونے سے قبل ارادہ قتل کو پیدا ہونے کے بعد قتل سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عزل بچہ کی پیدائش سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اس کی نیت کا اعتبار کرتے ہوئے اسے خفیہ قتل کہا گیا گویا کہ وہ بچہ کو قتل کرنا چاہتا ہے۔

(التہذیب)

☆..... رسول اللہ ﷺ کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی یہ کیوں کرتا ہے''۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم میں سے کوئی نہ کرے۔

☆..... ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم (عزل) کرتے رہو گے تم یہ کرتے رہو گے البتہ تم یہ کرتے رہو گے؟ کوئی ایسی جان نہیں جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ ہو کر رہے گی''۔

(صحیح مسلم)

☆..... حافظ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں یہ اشارہ کیا ہے کہ:

''عزل کو نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے حرام قرار نہیں دیا بلکہ ناپسند کیا ہے''۔

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔ (صحیح ابن خزیمہ)

محترم اسلامی بھائیو! حاصل مطالعہ یہ ہے کہ عزل حرام نہیں بلکہ ناپسندیدہ ہے لیکن اگر کفار کی طرح عزل اس ذہن سے کیا جائے کہ کہیں اولاد کی کثرت نہ ہو کہ ان پر خرچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وغیرہ کہاں سے ہوگا اوران کی تربیت وغیرہ کون کرے گا؟ تو اس وقت عزل مکروہ کی بجائے حرام ہے کیونکہ وہ لوگ اپنی اولاد کو فقیری کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے۔

☆..... اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے''۔ (الانعام: آیت ۱۵۱)

☆..... اللہ ﷻ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بری خطا ہے''۔ (بنی اسرائیل: آیت ۳۱)

محترم اسلامی بھائیو! رازق اللہ ﷻ کی ذات ہے اس نے ہر جان دار کو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆..... ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو''۔

(سورہ ھود: پارہ ۱۲ آیت ۶)

لہٰذا ہر انسان اپنا رزق لے کر دنیا میں آتا ہے۔ آپ نے اپنے آس پاس کئی مرتبہ دیکھا ہوگا کہ کوئی شخص مفلس تھا مگر شادی کے بعد یا اولاد ہو جانے کے بعد اس کے حالات تبدیل ہو گئے اس طرح کی بے شمار مثالیں آپ کو مل سکتی ہیں لہٰذا آنے والا اپنا رزق لے کر آئے گا کیونکہ موت، زندگی اور رزق پہلے سے ہی لکھ دیا جاتا ہے بہر حال اس خوف سے عزل کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر عورت بیمار ہو اور کوئی مستند ڈاکٹر یہ سمجھتا ہے کہ حمل کی وجہ سے اس کا مرض زیادہ ہو جائے گا تو منع حمل ادویات اور عزل وغیرہ جائز ہے اور اگر مرض زیادہ ہی خطرناک ہو تو مانع حمل ادویہ کا استعمال کرنا واجب ہے۔

ایسی عورتیں جن سے مباشرت نہیں کرنی چاہیے

تجربہ اور قیاس سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعض عورتوں سے جماع کرنا بالخصوص قوت باہ کو کمزور کرتا ہے۔ جن عورتوں سے صحبت کرنے سے قوت باہ متاثر ہوتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆..... بوڑھی عورت، سے جماع کرنے سے قوت باہ کمزور ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں بڑھاپے کے باعث رطوبات کی کثرت مقام خاص کو ڈھیلا اور کشادہ کر کے لذت کو کم کرتی ہے نیز باتقضائے عمر رحم حد سے زیادہ مادہ منویہ کھینچ کر سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

☆..... ایسی عورت جس کی عمر بلوغت سے کم ہو، اس کی طبیعت کے عدم سیلان خصوصا صحبت کے وقت اس کی پریشانی سے نفس کی نفرت نیز اس کا رحم زیادہ منی کھینچ کر تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

☆..... ایسی عورت جو ایام ماہواری میں ہو، اس سے جماع کرنا تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ جگہ کی گندگی کی وجہ سے نفس کی نفرت کمزوری کا سبب بنتی ہے اور پیشاب کی نالی میں کوئی مرض لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆..... ایسی عورت جس کو ایک عرصہ سے جماع کا اتفاق نہ ہوا ہو۔ اس سے ملنا بہت سے فضلات جمع ہونے اور جگہ خراب بدبودار ہونے کے باعث نقصان دہ ہوتا ہے۔

☆..... بیمار اور بدشکل عورتوں سے، جماع کرنا باوجود گندگی اور بدبو کے نفس کی نفرت کے باعث باہ کو کمزور کرنے والا ہے۔

☆..... کنواری عورت سے، جماع کرنا اگرچہ اس زمانے میں اکثر لوگوں کو محبوب ہے اور لاعلمی کے باعث سب سے بہتر سمجھتے ہیں لیکن مباشرت کے وقت پریشانی اور مواد کا بہنا، بسبب نفرت قوت باہ کو کمزور کرتا ہے۔

☆..... ایسی عورت سے، جماع کرنا جس سے پوری پوری لذت حاصل نہ ہو فرحت و خوشی نہ ہونے کے باعث پیدائش منی کو کم اور قوت باہ کو ضعیف کرتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! وہ عورتیں جن سے جماع کرنا بہتر نہیں ہے ان کا حال مندرجہ بالا تحریر سے واضح ہے۔ لیکن مرد جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے تو خوشی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح قویٰ کو تقویت اور طبعی حرارت کو ابھار ملتا ہے۔ باوجود منی زیادہ نکلنے کے اور اس کا زیادہ اہتمام ہونے کے سبب سے باہ ضعف نہیں ہوتا۔

جُنب اور غسلِ جنابت کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو "جنب" کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔

☆..... جنب خواہ مرد ہو یا عورت، جب تک غسل نہ کرلے وہ مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا۔

☆..... نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔

☆..... نہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرسکتا ہے۔

☆..... نہ قرآن زبانی پڑھ سکتا ہے۔

☆..... نہ قرآن مجید کو چھوسکتا ہے۔

☆..... نہ کعبہ میں داخل ہوسکتا ہے۔

☆..... نہ کعبہ کا طواف کرسکتا ہے۔

☆..... اللہ ﷻ نے ارشاد فرماتا ہے:

"اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو"۔

(المائدہ: آیت ۶)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو"۔ (ابوداؤد)

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)"۔

☆..... حافظ ابن رجب اور ہیثم بن عدی نے اپنی سند سے حضرت ابان بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ہمارا ایک پڑوسی مر گیا تو ہم کفن دفن میں شریک ہوئے جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلے کی مثل ایک جانور تھا ہم نے اس کو مارا تو وہ نہ ہٹا چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا اس کے بعد تیسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی معاملہ ہوا جو پہلے تھا آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اس قبر میں دفن کر دو جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے زوردار آواز سنی گئی تو ہم اس شخص کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس پر مرنے والے کی بیوی نے بتایا: ''وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا''۔

محترم اسلامی بھائیو! غسل جنابت میں بلا عذر تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ نہ جانے کب موت آجائے۔ لہٰذا غسل جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے حرام ہے پس معلوم ہوا کہ غسل جنابت نہ کرنا یا اس میں ایسی کوتاہی کرنا جس سے غسل جنابت کے فرائض میں سے کسی ایک میں بھی بال برابر کمی رہ جائے تو یہ گناہ و عذاب کا باعث ہے۔

غسل جنابت کا طریقہ اور احتیاطیں

غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والے پر کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر مرد اپنا ستر یعنی ناف سے لے کر گھٹنے سمیت کسی موٹے کپڑے سے چھپا لے۔ اگر موٹا کپڑا نہ ہو تو حسب ضرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لیں کیونکہ باریک کپڑا ہوگا تو وہ پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور گھٹنوں اور رانوں کی رنگت ظاہر ہوگی۔

غسل خانہ میں برہنہ ہو کر غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کریں۔ اور غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہیں ہیں تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہیں تو جس طرف بھی چاہے منہ کر لیں یا پیٹھ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غسل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح کر سکتے ہیں مگر بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

غسل خانے میں بلا سخت ضرورت کے کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ ہی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ غلط بات ہے۔

اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی اس سے فارغ ہو لیں کیونکہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے اور اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین کچی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے غسل کا جو بھی پانی زمین پر گرے گا وہ بھی ناپاک ہو جائے گا اور نہاتے وقت وسوسے آتے رہیں گے کہ اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑ گئے اور اگر ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی پاک پانی والے برتن میں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہوگا لہٰذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کرے۔ ہاں اگر پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً نکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کر سکتے ہیں مگر پھر بھی اس سے بچنا تو بہتر ہے۔

غسل کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں یعنی بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کریں کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتا ہوں، اگر نیت نہ کی تو غسل تو ہو جائے گا مگر نیت کا ثواب نہ ملے گا۔

نیت کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین تین مرتبہ دھوئے، پہلے سیدھے اور بعد میں الٹے اور اس کا خیال رکھے کہ ہاتھوں کو دھونے کیلئے کسی چھوٹے برتن مثلاً ڈونگے وغیرہ یا گلاس کے ذریعے بالٹی سے ایسے پانی نکالیں کہ ہاتھ کا کوئی حصہ حتیٰ کہ انگلی کا ناخن بھی پانی میں نہ ڈوبے ورنہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور غسل کرنے کے قابل نہیں رہے گا، ہاتھ دھونے کے بعد اب جتنا ہاتھ دھو لیا ہے اتنا پانی میں ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اس کے بعد استنجا کے مقام کو دھوئے، چاہے وہاں نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، اس کے بعد اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھو لیں مگر احتیاط کے ساتھ کیونکہ اگر نجاست کو بہا کر لے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانے والے پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی میں گر گیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور غسل کے قابل نہ رہے گا۔ اس کے بعد ایسا ہی وضو کرے جیسا کہ نماز کیلئے کیا جاتا ہے مگر پاؤں نہ دھوئیں۔

اس کے بعد پہلے سارے بدن پر تیل کی طرح پانی مل لے خصوصاً سردیوں میں تاکہ جسم کے ہر حصے پر پانی با آسانی بہہ جائے۔ اس کے بعد پہلے سیدھے مونڈھے پر تین بار پانی بہائے اور پھر الٹے مونڈھے پر تین مرتبہ پانی بہائے، پھر سر سے لے کر پاؤں تک تمام بدن پر تین بار پانی اس طرح بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

☆..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)''۔

غسل میں تین فرض ہیں

غسل جنابت کی اہمیت کو تو عام طور پر سب مسلمان جانتے ہی ہیں لیکن اسلامی قوائد کے مطابق بہت کم لوگ غسل کرتے ہیں۔ جسم پر چند لوٹے پانی کے ڈال کر صرف اسے تر کر لینے یا ندی، تالاب میں ایک غوطہ لگا لینے سے غسل جنابت نہیں ہوتا جب تک یہ مندرجہ ذیل تین فرض اچھی طرح پورے نہ کیے جائیں۔

(۱) کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر بچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ جب کلی کریں تو اس طرح کریں کہ منہ کے ہر حصے میں ہونٹ سے لے کر حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔ اگر دانتوں کی جڑوں یا سوراخوں میں کوئی ایسی چیز یعنی بوٹی کے ریشے یا پان کی چھالیہ وغیرہ، پھنسی ہوئی ہے جو وہاں پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جب ناک میں پانی ڈالیں تو دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے کہ پانی کو کھینچ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذرا اوپر چڑھائے ورنہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(۳) تمام جسم پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر رونگٹے پر اس طرح پانی بہہ جانا ضروری ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے کیونکہ جسم کی بعض مندرجہ ذیل جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔

☆..... کان کے ہر حصہ پر اور اس کے سوراخ کے منہ پر اور کانوں کے پیچھے سے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

☆..... ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ پر منہ اوپر اٹھا کر پانی بہائے۔

☆..... بغلوں پر ہاتھ اٹھا کر پانی بہائے۔

☆..... جسم کے موٹاپے کی وجہ سے پیٹ پر بلیٹیں یعنی سلوٹیں پڑ جاتی ہیں انہیں اٹھا کر پانی بہائے۔

☆..... ناف کو انگلی ڈال کر دھوئے۔

☆..... اگر بیٹھ کر نہائے تو ران اور پیڑو یعنی ناک کے نیچے کے حصے کا جوڑ، ران اور پنڈلی کے جوڑ پر پانی بہائے۔

☆..... دونوں سرین کے ملنے کی جگہ پر پانی بہائے۔

غسل کرنے کے بعد پاؤں کپڑے پہننے کے بعد دھوئے ورنہ پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھولے جب کہ وہاں پانی نہ ٹھہرے یا کسی اونچے پٹڑے یا چوکی پر بیٹھیں ہوں۔

غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پونچھ لیں اور کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر آئے۔

پوشیدہ اعضاء کی صفائی

مردوں اور عورتوں کو اپنے پوشیدہ اعضاء کی صفائی کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ صفائی صرف اسی کا نام نہیں کہ ظاہری حصہ جسم اور لباس کو صاف رکھا جائے کہ جس پر لوگوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی نظر پڑتی ہے۔ بلکہ صفائی کے یہ معنی ہیں کہ جسم کے تمام اعضاء پاک وصاف رکھے جائیں۔ خصوصاً پوشیدہ اعضاء کی صفائی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

☆..... مردوں کو اپنے عضو تناسل کی جلد پیچھے کھینچ کر حشفہ کے پیچھے جمع ہوئی گندگی صاف کرنی چاہیے کیونکہ اس گندگی سے بدبو تو آتی ہی ہے لیکن بعض مرتبہ صفائی نہ کرنے سے عضو تناسل میں خارش بھی ہونے لگتی ہے۔

☆..... فوطے ایک ایسی جگہ ہے جس کی صفائی کی جانب عام طور پر لوگوں کا خیال نہیں جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بے توجہی کی وجہ سے فوطوں کی جلد پر بھی گندگی جم جاتی ہے

☆..... رانوں کے اتصال کی صفائی کا خیال بھی خاص طور پر رکھنا چاہیے کہ اس مقام پر سلوٹ پڑنے سے پسینہ اور گندگی جلد جمع ہو جاتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان اعضاء ومقامات کی صفائی نہ کرنے سے میل جم جاتی ہے جس سے سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات انسان کو جریان، احتلام، داد جیسے امراض آگھیرتے ہیں۔

زیر ناف وبغل کے بال صاف کرنا

بغلوں اور زیر ناف اگے ہوئے بالوں کو وقتاً فوقتاً کاٹ کر صاف کر دینا صحت کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ ان مقامات کے بالوں میں اکثر پسینہ خشک ہو جاتا ہے اور وہاں گندگی کی وجہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے بلکہ خطرناک قسم کے جنسی وجسمانی امراض بھی جنم لینے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق:

"بغل کے بال صاف کرنے اور بال زیر ناف مونڈھنے کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ چالیس دن کی مدت مقرر فرمائی ہے"۔ (نسائی شریف)

☆..... طب جدید کے مطابق:

"ہماری جلد میں تروتازگی کو قائم ودائم رکھنے کے لئے اللہ ﷻ نے ایسے غدود پیدا فرمائے ہیں جن کو روغنی غدود کا نام دیا جاتا ہے جسم کے وہ حصے جہاں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالوں کو صاف کرنے کا شرعی حکم ہے، قدرت کی کاریگری دیکھئے کہ وہاں پر قدرتی طور پر ہی یہ غدود کم ہوتے ہیں تا کہ ان کی رطوبت وہاں پر اگنے والے بالوں کی نشوونما کو متاثر نہ کرے"۔

☆..... جدید سائنسی تحقیق کے مطابق:

"جلد کے ان مذکورہ مخصوص حصوں کو ہمہ وقت آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر ان حصوں پر بال بڑھے ہوئے ہوں تو ایک تو جلد کو آکسیجن کی براہ راست فراہمی مشکل ہو جاتی ہے، دوسرے کہ یہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے ان حصوں کی کما حقہ صفائی نہیں ہو سکتی نیتجتاً میل کی پپڑیاں جم کر جلد کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور جلد کو آکسیجن کی فراہمی منقطع ہو جانے کے سبب جلدی خارش، الرجی، پھوڑے اور پھنسی وغیرہ کا خاصا امکان ہوتا ہے علاوہ ازیں قوت مخصوصہ بھی متاثر ہوتی ہے"۔

☆.....اطباء کی آراء کے مطابق:

"چالیس دنوں کے بعد بھی اگر مخصوص حصوں سے بالوں کو صاف نہ کیا جائے تو بال اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ نہ صرف آکسیجن کی فراہمی میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے بلکہ یہ حصے میل کچیل اور جراثیموں کی آماجگاہ بن کر جوئیں اور پسو پڑنے کا سبب بنتے ہیں"۔

☆.....فرانس کے ماہرین جلد کے مطابق:

"اگر بغل کے بالوں اور زیر ناف بالوں کو تاخیر سے صاف کیا جائے تو اس کے برے اثرات نہ صرف جلد کے اندر پائے جانے والے روغنی غدود پر پڑتے ہیں، بلکہ خطرناک قسم کے جنسی امراض بھی جنم لینے کا خدشہ ہوتا ہے حتیٰ کہ آتشک، ایڈز، سوزاک اور کوڑھ وغیرہ کے جراثیم بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو دوران مقاربت عورتوں میں بھی منتقل ہو سکتے ہیں"۔ (سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس)

سبحان اللہ! مذکورہ بالا خدشات کے پیش نظر ہی رہبر انسانیت ﷺ نے بنی نوع انسان کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ زیر ناف و بغل کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کر لیا کرو۔

(خواتین غسل کی احتیاطیں اور پوشیدہ اعضاء کی صفائی "تحفہ دلہن" میں ملاحظہ فرمائیں)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب پنجم

عورت کی عظمت

رشتہ ازدواج کی استواری کے لئے اسلام نے کچھ حقوق اور احکام بیان کئے ہیں اور ان کے اوپر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی ہے۔ یہ ایک مسلم بات ہے کہ دو اجنبی جو نکاح کے رشتہ سے مل رہے ہیں الگ الگ دل و دماغ اور فکر و عمل رکھتے ہیں بسا اوقات دونوں کی طرزِ معاشرت میں بھی کسی نہ کسی درجہ میں فرق ہوتا ہے۔ بسا اوقات دونوں میں کلی موافقت پہلی ملاقات ہی میں ہو جانا ایک بعید از قیاس بات ہے۔ پھر عورت و مرد کے دماغی توازن میں یکسانیت بھی غیر ممکن ہے دونوں کی فطرت میں بھی قدرت نے کچھ خاص عادات و اخلاق مرکوز رکھے ہیں ان ساری باتوں کو پیش نظر رکھ کر اسلام نے مرد کو عورت کے تعلقات کے سلسلہ میں کچھ ضروری ہدایتیں دی ہیں اور کچھ اختیارات سپرد کئے ہیں اور اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ فرائض و اختیارات ہیں (جو آپ ہماری کتاب ''تحفہ دولہن'' میں ملاحظہ فرمائیں) یہاں شوہر کے فرائض و اختیارات اور عورت کی عظمت کا اجمالی بیان ہوگا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ باب خاص کر ان لوگوں کے لیے تحریر کیا گیا ہے جو عورت کو پاؤں کی جوتی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔

عورت کیا ہے؟

عورت خدا کی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت دنیا کی آبادکاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت مرد کے دل کا سکون اور روح کی راحت ہے۔

عورت مرد کے ذہن کا اطمینان اور بدن کا چین ہے۔

عورت دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔

عورت کا وجود انسانی تمدن کے لیے بے حد ضروری ہے۔

عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔

عورت شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔

عورت ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔

عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک ''تاج محل'' ہے۔

عورت نے عنفوان شباب میں مردانگی کو سنوارا۔

عورت نے درشتی کی جگہ ہوش مندی اور شرافت کو پیدا کیا۔

عورت نے وحشت کو محبت اور مسرت سے بدل دیا۔

عورت نے خود غرضی اور انانیت کی جگہ سیر چشمی اور قربانی کا جذبہ ودیعت کیا۔

عورت نے لاپروائی کی بجائے تعلق اور استواری کا درس دیا۔

عورت نے مردوں کی تند خوئی اور سختی کو نرم اور سبک بار کیا۔

عورت انسانی وجود کے لیے سچ مچ رشک کا سامان اور راحت و سلامتی کا نشان ہے۔

عورت آدم علیہ السلام و حضرت حوا کے سوا تمام انسانوں کی ''ماں'' ہے اس لئے وہ سب کے لیے قابل احترام ہے۔

عورت اپنے قد زیبا، رخ روشن، دلفریب شباب اور حسین و شیریں آرزوؤں کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوئی۔

عورت محض جسم کا نام نہیں، یہ ابتداء سے بے لوث محبت، حسن و جمال، رعنائی، آراستہ اور شائستہ جذبات اور از حد معزز اور استوار تعلق کا جیتا جاگتا مجسمہ ہے۔

عورت حسن و جمال، نرمی، شفقت اور میل محبت کے ساتھ مجسم پائی جاتی ہے۔ عورت ہی ہے عورت ہی ہے جس کے چہرے کے خدوخال اور نظروں اور ہونٹوں کا تبسم غرض ایک ایک چیز میں نگاہیں اخلاق و اطوار سے پیوست ہوتی ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت گھر کا چراغ ہے۔
عورت گھر بساتی ہے۔
عورت محبت قائم رکھتی ہے۔
عورت بچے پیدا کرتی ہے۔
عورت خانگی بنیادوں کو استوار کرتی ہے، یہی اس کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

☆.....جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے''۔ (سورۂ روم پ ۲۱: آیت ۲۱)

یہ آیت کریمہ ایک اونچے اور بلند مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان تعلق محض اس قدر نہیں کہ وہ ایک ساتھ ایک جگہ سوتے ہیں۔ بلکہ ان کا آپس کا تعلق میل ملاپ اور شفقت و محبت کا تعلق ہے اور کسی عورت کی ہستی کے اعزاز اور اس کے بلند مقام پر فائز ہونے کی اس سے بڑی علامت کیا ہو سکتی ہے؟

☆.....امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''ایک شاعر کا کچھ عورتوں پر گزر ہوا۔ ان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر اس نے کہا، اور بعض نے ایک دوسرا پس منظر یہ بتایا کہ ایک شاعر کو اپنی بیوی پر بڑا غصہ آیا اس نے کہا:

''یقیناً عورتیں شیطان ہیں جو ہمارے لیے پیدا کی گئی ہیں ان شیطانوں کی شرارتوں سے ہم بس خدا کی پناہ مانگتے ہیں''۔

بیوی نے اس کے جواب میں نرمی اور شائستگی سے کہا:

''یقیناً عورتیں خوشبودار پودا ہیں جو تمہارے لیے پیدا کی گئی ہیں اور تم میں سے ہر کوئی خوشبودار پودوں کو سونگھنا پسند کرتا ہے''۔

☆.....یونانی شاعر میروس نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کسی لڑکی کو جب تم نے بیوی بنالیا تو اب اس کے ماں باپ اور بھائی بنکر رہو، کیونکہ جو لڑکی صرف تمہاری خاطر اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں کو چھوڑ بیٹھے اور تمہارے پیچھے پیچھے رہے تو حق یہی ہے کہ وہ تمہارے اندر باپ کی شفقت ماں کا پیار اور بھائی کی نرمی اپنی آنکھوں سے دیکھے، جب تم ایسا کرو گے تو بہتر شوہر کہلانے کے حق دار بنو گے''۔

عورت بہترین رفیق اور اہلیہ

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق''۔

(سورۃ البقرۃ: آیت ۲۲۸)

☆.....ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:

''تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی''۔ (سورۃ الروم: آیت ۲۱)

بعض لوگ اس طرح کے گمراہ ہوتے ہیں کہ اپنی اہلیہ کو صرف بیوی سمجھ بیٹھتے ہیں اور اس سے جنسی ملاپ کی حد تک سلوک کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی اور اہلیہ کی زندگی کو ویران، بے نتیجہ اور تنگ و تاریک بنا ڈالتے ہیں۔

خوش قسمت اور باسعادت شوہر وہ ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ رفیق زندگی اور دوست کا سا برتاؤ کرتے ہیں اور دوستی کا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ نیز مذکورہ آیت شریفہ بھی اسی دوستی کی توثیق کرتی ہے اور اسے محبت و رحمت کا نام دیتی ہے۔

☆.....جس نے یہ کہا ہے بہت خوب کہا ہے کہ:

''جو ازدواجی رشتہ اس رشتہ میں بندھ جانے والوں کو زیادہ سے زیادہ جنسی ملاپ کی سوغات دیتا ہے کچھ اور نہیں دیتا، اسے ازدواجی رشتہ کہنا مناسب ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے جنسی ملاپ عمل میں نہ بھی آسکے تب بھی ازدواجی سلسلہ تادیر برقرار رہتا ہے۔ ٹوٹتا نہیں اور جب ازدواجی رشتہ کا بڑا فائدہ صرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنسی ملاپ اور ہم بستری کی شکل میں سامنے آتا ہے تو حقیقت میں یہ رشتہ بھاری عذاب کا پیش خیمہ ہے کیونکہ شوہر کو اس سے اعلیٰ اور اونچے مقام پر فائز ہونا چاہیے تاکہ جسم ہی سیر نہ ہو اس سے زیادہ اس کی روح بھی آسودہ اور سیراب ہو"۔

☆.....دوسرا کہتا ہے کہ:

"یہ کوئی صحیح بات نہیں کہ عورت مرد کے لیے لذت کا ایک سامان ہے اور بس! کیونکہ عورت کی محبت اس وقت سے مرد کے نہاں خانہ دل میں بسی ہوتی ہے جب وہ اس سے منگنی کرتا ہے۔ تب سے وہ اس کا احترام کرتی ہے اور جب زندگی میں وہ اس کی رفیق سفر اور شریک حیات بن جائے تو کیونکر اس سے محبت کم ہو سکتی ہے۔ پھر یہی عورت اسکی آئندہ نسلوں کی تخلیق میں اس کی شریک ہوتی ہے۔ کسی مرد کے لیے زیادہ خوش قسمتی اور خود اس کی اہلیہ کے لیے خیر و خوبی کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ یہ جان لے کہ ازدواجی سعادت کے اثرات حواس سے ہو کر قلب کی طرف منتقل ہوتے ہیں، اور جذبات کا باہم تبادلہ ہوتا ہے اور مرد کو چاہیے کہ اپنی اہلیہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ نرمی، شائستگی اور میل محبت کا برتاؤ کرے تاکہ اس کا اعتماد زیادہ سے زیادہ حاصل ہو"۔

محترم اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمدرد، دوست اور غمگسار میاں بیوی کی زندگی نہایت بہتر اور شاداب ہوتی ہے جب کہ زندگی کے اسٹیج پر جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے میاں بیوی کی زندگی بدترین اور بے کیف گزرتی ہے۔

عورت اللہ ﷻ کی نعمت ہے

محترم اسلامی بھائیو! زمین پر گزرنے والی زندگی میں لطف کا سامان نہ رہے تو یہ زندگی سخت بے کیف اور خشک ہو جاتی ہے۔

اس لئے حکمتِ الٰہی ﷻ نے زندگی کے ہر فطری گوشہ کو لطف و شادمانی کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسباب فراہم کیے ہیں۔اس حکمت پر غور وحوض کرنے سے انسان فرحت اور انبساط کی حقیقت اور اس کی غرض وغایت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اٹھانا کوئی چیز نہیں بلکہ اس کی حیثیت محض ذریعہ اور واسطہ کی ہے اور اصل مقصد اس سے کہیں زیادہ قیمتی اور باعزت ہے اور مقصد جتنا بیش قیمت اور باعزت ہوتا ہے اس کے ذرائع بھی اتنے ہی معزز اور قیمتی ہوتے ہیں۔

☆.....اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

''اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور حمت رکھی، بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے''۔ (سورۂ روم: آیت ۲۱)

قدیم زمانے میں عورت بیوی کے بجائے ایسا جانور تھی جس میں روح نہ ہو۔ پھر سب سے پہلے فرانس کی ایک کانفرنس میں اس کے ساتھ انصاف کی سب سے پہلی جو کوشش کی گئی، اس میں یہ طے کیا گیا کہ یہ جانور نہیں انسان ہے، جس کو مردوں کی غلامی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

لیکن قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت اللہ رب العزت کی ان گنت نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جس کو اس نے کسی اور مٹی سے نہیں، خود مرد کے بدن سے بنایا، تاکہ یہ اس کی خدمت گزار بن کر نہیں بلکہ اس کی شریک حیات بن کر شانہ بشانہ زندگی کے دن گزارے۔

☆.....چنانچہ ارشاد ہوا:

''عورت اسی لیے پیدا کی گئی تاکہ مردوں کو اس سے سکون اور راحت ملے''

سکون ایک خاص قسم کی نفسانی کیفیت اور پوشیدہ احساس کا نام ہے۔اس سعادت سے جو کوئی بہرہ ور ہوتا ہے، پورا سماج بھی اس سے شادکام ہوتا ہے اور جس طرح جلوت کا نفع عام ہوتا ہے، خلوت میں اس کی وجہ سے وہ محبت میسر آتی ہے جس میں کسی تصنع یا بناوٹ کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہر کیف زندگی کا یہی وہ لائق احساس اور ضروری سرمایہ ہے جو مردوں کو صرف عورت کی آغوش میں مل سکتا ہے کہیں اور نہیں.....!

☆.....اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے''۔ (سورۃ الاعراف پ ۹: آیت ۱۸۹)

اس آیت میں قرآن پاک نہایت وضاحت کے ساتھ پرسکون جذبات بھری زندگی کا درج ذیل نقشہ کھینچتا ہے کہ:

☆..... بیوی کی آغوش وہ شبستان ہے جہاں معاش کی فکر میں سرگرداں، جان توڑ محنت، دن بھر کی مسلسل بھاگ دوڑ کے بعد شوہر سکھ چین کی گھڑیاں گزارتا ہے اور تھک کر چور ہو جانے کے بعد از سر نو تازہ دم ہو جاتا ہے۔

☆..... شوہر کی تمام تر خواہش یہ ہوتی ہے کہ زندگی کی یہ ہم سفر جب بھی اس سے ملے اس کا چہرہ تر و تازہ، گلاب کی طرف شاداب، پھول کی طرح کھلا ہوا اور ہشاش بشاش رہے۔ بیوی کے کان گوش بر آواز ہوں، دل محبت سے سرشار ہو، بات کرے تو نرمی اور شیرینی سے اس طرح ہم کلام ہو جس سے غم غلط ہوں اور ساری تھکن جاتی رہے۔ بیوی راحت و سکون کا وہ گہوارہ ہے جہاں اس کے شوہر کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

☆..... بیوی کی ہمدردی اور محبت کی پاکیزہ چھاؤں میں شوہر کی خواہشات کو تسکین ملتی ہے اور دل حرام کاری سے بچتا ہے، ایک ایک عضو کو ذلت اور حقارت کی گندگی سے نجات ملتی ہے اور اس طرح پورا بدن تباہی اور ہلاکت کے گڑھے سے نکل آتا ہے۔

☆.....ایک اور مقام پر اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس''۔ (سورۃ بقرۃ پ ۲: آیت ۱۸۷)

☆.....امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

''زن و شوہر ایک دوسرے کے حق میں بمنزلہ پوشاک کے ہے کیونکہ اس طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم آغوش ہوتے ہیں جیسے بدن کا لباس بدن سے ملا ہوتا ہے۔ جب دو آدمی ایک دوسرے سے اس طرح گھل مل جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قالب ایک پوشاک کی طرح ہم آہنگ ہیں یا ایک دوسرے کے لیے پوشاک کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ پوشاک بھی (پردہ پوشی اور) سکون کا باعث ہوتی ہے"

محترم اسلامی بھائیو! عموماً ہر آدمی کے حق میں اس کی بیوی کا یہی حال ہوتا ہے۔ اس کے سہارے اسے سکھ چین اور سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ اس طرح گویا میاں بیوی ساتھ ساتھ رہائش اور سکونت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے لیے آڑ اور بمنزلہ پوشاک کے بن جاتے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان استوار رابطہ کو حسین ولطیف پیرائے میں گنتی کے ان چند لفظوں "لباس" میں آن واحد میں جسم اور روح کے درمیان تعلق کو بیان کیا گیا ہے۔

☆..... لباس کو انسان کے بدن میں زبردست اہمیت حاصل ہے۔ لباس انسان کے لیے آڑ اور پردہ کا کام دیتا ہے اور یہی لباس اس کے قد وقامت پر اس طرح فٹ ہوتا ہے کہ نہ کہیں سے چھوٹا اور نہ بڑا ہوتا ہے۔

☆..... میاں بیوی جب ایک دوسرے سے قطعی ہم آہنگ ہوتے ہیں اور ان کا آپس میں ملاپ ہوتا ہے تو دونوں اس طرح یک جان ودو قالب ہوتے ہیں اور یوں آپس میں شیر وشکر ہو جاتے ہیں کہ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس کی حد کہاں اور کس کا زاویہ کیا ہے اور اس مضبوط ملاپ کے لیے دونوں ہی بے قرار ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے کی طرف اس طرح کھنچے آتے ہیں جیسے کپڑا پہننے والا کپڑے کی طرف کھنچتا ہے۔

☆..... میاں بیوی دونوں جسمانی طور پر ایک دوسرے کی پردہ پوشی اور حفاظت کا سامان ہوتے ہیں اور روحانی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں۔

☆..... میاں بیوی میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کی عزت، عصمت، جان، مال اور اس کے سربستہ رازوں کی سختی سے حفاظت کرتا ہے اور یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی راز آشکار ہو اور کوئی اسے آنکھوں سے دیکھ لے یا کانوں سے سن لے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کی ڈھال ہوتے ہیں۔ایک دوسرے کو برائی سے بچانے کے لیے اس طرح سینہ سپر ہو جاتے ہیں جیسے تن کا کپڑا دوپہر کی تمازت اور سردی کی شدت سے بچاتا ہے۔

☆..... میاں بیوی دونوں تن زیب پوشاک کی طرح ایک دوسرے کے تن بدن اور قدوقامت پر چسپاں ہوتے ہیں۔ پوشاک پہن کر ہر کوئی سکھ کا سانس لیتا ہے، اپنے دائرہ عمل میں سرگرم اور چاق وچوبند ہوتا ہے۔لباس پا کر زیب وزینت اور حسن وجمال کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے جس سے دیکھنے والوں کو شادمانی اور مسرت ہوتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو!اس لیے اس قدر گہرے اور پھیلے ہوئے مفہوم کی منظر کشی کے لیے غالباً تشبیہ کے اس ایک جملہ یعنی ''لباس'' سے بہتر کوئی جملہ نہیں ہوسکتا۔ چونکہ مرد وعورت کے درمیان رابطہ اس حد تک گہرا ہوتا ہے کہ اس لیے ان کا ایک دوسرے سے ملاپ ناگزیر ہے۔تاکہ ایک دوسرے کا لباس ہو،ایک کو دوسرے سے خوبصورتی اور کمال حاصل ہو۔ پردہ پوشی اور ذاتی حفاظت کے لیے دونوں ہی ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ رہیں۔

☆.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''لباس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے تمہاری بیویاں سکون کا باعث ہیں اور تم اپنی بیویوں کے لیے سکون کا سامان ہو''۔

☆.....کسی اور نے کہا ہے کہ:

''میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے پوشاک کی طرح ہیں کہ جس طرح پوشاک جسم سے چھوتی ہے اس طرح میاں بیوی ایک دوسرے سے بے لباس ہو کر ملتے ہیں۔یعنی وہ ایک دوسرے کا لباس ہیں''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر کے حقوق وفرائض

شریعت میں ہر شخص کو اس بات پر متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے فرائض ادا کرے حقوق کے مطالبے پر زور نہیں دیا گیا ہے جیسا کہ آج کی دنیا، حقوق کے مطالبے کی دنیا ہے اور ہر شخص اپنا حق مانگ رہا ہے اور اس کے لئے مطالبہ کر رہا ہے تحریکیں چلا رہا ہے، مظاہرے کر رہا ہے، ہڑتال کر رہا ہے، گویا کہ اپنا حق مانگنے اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لئے دنیا بھر کی کوششیں کی جارہی ہیں اور اس کے لئے باقاعدہ انجمنیں قائم کی جارہی ہیں جن کا نام ''انجمن تحفظ حقوق فلاں'' رکھا جاتا ہے لیکن آج ''ادائیگی فرائض'' کے لئے کوئی انجمن موجود نہیں، کسی بھی شخص کو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ جو فرائض میرے ذمے عائد ہیں وہ میں ادا کر رہا ہوں یا نہیں۔

مزدور کہتا ہے کہ مجھے میرا حق ملنا چاہیے، سرمایہ دار کہتا ہے کہ مجھے میرا حق ملنا چاہیے۔ لیکن دونوں میں سے کسی کو یہ فکر نہیں ہے کہ میں اپنا فریضہ کیسے ادا کروں؟

مرد کہتا ہے کہ مجھے میرے حقوق ملنے چاہئیں اور عورت کہتی ہیں کہ مجھے میرے حقوق ملنے چاہئیں اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد جاری ہے لیکن کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں سوچتا کہ جو فرائض میرے ذمے عائد ہو رہے ہیں وہ میں ادا کر رہا ہوں یا نہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! ہر شخص اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرے۔ اگر ہر شخص اپنے فرائض ادا کرنے لگے تو سب کے حقوق ادا ہو جائیں۔ شوہر اگر اپنے فرائض ادا کرے تو بیوی کا حق ادا ہو گیا اور اگر بیوی اپنے فرائض ادا کرے تو شوہر کا حق ادا ہو گیا، شریعت کا اصل مطالبہ یہی ہے کہ تم اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کرو۔

میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں بھی اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ نے یہی طریقہ اختیار کیا کہ دونوں کو ان کے فرائض بتا دیئے۔ شوہر کو بتا دیا کہ تمہارے فرائض یہ ہیں اور بیوی کو بتا دیا کہ تمہارے فرائض یہ ہیں۔ ہر ایک اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کرے اور درحقیقت زندگی کی گاڑی اسی طرح چلتی ہے کہ دونوں اپنے فرائض کا احساس کریں اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے کے حقوق کا پاس کریں، اپنے حقوق حاصل کرنے کی اتنی فکر نہ ہو، جتنی دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی فکر ہو۔ اگر یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر یہ زندگی استوار ہو جاتی ہے۔

بیوی کے ساتھ حسن سلوک

زندگی میں یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ میاں بیوی میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس سلسلہ میں شیطان کو بہکانے کا موقع ہاتھ آ جاتا ہے اور اس سے عفت و عصمت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

عورتیں نازک طبع، تند خو اور متلون مزاج ہوتی ہیں، اس لئے اسلام میں ان حقائق و واقعات سے چشم پوشی اختیار نہیں کی گئی ہے بلکہ عورتوں کی فطری کمزوریوں کو پیش نظر رکھ کر مردوں کو اس سلسلہ میں مفید ہدایتیں دی گئی ہیں تاکہ زن و شوہر کی باہمی زندگی میں ناخوشگواری نہ آنے پائے اور اگر عورتوں کے کسی قول و فعل سے ان کو اذیت پہنچے تو ایسے موقع پر صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔

☆.....جیسا کہ ارشادِ ربانی ﷻ ہے:

"اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے"۔ (النساء:۶-۱۹)

اس آیت میں ایک جامع ہدایت ربانی ہے کہ مردوں کو اگر ان کی بیویاں ناپسند ہوں اور طبیعت کے تقاضے کے خلاف معلوم ہوں تو ایسے وقت جذبات کی جگہ عقل سے کام لینا چاہیے اور ناگواری کو برداشت کرنا چاہیے، کیونکہ یہ کوئی عجوبہ بات نہیں ہے کہ انسان کی اپنی افتادِ طبع کی وجہ سے ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ ﷻ کی طرف سے اس میں کوئی منفعت مضمر ہو، جو اس کے لئے دین و دنیا دونوں میں موجب خیر و برکت ہو۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت کو اس لئے مبغوض نہ رکھے کہ اس کی کوئی عادت ناگوار خاطر ہے اس لئے کہ اگر ایک عادت ناپسند ہے تو اس کی کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم شریف)

برے پہلوؤں کے ساتھ بھلائی کے پہلو بھی عموماً عورت میں پائے جاتے ہیں، پس آدمی کو چاہیے کہ برائیوں کی تلافی بھلائی کے پہلوؤں سے کرتا رہے۔ اور خود گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔

☆.....حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر (سلوک والا) ہو میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر (سلوک کرتا) ہوں''۔ (طبرانی)

☆.....ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو''۔ (ترمذی)

☆.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''حضور ﷺ گھر کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا، آپ فوراً نماز کے لئے نکل جاتے۔'' (بخاری)

یعنی گھر والوں کی نگہداشت فرماتے۔ چنانچہ آپ خود جوتیاں گانٹھتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اپنا کام آپ کیا کرتے۔

محترم اسلامی بھائیو! مردوں کا اس طرح گھریلو کام از خود کرنا، ان کے لیے بے حد مناسب اور موزوں ہے، بشرطیکہ انہیں اس کے مواقع حاصل ہوں۔ اس طرح حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے وہ خانگی امور میں گھر والوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

☆.....سید الکونین ﷺ نے عورتوں کی طبعی وفطری کمزوری کی نشاندہی فرماتے ہوئے مردوں کو ہدایت فرمائی:

''تم نصیحت قبول کرو عورتوں سے بھلائی کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہے، لہٰذا تم اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے (مگر سیدھا نہ کر سکو گے) اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ کے لئے کجی رہ جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی۔اس لئے عورتوں کے متعلق نصیحت قبول کرو"۔ (بخاری شریف)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ٹیڑھا پن عورتوں کی سرشت میں داخل ہے یہ اس سے جدا نہیں ہوسکتی ہاں !ان کی ضروری حد تک اصلاح ہوسکتی ہے اور وہ بھی رفق وملاطفت سے ہونی چاہیے اس لئے اس کی تو کوشش ہی نہ کی جائے کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے اور ہر چیز اور ہر کام میں مرد کی موافقت کرے کیونکہ دونوں کی طبیعت دو طرح کی پیدا کی گئی ہے، اگر کسی نے غلط فہمی سے ایسی کوشش کی تو اطمینان کے بجائے پریشانی ہی سامنے آئے گی۔

ہاں، اس سے غافل بھی نہیں ہونا چاہیے کہ عورت اپنی من مانی پر اتر آئے کیونکہ میاں بیوی کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ بہت گہرے ہیں گھر کا سارا نظام دونوں کی مصالحت اور اتحاد عمل میں مضمر ہے، عورت زندگی کی ساتھی ہے اس سے ایک منٹ کے لئے ہم بے نیاز نہیں ہوسکتے ،اگر باہر کا سارا نظام مرد درست رکھتا ہے تو گھر کا سارا اندرونی نظام عورت کے ہاتھ میں ہے۔گھر میں کھانے پینے کا نظم، بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت اور اس طرح کی دوسری تمام چیزیں عورت سے تعلق رکھتی ہیں، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میاں بیوی میں یگانگت اور موافقت نہ ہو اور زندگی کی گاڑی تیز رفتاری سے رواں دواں ہو،

☆.....جس نے کہا سچ کہا کہ:

"مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے لئے دو پہیے ہیں بغیر ان کی دوستی اور اتحاد عمل کے یہ گاڑی نہیں چل سکتی"۔

پھر ساتھ ہی یہ تدبیر بھی ہے کہ عورتوں کی بہت سی باتوں سے عفو و درگزر کی جائے اور ان کی بدخلقی پر صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔

محبت اور نرمی سے بیوی کی اصلاح بقدر ضرورت ہوسکتی ہے جس میں کوئی اشکال نہیں، نرمی اور محبت سے سمجھانے کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کو اپنا پورا اعتماد دے کر بتایا جائے کہ تم اپنے مقام کو پہچانو، تمہاری ذرا سی لغزش سے اتنے فتنے اٹھ سکتے ہیں۔اس بات سے تمہارے خاندانی وقار کو بھی ٹھیس لگے گی اور تمہارے شوہر کے لئے بھی یہ غلطی ضرر رساں ثابت ہوگی، اگر بیوی دیندار اور غیرت مند ہے تو یہی پہلو اختیار کیا جائے الغرض عورت کے مزاج کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لحاظ بہر حال ضروری ہے۔

☆.....ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے مرد کو تحمل کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے بالکل سیدھی ہرگز نہ ہوگی اس سے فائدہ کے حصول کی خواہش ہو تو اس کی کجی کے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور اگر بالکل سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کو توڑنا اس کو طلاق دینا ہے''۔

(مسلم شریف)

محترم اسلامی بھائیو! تجربات کی دنیا میں ان حدیثوں کے سمجھنے میں ذرا بھی دشواری پیش نہ آئے گی، ہم اپنی زندگی میں رات دن دیکھتے ہیں کہ عموماً عورتیں ضدی، اپنی بات پر اڑ جانے والی اور درشت خو ہوتی ہیں، پھر ان کو کسی حالت پر بھی قرار نہیں، خوش رہیں تو سراپا امتنان و تشکر اور اگر خفا ہو جائیں تو ناشکری کی انتہائی سرحد سے بھی پار ہو جائیں۔

☆.....سورج گرہن والی حدیث میں عورتوں کے متعلق حضور ﷺ کا یہ قول موجود ہے:

''عورتیں شوہروں کی ناشکر گزار ہوتی ہیں اور ان کے احسان کی منکر، تم اگر ان کے ساتھ زندگی بھر احسان کرو، پھر اگر کوئی بات تمہاری طرف سے ان کے خلاف طبیعت ہوگئی تو بول اٹھیں گی کہ میں نے کبھی بھی تم سے کوئی بہتری نہیں دیکھی''۔

(بخاری شریف)

اگر بیوی محبت سے پیش آئے تو؟

☆.....اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو''۔

(سورۃ النساء:۳۴)

یعنی جن کاموں کی اللہ ﷻ نے اجازت دی ان میں بیوی جب شوہر کی اطاعت کرلے تو پھر شوہر کو اسے تنگ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہٰذا نہ اسے سزا دے نہ چھوڑے، پوری آیت میں ان مردوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو بلاوجہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔

☆.....ایک اور مقام پر فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو''۔

(سورۃ البقرۃ: آیت ۲۱۶)

محترم اسلامی بھائیو! عجیب بات ہے کہ اکثر شوہر خوش بختی اور مسرت کے خواہاں ہوتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ انہیں اپنے رفیق سفر اور شریک زندگی کو خوشی دینی چاہیے۔ کیونکہ لینے کی نسبت دینا کہیں زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ لہٰذا صبر اور برداشت کا مادہ جن مردوں اور عورتوں میں ہے وہ بہتر میاں بیوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ازدواجی زندگی میں بہت ساری کھائیاں اور چٹانیں حائل ہیں اور اکثر میاں بیوی کی راہ میں یہ رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔ اب اگر صبر سے کام لیا جائے تو یہ رکاوٹیں پست ہوں گی۔ لیکن اس سلسلہ میں اکڑ دکھانا دونوں کے لئے بے حد خطرناک ہوگا کہ بہت جلد خاندان تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے حضور ﷺ نے میاں بیوی کو امکانی حد تک ایک دوسرے سے نرمی اور شائستگی برتنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس طرح باہم اتفاق ہوگا، زخم بھریں گے اور خاندان محفوظ رہے گا، بچوں کے انجام کی فکر اور جدائی کا رنج میاں بیوی کو آپ ہی سوچنے اور اکڑے رہنے کی بجائے نرم پڑنے پر مجبور کرے گا جس سے ازدواجی زندگی خوش وخرم اور قائم ودائم رہتی ہے اور میاں بیوی اگر ایک دوسرے کی خوش قسمتی اور نیک بختی کے گن گائیں اور ایک دوسرے سے نیک توقع رکھیں تو یہ بہت ساری مشکلات اور پریشانیوں کا علاج ہوگا۔

بیوی کے سامنے صبر کرنے کے فوائد

☆..... عورت کے مقابلہ میں بردباری اور صبر کرنے سے نفس کو مشقت لاحق ہوتی ہے۔ غصہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆.....اخلاق سنورتے ہیں۔

☆.....تکلیفوں پر صبر کرنے سے معاملہ فہمی، ہوشیاری اور خوش اسلوبی پیدا ہوتی ہے۔

☆.....حالات کا سامنا کرنے کی عادت پڑتی ہے، جس سے دل خوش ہوتا ہے، باطن میں صفائی آتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی کے ساتھ صبر اور برداشت سے کام لینا چاہیے۔ لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا رہے۔ بیوی کو ہر طرح کی برائی کرنے کی پوری چھوٹ حاصل ہو اور شوہر یہی کہے کہ میں تو بس صبر کروں گا۔ ہرگز نہیں! ہمارا مقصود یہ نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ صبر کرنا بیوی کو بھی سکھایا جائے اور نرمی اور احتیاط سے اس کام کو انجام دیا جائے۔ مثلاً

☆..... اگر بیوی کسی وقت غصے میں ہو تو خود ہرگز گرم نہ ہو کیونکہ گرمی سے گرمی کا اور برائی سے برائی کا بدلہ نہیں دیا جاتا لہٰذا ایسے وقت صبر سے کام لینا چاہیے۔ پھر جب بات آئی گئی ہو جائے اور فضا ہموار ہو جائے تو حکمت اور دانائی سے معاملہ کو نمٹایا جائے تاکہ نرمی اور آسانی سے اس کے ذہن میں بات اتاری جا سکے اور یہ بتایا جائے کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟

☆..... مار پیٹ ہرگز نہ کی جائے۔ اس کی بجائے شائستگی اور نرمی سے کام لیا جائے یہ ممکن نہیں کہ یہ سب کچھ ہو اور اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے جب کہ یہ مجرب اور مستند صورت ہے۔ مرد بڑی حکمت اور عقل و شعور رکھتا ہے۔ جہاں عقل مندی، نرمی، صحیح رہنمائی اور نیک رہبری کی ضرورت اور مناسب موقع ہو اسے اپنے فریق مخالف کے سامنے ان چیزوں سے کام لینا چاہیے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اصلاح و تربیت کے لیے ہر گھڑی مناسب نہیں ہوتی۔ خصوصاً لڑائی جھگڑے کا وقت سمجھنے سمجھانے کے لیے موزوں نہیں ہوا کرتا۔

☆..... مشہور فلسفی سقراط اپنی خانگی زندگی سے بڑا نالاں رہا کرتا تھا۔ ایک نوجوان شادی سے کترا رہا تھا۔ سقراط نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا:

> ''تم ہر حال میں شادی کر لو! اگر تمہاری بیوی نیک رہی تو خوش و خرم رہو گے اور اگر تمہارے نصیب میں بداخلاق بیوی لکھی ہوگی تب بھی تمہارے اندر حکمت اور دانائی آ جائے گی۔ اور یہ دونوں چیزیں انسان کے لیے سودمند ہیں''۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ اوصاف ازدواجی زندگی کی بقا کے ضامن ہیں۔ دونوں میں سے جس کسی کو غصہ آئے، دوسرے کو چاہیے کہ اسے برداشت کر لے کیونکہ غصہ ایک نشہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتا ہے جس میں آدمی یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کرتا اور کہتا ہے۔ اس وقت شیطان کا اس پر غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے فریق جیسا غصہ کر کے آدمی شیطان کے ہاتھ مضبوط نہ کرے، اور گمان کے باہر کوئی کام کر کے دشمنی اور عداوت کی جڑیں مضبوط نہ کرے کہ اس سے گھر تباہ اور گھر والے خواہ مخواہ برباد ہوتے ہیں۔

☆.....اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

''اور ان سے اچھا برتاؤ کرو''۔ (سورۃ النساء: آیت ۱۹)

☆.....اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں کو بھلائی کی تاکید کرتے رہو! کیونکہ وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر کی ہوتی ہے۔ اگر تم اسے سیدھی کرنے جاؤ گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں کو بھلائی کی نصیحت کرتے رہو۔''

ان کی عادات واطوار میں کجی اور برائی دونوں شامل ہیں اور یہ ان کا خاصہ ہے، اب اگر کوئی انسان اس سے گھریلو مقاصد کی تکمیل چاہے گا تو اسے معمولی باتوں سے چشم پوشی کرنا ہوگی۔ خلاف طبیعت کوئی بات سرزد ہونے پر غصہ پینا ہوگا۔ ہاں اگر غیرت کی کوئی بات ہو یا ظلم وزیادتی کا دفعیہ ناگزیر ہو تو اور بات ہے۔

''اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہونے کے باوجود اس سے فائدہ اٹھاؤ گے''۔

ان الفاظ سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ بیوی کی ناپسندیدہ حرکتوں پر چشم پوشی کر کے اس کی پسندیدہ چیزوں سے فائدہ اٹھانا آسان ہوتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت بدی اور برائی کی پوٹ ہے اور بس، خرابی کے لیے ہی پیدا کی گئی ہے، بلکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ نے حقائق کو پیش فرمایا تاکہ آدمی خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں نہ رہے اور دل میں اس برائی سے چوکنا رہے جو اس کی طرف سے پہنچ سکتی ہے پھر جب کوئی ناگوار حرکت یا بری عادت سامنے آئے تو فراخ دلی سے اس پر صبر کرے، بغض وحسد اور دل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں بے جا اثر نہ لے، آخر وہ بھی انسان ہے، بھلائی اور برائی جیسے تمام انسانوں کے اندر ہے اس کے اندر بھی موجود ہے۔

☆.....اس ارشاد نبوی ﷺ کا یہی مفہوم ہے کہ:

"مومن مرد کسی عورت سے بغض اور دشمنی نہ کرے، اگر اس کی ایک عادت بری ہے تو دوسری عادت ضرور بھلی ہوگی۔"

بہر کیف تا قیام دنیا سے آج تک دین اسلام جس قدر عورتوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے ان کی تائید اور حمایت جتنی وہ کرتا ہے کوئی دین اور مذہب اس کے ہم پلہ اور مساوی نہیں ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! مرد ایک ایک بات پر بحث ومباحثہ شروع کردے تو نباہ مشکل ہو جائے، مرد میں نسبتاً ضبط وتحمل کا مادہ عورت سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ اگر باہمی زندگی میں کوئی نازک موقع آجائے تو صبر وتحمل کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ دے۔ عورت اس معاملہ میں کمزور ہے۔

عورت کے عضلات

عورت اپنی قوت میں بھی مرد کے مقابل نہیں ہے اور صبر وتحمل کا مادہ بھی اس میں فطرتاً کم ہے کیونکہ ضبط اور برداشت کی قوت کا دارومدار عضلات کی طاقت پر ہے اور عورت کے عضلات نسبتاً مرد کے کمزور ہوتے ہیں۔

☆.....ڈاکٹر دوفاریٰ انسائیکلو پیڈیا میں لکھتا ہے:

"مجموعی حیثیت سے اگر دیکھا جائے تو عورت کے جسم کے عضلات مرد کے عضلات سے اس درجہ مختلف، اور حجم اور قوت کے لحاظ سے اسی قدر ضعیف ہیں کہ اگر ان کی طبعی قوت کے تین حصے کئے جائیں تو دو حصے قوت مرد کے حصے میں آئیگی اور صرف ایک حصہ قوت عورت میں ثابت ہوگی۔ عضلات کی حرکت کی سرعت اور ضبط کا بھی یہی حال ہے۔ مرد کے عضلات عورت کی نسبت حرکت میں زیادہ تیز اور اپنے فعل میں زیادہ قوی ہیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت میں خوبیاں

مگران خامیوں کے ساتھ ساتھ عورت میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں جو مرد کو بہت بھاتی ہیں اور جن سے مرد کو قلبی سکون واطمینان میسر ہوتا ہے۔

اللہ ﷻ نے عورتوں پر بعض اہم اور نازک ذمہ داریاں ڈال رکھی ہیں۔ جیسے حمل کا ٹھہرنا، بچوں کو دودھ پلانا اور ان کی پرورش کرنا وغیرہ۔ اسی لحاظ سے ان کے اندر کچھ اوصاف اور خواص بھی ودیعت کر رکھے ہیں تا کہ یہ کام بآسانی انجام پائے اور ظاہر ہے یہ ذمہ داریاں اور اوصاف مردوں سے یکسر مختلف ہیں اس لئے مرد ان اوصاف کو ہمیشہ تعجب کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ اس کے اپنے علیحدہ اوصاف اور خواص ہیں۔ اس لئے عورت کی ایک پہلو کی کمزوری کو سامنے رکھ کر اس کو مطعون نہیں کرنا چاہیے۔

تجربات کی دنیا میں اسے ماننا پڑے گا کہ عورتیں عموماً جفاکش، قناعت پسند، شوہر پر جان چھڑکنے والی، بچوں کی پرورش پر نثار، گھریلو معاملات کی بہتر منتظم اور وفا و اخلاص کی پیکر ہوتی ہیں، کہا جا سکتا ہے کہ کمزوری سے زیادہ خیر اور بھلائی کے پہلو عورت میں پائے جاتے ہیں۔

☆.....ڈاکٹر فریڈرک کہن نے اپنی کتاب ''ہماری جنسی زندگی'' میں لکھا ہے:

''عورت اپنے بچپن کی سرشت کو اپنے جسم میں ہی نہیں بلکہ اپنی طبیعت اور نفسانی کیفیت میں بھی محفوظ رکھے ہوتی ہے۔ چنانچہ بچوں کی عادتیں اگر اس کے اندر نہ پائی جائیں، یا ان میں فرق آ جائے تو ایسی عورت بہتر ماں نہیں بن سکتی۔ بہتر اور اچھی ماں اپنے اسی بچگانہ شعور اور احساس کے ذریعہ ہی بچوں کی خواہشات اور ان کے تقاضوں کو سمجھ لیتی ہے اور مرد کا بچگانہ شعور چونکہ آگے بڑھ چکا ہوتا ہے، اس لئے بچوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کو مرد سمجھ بھی نہیں سکتا''۔

☆..... ماں، باپ سے کہیں زیادہ اپنا بچپن اور بچگانہ احساس باقی رکھے ہوتی ہے۔ ہمارے سوچنے سے زیادہ اس کے اندر شفقت کا جذبہ موجود ہوتا ہے، ذہنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور فکری زندگی سے کہیں زیادہ اس کی حس بیدار ہوتی ہے، کیونکہ اس کو بچے کی ایک ایک عادت برداشت کرنی ہے، مشکلات میں سخت ہونے کے بجائے وہ بچے کے ساتھ نرمی کرتی ہے۔

☆..... قدرت نے عورت کو شوہر اور بچے کا درمیانی روپ بخشا ہے تاکہ خاندان کے مرکزی مقام میں بیٹھ کر مختلف ذہن رکھنے والے افراد میں اتفاق واتحاد کا اہم فریضہ انجام دے سکے۔ عورت کی انہی امتیازی خصوصیات کے اندر قدرت نے مرد کے لئے راحت کا سامان، حسن و جمال اور دلکشی پیدا کر رکھی ہے۔

☆..... عورت کی محنت و جفاکشی کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب گردش زمانہ کی وجہ سے مصائب کا ہجوم ہوتا ہے اور اس کا شوہر کسی وجہ سے مصیبت اور تکلیف میں گرفتار ہو جاتا ہے:

☆..... حمل اور وضع حمل کی شدید تکلیف پر نظر کرو اور دیکھو کہ عورت دنیا میں کیسے کیسے آلام اور مصائب کی متحمل ہو سکتی ہے، اگر مرد کی طرح اس کا احساس قوی ہوتا تو ان تمام سختیوں کی کیونکر متحمل ہو سکتی، درحقیقت نوع انسانی کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ قدرت نے اس کو قوی احساس سے محروم کر رکھا ہے ورنہ بنی نوح انسان کے نازک اور تکلیف دہ فرائض کی انجام دہی ایک غیر ممکن بات ہو جاتی"۔

☆.....حدیث شریف میں ہے کہ:

"عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو! کیونکہ تم نے انہیں خدا کے عہد و پیمان کے ساتھ اپنایا ہے اور خدا کے حکم سے ان کی شرمگاہوں کو حلال ٹھہرایا ہے"۔

محترم اسلامی بھائیو! اب جو انسان بھی نیک اور با تدبیر ہوگا حقائق سامنے آنے پر ان کو تسلیم کرے گا اور بیوی سے اس کے فطری اوصاف کے ساتھ معاملہ کرے گا اور فائدہ اٹھائے گا اور اگر وہ بے تدبیر ہوگا، تو وہ بیوی کو پتھر کی مورتی سمجھے گا اور جیسی اس کی سوچ، فطرت، نفسانیت اور احساس ہوگا، اسکے مطابق اسکے ساتھ سلوک کرے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فوز انا کام ہوگا، خسارہ اٹھائے گا، گھر اور خاندان تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ جب کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ اسے آبادر کھنے کے درپے ہوگا۔لیکن تدبیریں سب اس کے برعکس کرے گا جو حضور ﷺ نے صاف اور دل نشین انداز میں بیان فرمادی ہیں۔حضور ﷺ نے آگاہ فرمادیا کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور مدارات کرنی چاہیے۔ان کی ٹیڑھی طبیعت کے باوجود انکے ساتھ کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

بلاشبہ یہ صنف نازک ہیں ان کے دل چھوٹے اور نازک ہوتے ہیں عشوہ وادا ان کی فطرت ہے،بات بات پر ہنسنے اور خوش ہونے والی بھی ہیں اور ذراسی خلاف طبیعت بات پر چراغ پا ہونا بھی جانتی ہیں اس لئے مرد کو عورت کی مجموعی حیثیت کا پاس کرتے ہوئے کوئی غلط برتاؤ نہیں کرنا چاہیے۔قرآن پاک میں طلاق دینے کا جہاں تذکرہ کیا گیا ہے وہاں مردوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ عورتوں پر ظلم نہ ہونے پائے۔

عورتوں پر ظلم کی ممانعت

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو،اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو''۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۳۱)

یوں تو یہ آیت طلاق کے سلسلہ ہی میں ظلم وتعدی کی روک تھام کے لئے اتری مگر غور کیا جائے تو اس میں بڑی جامعیت ہے اور عورت کے حالات پر اللہ رب العزت نے رحم فرمایا ہے اور مردوں کو زیادتی سے روکا ہے۔

☆.....نبی کریم ﷺ نے بھی عورت کی تیز مزاجی کو سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پیٹنے لگے جس طرح غلام کو پیٹا جاتا ہے اور پھر دوسرے دن جنسی میلان کی تکمیل کے لئے اس کے پاس پہنچے''۔

(بخاری شریف)

عورت اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اسے پیٹا جائے،ہاں اس کی خام عقلی اور ضدی طبیعت کے پیش نظر اسلام نے ضرورتاً خاص حالات میں معمولی تنبیہ کی اجازت دی ہے اور اس کا موقعہ بھی بہت بعد میں رکھا ہے یہ بھی غالباً اس لئے کہ نظام حیات میں خرابی نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنے پائے اور عورت کی عفت وعصمت محفوظ رہ سکے۔

☆.....عورت کی مار پیٹ سے رحمت عالم ﷺ نے ایک اور موقع پر روکا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''اپنی شریک حیات کو لونڈی کی طرح ہرگز نہ پیٹو''۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

☆.....ایک دفعہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ بیویوں کے حقوق ہم پر کیا ہیں؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم جب کھاؤ اس کو کھلاؤ، اور تم جب پہنو اس کو پہناؤ، نہ اس کے چہرہ پر مارو اور نہ برا بھلا کہو، اور نہ جدائی اختیار کرو، اس کا موقع بھی آئے تو یہ گھر میں ہی ہو''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

محترم اسلامی بھائیو! یہ ساری تاکید نبی کریم ﷺ اس لئے فرما رہے ہیں کہ بعض موقعوں پر مردوں کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ بعض خاص حالات میں عورتوں کو تنبیہہ کی جا سکتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مرد اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور عورتوں کو ستانے یا اذیت دینے لگیں یا اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں اور غریب عورت کی زندگی بے کیف بنا ڈالیں۔

بیوی سے اچھا برتاؤ کرنا

رسول اکرم ﷺ نے تعلیم دی کہ مومن کی شان یہ ہے کہ حسن اخلاق کا پیکر اور مروت وحسن کردار کا مجسمہ ہو، اور اس شعبہ میں بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنے بال بچوں اور بیوی کے لئے اخلاق ومروت میں سب سے اچھا ثابت ہو۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''ایمان میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، اور اپنی بیویوں کے لئے بہترین ثابت ہو''۔ (ترمذی کتاب الرضاع)

اس حدیث میں صراحت یہ ہے کہ کامل اور بہترین مومن کی شناخت یہ ہے کہ حسن سلوک میں سب سے اچھا اپنی بیوی کے ساتھ ہو، اس سے یہ معلوم ہوا کہ مردوں کو اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیویوں کے حق میں سراپا محبت وشفقت ہونا چاہیے اور بیوی کی ہر جائز دل دہی کرنی چاہیے۔ بیوی کے ساتھ جو اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے میں کامیاب ہو، یہی مرد کی نیک فطرت کی دلیل ہے، ورنہ کچھ دیر کے لئے مصنوعی طور پر تو بد سے بدتر آدمی بھی تاثر جما دیتا ہے کہ وہ بڑا نیک اور اچھا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے محبت

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہیں ان کے متعلق روایتوں میں متعدد واقعات ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کی وفات کے بعد برابر یاد کرتے اور اسی حد تک نہیں، بلکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان کی جو سہیلیاں زندہ تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بھی حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔

☆..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ:

''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر آپ کی اور کسی بیوی پر مجھے رشک نہیں ہوتا تھا گو میں نے ان کو نہیں دیکھا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کثرت سے ان کا ذکر فرماتے کہ وہ میرے لئے اجنبی نہ تھیں، انس ومحبت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں جب کبھی بکری ذبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آجاتیں اور گوشت کا ایک حصہ ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرما دیتے''۔ (بخاری شریف)

☆..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اکثر آپ سے میں کہا کرتی تھی کہ کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت یاد کو دیکھ کر کہتی، جب کبھی میں یہ باتیں کہتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بات یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اولاد دی تھی اور وہ ایسی نیک اور باوفا تھی۔ (مشکوٰۃ، بخاری ومسلم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیویوں سے محبت

اس عملی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی رنگ میں رنگ گئے تھے اور ان بزرگوں کو بھی اپنی بیویوں سے بڑی مخلصانہ محبت تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، ایک دفعہ جہاد کے سلسلہ میں سفر میں تھے، جہاد سے واپسی ہوئی تو راستہ میں کسی نے بتایا کہ آپ کی بیوی بیمار ہیں یہ سننا تھا کہ آپ بے چین ہوگئے اور بڑی تیزی سے وہاں سے روانہ ہوئے اور جلد پہنچنے کی خاطر آپ نے اس موقعہ پر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ (بخاری)

☆.....حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند ارجمند کے متعلق بھی ایک واقعہ مذکور ہے کہ ان کو اپنی بیوی سے بیحد محبت تھی اور محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کو بیوی سے جدا ہو کر جہاد میں جانا بھی شاق گزرتا تھا۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی جہاد کی شرکت سے محروم بھی رہے۔ اس کی اطلاع جب ان کے والد بزرگوار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیوی کو طلاق دے دو، پہلے تو صاحبزادے نے ٹالنے کی کوشش کی مگر والد محترم کا جب اصرار ہوا تو اطاعت پر مجبور ہو گئے اور بیوی کو علیحدہ کر دیا۔ علیحدہ کرنے کو تو کر دیا مگر دل سے محبت نہ گئی، جدائی پر دردناک اشعار کہنے لگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیٹے کی اس حالت کا علم ہوا تو بلا کر ان سے کہنا پڑا کہ "رجوع کر لو"۔ (اسوہ صحابہ جلد اول)

☆..... حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور مغیث رضی اللہ عنہ کی محبت کا واقعہ حدیث کی کتابوں میں بہت مشہور ہے اور دلچسپ بھی۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا پہلے لونڈی تھیں اور ان کی شادی حضرت مغیث رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی یہ جب آزاد کر دی گئیں تو شرعی طور پر ان کو پہلے شوہر کے ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے آزادی کے بعد طے کر لیا کہ مغیث رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہ رہیں گی، حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو بیوی کی جدائی پر مدینہ کی گلیوں میں روتے پھرتے تھے۔ (بخاری، ان واقعات کے لیے دیکھئے اسوہ صحابہ جلد اول)

محترم اسلامی بھائیو! اسلام کے قوانین عفت و عصمت کا یہ فیض تھا کہ جو عورتیں کل تک دنیا کی نگاہ میں حقیر و ذلیل تھیں وہ آسمان عزت و عظمت کی آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں اور وہ کیسے یہ عزت و رفعت حاصل نہ کرتیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے حقوق دلوائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیوی کے حقوق کی اہمیت

محترم اسلامی بھائیو! عبادت وریاضت کتنی قابل ستائش چیز ہے مگر اسلام نے یہاں بھی یہ برداشت نہیں کیا کہ عورتوں کے حقوق پر دست درازی کر کے ان کو محروم رکھا جائے اور ان سے علیٰحدہ رہ کر کوئی دن رات عبات میں مشغول رہے۔

شروع شروع میں ایک سے زائد صحابیوں کے اس طرز عمل پر کہ راتوں کو عبادت گزاری میں بسر کرتے تھے اور ''زن وشوہر'' کے باہمی تعلقات کی ان کی نگاہوں میں وقعت نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر ان کو سمجھایا کہ:

''تم پر تمہاری بیوی کا بھی ضروری حق ہے''۔ (بخاری کتاب النکاح)

اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

شوہر بیوی کے جذبات کا پاس کرے

بتانا یہ مقصود ہے کہ شوہر کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بیوی کی ہر طرح دلجوئی کرے اس کے تمام داعیات وجذبات کا پاس کرے۔

☆.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ:

''ایک رات بحیثیت خلیفہ گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے دردناک اشعار پڑھے جانے کی آواز آئی آپ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے ایک عورت یہ شعر اپنے دکھ بھرے انداز میں پڑھ رہی تھی۔

''خدا کی قسم اگر اللہ عزوجل کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چارپائی کے کنارے جنبش میں ہوتے''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں باہر ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر اس سچے جذبہ محبت کا بڑا گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں تھیں پوچھا عورت بغیر مرد کے کتنے دنوں صبر کر سکتی ہے؟

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "چار مہینے" یہ معلوم کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ سپہ سالاروں کے نام یہ حکم بھیج دیا۔

"جو سپاہی شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ دور نہ رہے"۔

(تفسیر ابن کثیر)

محترم اسلامی بھائیو! اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہوا کہ آدمی پر ان باتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کے داعیات و جذبات کو بھول نہ جائے اور اگر زیادہ مدت کے لئے پردیس میں رہے تو بال بچوں کو ساتھ رکھے۔

شوہر بیوی کے لئے نظافت کا انتظام کرے

اپنی بیوی کے لئے اپنے آپ کو بہتر اور اچھا ثابت کرنے کی عملی صورتیں یہ ہیں کہ بیوی کی خاطر مدارات، دلجوئی وغیرہ کا مردوں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے جن کی طرف ارشادات نبوی ﷺ میں اشارے کئے گئے ہیں۔

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو صاف ستھرے کپڑوں میں آئے، تاکہ اس کو دیکھ کر بیوی کو مسرت ہو اور یہ محسوس کر کے وہ خوشی سے پھول جائے کہ میرا شوہر لباس میں، وضع قطع میں صاف ستھرا، پاکیزہ مذاق ہے۔ گندہ گھناؤنا، بدسلیقہ اور پھوہڑ نہیں ہے۔

آخر جب مرد چاہتا ہے کہ اس کی بیوی صاف ستھری رہے، میلی کچیلی نہ رہے تو اس طرح عورتوں کی بھی طبعی خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر خوش وضع ہوں، یوں بھی مسلمانوں کو کب اس کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنے آپ کو ممسوخ و منحوس شکل میں رکھیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی، صفائی، پاکیزگی، خوش وضعی کی اپنی مثال آپ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سفر و حضر ہر حال میں آئینہ، کنگھی، سرمہ دانی اور اسی قسم کی چیزیں جن سے اپنی جسمانی اصلاح اور درستگی میں مدد ملتی ہے رسول اللہ ﷺ لازماً اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ سید الکونین ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے کہ آدمی بری ہیئت میں رہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ بالوں کو درست کر لے۔ چنانچہ اس نے اشارہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پا کر سر اور داڑھی کے بال درست کر لئے اور اس شخص کے پلٹتے وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اچھی ہئیت میں دیکھا تو فرمایا کیا یہ ہئیت پہلی ہئیت سے بہتر نہیں ہے جو شیطان کی سی معلوم ہوتی تھی؟

☆.....یہ حدیث بھی مشہور ہے۔

"اللہ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے اللہ پاکیزہ ہے پاکیزگی کو محبوب رکھتا ہے"۔

(مشکوٰۃ شریف)

محترم اسلامی بھائیو! ان حدیثوں کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ شوہر کو بیوی کے لئے خصوصاً صاف ستھرا رہنا چاہیے اور بیوی کو شوہر کے لئے تو یہ ایسی بات ہوگی جس پر عمل کرنا چاہیے۔

شوہر بیوی کی محبت میں اظہار وفاداری کرے

شوہر کا یہ بھی اخلاقی فرض ہے کہ بیوی کے ساتھ وفاداری اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرے۔ اگر حوادث زمانہ کی وجہ سے عورت پر کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو محبت اور لطف وکرم میں کمی نہ کرے، بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاق ومروت سے پیش آئے۔

بیوی بیمار پڑ جائے تو علاج کرائے، بیوی پر کوئی دوسری مصیبت آئے تو اس کے دفعیہ کی کوشش کرے۔ کسی بیماری کی وجہ سے بیوی کی شکل وصورت میں فرق آجائے تو بیوی کو بدصورت دیکھ کر بے مروتی اور بد اخلاقی کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ اس کی دل دہی اور دل جوئی کرے۔ مرد اگر ایسا نہ کرے گا تو عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اس کی مسرت حزن وملال میں تبدیل ہو جائے گی اور عورت مرد کی بے وفائی پر گھٹ گھٹ کر جان دے دیگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر بیوی پر اعتماد کرے

مرد کا یہ بھی فریضہ ہے کہ بیوی پر اعتماد کرے اور گھر کے اندرونی معاملات اس کے حوالہ کر دے، تاکہ وہ اپنی حیثیت کو جان سکے اور اس کی عزت و عظمت اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے، نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو گھر کا نگران مقرر کیا ہے۔

☆.....ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے"۔ (بخاری شریف)

محترم اسلامی بھائیو! اور دوسری بہت سی حدیثوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ جن میں کہا گیا ہے کہ عورتیں اپنے شوہر کے مال کی محافظ ہیں۔ بیوی پر اعتماد سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ اس کا وقار بلند ہوگا اور یہ اپنے آپ کو گھر کی ذمہ دار سمجھے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد کو بڑی حد تک سکون رہے گا اور اس کو اطمینان کی زندگی میسر ہوگی۔

شوہر بیوی کی راز داری کرے

بیوی کا مرد پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مرد عورت کے پردہ کی بات کو دوسروں سے نہ کہے بلکہ اس راز کو راز ہی کے درجے میں رہنے دے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے پردہ کی باتوں کو افشاء کرے:

☆.....ارشاد گرامی ہے:

"لوگوں میں اللہ ﷻ کے نزدیک بدترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اس سے ملے پھر مرد اس راز کی بات کو پھیلائے"۔

(مسلم کتاب النکاح باب تحریم افشاء سر المرأۃ)

معلوم ہوا کہ مرد و عورت کی راز والی باتیں دوسروں کو معلوم نہ ہونی چاہئیں۔

☆.....امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں لکھا ہے کہ:

"اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت و مرد کے باہمی تعلقات کا تفصیلی تذکرہ کرنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ جماع کے باب میں یہ بات باہم پیش آئی اور پھر زن و شوہر کے راز کی کہانی بیان کرے۔ حتیٰ کہ بلا فائدہ جماع کا اجمالی تذکرہ بھی کراہیت سے خالی نہیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیوی کا نفقہ

شریعت نے جہاں مردوں پر بیویوں کی بہت کچھ ذمہ داری عائد کی ہے ان میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ بیوی کو نفقہ (کپڑا، کھانا اور گھر) دیا کرے اور بیوی کو ان ضروریات سے بے نیاز کردے جو اس کے لئے ضروری ہیں تاکہ وہ بال بچوں کی تربیت آزادی کے ساتھ کر سکے۔

☆.....اللہ ﷻ کا یہ ارشاد کہ:

''اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور، کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر''۔ (البقرۃ:۲:۲۳۳)

معلوم ہوا کہ بیوی کے ''نفقہ'' کا بار شوہر پر اس لئے ڈالا گیا ہے تاکہ وہ بچہ پیدا کرے اس کی تربیت اور نشوونما میں بیوی بے فکر ہو کر کوشاں رہے، جس کا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ خود بچہ کی نفسیات پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا اور وہ افکار کے ہجوم سے طبعی طور پر محفوظ رہے گا۔

مقدار نفقہ

☆.....حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ بنت عتبہ کا واقعہ مشہور ہے کہ:

''بارگاہ نبی کریم ﷺ میں حاضر ہوئیں اور شکوہ سنج ہوئیں کہ میرے شوہر کنجوس آدمی ہیں بخوشی اتنا بھی دینے کو تیار نہیں کہ جو میرے بچوں کو کافی ہو، یہ روداد سنا کر دریافت کیا: اگر میں ان کے مال سے بچوں کو کھلاؤں تو اس میں کیا کوئی حرج ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اتنا نے لیا کر جو تیرے اور تیرے بال بچوں کے لئے کافی ہو''۔ (بخاری و مسلم)

فقہائے کرام نے نفقہ کی ادائیگی کو واجب کہا ہے خواہ بیوی مالدار ہو یا غریب ہو، جیسی بھی ہو، اگر وہ شوہر کے زیر فرمان ہے تو نفقہ دلوایا ہے، نفقہ کا ماحصل کھانا کپڑا اور مکان ہے:

''لغت میں نفقہ اس چیز کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اور شریعت میں نفقہ کھانا، کپڑا اور مکان کا نام ہے''۔ (درالمختار یا ردالمختار)

اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر بیوی کو والدین سے ملنے کی اجازت دے

بیوی کے حقوق میں سے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ بیوی کو اس کے ماں باپ سے ملاقات کی اجازت دے اور قریبی رشتہ دار سے بھی، یعنی ان لوگوں سے جو محرم ہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا کر ملاقات کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اپنی اپنی صاحبزادیوں سے ملنے کی غرض سے کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دیا کرتے۔

حدیث کی کتابوں میں اس طرح کے واقعات بکثرت مذکور ہیں۔

☆.....فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ:

"ہفتہ میں ایک دن والدین سے ملنے کے لئے جائے تو شوہر کو روکنا نہ چاہیے مگر یہ اس وقت جبکہ بیوی کے والدین کسی معقول عذر کی وجہ سے خود حاضری سے مجبور ہوں، ورنہ وہ خود آ کر لڑکی سے مل جائیں۔ (درمختار یا ردالمحتار)

کامیاب شادی کے راز

محترم اسلامی بھائیو! کہتے ہیں کہ اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک یہ دعویٰ کرے کہ ان دونوں کے درمیان سو فیصد انڈر سٹینڈنگ اور ذہنی ہم آہنگی ہے اور ان میں کبھی کسی بات پر اختلاف نہیں ہوا تو سمجھ لیجئے کہ پھر دونوں میں سے کسی ایک کی یقیناً اپنی کوئی رائے یا سوچ نہیں ہے۔

اس لئے کہ جہاں دو ذہن ہوں گے ان میں کسی نہ کسی بات پر اختلاف ہونا فطری چیز ہے کیونکہ "اختلاف برائے اصلاح" انسانی شعور کی علامت ہے اگر یہ اعتدال میں ہو تو ازدواجی زندگی کے حسن میں مزید نکھار پیدا کر دیتا ہے لیکن اگر یہ حد سے تجاوز کر جائے اور میاں بیوی میں ہر دوسری بات پر بحث و تکرار اور "تو تو میں میں" کی نوبت آ جائے تو یہی "اختلاف رائے" زندگی کے حسن کو گہنا کر رکھ دیتا ہے۔

دونوں افراد ایک دوسرے سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ہنستا بستا گھرانہ جہنم میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی آگ کی تپش صرف میاں بیوی ہی نہیں بلکہ گھر کا ہر فرد محسوس کرتا ہے لیکن زیادہ اذیت بہر حال ان دونوں کو ہی برداشت کرنا پڑتی ہے۔

دیکھا جائے تو میاں بیوی میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ گھر کی پرسکون اور خوشگوار فضا خراب ہو لیکن اس کے باوجود لڑائی جھگڑے اور بحث و تکرار کی نوبت آجاتی ہے۔

اگر ان معاملات کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو ایسے بہت سے عوامل سامنے آتے ہیں جو میاں بیوی میں جھگڑوں، کشیدگی اور بسا اوقات علیحدگی کا باعث بن جاتے ہیں۔ لیکن ان سب عوامل کو احاطہ تحریر میں لانا چند صفحات میں ممکن نہیں ہم صرف ان چند اہم عوامل کا تذکرہ کریں گے جو بہت عام ہیں اور تقریباً ہر میاں بیوی کا کسی نہ کسی طرح ان سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم چند مشورے اور تجاویز بھی دیئے گئے جن پر عمل کر کے ان چھوٹے موٹے تنازعات اور جھگڑوں کو مکمل طور پر ختم نہ سہی لیکن کم ضرور کیا جا سکتا ہے اور اگر دونوں میاں بیوی چاہیں تو اپنی زندگیوں کو مزید تلخ ہونے سے نہ صرف بچا سکتے ہیں بلکہ بیشتر خاندانوں کی طرح جائز اختلاف کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک مطمئن اور خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔

میاں بیوی اپنے نظریات یا خیالات میں لچک پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ بعض اوقات حالات اور وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے خیالات یا نظریات کو بدلنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اکثر جھگڑے اسی بات پر ہوتے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی ایک اپنی بات پر سختی سے اڑ جاتا ہے اور ہٹ دھرمی کا یہ رویہ دونوں کے مابین ناچاقی اور کشیدگی کا باعث بنتا ہے۔

اپنے خیالات یا نظریات سے دستبرداری اپنی تحقیر یا بے عزتی محسوس کی جاتی ہے حالانکہ بہت ممکن ہو کہ دونوں میں سے کسی ایک کا مقصد بھی ایک دوسرے کی تحقیر یا بے عزتی کرنا نہ ہو بلکہ دونوں اپنی جگہ یہی سمجھ رہے ہوں کہ جو وہ سوچ رہا ہے یا سوچ رہی ہے اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں دونوں کا فائدہ ہے۔

مثال کے طور پر بیوی یہ کہہ رہی ہے کہ جس لڑکے سے انہوں نے تین سال قبل اپنی بیٹی کا رشتہ طے کیا تھا اس کا چال چلن اب صحیح نہیں رہا اور یہ رشتہ توڑ دینا چاہیے لیکن شوہر اس بات پر ڈٹ جاتا ہے چونکہ اس نے زبان دے رکھی ہے اور وہ اس کا رشتہ دار بھی ہے لہٰذا یہ رشتہ برقرار رہے گا تو اس قسم کا رویہ سخت جھگڑے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ حالانکہ اگر بیوی واقعی حق پر ہے تو حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فیصلہ بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح بعض شوہروں اور بیویوں میں اس قسم کے جملوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔

☆.....میں ٹوٹ جاؤں گی لیکن جھکوں گی نہیں۔

☆.....دنیا کی کوئی طاقت میرے فیصلے کو بدل نہیں سکی۔

☆.....ایسا کرنا تو میری سرشت میں ہی نہیں ہے۔

اس طرح کے جملے معاملات کو حل کرنے کی بجائے مزید بگاڑ دیتے ہیں اور میاں بیوی میں اختلاف کی خلیج بڑھتی ہی چلی جاتی ہے لہٰذا آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ انتہا پسندی سے گریز کیا جائے اور اپنی سوچ کو اتنا لچکدار بنائیں کہ وہ وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق بدلی جا سکے۔

میاں بیوی ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش نہ کریں

محترم اسلامی بھائیو! اگرچہ عام طور پر مردوں کی جانب سے اس کوشش کا زیادہ اظہار ہوتا ہے کیونکہ وہ "اللہ ﷻ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے" کا اکثر غلط مفہوم لیتے ہیں اور بعض بیویاں بھی ایسا چاہتی ہیں کہ شوہر ان کی کوئی بات رد نہ کریں اور گھر میں صرف وہی ہو جیسا وہ چاہتی ہیں اس قسم کی کوشش کا انجام بھی سوائے لڑائی جھگڑے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کی حیثیت اور مقام کا احساس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ مرد فطری طور پر حاکمیت پسند ہے۔ لہٰذا بیویوں کو یہاں تھوڑے سے تحمل اور برداشت کی ضرورت ہے۔ وہی جائز بات جو وہ دھونس دھمکی یا لڑائی جھگڑا کر کے شوہر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منوانا چاہتی ہیں۔ اگر وہی بات پیار و محبت اور سکون سے کہی جائے تو شاید ہی دنیا کا کوئی ایسا شوہر ہوگا جو بیوی کا دل توڑے یا اس کی خواہش کا احترام نہ کرے۔

بیویوں کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ ان کا تحکمانہ لہجہ مرد کے لئے برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے بلکہ بہت حد تک نا قابل برداشت ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی بدمزگی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے قبل اپنے شوہر کی رائے لی جائے ساتھ ہی اپنی رائے کو ہموار کرنے کی کوشش کی جائے اگر پھر بھی کوئی بات نہ بنے تو درمیان کی راہ نکالی جائے۔

مثال کے طور پر شوہر رات کے کھانے میں گوشت کھانا چاہتا ہے جبکہ بیوی کا دل کسی سبزی پکانے کو چاہ رہا ہے تو بیوی سبزی گوشت ملا کر درمیان کی راہ نکال سکتی ہے۔

شوہر کا آؤٹنگ پر جانے کو دل چاہ رہا ہے جبکہ بیوی باہر جانے کے موڈ میں نہیں ہے تو وہ اسے کہہ سکتی ہے کہ رات کا کھانا کھانے کے بعد قریبی پارک یا سڑک پر چہل قدمی کر لیں گے۔

میاں بیوی غصے میں بھی ایک دوسرے کی عزت و احترام کو قائم رکھیں

محترم اسلامی بھائیو! مرد ہو یا عورت غصہ دونوں کو آتا ہے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ تاہم اس کے اظہار کا طریقہ کار مختلف لوگوں کا مختلف ہوتا ہے۔

☆..... بعض غصے میں چیخنے چلانے لگتے ہیں۔

☆..... بعض خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔

☆..... بعض خواتین آنسو بہانے لگتی ہیں۔

☆..... بعض ایسے بھی ہیں جو گالی گلوچ اور مار پیٹ پر بھی اتر آتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! غصے کے اظہار کا یہ طریقہ نہ صرف جاہلانہ بلکہ انتہائی تکلیف دہ بھی ہے۔ میاں بیوی میں سے کوئی ایک کتنا ہی غصے میں کیوں نہ ہو اسے یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ انہیں تھوڑی دیر بعد بہر حال شیر و شکر ہونا ہے اور اس رشتے کی شاید سب سے خوبصورت بات یہی ہے کہ اس میں جس تیزی سے لڑائی ہونے کا پتہ نہیں چلتا اسی تیزی سے صلح صفائی ہونے میں بھی دیر نہیں لگتی لہٰذا اگر ایسی نوبت آتی ہے تو دونوں کو چاہیے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ عزت واحترام کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

آپ جس قدر زیادہ ایک دوسرے کی دل آزاری یا تحقیر کا باعث بنیں گے بعد میں اسی قدر آپ کو شرمندگی اور ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا اور بہت ممکن ہے کہ ایک دوسرے کی طرف سے دل میں خلش بھی زیادہ دیر تک برقرار رہے۔

میاں بیوی اپنے نکتہ نظر کو واضح طور پر بیان کریں

محترم اسلامی بھائیو! اکثر چھوٹے موٹے جھگڑے محض ایک دوسرے کی بات کو ٹھیک طرح نہ سمجھنے کے باعث ہوتے ہیں۔ شوہر کہنا کچھ چاہتا ہے اور بیوی کچھ اور سمجھ لیتی ہے یا بیوی نے کوئی بات از راہ مذاق کہی اور وہی بات شوہر کی ناراضگی کا باعث بن گئی اس قسم کی صورتحال سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے طرز گفتگو، لب و لہجے اور جملے کی ساخت کو سمجھا جائے۔

☆..... مثال کے طور پر میاں بیوی کسی رشتے دار سے مل کر رات کو واپس آ رہے تھے۔ بیوی نے کہا: ''کیا خیال ہے کولڈ ڈرنک نہ پی لی جائے؟''

جبکہ شوہر کا موڈ چائے کا ہو رہا تھا اس نے بیوی کی طرف دیکھے بغیر کہا: ''گھر جا کر چائے پئیں گے''

بیوی سن کر خاموش ہو گئی کیونکہ اسے سخت پیاس لگ رہی تھی مگر چہرے پر غصے کے اثرات واضح تھے۔ تھوڑی دیر بعد شوہر نے بیوی کی طرف دیکھا تو اسے غصے میں پایا اور پھر دل میں سوچنے لگا پتہ نہیں اس کا منہ کیوں بنا ہوا ہے اگر کوئی مسئلہ ہے تو اسے چاہیے کہ مجھے بتا دے۔

بیوی سمجھ رہی تھی کہ شوہر نے اس کی بات نوٹ کر لیا ہے لیکن بدقسمتی سے شوہر نہیں سمجھ سکا کہ اسے واقعی اتنی پیاس لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ شوہر نے اپنی طرف سے محض اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ بیوی نے تفریحی اور سرسری انداز میں کولڈ ڈرنک کی فرمائش کی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... بعض اوقات اس قسم کی صورتحال مرد کی طرف سے بھی پیش آسکتی ہے۔فرض کریں کہ شوہر کے سر میں شدید درد ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بیوی بام لگائے یا سر دبا دے جبکہ بیوی منے کا فیڈر تیار کرنے میں یا گھر کے کسی اور کام میں مصروف ہے۔شوہر نے آہستگی سے کہا پتہ نہیں آج سر میں درد کیوں ہو رہا ہے؟''

بیوی سمجھی معمول کا درد ہے ابھی سو جائیں گے تو ٹھیک ہو جائے گا یا اتنا کہا ''کیوں؟''

اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔شوہر دل ہی دل میں بیوی کو کوسنے لگا کہ ''اسے میری پرواہ ہی کیا ہے؟''

محترم اسلامی بھائیو اور بہنوں! بہتر ہے کہ اس قسم کے حالات پیدا نہ ہونے دیں۔اپنی گفتگو اور نکتہ نظر واضح انداز میں بیان کریں یہ سوچنا کہ دوسرا فرد آپ کے اشاروں کو سمجھے گا درست نہیں۔ایک آدھ بار تو اشارہ سمجھا جا سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہو۔

اگر بیوی واضح انداز میں یہ کہتی کہ اسے شدید پیاس لگ رہی ہے تو اس کا شوہر اسے کولڈ ڈرنک ضرور پلاتا اور اسی طرح اگر شوہر بات واضح کرتا کہ اس کے سر میں شدید درد ہے تو بیوی ضرور اس کی خواہش کا احترام کرتی۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے کام میں تعاون کریں

محترم اسلامی بھائیو! اکثر گھروں میں جھگڑے کی ایک وجہ عام طور پر شوہر کا گھر کے کاموں میں ہاتھ نہ بٹانا ہے۔خاص طور پر اس معاملے میں ان گھروں میں زیادہ بحث و تکرار ہوتی ہے جہاں میاں بیوی دونوں ملازمت کرتے ہوں۔تو بیوی شوہر سے توقع رکھتی ہے کہ وہ گھر کے کام کاج میں اس کا تھوڑا بہت ہاتھ بٹائے کیونکہ اسے دو محاذوں پر بہ یک وقت لڑنا پڑ رہا ہوتا ہے۔ایسی صورت میں اگر شوہر کی جانب سے تعاون نہ ہو تو اسکے مزاج میں چڑچڑا پن آجاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیوی کو چاہیے کہ وہ لڑائی جھگڑے کی بجائے اپنے شوہر سے تعاون کی درخواست کرے اور انہیں دلائل سے قائل کریں کہ اس کی طرح وہ بھی تھک کر گھر آئی ہے۔ بیوی شوہر کو بتائے کہ اس کے تعاون سے ان کی زندگی کس قدر سہل ہو جائے گی، بیوی طعن و تشنیع سے گریز کرتے ہوئے پیار و محبت اور ٹھنڈے دل و دماغ سے اپنا موقف اور نکتہ نظر واضح کرے۔

محترم اسلامی بہنو! عورتوں کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ عورت کا نرم لہجہ مردوں کی کمزوری ہے جس قدر وہ لہجہ نرم رکھیں گی اسی قدر جلد مطالبات پورے کرائیں گی۔ میٹھی چھری والی کہاوت تو آپ نے سن رکھی ہوگی۔ یہ طریقہ شوہر پر آزمانے میں کوئی حرج نہیں۔ جب کوئی کام نرمی سے ہو رہا ہو تو سختی کا مظاہرہ کرنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔

میاں بیوی اپنے اندر نظم وضبط پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! عام طور پر بیویوں کو شوہروں سے یہ شکایت رہتی ہے کہ وہ گھروں پر نظم وضبط کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

☆..... شوہر دفتر سے گھر آنے پر کپڑوں کو ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں،

☆..... چیز استعمال کرنے کے بعد اسے واپس اس کی جگہ پر نہیں رکھتے،

☆..... شوہر ہمارے کام بڑھاتے رہتے ہیں اس پر مستزاد یہ کہ شوہر کو اس بے ترتیبی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بسا اوقات جھگڑے کا سبب بن جاتی ہیں جبکہ بعض گھروں میں معاملات اس کے برعکس ہوتے ہیں اور اسی قسم کی شکایات شوہروں کو بیویوں سے ہوتی ہیں۔

☆..... بیوی گھر میں خوش سلیقگی کا مظاہر نہیں کرتی۔

☆..... بیوی صفائی ستھرائی کا مناسب خیال نہیں رکھا جاتا۔

☆..... بیوی کھانا ہماری خواہش اور پسند کے مطابق نہیں بناتی،

☆..... بیوی مہمانوں سے اچھے طریقے سے پیش نہیں آتی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یوں نظم وضبط کا فقدان اور سلیقے کی کمی مستقل چیخ چیخ کا روپ دھار لیتی ہے۔ حالانکہ ان میں سے بیشتر معاملات ایسے نہیں ہیں کہ جن سے گھر کی پرسکون فضا کو خراب کیا جائے۔ اصل چیز ایک دوسرے کی عزت وتوقیر اور احترام کرنا ہے۔

شوہر اگر سمجھتا ہے کہ اس کے پاس وقت ہے تو وہ بیوی کے ہمراہ مل کر خود بھی صفائی ستھرائی کرسکتا ہے۔ شوہر بچوں کا لنچ تیار کرنے میں بیوی کی مدد کرسکتا ہے۔ شوہر کو اگر بیوی سے یہ شکایت ہے کہ وہ گھریلو کام خوش سلیقگی اور دل لگی سے نہیں کرتی تو شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کو پیار ومحبت سے سمجھائے اور اسے بتائے کہ گھر اگر صاف ستھرا ہوگا، مہمانوں سے تمہارا رویہ اچھا ہوگا تو لوگ تمہاری ہی تعریف کریں گے اور تمہیں ہی اچھا جانیں گے، اس میں دونوں کی عزت ہے اور کوئی ایسا کام نہیں جو ہم سیکھنا چاہیں اور سیکھ نہ سکتے ہوں۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! خصوصاً امور خانہ داری میں مہارت کے لیے خاتون خانہ کو ذرا سی توجہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دونوں افراد جتنے زیادہ منظم ہوں گے اتنا ہی انہیں معاشرہ زیادہ عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

میاں بیوی گھر کا بجٹ سوچ سمجھ کر بنائیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! ہمارے ہاں گھر کا بجٹ بنانا عام طور پر خاتون خانہ کے سپرد ہوتا ہے اور اکثر جھگڑے آمدنی اور اخراجات میں توازن نہ ہونے کے باعث جنم لیتے ہیں۔

سمجھدار بیوی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کے وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے گھر کا بجٹ تشکیل دے۔ ورنہ تنازعات کو پیدا ہونے سے روکنا مشکل ہو جائے گا۔ خصوصاً ملازمت پیشہ افراد کی بیویوں کو اس معاملے میں کہیں زیادہ سمجھداری کا ثبوت دینے کی ضرورت ہوتی ہے انہیں اپنی ترجیحات کا تعین اس طرح کرنا چاہیے کہ مہینے کی آخری تاریخوں میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

وہ اگر سمجھتی ہیں کہ ایک سوٹ بنانے سے کام چل سکتا ہے تو دو یا تین سوٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خریدنے کی ضرورت نہیں۔اس لئے کہ بعد میں ان کو ہی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بعض شوہر بھی فضول خرچی کی عادت کا شکار ہوتے ہیں۔بیویوں کو اس ضمن میں مداخلت ضرور کرنی چاہیے۔

میاں بیوی نمود و نمائش سے پرہیز کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! نمود و نمائش سے مراد اپنے وسائل سے زیادہ خرچ کرنا اور دوسروں کے سامنے ویسا نظر آنے کی کوشش کرنا جو حقیقت میں آپ ہوتے نہیں۔ یہ چیز نہ صرف شرمندگی کا باعث بنتی ہے بلکہ انسان روحانی طور پر پریشانیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے اور اس کا انجام میاں بیوی کے آپس میں جھگڑوں کی صورت میں سامنے آتا ہے کسی بھی چیز کی خریداری سے قبل اپنی حیثیت کو نظر انداز نہ کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نمود و نمائش کی کوشش آپ کے کردار کو دوسروں کی نظر میں مشکوک بنا دے۔

مثال کے طور پر اگر آپ کے عزیز و اقارب یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کی ماہانہ آمدنی 10 ہزار ہے لیکن آپ گھر میں 30 ہزار کا فرنیچر لے آتے ہیں یا 10 ہزار کے پردے لے آتے ہیں خواہ اس کے لیے آپ کے عزیز و اقارب یہ کہہ دیں کہ پردے بہت خوبصورت ہیں یا فرنیچر بہت عمدہ ہے لیکن وہ یہ بات بھی سوچ سکتے ہیں کہ آپ نے کوئی لمبا ہاتھ مارا ہے۔

اگر بیٹی کو جہیز دیتے وقت یا بیٹے کا ولیمہ کرتے وقت محض نمود و نمائش کی خاطر آپ اپنی استطاعت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں تو یقین جانئے سوائے آپس کے جھگڑوں اور مالی پریشانیوں کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا قرض کا بوجھ آپ کی تمام خوشیوں کو ناگ بن کر ڈستا رہے گا اور مستقل نوعیت کے جھگڑے آپ کے آنگن کی رونقیں چھین لیں گے۔

یہ بات ہر میاں بیوی کے ذہن میں ہونی چاہیے کہ وہ اپنی ذات کو گروی رکھ کر نمود و نمائش میں دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔یہاں لاکھ، کروڑ، ارب بلکہ کھرب پتی لوگ بھی موجود ہیں آخر وہ کس کس چیز میں اور کہاں تک دوسروں کا مقابلہ کریں گے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی آمدنی میں اضافے کی کوشش کریں

محترم اسلامی بھائیو! قناعت پسندی بلاشبہ اپنی جگہ اہم اور ضروری ہے تاہم یہ اس قدر زیادہ نہیں ہونی چاہیے کہ آپ میں آگے بڑھنے کی جدوجہد کا جذبہ ہی ختم ہو جائے اور آپ جس جگہ سے شروع ہوئے تھے وہیں ریٹائرڈ ہوں۔

اگر آپ ایک ملازمت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ اسے استعمال کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں تو آپ کو ایسا ضرور کرنا چاہیے اسی طرح اگر بیوی سمجھتی ہے کہ وہ کوئی ہنر اپنا کر آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہے تو محنت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بہت سارے جھگڑوں کی وجہ پیسے کی کمی اور مالی پریشانیاں ہیں۔ پیٹ خالی ہو تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا لہٰذا آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ آمدنی کے نئے اور مثبت ذرائع تلاش کیے جائیں آپ جس قدر مالی طور پر مستحکم ہوں گے معاملات کو سلجھانا آپ کے لیے اتنا ہی آسان ہوتا جائے گا۔

میاں بیوی بچت کرنا سیکھیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! آپ عمر کے کسی حصے میں ہوں بچت کرنے کی عادت اپنا شعار بنائیں۔ یہ عادت مشکل وقت میں آپ کے کام آئے گی۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ نئی تنخواہ آنے تک کچھ نہ کچھ رقم آپ کے پاس ضرور ہو۔

میاں بیوی میں اکثر جھگڑے اس وقت سامنے آتے ہیں جب اچانک کوئی ضرورت سامنے آجاتی ہے جیسے خاندان میں کوئی شادی، بچوں کا داخلہ وغیرہ۔

اس صورت میں اگر آپ نے کوئی بچت کر رکھی ہوگی تو آپ کو کسی دوست کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ بہتر ہوگا کہ بجٹ بناتے وقت آپکے ذہن میں ہو کہ آپ نے اس مرتبہ کتنی بچت کرنی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں

بعض اوقات چھوٹے موٹے جھگڑے اس وجہ سے بھی ہوتے ہیں کہ بیوی کو شوہر سے اور شوہر کو بیوی سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس کے رشتے داروں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جس کے وہ حقدار ہیں۔

مثال کے طور پر اگر بیوی کے رشتہ دار گھر آتے ہیں تو شوہر کہتا ہے "چلو چائے بنالو"۔ لیکن جب اس کے اپنے رشتہ دار آتے ہیں تو وہ کولڈ ڈرنک اور دیگر لوازمات بھی سجا دیتا ہے۔

بیوی کے لیے یہ چیز اختلاف کا باعث بن سکتی ہے اور اگر اسی قسم کا رویہ بیوی کی جانب سے اپنایا جاتا ہے تو بھی دونوں میں تنازعہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح اگر بیوی کے بھائی یا اس کے کسی عزیز کو مالی مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو بیوی کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے بھائی یا عزیز کی مدد کرے، اسی طرح شوہر کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اس کے عزیز و رشتہ دار کی مدد کرتے وقت بیوی کی کسی قسم کی مزاحمت کی صورت میں بھی تنازعات پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ لہٰذا دونوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں تو ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے عزیز و اقارب کے کام آئیں کیونکہ اسی میں دونوں کی عزت ہے دونوں کو اس معاملے میں فراخ دل ہونا چاہیے۔

صرف اپنے عزیزوں کو اہم جاننا اور انہی کی فکر کرنے کا عمل درست نہیں۔ گھر کی فضا کو خوشگوار رکھنے کے لیے دونوں کو ایک دوسرے کے جذبات سمجھنے چاہئیں۔

اس کے علاوہ بعض اوقات بیوی یا شوہر کی جانب سے یہ پابندی لگائی جاتی ہے کہ تم فلاں شخص سے نہیں ملو گی یا فلاں رشتہ دار کے ہاں نہیں جاؤ گی۔ اس قسم کی پابندیاں بھی میاں بیوی میں ناخوشگوار صورتحال کا سبب بنتی ہیں۔ تاہم بعض بیویاں بھی شوہر کو ان کے ایسے رشتہ داروں کے ہاں جانے یا ملنے ملانے سے منع کرتی ہیں جن سے انہیں کوئی تکلیف پہنچی ہو۔

اس قسم کے رویے کسی طور پر درست نہیں، آپ ایک دوسرے کو جتنی ذہنی اور جذباتی آزادی دیں گے اسی قدر جھگڑے کم سے کم ہوں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیریئر بنانے میں آزادی کا حق دیں

اگرچہ اب وہ دور نہیں جب خواتین کی ملازمت کو بُرا خیال کیا جاتا تھا لیکن آج بھی ایسے کئی گھرانے ہیں جہاں خواتین کی ملازمت کو اچھا تصور نہیں کیا جاتا اور اسے گھر تک ہی محدود رکھا جاتا ہے خواہ وہ کتنی ہی پڑھی لکھی کیوں نہ ہوں اس معاملے میں بھی شوہروں کی جانب سے مزاحمت گھریلو بدمزگی اور لڑائی جھگڑے کا باعث بنتی ہے۔

اس قسم کے مسائل کو رشتے ناطے کرتے وقت ہی حل کر لینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ بعض خاندانوں میں لڑکی کا ملازمت کرنا انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے لڑکی کو چاہئے کہ اگر وہ ملازمت کا ذہن رکھتی ہے تو پہلے سے ہی ایسی نوعیت کا جائزہ لے کہ مسئلہ کے رخ کو واضح کر دے تا کہ ناخوشگواری پیدا نہ ہو۔

بعض اوقات شوہر کو اپنا مستقبل بیرون ملک ملازمت کرنے میں زیادہ مضبوط محسوس ہوتا ہے لیکن بیوی اسے اس کی اجازت نہیں دیتی ان حالات میں بھی ان دونوں کے مابین کشیدگی اور لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے۔

میاں بیوی دونوں کو مشکل حالات میں ایک دوسرے کو یہ حق دینا چاہیے کہ وہ اپنے مستقبل کو زیادہ بہتر اور محفوظ بنا سکیں اس میں کسی ایک کا مفاد نہیں بلکہ پورے گھرانے کا مفاد وابستہ ہوتا ہے۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے اعتماد اور خلوص کو ٹھیس نہ پہنچائیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! دنیا میں کوئی بھی رشتہ اس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتا جب تک اس میں اعتماد اور خلوص شامل نہ ہو۔ ایک دوسرے پر بے بنیاد شک کرنا مضبوط سے مضبوط رشتے کو بھی کھوکھلا بنا دیتا ہے۔

شوہر کے دفتر سے لیٹ آنے کا مطلب اس کی مشکوک سرگرمیاں ہی نہیں کام کا بوجھ بھی ہو سکتا ہے تاہم اگر یہ معمول بن جائے تو تشویش کی بات ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی ایک دم برانگیختہ ہونے یا الزام تراشی پر اتر آنے کی بجائے تحمل و سکون سے بھی بات کی جا سکتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے ہوسکتا ہے کہ حقیقت کھلنے پر آپ کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اس قسم کے حالات سے ہمیشہ کے لیے دلوں میں فرق بھی آسکتا ہے چنانچہ اعتماد کے رشتے کو کبھی کمزور مت ہونے دیں۔ ایسے افعال سے گریز کریں جس سے دلوں میں شکوک وشبہات جنم لینے کا خدشہ ہو۔ اس لئے کہ بیشتر جھگڑے ان چھوٹی موٹی باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کریں ایک دوسرے کی ذات پر یقین اور اعتماد ہی اس رشتے کی خوبصورتی کی علامت ہے۔

میاں بیوی حقائق کا بہادری سے سامنا کریں

لڑکیاں ہوں یا لڑکے شادی سے قبل اپنے ذہن میں تصورات کے حسین محل ضرور بناتے ہیں، ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق اچھا اور خوبصورت سوچتے ہیں مگر شادی ماں باپ کی مرضی سے ہو یا ذاتی پسند سے ضروری نہیں کہ تمام باتیں حقیقی زندگی میں ایسی ہی ہوں جیسا وہ سوچا کرتے تھے۔

بہت ساری چیزیں اپنے مزاج کے برعکس سامنے آسکتی ہیں۔ لہٰذا کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تضادات یا اختلافات سے بھی سمجھوتا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی اختلافی چیزوں کو زندگی کی حقیقت جانتے ہوئے برداشت کرنے کی عادت ڈالیں ورنہ آپس میں جھگڑوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

☆.....میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔

☆.....مجھے پتہ ہوتا کہ ایسی چیزوں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا تو شادی ہی نہ کرتا یا نہ کرتی۔

☆.....میرے تصور میں بھی ایسا نہیں تھا جیسا ہو رہا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اس قسم کے جملے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ حقائق کا سامنا کرنے سے بھاگتے ہیں۔ تصورات ٹوٹنے سے بے شک تکلیف ضرور ہوتی ہے اور اختلافات سے سمجھوتہ کرنا کافی مشکل لگتا ہے لیکن مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کرنا ہی زندگی ہے۔ آپ جس قدر زیادہ حقائق پسند بنیں گے حالات کا مقابلہ کرنا اتنا ہی آسان ہوتا جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میاں بیوی ایک دوسرے کی غلطیوں سے درگزر کرنا سیکھیں

میاں بیوی میں اکثر جھگڑے انتہائی معمولی باتوں پر بھی ہوتے ہیں بعض بیویاں اور شوہر ایک دوسرے کی ذرا سی غلطی یا کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتے۔

بیوی کی جانب سے:

☆..... کھانے میں نمک کی زیادتی، چائے میں پتی کی کمی۔

☆..... کسی دوست سے فون پر ذرا سی طویل گفتگو

☆..... تیاری میں دیر۔

☆..... کپڑے دھلنے کے باوجود داغ

☆..... ماں باپ کے ہاں شوہر کی اجازت کے بغیر رات کا قیام اور اس جیسی دیگر معمولی نوعیت کی باتیں جھگڑے کا سبب بن جاتی ہیں۔

اسی طرح شوہر کی جانب سے:

☆.....بغیر بتائے کسی دوست کے پاس ایک آدھ گھنٹے کا قیام۔

☆.....سودا سلف لانے میں کسی چیز کا بھول جانا۔

☆.....بیوی کے رشتہ داروں پر ہلکی پھلکی تنقید۔

☆.....خریداری کا پروگرام اچانک ملتوی کرنا۔

☆.....ماں باپ کے ہاں بیوی کے ساتھ جانے سے کبھی کبھی انکار۔

☆.....تنخواہ میں تاخیر۔

☆..... ٹی وی دیکھنے کے دوران بیوی کی باتوں کو سنی ان سنی کرنا اور اس جیسی کئی معمولی باتیں جھگڑے کا سبب بن جاتی ہیں۔

اس ضمن میں دونوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی بھی انسان غلطی سے ماورا نہیں ہوتا بھول چوک انسانی فطرت میں شامل ہے۔ لہٰذا ایسی باتیں جنہیں آسانی سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور ان سے زندگی میں کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کا خدشہ بھی نہیں ہوتا انہیں مسئلہ نہ بنایا جائے بلکہ ایسی غلطیوں کی ہنسی مذاق میں بھی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میاں بیوی غلطی کا اعتراف اور معذرت کرنا سیکھیں

محترم اسلامی بھائیوں اور بہنو! میاں بیوی میں اکثر جھگڑے محض اس بات پر ہوتے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی بھی اپنی غلطی تسلیم کرنے اور اس پر معذرت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا دونوں اپنی جگہ خود کو غلطی سے ماورا خیال کرنے لگتے ہیں۔

یہ رویہ میاں بیوی کے تعلقات کو خراب سے خراب تر کر دیتا ہے بالخصوص اکثر مرد غلطی کے اعتراف کو اپنی مردانگی پر ضرب خیال کرتے ہیں حالانکہ غلطی کرنا اتنا بڑا جرم نہیں۔ جتنا اس کا اعتراف نہ کرنا ہے۔

جب بھی کسی معاملے پر اختلاف سامنے آئے یا جھگڑے کی نوبت آجائے تو اس کے بعد دونوں کو چاہیے کہ خاموشی سے معاملے کی صورتحال کا جائزہ لیں اور ایمانداری سے اپنا اپنا احتساب کریں۔ اگر کوئی ایک یہ سمجھے کہ واقعی اس کی غلطی ہے اور اسی کی وجہ سے جھگڑے کی نوبت آئی ہے تو کھلے دل سے اس کا اعتراف کرے اور وہ عمل آئندہ نہ دہرانے کا نہ صرف دل میں ارادہ کرے بلکہ اس کا اظہار اپنے شریک زندگی سے بھی کرے کہ وہ کوشش کرے گا یا کرے گی کہ آئندہ ایسی نوبت نہ آئے۔

غلطی کا اعتراف یا معذرت حالات کو معمول پر لانے کا بہترین اور زود اثر نسخہ ہے دونوں افراد بہت جلد ایک دوسرے سے شیر و شکر ہو جائیں گے۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے پسندیدہ مشاغل میں بے جا دخل اندازی مت کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! ہر شخص کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ فارغ وقت میں اپنی پسند کی کتابیں پڑھے، گیم کھیلے یا کوئی اور مشغلہ اختیار کرے۔ عام طور پر میاں بیوی کی جانب سے ایک دوسرے کے مشاغل میں بے جا دخل اندازی کی جاتی ہے اور اکثر اس بات پر جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔

دونوں کو اتنا فراخ دل ہونا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے مشاغل میں بے جا مداخلت نہ کریں بلکہ ممکن ہو تو ایک دوسرے کے مشاغل اور تفریحی سرگرمیاں میں دلچسپی لیں اس سے گھر کا ماحول خوشگوار رہے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت کا یقین دلاتے رہیں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! چاہے اور سراہے جانے کا احساس انسانی فطرت کا حصہ ہے لیکن ہمارے ہاں عام طور پر شادی کے شروع کے دنوں میں تو میاں بیوی دونوں ہی اس چیز کا خیال رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کی خوبیوں اور اچھائیوں کی تعریف کی جاتی ہے محبت، خلوص اور اعتماد کا یقین دلایا جاتا ہے۔ مگر سال دو سال گزر جانے کے بعد دونوں اس چیز کا خیال نہیں رکھتے جس سے زندگی بوریت کا شکار ہونے لگتی ہے۔

میاں بیوی دونوں کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کو محبت کا یقین دلاتے رہیں بالخصوص سالگرہ یا خوشی کے موقع پر ایک دوسرے سے محبت بھرے جملوں کا تبادلہ کرتے رہیں۔

میاں بیوی ازدواجی تعلقات میں اعتدال پیدا کریں

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! بیشک محبت پیار اور رومانس کامیاب شادی شدہ زندگی کی بنیاد ہے۔ کسی بھی چیز کی خوبصورتی اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں اعتدال رہے کیونکہ زندگی کی تمام خوبصورتی اعتدال پر ہی قائم ہے لہٰذا ازدواجی تعلقات میں بھی توازن اور اعتدال کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

عام طور پر ازدواجی معاملات میں شوہروں کی جانب سے اعتدال کا پہلو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں کے درمیان یہ چیز کشیدگی اور بدمزگی کا سبب بن جائے دونوں کی کوشش ہونی چاہیے کہ دن اور رات کے تقاضوں میں فرق کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ورنہ اپنا رنگ کھو بیٹھیں گے اور زندگی یکسانیت اور بوریت کا شکار ہو جائے گی۔

ایسے معاملات میں ذہنی ہم آہنگی کے لئے ایک دوسرے کے مزاج اور موڈ کو ضرور سامنے رکھیں یاد رکھیں محبت کا جذبہ اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب دونوں افراد ایک دوسرے کی خواہش کا احترام کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوں۔

اگر دونوں میں سے کوئی ایک یہ جان لے کہ صرف اس کی خواہش کو اہمیت دی جائے تو محبت کا یہ جذبہ نہ صرف سرد پڑ سکتا ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم بھی ہو سکتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر اپنی بیوی کا دل کیسے جیتے؟

محترم اسلامی بھائیو! خاوند کے لیے ممکن ہے کہ وہ تھوڑی سی توجہ کر کے اپنی بیوی کا دل جیت سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں شوہر کو درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

شوہر کو بیوی سے محبت وشفقت کرنی چاہئے

شوہر کو بیوی سے محبت وشفقت کرنی چاہئے۔ کیونکہ جو عورت اس کی رفیقہ حیات بن کر اس کا گھر بسانے آئی ہے وہ پیچھے ایک ہنستے بستے گھر کو اداس کر کے آئی ہے۔ اس نے شوہر کے لیے اپنے ماں باپ کو چھوڑا ہے۔

☆..... محبت وشفقت کرنے والے بھائیوں کو چھوڑا ہے۔

☆..... دل لگی کرنے والی بہنوں کو چھوڑا ہے۔

☆..... خیال رکھنے والے باپ اور ہر ادا پر جان قربان کرنے والی ماں کو چھوڑا ہے۔

☆..... ایک پیار بھرا ماحول چھوڑا ہے جس میں وہ پلی بڑھی اور جوان ہوئی تھی۔

☆..... اسے خدشہ ہے کہ آگے اسے وہ ماحول ملے گا یا نہیں۔

☆..... شفقت کرنے والی ماں ملے گی یا ظلم کرنے والی ساس۔

☆..... خیر خواہی کرنے والی بہنیں ملیں گی یا نشتر چبھونے والی نندیں۔

ان حالات میں عورت کو سب سے زیادہ اپنے شوہر کی توجہ مطلوب ہوتی ہے کیونکہ شوہر ہی اس کے سر کا تاج ہے۔ شوہر کے ساتھ ہی اس کا جینا مرنا ہے۔

☆..... اب اگر شوہر اسے محبت نہیں دے گا تو وہ کہاں جائے گی؟

☆..... اگر شوہر بیوی کا دل نہیں بہلائے گا تو اسکی اداسی کیسے دور ہوگی؟

☆..... اگر شوہر اپنی بیوی کا خیال نہیں کرے گا تو شوہر کے ساتھ نئی زندگی کا سفر وہ کیسے طے کرے گی؟

☆..... اگر شوہر اپنی بیوی کو راحت نہیں دے گا تو اس کی زندگی خوشگوار کیسے ہوگی؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھیے اگر اس کی زندگی خوشگوار نہیں ہوگی تو آپ کی پہلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے خوشگوار زندگی بھی بے مزہ ہو جائے گی۔ آپ اگر چاہتے ہیں کہ شادی کے بعد ازدواجی خوشیاں حاصل کریں اور پر مسرت زندگی کا سفر شروع کریں تو شادی کی پہلی رات ہی یہ فیصلہ کر لیں کہ

☆..... آپ اپنی بیوی سے ٹوٹ کر محبت کریں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کے ناز و نخرے برداشت کریں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئیں گے۔

☆..... آپ اپنی بیوی کی چاہتیں پوری کریں گے۔

یہ فیصلہ اپنے آپ تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی بیوی کو بھی اس میں شریک کریں۔ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی کو دوسری باتوں اور نصیحتوں کے ساتھ یہ بات بھی بتا دیں اور پورے اعتماد اور خلوص کے ساتھ بتائیں آپ یقین جانیے کہ جب آپ اپنی بیوی کو اپنا یہ فیصلہ سنائیں گے تو اس کی نوے فیصد پریشانیاں اور خدشے اسی وقت دور ہو جائیں گے اور وہ بھی اس کے نتیجے میں آپ کو اپنے دل میں جگہ دے گی اور اتنی دے گی کہ جن ماں باپ کی آغوش میں وہ جوان ہوئی تھی اور جن بہن بھائیوں کے ساتھ ساری زندگی کھیلتی رہی تھی اب ان کی جگہ بھی وہ آپ کے لیے خالی کر دے گی۔

شوہر اپنے گھریلو معاملات اپنی بیوی کو سمجھا دے

محترم اسلامی بھائیو! آپ اگر مشترکہ رہائش رکھتے ہیں تو اپنی بیوی کو بڑے پیار سے اپنے گھر کا ماحول سمجھانے کی کوشش کریں۔ اپنی بیوی کو اپنے والد اور والدہ کا مزاج بتائیں اپنی بیوی کو اپنی بہنوں کے مزاج اور عادات سے آگاہ کریں۔ اپنی بیوی کے سامنے اپنے گھریلو معاملات کا وہ حصہ واضح کریں جس میں اسے شریک ہونا ہے۔

یہ باتیں اسے اس لیے سمجھانا ضروری ہیں کہ وہ اس ماحول میں ایک نئے فرد کی حیثیت سے شامل ہو رہی ہے، اسے جتنی جلدی ماحول سے آگاہی ہو جائے گی اتنی ہی جلدی وہ اپنی اجنبیت دور کر لے گی، اپنے کام ذمہ داری سے پورے کرے گی، آپ کے حقوق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں لاپروائی اور کوتاہی سے بچے گی۔

محترم اسلامی بھائیو! مشترکہ رہائش میں جہاں کئی فوائد ہیں وہاں کئی نقصانات بھی ہیں، ان نقصانات میں سے ایک اہم نقصان یہ ہے کہ لڑکے کی ماں اور بہنیں گھر میں آنے والی بہو کو جلدی قبول نہیں کرتیں۔

عام طور پر وہ بہو کو بہو نہیں بلکہ ایک خادمہ سمجھتیں ہیں اور اس کے ساتھ نوکرانی جیسا سلوک کرتی ہیں، بات بات پر اس پر اعتراض اور نکتہ چینی کرتی ہیں، اس بیچاری سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں۔

آپ اگر اپنی بیوی کی طرفداری کریں گے تو آپ کو بھی 'زن مرید' ہونے کا لقب دیا جائے گا اور کئی گھریلو الجھنوں کا آپ کو بھی سامنا کرنا پڑے گا اور اگر آپ اپنے والدین اور بہنوں کی طرف داری کریں گے تو ممکن ہے کہ آپ بھی بیوی پر ظلم کریں اور وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دے اور ازدواجی زندگی جہنم کا عذاب بن کر رہ جائے۔

اس سے پہلے کہ ایسے حالات پیدا ہوں آپ دانشمندی سے درج ذیل کچھ باتیں شروع ہی میں اپنی بیوی کو سمجھا دیں مثلاً:

☆..... شوہر اپنی بیوی کو بتائے کہ میری والدہ کا رویہ اس طرح کا ہے لہذا گھر کے فلاں فلاں کاموں میں پہلے ہی یہ کوشش کرنا کہ انہیں ناراض ہونے کا موقع نہ ملے۔

☆..... شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ اگر میری والدہ یا بہنیں تم پر کسی وجہ سے کوئی اعتراض کریں، نکتہ چینی کریں یا طعن و طنز کریں تو سمجھنا یہ ان کی عادت ہے۔ اس کے لیے اول تو یہ تصور کر لو کہ میں ان کے لیے گونگی بہری ہوں۔ مجھے کیا لگے یہ کیا کیا اعتراضات کر رہی ہیں اگر کان میں کوئی آواز پڑ جائے تو دوسرے کان سے نکال دینا۔ انہیں آگے سے کوئی جواب نہ دینا۔

☆..... شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ اگر گھر میں میری والدہ یا بہنوں یا تمہاری دیورانیوں اور جٹھانیوں کی طرف سے کام کاج کے سلسلہ میں کوئی زیادتی ہو جائے تو خود صبر کر لینا اور انہیں معاف کر دینا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... شوہر اپنی بیوی کو سمجھائے کہ کوشش کرنا گھر کی چھوٹی چھوٹی باتیں میرے سامنے ظاہر نہ ہوں اگر کوئی بہت ضروری بات ہو تو مجھے بتا دینا میں خود طریقے سے گھر والوں کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

☆..... شوہر گھریلو معاملات میں بیوی کی باتیں سن کر والدہ اور بہنوں کو برا بھلا نہ کہیں اور نہ ہی ان کی باتیں سن کر بیوی پر ظلم کریں بلکہ دونوں طرف سے مصالحانہ رویہ اختیار کرے۔

☆..... شوہر کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو بیوی کے لیے الگ رہائش کا انتظام کرے، ورنہ گھر میں اس کا چولہا علیحدہ کر دے کیونکہ اکثر لڑائیاں اکٹھے رہنے کی وجہ کام کاج پر ہوتی ہیں اور اس کا سب سے بہتر حل یہی ہے۔

شوہر اپنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے کھول کر بیان کر دے

شوہر کو چاہیے کہ شروع ہی میں اپنا مزاج اپنی بیوی کے سامنے اچھی طرح کھول کر بیان کر دے کہ

☆..... مجھے فلاں فلاں چیزیں پسند ہیں اور فلاں فلاں ناپسند۔

☆..... میری یہ یہ عادتیں ہیں میری یہ یہ خوبیاں اور یہ یہ خامیاں ہیں۔

☆..... میرے سونے جاگنے کے یہ یہ اوقات ہیں۔

☆..... میرے کام کاج کے یہ یہ اوقات ہیں۔

آپ کا مزاج سمجھنے کے بعد آپ کی بیوی خود بخود ایسا رویہ ظاہر کرے گی جس پر آپ کو اعتراض کا موقع نہیں ملے گا اور وہ بھی آپ سے خوش رہے گی۔

شوہر اپنی بیوی کی تعریف اور خوشامد کرے

محترم اسلامی بھائیو! عورت کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنی تعریف اور خوشامد کو پسند کرتی ہے اس لیے شوہر کو چاہیے کہ دن میں دو چار مرتبہ اپنی بیوی کی تعریف ضرور کر دیا کرے خواہ الفاظ کی حد تک ہی تعریف کرے، اس کا بڑا فائدہ ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....شوہر کبھی بیوی کے کھانے پکانے پر تعریف کردے،

☆.....شوہر کبھی بیوی کے لباس کی تعریف کردے،

☆.....شوہر کبھی بیوی کے حسن و جمال کی تعریف کردے۔

یہ مت سمجھیں کہ کھانا پکانا، کپڑے استری کرنا یا گھر کے دیگر کام کاج کرنا تو اس کی ذمہ داری ہے، میں کیوں تعریفیں اور خوشامدیں کرتا پھروں، یہ کام تو ساری بیگمات کرتی ہیں یہ کوئی آسمان سے اتری ہے کہ ان کاموں پر اس کی تعریفیں اور واہ واہ کی جائے، نہیں! یہ سوچ درست نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی بیوی کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی ازدواجی زندگی پر خوشیوں کی برسات ہو تو آپ کو اس کی تعریف کے دو بول ضرور کہنے چاہئیں۔ آپ یقین جانیے کہ آپ کے یہ دو بول سن کر اس کی سارے دن کے کام کاج سے ہونے والی تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور آپ بھی اسے اپنے سامنے تر و تازہ پھول کی طرح محسوس کریں گے اور تعریف کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ اپنا کام پہلے سے اور اچھا کرنے کی کوشش کرے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو خادمہ نہ سمجھے

اگرچہ شوہر کی خدمت اور اطاعت کرنا بیوی کے فرائض میں شامل ہے لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ شوہر اسے خادمہ سمجھ لے اور ایک باندی یا نوکرانی کی طرح ہر وقت حکم پر حکم دیتا رہے اس طرح وہ شوہر کی خدمت سے اکتا جائے گی۔ اور شوہر کے اس حاکمانہ رویے سے تنگ آجائے گی اور پھر آہستہ آہستہ اس رویے کے خلاف ردعمل بھی ظاہر کرے گی حکم عدولی اور نافرمانی بھی کرے گی، اس طرح گھر میں آئے دن لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہوتی رہے گی۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی آپ کی مطیع فرمان رہے، آپ سے محبت کرے، آپ کا کہا مانے، آپ کے اشاروں پر چلے، تو پھر شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو خادمہ نہیں بلکہ اپنی محبوبہ سمجھیں اور محبوبہ کی طرح اس سے برتاؤ کرے۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ گھر کے چھوٹے موٹے کام بیوی کو کہنے کی بجائے خود ہی کرلیا کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ دیکھیں گے کہ ایک وقت آئے گا کہ آپ کو اپنی بیوی سے پوچھنے کی نوبت بھی نہ آئے گی کہ فلاں کام ہوا ہے یا نہیں، کیونکہ جب آپ اپنی بیوی کا خیال رکھیں گے اسے بھی اپنی طرح انسان سمجھیں گے تو وہ بھی آپ کی ہر چیز کا خیال رکھے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو اُس کے گھر والوں سے ملنے دے

محترم اسلامی بھائیو! ایک عورت شادی کے باوجود اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو آخر کیسے بھلا سکتی ہے۔ شوہر کی محبت سے اگرچہ بیوی کے دل میں ماں باپ اور بہن بھائیوں کی پہلی والی محبت نہ رہے گی لیکن اس کے باوجود اسے ماں باپ کی یاد ہمیشہ ستاتی رہے گی اس لیے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کی اس کیفیت کو خود سمجھے اور اس کے مطالبہ سے پہلے ہی اسے اپنے گھر والوں سے ملنے کا موقع مہیا کرے، ہفتے یا مہینے میں ایک آدھ مرتبہ خود ساتھ لے جا کر اسے اس کے گھر والوں سے ملوا لایا کرے۔

شادی کے بعد شروع شروع میں عورت کا دل میکے سے زیادہ اداس ہوتا ہے لیکن بعد میں بچے ہو جانے کی وجہ سے اس میں خود بخود کمی آجاتی ہے اس لیے یہ کام آپ بوجھ سمجھ کر نہ کریں۔

شوہر اپنی بیوی کے خاندان والوں کا احترام کرے

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ بیوی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے سارے خاندان کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہاں ہاں تمہارا تو سارا خاندان ہی ایسے ہے، اگر آپ اپنی بیوی سے ایسا رویہ برتیں گے تو پھر آپ بھی یہ ذہن سے نکال دیں کہ وہ آپ اور آپ کے خاندان کی عزت کرے گی۔

شوہر اپنی بیوی کو سیر و تفریح کا موقع دے

ہر انسان اپنی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے راحت چاہتا ہے اور سیر و تفریح اس راحت کا بہترین ذریعہ ہے۔ مرد کو تو باہر کے کام کاج میں مصروف رہ کر بھی سیر و تفریح کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موقع ملتا رہتا ہے مگر عورت کو گھر کے کام کاج میں یہ موقع نہیں ملتا۔

شوہر کو چاہیے کہ وہ خود ہی کوشش کرے کہ ہفتہ دو ہفتے یا مہینہ دو مہینے کے بعد اپنی بیوی کو ستر و حجاب کا لحاظ رکھتے ہوئے سیر و تفریح کروالائے۔ قریب کسی میوزیم، چڑیا گھر، تفریح پارک وغیرہ میں چلے جائیں۔ کچھ دیر ہنسی خوشی میں گزار کر واپس لے آئے۔ اس سے ذہنی سکون ملتا ہے۔ تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور چڑچڑا پن پیدا نہیں ہوتا۔

خود حضور ﷺ اپنے اہل و عیال کو تفریح کا موقع دیا کرتے تھے۔ کبھی آپ ﷺ خود گھر میں اپنی ازواج سے دل لگی کر لیتے، کبھی باہر سفر پر لے جاتے۔ کئی مرتبہ آپ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کو حبشی صحابہ کا کھیل دکھایا۔ کئی مرتبہ سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے کہ آؤ دوڑ کر مقابلہ کریں اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ ﷺ دوڑ میں مقابلہ کرتے، کبھی آپ جیت جاتے اور کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جتا دیتے۔ یہ ساری چیزیں پردے کے اہتمام سے ہوتی تھیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ حضور ﷺ سے بڑھ کر آخر کس کی مصروفیات ہو سکتی ہیں مگر اس کے باوجود جب آپ ﷺ اپنی ازواج کی تفریح کے لیے وقت دے سکتے ہیں تو ہم لوگ کیوں نہیں دے سکتے۔

شوہر اپنی بیوی کو راحت بھی دے

ہمارے اسلامی معاشرے میں عورت کو شادی کے بعد خاوند کی خدمت بھی کرنا پڑتی ہے اور خاوند کے تمام گھر والوں کی بھی بلکہ شادی کے بعد خاوند کی ماں اور بہنیں یہ سمجھتی ہیں کہ اب بہو گھر میں آ گئی ہے تو ہمیں کام کاج کرنے کی کیا ضرورت ہے، سارے گھر کا بوجھ ایک جان پر ڈال دیا جاتا ہے، جہاں ایک دن کا کام چار عورتیں کرتیں تھیں وہ اب سارا کام اکیلی بہو کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔

ظاہر ہے وہ بھی انسان ہے، اس کا بھی کوئی مقام ہے، وہ نوکرانی نہیں، بہو ہے۔ جتنی اس کی استطاعت ہے اس سے بڑھ کر وہ کام نہیں کر سکتی اور جب بچے ہو جائیں تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے بچے بھی سنبھالنے پڑتے ہیں۔

ایسے موقع پر دیندار ساس تو مناسب طریقے سے کاموں کی ذمہ داریاں تقسیم کر دیتی ہے لیکن اکثر ساسیں ایسا نہیں کرتیں بلکہ بات بات پر بہو میں کیڑے نکالتیں ہیں۔ اسے کوستی رہتی ہیں۔

اب یہ خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کے معاملات میں توازن قائم کرے، اپنی بیوی کے لیے راحت اور آرام کا موقع بھی پیدا کرے، اگر خاوند بھی بے جا بیوی کو کوسے اور گھر والوں کی ہاں میں ہاں ملائے تو یہ بیوی پر ظلم ہے اس سے زندگی کی گاڑی خوشگوار طریقے سے نہیں چل سکتی۔

شوہر اپنی بیوی کو وقت بھی دے

محترم اسلامی بھائیو! شادی کے بعد عورت کو سب سے زیادہ ضرورت شوہر کی ہوتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ شوہر اسے زیادہ سے زیادہ وقت دے سارا سارا دن بھی شوہر اس کے پاس بیٹھا رہے تو وہ اکتاتی نہیں بلکہ خوش رہتی ہے۔

اگر شوہر وقت نہ دے یا کم وقت دے تو وہ مایوس ہو جاتی ہے، اس میں چڑچڑا پن پیدا ہونے لگتا ہے، اس لیے شوہر کو چاہیے کہ وہ خود ہی بیوی کا احساس کرے، جب تک بچے پیدا نہ ہوں تب تک بیوی کو شوہر کے وقت کی کچھ زیادہ ضرورت ہوتی ہے، بچوں کے بعد وہ بچوں میں مصروف ہو جاتی ہے اور شوہر سے زیادہ وقت نہیں مانگتی۔

لیکن اگر شوہر کا رویہ یہ ہو کہ صبح سے شام تک گھر سے باہر کام میں مصروف ہے اور واپس آ کر بھی دفتر کی فائلیں اور کاروباری ریکارڈ کھول کر بیٹھ جائے تو ظاہر ہے بیوی کو اس بات پر غصہ آئے گا۔

شوہر کو چاہیے کہ شادی کے بعد اپنا نظام الاوقات متعین کرے، بیوی کو علم ہو کہ شوہر نے فلاں سے فلاں وقت میں فلاں کام کرنا ہے اور فلاں وقت میرے لیے فارغ ہونا ہے اور ان اوقات کی پھر شوہر بھی پابندی کرے۔ یہ شوہر کا اخلاقی فرض بھی ہے اور بیوی کو خوش رکھنے کا ذریعہ بھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شوہر اپنی بیوی کی دلجوئی کرے

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی بیوی سے خوش ہیں اور وہ بھی آپ سے خوش ہے، گھر کا ماحول خوشگوار ہے اور سارے کام ٹھیک چل رہے ہیں تو اس کے باوجود بیوی سے اور بہتر سلوک کریں۔

☆..... شوہر کبھی اپنی بیوی کو باہر سے کوئی چیز بطور تحفہ لا دے۔

☆..... شوہر کبھی اپنی بیوی کی حوصلہ افزائی کرے۔

☆..... شوہر اپنی بیوی کو گھریلو خرچے کے علاوہ کچھ رقم دیتا رہے کہ یہ تمہارا جیب خرچ ہے۔

☆..... بیوی کبھی پریشان دکھائی دے تو شوہر فوراً اپنی بیوی کی پریشانی دور کرے۔

☆..... بیوی کی طبیعت ناساز دکھائی دے تو اسے دوا لا کر دے اس کا جسم دبائے۔ اس کی دلجوئی کرے۔

محترم اسلامی بھائیو! ان چیزوں کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کی بیوی آپ سے ہمیشہ خوش رہے گی اور آپ کی خوشگوار زندگی قائم رہے گی ورنہ ہوسکتا ہے کہ شیطان کو آپ کی زندگی میں رخنہ ڈالنے کا موقع مل جائے۔ شیطان اس چیز سے بڑی نفرت کرتا ہے کہ میاں بیوی کی زندگی خوشگوار ہو۔ وہ بیوی کے دل میں یہ بات ڈال سکتا ہے کہ دیکھو

☆..... یہ تم سے اوپر اوپر سے محبت کرتا ہے دل سے نہیں۔

☆..... اس نے کبھی تمہیں کوئی تحفہ نہیں دیا۔

☆..... اس نے کبھی تمہاری دلجوئی نہیں کی۔

☆..... اس نے کبھی تمہیں اضافی توجہ نہیں دی۔

اس طرح کے خیالات پیدا ہوں تو بات بگڑتی ہے آپ شیطان کو یہ موقع ہی نہ دیں۔

شوہر اپنی بیوی کی قدر کرے

محترم اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک شخص نے اگر کوئی گرل فرینڈ بنا رکھی ہو تو وہ ہر وقت اس کے گیت گاتا ہے، اس کے سامنے اس کی تعریفیں کرتا ہے، اس کے لیے بناؤ سنگھار ہر دم قائم رکھتا ہے، اس کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے خون سے خط لکھ کر بھیجتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حالانکہ یہ سارے عمل شیطان کوخوش کرنے والے ہوتے ہیں اوراللہ ﷻ ان سے سخت ناراض ہوتا ہے، مگر یہ حرکتیں شادی شدہ بھی کرتے ہیں اور کنوارے بھی۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ جس سے عشق رچا رہے ہیں اس کے اور کتنے عاشق ہوں گے۔

اس کے مقابلہ میں ایک عورت جسے آپ بیاہ کرلاتے ہیں، ساری زندگی کی رفیقہ حیات بناتے ہیں جوآپ کی بیوی ہے، آپ کی رازدان ہے، آپ کے بچوں کی ماں ہے، آپ کی عزت ہے، آپ کے علاوہ کسی اور کی طرف وہ نگاہیں اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی مگر اسے آپ یہ قدر واہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے حالانکہ وہی اس کا حق رکھتی ہے۔

آپ اپنی معشوقہ کے لیے تو اونچی آواز سے نہیں بولتے مگر بیوی کو مخاطب کرنے کے لیے دو گالیاں نکالنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ رویہ درست نہیں۔

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کی قدر کرے۔ اسکی خدمت واطاعت کا اعتراف کرے اور اس کے سامنے ان چیزوں کا اظہار بھی کرے تاکہ اس کا سر عزت سے بلند ہو اور وہ بھی شوہر کی قدر کرے اور شوہر کو زیادہ اہمیت دے۔

بیوی اگر غلطی کرے تو شوہر اسے معاف کردے

محترم اسلامی بھائیو! یہ خیال دل سے نکال دیں کہ آپ کی بیوی سے کبھی کوئی غلطی اور کوتاہی نہ ہوگی، وہ بھی ایک انسان ہے۔ انسان ہونے کے ناطے کمی کوتاہی کا صدور بھی اس سے ہوگا۔ جہاں آپ کی بیوی نے آپ کے بیسیوں حقوق پورے کرنے ہیں، بچوں کی تربیت کرنی ہے وہاں ان کاموں میں کبھی غفلت، لاپرواہی اور سستی ہوسکتی ہے۔ کبھی بیماری کی وجہ سے کوئی کام خراب بھی ہوسکتا ہے، کبھی تھکاوٹ کی وجہ سے کوئی کام لیٹ بھی ہوسکتا ہے۔

اگر بیوی سے کبھی لاپروائی ہوجائے، آپ کا کوئی نقصان ہوجائے یا وہ وقت پر کوئی چیز مہیا نہ کرسکے تو فوراً اس پر برسنا شروع نہ کردیں بلکہ حوصلے اور تحمل سے کام لیں۔ اس کی کوتاہی کو نظر انداز کردیں، اس کی غلطی معاف کرنا سیکھیں اس بات کو یقینی بنانے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیے بیوی کی دوسری دمہ داریاں اور نیکیاں سوچیے۔

یاد کریں کہ آپ کی بیوی سارا دن کس طرح کام کاج میں مصروف رہتی ہے۔ پچھلے ایک عرصہ سے کبھی اس نے کوتاہی نہیں کی آج اگر کوتاہی ہوگئی ہے تو پھر کیا ہوا۔

☆..... کیا آپ سے کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہوئی؟

☆..... کیا آپ اپنے عزیز واقارب اور والدین کے سارے حقوق ہمیشہ پورے کرتے رہے ہیں؟

☆..... کیا آپ اللہ ﷻ کے حقوق بندگی میں کبھی سستی اور غفلت کا شکار نہیں ہوئے؟

☆..... کیا آپ نے اپنے کاروبار میں اپنی غلطی سے کبھی نقصان نہیں اٹھایا۔

☆..... ایک دو دن گھر کے کام کاج ذرا آپ سنبھال کر دیکھیں تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ یہ کام کتنے مشکل ہیں؟

☆..... بچوں کی دیکھ بھال کتنا محنت طلب کام ہے؟

☆..... کپڑے دھونا کتنا مشقت کا کام ہے؟

امید ہے جب آپ ان چیزوں پر غور کریں گے تو آپ میں بیوی کو معاف کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ یہ بیوی تو ہے ہی ایسی کوئی اور ہوتی تو کبھی لاپرواہی کا ارتکاب نہ کرتی۔ نہیں، یہ سوچ غلط ہے۔ آپ اس کی جگہ کوئی اور حور پری بھی ڈھونڈ لائیں گے تو وہ بھی کوتاہی کرے گی ممکن ہے وہ اس سے بڑ کر لاپرواثابت ہو، پھر آپ کیا کریں گے؟ آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت سے کمی کوتاہی اور سستی ہو سکتی ہے اور مجھے اس کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا ہوگا۔

محترم اسلامی بھائیو! بعض اوقات عورت سے کوئی غلطی ہو جائے تو سمجھدار بیوی خود ہی معافی مانگ لیتی ہے اور آئندہ اس غلطی کو نہ کرنے کی یقین دہانی کرواتی ہے مگر بعض عورتیں کچھ لاپرواہوتی ہیں انہیں بار بار سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ کی بیوی کا شمار بھی انہی عورتوں میں ہوتا ہے تو پھر بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی بیوی کو حکمت کے ساتھ سمجھائیں اور بار بار سمجھائیں۔ ان شاء اللہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ﷺ وہ آپ کی بات سمجھ لے گی اور اپنی اصلاح کر لے گی۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ اصلاح کے لیے حکیمانہ اسلوب اختیار کریں ورنہ ممکن ہے کہ آپ کے غلط انداز سے سمجھانے کا الٹا نقصان ہو اور بیوی مزید بگڑ جائے۔ بیوی کو سمجھانے کے لئے درج ذیل طریقے مدنظر رکھیں۔

☆..... بعض اوقات بیوی شوہر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے قصداً کوئی ایسا نخرہ یا شرارت کرتی ہے جسے شوہر صاحب نافرمانی، گلہ شکوہ یا غلط رویہ سمجھ بیٹھتے ہیں اور اسے سنجیدہ اور خشک انداز میں وعظ و نصیحت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بیوی سمجھ جاتی ہے کہ شوہر صاحب میرا مقصد نہیں سمجھے اور شوہر کی نصیحتیں بیوی پر پتھر بن کر برس رہی ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں غلطی دراصل شوہر کر رہا ہوتا ہے جو اپنی بیوی کا مزاج نہیں سمجھ پاتا۔ لہٰذا بہت ضروری ہے کہ آپ اپنی بیوی کا مزاج سمجھیں تاکہ اس کی غلطی اور نخرے میں فرق کر سکیں۔ اس کی پیار طلب شرارت اور نافرمانی میں امتیاز کر سکیں۔

☆..... بعض غلطیاں بیوی سے ایسی ہوتی ہیں جن کی موقع پر اصلاح ضروری ہوتی ہے لیکن ہر غلطی ایسی نہیں ہوتی کہ شوہر فوراً اصلاح کے لیے لیکچر شروع کر دے۔ لہٰذا شوہر پہلے یہ دیکھے کہ اپنی بیوی میں جو غلطی محسوس کر رہا ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر فوراً اصلاح کی جائے یا کسی اور مناسب وقت پر اس غلطی کی اصلاح کے لیے بیوی کو سمجھانا مناسب ہے، پھر اس کے مطابق عمل کرے۔

☆..... شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھانے کے لیے طنزیہ انداز اختیار نہ کرے اور جتنی غلطی ہے اس سے بڑھ کر الزام نہ دے۔ شوہر انتہائی شگفتہ انداز میں بیوی کو سمجھانے کی کوشش کرے تاکہ بیوی یہ سمجھے کہ میرا شوہر میرے لیے مشفق و مہربان ہیں، دشمن نہیں۔

☆..... شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھانے کے لیے مناظرانہ انداز بھی اختیار نہ کرے، تاکہ بحث و مباحثہ کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ بلکہ شوہر داعیانہ و مصلحانہ انداز اختیار کرے، ایک وقت اگر بیوی اپنی ضد پر اصرار کرے تو اس کے ساتھ مزید نہ الجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلکہ کسی اور وقت میں دوبارہ سمجھانے کی کوشش کرے۔

☆..... شوہر کو چاہیے کہ دوسروں کی موجودگی میں بیوی کی اصلاح کے لیے اس کی غلطیاں بیان نہ کرے اس میں بیوی کی ہتک ہے اور اس طرح وہ شوہر کی بات کا برا اثر لے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ یا تو علیحدگی میں سمجھاتے یا پھر اس انداز میں سمجھاتے کہ صرف غلطی کرنے والے کو علم ہوتا کہ مجھے سمجھایا جا رہا ہے اور دوسروں کو بالکل خبر نہ ہوتی کہ غلطی کس نے کی ہے۔

☆..... شوہر کو علم ہونا چاہیے کہ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں منہ سے کچھ کہنے کی بجائے عمل سے سمجھانا پڑتا ہے۔ اگر غلطی اس نوعیت کی ہو تو پھر شوہر زبانی تقریر کرنے کی بجائے خود عمل کر کے سمجھانے کی کوشش کرے۔

☆..... شوہر جب کسی غلطی پر بیوی کو ٹوکنا اور سمجھانا چاہتا ہو تو بیوی کی پچھلی تمام غلطیوں کو پھر سے دہرانے کی کوشش نہ کرے کہ تم تو ہمیشہ سے ایسی ہو اور ایسی رہو گی یا گالیاں وغیرہ نہ دے اس سے بگاڑ ہی پیدا ہوگا۔ اس لیے کہ اس سے دو دلوں میں نفرت بڑھتی ہے۔ بیوی پر شوہر تو پہلے ہی سے ناراض ہے اور شوہر کی گالیاں سن کر بیوی بھی شوہر سے ناراض ہو جائے گی اور شیطان کو موقع مل جائے گا کہ مزید نفرت کے بیج بوئے۔

محترم اسلامی بھائیو! سمجھدار شوہر وہی ہے جو بیوی کی غلطی کو یا تو معاف کر دے یا سمجھانا ضروری سمجھتا ہو تو اوپر بیان کی گئی ہدایات کو مدنظر رکھتا ہو۔

شوہر اپنی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھائے

محترم اسلامی بھائیو! عورت نازک اور حساس طبیعت کی مالک ہے اگر آپ کی بیوی کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ نہ ہی اس پر لاٹھی لے کر برسنا شروع کر دیں بلکہ جو غلطی اس سے ہوگئی ہے، اس پر پیار محبت کے ساتھ اسے سمجھائیں، اگر غلطی کے نتیجہ میں آپ کا کوئی نقصان ہو گیا ہے تو سوچیے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... بیوی کو مارنے سے کیا وہ نقصان پورا ہو جائے گا؟

☆..... بیوی کو مارنے سے کیا ضائع ہونے والی چیز واپس آ جائے گی؟

☆..... ہو سکتا ہے جو چیز ضائع ہوئی، اس کا ضائع ہو جانا ہی بہتر ہو۔

☆..... پھر یہ کہ ایک نقصان تو ہو گیا ہے، اگر بیوی کو مارا تو یہ دوسرا نقصان ہے اور اس کا خمیازہ بھی مجھے ہی بھگتنا پڑے گا۔

☆..... بیوی کو مارنے سے اگر کوئی سخت چوٹ آ گئی اور ہسپتال تک نوبت جا پہنچی تو سارا خرچہ میرا ہی ہو گا۔

☆..... بیوی جتنے دن بیمار رہے گی اتنے دنوں کا کھانا یا تو خود پکانا ہو گا یا مزید رقم خرچ کر کے ہوٹلوں سے کھانا ہو گا، جو ہو گا بھی مہنگا اور ہو گا بھی ناقص۔

☆..... پھر گھر کی صفائی، کپڑوں کی دھلائی اور بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داریاں بھی مجھے پوری کرنا ہوں گی۔

☆..... پھر کاروبار میں حرج اور ذہنی تناؤ بھی الگ سے برداشت کرنا پڑے گا۔

☆..... پھر جب ہفتہ دس دن اس طرح گزریں گے تو مجھے یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ میں نے بیوی کو مار کر اس کی غلطی سے بڑی غلطی کی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! بیوی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے یہ ساری باتیں سوچ لیں اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اسلام نے اس بات کو سخت ناپسند کیا ہے اور اگر بیوی کو مارنے کی اجازت دی بھی ہے تو کڑی شرائط کے ساتھ۔ یعنی بیوی کی غلطی پر فوراً اسے مارنے کی اجازت نہیں دی بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ پہلے اسے سمجھائیں۔ جب سمجھانے کی ساری تدابیر فیل ہو جائیں تو پھر اس کا بستر الگ کر دیں۔ اس سے بھی وہ نہ سمجھے اور اپنی غلطیوں پر ڈٹی رہے تو پھر اسے ہلکی مار ماریں۔ اتنا نہ ماریں کہ جسم پر نشان پڑ جائیں یا کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ جائے۔

خود حضور ﷺ کا عمل مبارک ہمارے سامنے ہے، آپ ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اگر کبھی کوئی شکایت ہوئی تو صرف زبان و عمل سے اصلاح کی کوشش کی۔

☆..... آپ ﷺ نے فرمایا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے سب سے بڑھ کر اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تمہارے مقابلے میں سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں"۔

ہمیں بھی حضور ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

اگر بیوی پر غصہ آجائے تو شوہر کیا کرے؟

اگر کسی وجہ سے شوہر کو اپنی بیوی پر سخت غصہ آجائے تو فوراً بیوی پر غصہ اتارنے کی بجائے اس غصے کی وجوہات تلاش کرے اور ان وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو وہ اپنا غصہ دور کرے کیونکہ غصے کی حالت میں انسان جذباتی ہو کر غلط قدم اٹھا لیتا ہے اور بعد میں اسے افسوس ہوتا ہے۔ اکثر طلاقیں غصے کی وجہ سے ہوتی ہیں اور جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو افسوس ہوتا ہے کہ اتنی چھوٹی بات پر طلاق دے دی۔

غصہ دور کرنے کے لیے ان درج ذیل تجاویز پر عمل کریں:

☆..... اگر آپ کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں۔

☆..... غصہ آئے تو تعوذ پڑھیں اور اللہ ﷻ سے شیطان کی پناہ مانگیں۔

☆..... وضو یا غسل کریں تاکہ جسم نارمل ہو جائے۔

☆..... اپنے آپ میں غصہ دبانے کی کوشش کریں کیونکہ پہلوان وہ نہیں جو مدمقابل کو گرا لے بلکہ اصل پہلوان تو وہ ہے جو اپنے غصے کو پچھاڑ لے تاکہ غصہ اسے پچھاڑ لے

☆..... یہ طے کر لیں کہ غصہ کی حالت میں کوئی قدم نہیں اٹھا بلکہ جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تب کوئی فیصلہ کروں گا۔

☆..... غصہ کے وقت گھر سے کچھ دیر کے لیے باہر چلیں جائیں یا کسی اور اہم کام میں مصروف ہو جائیں۔

☆..... اگر نماز کا وقت ہو تو پہلے نماز پڑھیں یا پھر نفل نماز پڑھنے میں مصروف ہو جائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ غصہ کسی اور پر ہوتا ہے مگر شوہر اسے بیوی پر اتار دیتا ہے۔ آپ ایسی غلطی کبھی نہ کریں۔ بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ غصہ تو باہر کسی شخص پر آیا مگر اس کی بجائے شوہر نے آکر بیوی کو پیٹنا شروع کر دیا۔ یہ تو نہایت احمقانہ بات ہے اور اس کا ارتکاب بھی احمق اور بے وقوف لوگ ہی کرتے ہیں۔

☆..... آپ جب باہر سے گھر آئیں تو باہر کی دنیا کو باہر ہی چھوڑ آئیں۔

☆..... آپ باہر کے کاموں کو اپنے دماغ میں بھی لے کر نہ آئیں۔

☆..... آپ کی باہر کسی سے اونچ نیچ ہوئی، کوئی مصیبت یا پریشانی کا مسئلہ پیدا ہوا تو اسے باہر ہی چھوڑ آئیں، آپ گھر کی دنیا میں باہر کی باتوں کو یاد ہی نہ کیا کریں۔

اس طرح آپ میں اتنی طاقت اور برداشت پیدا ہو جائے گی کہ آپ باہر کے غصے کو گھر والوں پر نہیں اتاریں گے۔

آپ سوچیے کہ شوہر سارا دن باہر کے جنجال میں رہنے کے بعد شام کو گھر واپس آئے اور ادھر اس کی بیوی گھر کو صاف ستھرا کر کے، کھانا بنائے اور بنے سنورے انداز میں شوہر کا انتظار کر رہی ہو، پھولوں کی طرح چہچہاتے بچے ابو کے انتظار میں اداس بیٹھے ہوں اور اُس کے آنے پر سب میں خوشی کی لہر دوڑ جائے مگر وہ گھر میں داخل ہوتے ہی گالیاں بکنے لگے، چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دے اور جنت بھرے گھر کو آناً فاناً جہنم کا گڑھا بنا دے تو کیا فائدہ؟

کیا اس سے اُس کا باہر ہونے والا نقصان پورا ہو جائے گا؟ نہیں، اس سے تو اُس کی پریشانی اور بڑھے گی، پہلے اکیلا پریشان تھا اب بیوی بچے بھی پریشان ہوں گے۔

سمجھدار شوہر وہ ہوتا ہے جو اس موقع پر گھر کے سکون سے فائدہ اٹھاتا ہے اور گھر کی خوشی میں باہر کے غصے کو بھلا دیتا ہے۔

بیوی کے بارے میں سنی ہوئی باتوں پر عمل نہ کریں

یہ بڑا اہم نسخہ ہے۔ ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے اسے ہمیشہ کے لیے پلے باندھ لیں۔ آپ اپنی بیوی سے خود آگاہ ہیں۔ اس کی عادات و اطوار کو جتنا اچھا آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی بیوی میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں ہیں۔ اس لئے کسی اور کی باتوں میں آ کر اپنی بیوی پر تنقید نہ کریں۔

آپ کی بہنیں یا والدہ آپ کی بیوی کے بارے میں آپ سے جو شکایتیں کریں انہیں آپ خاموشی سے سن لیں اور زیادہ سے زیادہ یہی کہیں کہ میں اس کو خود سمجھا لوں گا۔ ضروری نہیں ہے کہ ان کی شکایتیں سو فیصد درست یا سو فیصد غلط ہوں۔ اس لیے ان شکایتوں کی بنیاد پر نہ تو اپنی بیوی پر ظلم کریں اور نہ ہی والدہ اور بہنوں کو برا بھلا کہیں۔

بیوی کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ ہمدردیاں ظاہر کریں اور گھر والوں کے پاس جائیں تو ان کی طرفداری کریں۔

ساتھ ساتھ خود کوشش کریں کہ اصل وجوہات تک پہنچیں، بات کی تہہ تک پہنچنے کے بعد جس کی جتنی غلطی ہو اسے حکیمانہ انداز میں الگ لے جا کر سمجھائیں اور اس طرح ہر ایک کو اپنی اصلاح کرنے اور دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈلوائیں۔

والدہ اور بہنوں کے لیے والد صاحب کی خدمات بھی حاصل کریں جبکہ بیوی کو خود سمجھائیں اس طرح آہستہ آہستہ گھر سے نفرت اور جھگڑے کا ماحول ختم ہوگا اور آپ کو ازدواجی خوشیاں میسر آئیں گی۔ ان شاء اللہ ﷻ

شوہر اپنا قصور بیوی پر نہ ڈالے

بعض اوقات غلطی شوہر کی ہوتی ہے مگر وہ قصداً اس کا قصوروار بیوی کو ٹھہراتا ہے آپ کبھی ایسا نہ کریں کیونکہ اس کے نتائج خطرناک نکلتے ہیں۔ بیوی تو جانتی ہے کہ شوہر نے غلطی کی ہے مگر جب شوہر اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتا بلکہ الٹا اس کا الزام بیوی کے سر تھوپنے کی کوشش کرتا ہے تو گویا شوہر اپنی بیوی پر سے اپنا اعتماد ختم کر رہا ہے۔ ظاہر ہے اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ ان کی ازدواجی زندگی تلخیوں کا شکار ہو جائے گی۔

بعض خاص کاموں کا تعلق عورتوں سے ہوتا ہے اور ان کاموں میں ان کی رائے پر اعتماد ہی مناسب رہتا ہے، ایسے کاموں میں کوشش کریں کہ اپنی بیوی کی بات کو ترجیح دیں بلکہ ایسے کاموں کی ذمہ داری اسی پر ڈال دیں اور اسے ہی ان میں خود مختار بنا دیں۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے گھر میں کبھی لڑائی جھگڑا پیدا نہ ہوگا۔

لیکن بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں مداخلت ضروری سمجھتے ہیں، خواہ انہیں اس کام کی سمجھ ہو یا نہ ہو اور جب عورتوں سے متعلقہ خاص کاموں میں بھی وہ مداخلت کرتے ہیں تو اس سے گھر میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت تو تو، میں میں کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

سمجھدار شوہر وہی ہے جو عورتوں کے کاموں میں عورتوں کے فیصلوں کو درست سمجھے۔ اس سے بیوی بھی خوش ہوتی ہے کہ آخر میری بھی اس گھر میں کوئی مانی جاتی ہے اور مجھ سے بھی مشورہ کیا جاتا ہے۔

بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنی بیویوں کے کاموں پر تنقیدی نگاہ رکھتے ہیں۔ ہر کام میں سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔

☆.....یہ کیا کیا؟

☆.....یہ کیسے کیا؟

☆.....وہ کیوں نہ کیا؟

☆.....یہ پہلے کیوں کیا؟

☆.....وہ بعد میں کیوں کیا؟

اس طرح کی تنقید اور بے جا سوالات سے عورت چڑ چڑاتی ہے اور ظاہر ہے اگر وہ بھی آگے سے ترکی بہ ترکی جواب دے تو شوہر کو غصہ آئے گا اور بات بڑھے گی۔ اور اگر وہ شوہر پر غصہ نہ کرے گی تو دل ہی دل میں کڑھے گی یا گھر کے سامان یا بچوں پر غصہ نکالے گی۔

شوہر بیوی کو طعنہ نہ دے

محترم اسلامی بھائیو! کہتے ہیں تلوار کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم مندمل نہیں ہوتا۔ یہی حال طعنوں کا ہے۔ کسی کو طعنہ دینے سے بظاہر کوئی نقصان ہوتا نظر نہیں آتا مگر اندر ہی وہ طعنہ اپنا اثر دکھاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....بعض ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ:

"کئی عورتیں پیچیدہ امراض کا شکار اس لیے ہوتی ہیں کہ انہیں زندگی بھر دوسروں سے طعنے سننا پڑتے ہیں"۔

☆.....کبھی خاوند طعنے دے رہا ہے۔

☆.....کبھی ساس طعنے دے رہی ہے۔

☆.....کبھی نندوں کی باری ہے۔

☆.....کبھی جیٹھانیوں اور دیورانیوں کی

اگر آپ سمجھدار شوہر ہیں تو آپ کبھی اپنی بیوی کو طعنے نہ دیں۔ اس پر طنزیہ جملے نہ کسیں۔ اس سے یا تو وہ نفسیاتی مریض بن جائے گی اور آگے بھی بیمار بچوں کو جنم دے گی یا پھر برداشت سے باہر ہو جائے گی اور آپ پر زبان درازی شروع کر دے گی۔

ظاہر ہے یہ دونوں صورتیں خود آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوں گی اور آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں کی بجائے الجھنوں کا شکار ہو جائے گی۔

بیوی اگر ساس کی خدمت نہ کرے تو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ اسلام کے قانونی نقطہ نظر کے مطابق عورت پر فرض نہیں کہ وہ سسرال کی خدمت گزاری کرے۔ اگر وہ سسرال کی خدمت بجالاتی ہے تو یہ اس کی نیکی اور احسان ہے اور اگر وہ یہ خدمت نہیں کرتی تو اسلامی قانون کے مطابق آپ اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کر سکتے، اس لیے کہ ان کی خدمت ان کے بیٹے پر فرض ہے۔

اس لیے اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کے والدین کی خدمت نہیں کرتی تو وہ اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اس کام کے لیے ہرگز مجبور نہ کرے وہ زیادہ سے زیادہ اپنی بیوی کو پیار سے سمجھائے کہ میرے والدین بوڑھے ہیں، خدمت کے مستحق ہیں، میرے ساتھ تم بھی ان کی خدمت [illegible] وہ خوش ہوں گے اور ہمارے حق میں دعائے خیر کریں گے اور ان سے ہم نیکی کریں گے تو کل کو ہمیں بھی نیک اولاد اور نیک بہوئیں ملیں گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیوی شکوہ مزاج ہوتو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ کسی کی بیوی کا مزاج شکایتی ہواور آئے دن وہ آپ کواپنے دکھڑے سناتی رہتی ہو۔شوہر سارے دن کا تھکا ماندہ گھر لوٹے اور آگے بیوی شکایتوں کا رجسٹر کھول کر بیٹھ جائے۔ایسی صورت میں اچھااور سمجھدار شوہر وہ ہے جو یہ جانتا ہو کہ میں نے برداشت سے کام لینا ہے۔میرے علاوہ اور کون ہے جو اس کے دکھڑے سنے گا۔

اس لیے شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے شکوے توجہ سے سنیے۔اس کی شکایتوں پر اسے برا بھلا نہ کہیے بلکہ اسے یقین دہانی کروائے کہ ہاں میں تمہارے یہ سارے مسائل حل کروں گا۔آپ کا اتنا کہنا بھی بیوی کے لیے بڑا خوشگوار ثابت ہوگا اور اس کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔لیکن اگر شوہر غصے کا رویہ ظاہر کرے گا تو اس کے کئی نقصانات پیدا ہوں گے مثلاً:

☆..... آپ کی بیوی اگر آپ کو اپنے شکوے نہیں سنائے گی تو دل ہی دل میں کڑھتی اور جلتی بجھتی رہے گی اور کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

☆..... آپ کی بیوی اگر آپ کے سامنے شکوے رکھ کر دل کا غبار نہیں نکالے گی تو پھر بچوں پر غصہ نکالے گی،ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں دے گی۔

☆..... آپ کی بیوی بچوں پر نہیں تو پھر آپ کے گھر کے دوسرے افراد مثلاً ساس، سسر اور نندوں وغیرہ کے ساتھ بدتمیزی کرے گی گھر میں توڑ پھوڑ اور نقصان کرے گی۔

☆..... آپ کی بیوی اپنے والدین اور بہنوں بھائیوں کو جا کر آپ کی شکایتیں کرے گی انہیں آپ کے خلاف بھڑکائے گی اور آپ کو ظالم اور خود کو مظلوم ظاہر کرے گی۔ ظاہر ہے اس سے دو گھرانوں میں نفرت کی آگ پیدا ہوگی۔

☆..... آپ کی بیوی اپنی سہیلیوں اور گھر میں آنے والی محلے کی دوسری عورتوں کے سامنے بھی شکوے کرے گی اور اسکا نقصان یہ ہوگا کہ سارے محلے اور رشتہ داروں میں آپ اور آپ کے گھر والوں کو ظالم سمجھا جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! ان تمام نقصانات کا حل یہی ہے کہ آپ کی بیوی اپنے سارے دکھڑے آپ کے سامنے ہی پیش کرے۔ اس طرح گھر کی بات گھر کی چار دیواری بلکہ صرف میاں بیوی کے درمیان رہے گی اور وہیں حل ہو جایا کرے گی۔ نہ گھر میں شور وغوغا ہوگا، نہ محلے میں ڈھنڈورا پیٹا جائے گا اور نہ خاندانوں کی باہمی لڑائیوں کو سر اٹھانے کا موقع ملے گا۔

مرد اگر سمجھدار ہو تو بیوی کے بدزبان اور بداخلاق ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم لوگ بیویوں پر بے جا ظلم وزیادتی کرتے ہیں اور اوپر سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ وہ زبان نہ کھولیں۔ اگر وہ اپنی صفائی بھی پیش کرنا چاہیں تو ہم انہیں فوراً زبان دراز اور بداخلاقی کی ڈگری جاری کر دیتے ہیں۔

سمجھدار شوہر وہ ہے جو بیوی کے زبان دراز ہونے کی وجوہات تلاش کر کے ان کا سدباب کرتا ہے نہ کہ وہ سیدھا بیوی کی زبان کاٹنے کو لپکتا ہے۔ آپ اپنی بیوی کو زبان چلانے کا موقع ہی نہ دیں تو پھر وہ کیسے زبان چلائے گی۔ اگر آپ اس کے جائز شکووں کو زبان درازی خیال کرتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے۔

بعض اوقات عورت کی گفتگو کا انداز ہی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اسے بداخلاقی اور زبان درازی خیال کر لیتے ہیں حالانکہ وہ دل سے اپنے شوہر کو چاہنے والی ہوتی ہے۔

سمجھدار شوہر وہی ہے جو ان نزاکتوں کو خوب سمجھتا ہے اور بیوی کے لیے مہربان ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لئے چند یہ تدبیریں ہیں:

☆..... شوہر بیوی کے جائز شکوے خوشی سے سنے۔

☆..... شوہر بیوی کو اجازت دے کہ دوسروں کی بجائے مجھ پر اپنا غصہ جیسے چاہو نکالا کرو

☆..... شوہر بیوی کے سامنے خود زبان درازی نہ کرے۔

☆..... شوہر بیوی پر نہ ہی ہاتھ اٹھائے۔

کبھی کبھار ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی غصہ میں آ کر شوہر کو واقعی نازیبا جملے کہہ بیٹھے۔ ایسے موقع پر اس پر کوئی حکم صادر کرنے سے پہلے آپ خود یہ سوچ لیں کہ اس نے اگر آج آپ کو کچھ سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو کیا ہوا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو سخت الفاظ نہیں کہے؟

☆..... کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو برا بھلا نہیں کہا؟

☆..... کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی کو گندی گالیاں نہیں دیں؟

☆..... کیا آپ نے کبھی اپنی بیوی پر غصے کا اظہار نہیں؟

☆..... کیا آپ اپنا ماضی بھول گئے ہیں کہ آپ کے ایسے بے شمار غلط رویوں پر کبھی آپ کی بیوی نے اف تک نہ کہا اور آج ایک مرتبہ اس کی زبان سے کچھ سخت جملے نکلے ہیں تو آپ اسے جان سے مار دینے پر تلے بیٹھے ہیں؟

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میری بیوی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔ اگر آپ کی بیوی آپ سے محبت نہیں کرتی تو اس میں خود اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ آپ اپنی بیوی کو کتنی محبت دے رہے ہیں اور اس میں آپ کہاں کہاں غلطی کر رہے ہیں۔ آپ محبت کریں گے تو وہ آپ سے بڑھ کر محبت کا جواب دے گی۔

☆..... اگر آپ کی بیوی کو آپ سے محبت نہ ہوتی تو وہ ایک لمحہ بھی آپ کے ساتھ رہنے کے لیے آمادہ نہ ہوتی۔

☆..... اگر آپ کی بیوی کو آپ سے محبت نہ ہوتی تو وہ ایک نظر بھی آپ پر ڈالنے کو خوش نہ ہوتی۔

اگر تو آپ کا معاملہ ایسا ہے تو پھر یہ واقعی قابل غور پہلو ہے لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ صورتحال یہی ہوتی ہے کہ ہر بیوی کو اپنے شوہر سے محبت ہوتی ہے مگر اس کے اظہار کا انداز کچھ اور ہوتا ہے۔ آپ اس انداز کو سمجھ جائیں گے تو پھر آپ کو یہ شکایت نہ ہوگی کہ میری بیوی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔

بیوی خوبصورت یا معیاری نہ ہو تو شوہر کیا کرے؟

محترم اسلامی بھائیو! شادی سے پہلے ہر مرد نے اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں بڑا اونچا معیار قائم کر رکھا ہوتا ہے مگر جب شادی ہوتی ہے تو بیوی اس معیار پر پورا نہیں اترتی۔ چنانچہ شوہر کا دل بجھنے لگتا ہے اور کبھی کبھار بات طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ بیشمار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاقوں کی بنیاد یہی ہوتی ہے کہ بیوی میرے معیار کی نہیں۔

دراصل یہ بھی شیطان کا ایک دھوکا ہے جس کے ذریعے وہ خاندانوں کو اجاڑتا ہے آپ کو چاہیے کہ اس شیطانی دھوکے سے بچیے اور یہ یاد رکھیے کہ جو معیار آپ چاہتے ہیں اس پر اس دنیا میں کوئی عورت پوری نہیں اترے گی۔

آپ لاکھ سمجھتے رہیں کہ اگر فلاں لڑکی میری بیوی بنتی تو وہ میرے معیار پر پوری اترتی مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر اسی لڑکی سے آپ کی شادی ہو جاتی تو آپ اس میں بھی سو نقص نکال دیتے اور اس کے بعد کسی اور خاتون کے بارے میں یہ کہتے سنائی دیتے کہ وہ میرے معیار پر پورا اتر سکتی تھی.....!

اگر آپ اپنے ذہنی معیار کو کچھ نیچے لے آئیں گے تو آپ یہ حسرت کرنا چھوڑ دیں گے ورنہ آپ اس حسرت میں جلتے رہیں گے اور بیسیوں عورتیں بدلنے کے باوجود آپ کی یہ حسرت کبھی پوری نہ سکے گی۔

مثال کے طور پر ایک چیز آپ سے دور کسی 'شوکیس' میں بڑے سلیقے سے رکھی ہو تو وہ جاذب نظر معلوم ہوگی مگر جب وہی چیز آپ کے ہاتھ میں آجائے تو آپ چند دنوں یا چند گھنٹوں میں اس سے دل بہلانے کے بعد اسے چھوڑ دیں گے۔ اب اسے دوبارہ اسی شوکیس میں بھی رکھ دیں تو آپ کے لیے وہ جاذب نظر نہیں رہے گی کیونکہ آپ اس سے کھیل چکے ہیں، اب اس کی جگہ کوئی نئی چیز آپ کے لیے جاذب نظر ہوگی، خواہ وہ اس سے بھی کمتر ہی کیوں نہ ہو۔

یہی مثال عورت کی بھی ہے۔ پہلے چار دن آپ کو ایک عورت جاذب نظر معلوم ہوگی، بعد میں وہی آپ کے معیار حسن پر فیل ہو جائے گی اور اس کی جگہ کوئی نئی عورت جو آپ کی دسترس سے دور ہے وہ آپ کو بھلی لگے گی خواہ ماہرین حسن کے نزدیک اس کا حسن پہلی سے سو درجہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔

اس لئے یاد رکھیے کہ شادی ایک ذمہ داری کا نام ہے، بدلتی خواہشات کی پیروی کا نام نہیں۔ آپ یہ سوچئے کہ جس عورت سے آپ نے شادی کی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... اب وہ آپ کی بیوی ہے۔

☆..... اب وہ آپ کی عزت ہے۔

☆..... اب آپ اپنی بیوی کو ہی حسینہ عالم سمجھیں۔

☆..... اب آپ اپنی بیوی سے ہی سارے شوق پورے فرمائیں۔

☆..... اب آپ اپنی بیوی کے ہی ناز و نخرے برداشت کریں۔

☆..... اب آپ اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں کی طرف للچائی نظروں سے نہ دیکھیں۔

☆..... اب وہ آپ کے بچوں کی ماں ہے۔

اگر آپ میں استطاعت ہے تو آپ ایک اور شادی کر لیں اگر دو بیویوں کے اخراجات پورے کرنے کی استطاعت نہیں تو ایک ہی پر قناعت کریں، اگر اس بیوی میں کمی ہے تو یاد رکھیے کہ دنیا کی ہر عورت میں کوئی نہ کوئی کمی ضرور ہوتی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! حسن کا جو معیار آپ نے اپنے لئے قائم کیا ہے ذرا اس پر اپنی بہنوں کو تول کر دیکھ لیں۔ اگر آپ کی بہنیں اس معیار پر پورا نہ اتریں اور یقیناً وہ بھی اس معیار پر پورا نہ اتریں گی تو کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کے بہنوئی آپ کے یا آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے یہ کہتے دکھائی دیں کہ فلاں صاحب کی بہن تو ہمارے معیار پر پوری نہیں اتری۔

کیا اس بنیاد پر اگر وہ آپ کی بہنوں کو طلاق دینا چاہیں تو آپ کو ان کا یہ طرز عمل پسند آئے گا یا آپ اس بات پر آگ بگولہ ہو جائیں گے؟

غور کیجئے کہ دوسروں کے لیے تو ایک چیز آپ پسند نہ کریں اور خود آپ اسی کا ارتکاب کریں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟

آپ ذرا یہ بھی سوچیے کہ:

☆..... آپ نے جس طرح کے حسن کا معیار قائم کیا ہے کیا آپ خود اس پر پورا اترتے ہیں؟

☆..... آپ جتنی خوبیاں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو واقعی اتنی خوبیوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

والی بیوی ملے؟

☆..... آپ جتنی حسین پری عورت چاہتے ہیں کیا اس کے مقابلے میں آپ کا حسن بھی ویسا ہے؟

☆..... آپ جس طرح کا پیمانہ لے کر شریک حیات تلاش کرنے نکلے ہیں وہی پیمانہ لے کر اگر کوئی لڑکی والا دلہا تلاش کرنے نکلا ہو تو سچ سچ بتایئے کیا آپ اس پیمانے پر پورا اتریں گے؟

آپ خود تو اس معیار کے مقابلہ میں صفر ہوں اور اپنے لیے وہ عورت چاہیں جو سو فیصد اس معیار پر پوری اترے، یہ بے وقوفی اور حماقت ہے۔ اگر آپ قناعت کی اہمیت جانتے ہیں اور تقدیر پر راضی رہنے کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں تو پھر آپ اپنی اسی بیوی کے ساتھ اس امید پر زندگی گزارے کہ اللہ نے جو آپ کے لیے اس عورت کا انتخاب فرمایا ہے تو اس میں کوئی بہتری ہے اور یہی عورت آپ کے لئے فائدے مند ہے۔

بیوی اگر دیندار ہو تو شوہر کیا کرے

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ کی بیوی دیندار ہے تو اس بات پر اللہ ﷻ کا بے پناہ شکر ادا کریں کیونکہ دیندار بیوی اس دنیا کی بہترین چیز ہے۔

☆..... دیندار بیوی آپ کے حقوق کا لحاظ رکھے گی، دیندار بیوی آپ کی خدمت کرے گی۔

☆..... دیندار بیوی آپ کے والدین سے حسن سلوک کرے گی۔

☆..... دیندار بیوی آپ کی وفادار اور خیر خواہ بن کر آپ کی زندگی خوشگوار بنا دے گی۔

لہٰذا اپنی بیوی کو نماز پڑھنے، تلاوت قرآن کرنے اور صدقہ خیرات کرنے سے کبھی منع نہ کریں بلکہ ان کاموں میں اس کی مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔

☆..... اگر آپ کی بیوی کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق صحیح ہیں تو اسے خواہ مخواہ غلط عقائد اپنانے پر مجبور نہ کریں۔

☆..... آپ کے گھر والے اگر غلط عقائد رکھتے ہیں تو اسے گھر والوں کے ساتھ چلنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر مجبور نہ کریں۔

☆..... آپ کی بیوی اگر غیر محرموں سے پردہ کرتی ہے تو اسے بے پردگی پر مجبور نہ کریں۔

☆..... اگر وہ آپ کے بھائیوں یعنی دیوروں، جیٹھوں کی موجودگی میں نہیں آتی تو اس پر اسے برا نہ کہیں۔

☆..... آپ کی والدہ یا بہنیں اگر دین پر عمل کرنے میں اس کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا کریں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی بیوی کی مدد کریں تا کہ وہ دین پر عمل کر سکے

بیوی اگر بے دین ہو تو شوہر کیا کرے

محترم اسلامی بھائیو! بیوی اگر بے دین ہو تو یہ دیندار شوہر کے لیے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اگر تو شوہر بیوی کے پیچھے لگ گیا تو سمجھئے کہ وہ بھی دین سے گیا۔ اس لیے اول تو شادی سے پہلے ایسی عورت کا انتخاب کریں جو دیندار ہو۔ اگر بالفرض کوئی بے دین ہی قسمت میں لکھی تھی تو اسے پہلے دن سے دین کی اہمیت سمجھانا شروع کر دیں۔

☆.....آپ اپنی بیوی کو قرآن کا ترجمہ ''کنز الایمان'' پڑھوائیں۔

☆.....آپ اپنی بیوی کو دینی کتابیں پڑھنے کے لیے لا کر دیں۔

☆.....آپ خود اپنی بیوی کے عقائد کی اصلاح کی کوشش کریں۔

☆.....آپ سے آپ کی بیوی سوالات کرے تو اس کے تسلی بخش جواب دیں۔

☆.....آپ کوشش کریں کہ پیار و محبت سے یہ سارا معاملہ ٹھیک ہو جائے۔

محترم اسلامی بھائیو! اگر اس میں کامیابی نہ ہو رہی ہو تو بقدر ضرورت سختی بھی کی جا سکتی ہے کیونکہ اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے اور یہ کامیابی تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب میاں بیوی دونوں دیندار بن جائیں۔

اس سلسلہ میں اللہ ﷻ سے دعا کریں، عورت کو طلاق کی دھمکی بھی دیں لیکن اگر محنت کی جائے تو نوبت دھمکی تک نہیں آئے گی۔ ان شاء اللہ ﷻ

☆☆☆☆☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باب ششم

اسلام کا قانون طلاق اور عفت وعصمت کی حفاظت

محترم اسلامی بھائیو! اسلام نے اپنے قوانین میں میاں بیوی کے درمیان محبت، یگانگت اور جذبہ ایثار کی بے انتہا عائیت ملحوظ رکھی ہے تا کہ نکاح کے جو مقاصد ہیں وہ روئے زمین پر حاضر ہوں اور انسانیت اطمینان وسکون کا سانس لیتی رہے، کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو سکے اور اس طرح عصمت وعفت اور اخلاق کی مٹی پلید ہو۔

یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی میں سے ہر ایک کے حقوق دوسرے پر اس طرح جتائے گئے ہیں کہ اگر دونوں اپنے فرائض ادا کرتے رہیں تو پھر رنجش اور کشیدگی کی کبھی نوبت نہ آئے گی۔

اسلام نے قوم کو بھی ان تمام حرکتوں سے سختی کے ساتھ روکا ہے جو میاں بیوی کے تعلقات کو خراب کرتی ہیں، قرآن پاک میں جادو کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی سب سے بڑی برائی یہ بتائی گئی ہے کہ اس سے میاں بیوی میں تفریق پیدا کرتے ہیں۔

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں''۔

(البقرۃ:۱۰۲)

میاں بیوی میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اور شیطان اس کام سے بہت خوش ہوتا ہے۔

☆.....سید الکونین محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ابلیس اور اس کی ذریت کی شیطانیت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''ابلیس اپنا تخت شاہی بچھا کر جلوہ افروز ہو جاتا ہے اور اپنی شیطانی فوج کو انسانوں میں بھیجتا ہے تا کہ ان میں فتنے برپا کرے۔ چنانچہ شیطانی فوج اپنی خدمات کی انجام دہی پر روانہ ہو جاتی ہے اور ابلیس اس فوج میں اس کو زیادہ نوازتا ہے جس نے سب سے بڑھ کر فتنہ برپا کیا ہو، شیطانی فوج جب اپنی فتنہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گری سے واپس آتی ہے تو ان میں سے ہر ایک اپنے سردار کے روبرو کارگزاری پیش کرتا ہے کہ میں نے یوں کیا، میں نے یوں کر ڈالا اور میں نے یہ عظیم الشان کام انجام دیا۔ اسی سلسلہ میں ایک شیطان آگے بڑھتا ہے اور اپنے سردار کے روبرو آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے: ''میں نے اپنی ڈیوٹی بڑی تندہی سے ادا کی اور اس وقت تک اطمینان کی سانس نہ لی جب تک میں نے میاں بیوی میں پھوٹ ڈالنے میں کامیابی حاصل نہ کر لی''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''ابلیس یہ رپورٹ سن کر خوشی سے اچھل پڑتا ہے اور اس شیطان کو اٹھ کر اپنے سینہ سے چمٹا لیتا ہے اور تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے تو نے خوب کیا اور سب سے بازی لے گیا۔''

☆.....حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میاں بیوی کی تفریق اور پھوٹ سے شیطان کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ وہ زنا کی کثرت کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ حرامی بچے پھیلیں اور زمین پر فتنہ وفساد کی گرم بازاری ہو۔'' (حاشیہ مشکوٰۃ عن المرقاۃ)

محترم اسلامی بھائیو! کسی ذی عقل انسان پر یہ بات راز نہیں ہے کہ میاں بیوی کی باہمی کشیدگی اور علیحدگی سے کیا برائیاں پیدا ہوتی ہیں اس لیے اس شخص کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے جو بالمقصد میاں بیوی کے تعلقات خراب کرنے کی فکر میں منہمک رہتا ہے اور بیوی کو شوہر سے اور شوہر کو بیوی سے بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ انسان نہیں انسانیت کا دشمن ہے۔

☆.....اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

میاں بیوی کے تعلقات کو بگاڑنا جس سے بنا بنایا گھر برباد ہو، عصمت وعفت کو خطرہ لاحق ہو اور اخلاق واعمال کے گندہ ہونے کا اندیشہ ہو کسی صورت میں بھی اسلام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو قابل قبول نہیں۔

ہم رشتہ ازدواج کے قیام کی بحث میں اس طرف اشارہ کر آئے ہیں کہ شادی کرنے سے پہلے عورت و مرد دونوں ایک دوسرے کے حالات معلوم کر لیں ممکن حد تک دیکھ بھال کر لی جائے اور طرفین کو جب ہر طرح تسلی حاصل ہو جائے تو یہ رشتہ وجود میں لایا جائے تا کہ یہ رشتہ زیادہ سے زیادہ مضبوط ثابت ہو اور زن و شوہر میں اخوت و محبت قائم رہ سکے۔ لیکن کوئی شبہ نہیں کہ کبھی بایں ہمہ کوئی ایسی بات پیش آ جاتی ہے کہ جو نکاح کے مقاصد ہیں وہ پورے ہوتے نظر نہیں آتے ان مشکلات میں اسلام نے کچھ ایسے معتدل قوانین نافذ کیے ہیں جن پر عمل کرنے سے عفت و عصمت پر خطرات کے جو بادل منڈلانے لگتے ہیں وہ ٹل جاتے ہیں اور عورت و مرد اطمینان کی زندگی گزارنے کا راستہ پا لیتے ہیں۔

طلاق کا بیان

طلاق کا مسئلہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ اگر عورت و مرد کا تعلق ازدواج ناکام ہو جائے۔ یعنی بیوی کے ساتھ کسی بات پر اختلاف پیدا ہو کر کشیدگی بڑھ جائے اور میاں بیوی میں صلح و آشتی اور اتحاد و اتفاق کی زندگی محال ہو جائے تو ایسے موقع پر حدود اللہ ﷻ کے اندر رہتے ہوئے مرد اپنی خواہش سے عورت کو علیحدہ کر سکتا ہے، رشتہ نکاح کے قیام کا منشاء تو بلاشبہ یہی ہے کہ عورت اور مرد اس رشتہ میں منسلک ہو کر عفت کی زندگی گزاریں اور تاحیات اس بندھن کو کھلنے نہ دیں مگر کبھی زندگی میں ایسا موڑ بھی آ جاتا ہے کہ وہاں اس رشتہ کا ختم کرنا ہی سودمند ہوتا ہے۔ لیکن شوہر کے لئے اس وقت بھی عجلت پسندی اچھی نہیں سمجھی گئی ہے۔ بلکہ اس معاملہ میں کچھ درجے رکھے گئے۔

☆.....اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

''اور جن عورتوں کی نافرمانی کا انہیں اندیشہ ہو، تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آ جائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو''۔ (النساء:۳۴)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرآن پاک میں ''جسمانی اذیت'' تک کی اجازت خاص حالات میں دی گئی ہے۔مگر اس کی اجازت سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔قرآن میں جو کچھ فرمایا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ عملی طور پر اس اجازت سے مجبوریوں کے خاص حالات ہی میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

☆..... پہلا درجہ یہ ہے کہ مرد عورت کو زبان سے سمجھائے اور منا لینے کی کوشش کرے۔

☆..... دوسرا درجہ یعنی زبانی فہمائش بے اثر ہو کر رہ جائے،

☆..... تیسرا درجہ تب حکم دیا گیا ہے کہ اپنی خوابگاہ میں عورت کے ساتھ سونا چھوڑ دے اور ناچاقی کی یہ شکل بھی جب ناکام ہو جائے۔

☆..... تب مرد چاہے تو اس اجازت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن اس ضرب یا مار کی نوعیت کیا ہو۔

☆..... رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد بندی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''ان عورتوں کو مارو اس طرح کہ جلد نہ کھلے''۔ (مسلم شریف)

ضرب کے بعد بھی معاملہ درست نہ ہو تو ایسی صورت میں دونوں جانب سے پنچ مقرر کرایا جائے۔

☆.....قرآن پاک میں اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

''اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے''۔ (النساء:۳۵)

مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھا جائے کہ جو بھی پنچ مقرر کئے جائیں وہ مخلص ہوں، کیونکہ ان کا اخلاص ہی ان گتھیوں کو سلجھا سکتا ہے، ورنہ پھر فائدہ کی بجائے شدید نقصان کا احتمال ہے۔قرآن پاک سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

☆.....اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے''۔ (النساء:۴-۳۵)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہر حال پنچ دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ دونوں میاں بیوی کے اختلاف کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی انتھک جدوجہد کریں اور دونوں کو ایک مرکز پر لا کر باہم جوڑ دیں۔

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی کا بھی اخلاقی فریضہ ہے کہ پنچ سے تعاون کریں اور وہ جو صورت صلح اور میل ملاپ کی پیدا کر رہے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں۔ مگر یہ بالکل آخری صورت ہے۔

جاہلیت کا قانون طلاق

اسلام سے پہلے جاہلیت میں طلاق کا یہ دستور تھا کہ مرد عورتوں کو متعدد طلاقیں دیتے اور رجوع کر لیتے اور اس طرح برسوں عورتوں کو ستاتے رہتے تھے۔

☆..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ:

''ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی چاہتا طلاقیں دیتا اور عدت کے اندر رجوع کر لیتا، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ عورت اس مرد کی زوجیت سے نہیں نکل سکتی تھی ایک مرد سو سے اوپر تک طلاق دیا کرتا تھا''۔ (ترمذی کتاب الطلاق)

اس افراط و تفریط کا اخلاق اور عفت و عصمت پر جو اثر پڑا اس کی تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ مختصر یہ کہ لاکھوں عورتوں کی عصمت غارت ہوئی، لاکھوں مردوں کے اخلاق و اعمال برباد ہوئے، ان گنت گھر اجڑے، نہ معلوم کتنے ملکوں اور آبادیوں کے اخلاقی اقدار پست ہوئے اور قانون طلاق کی ناہمواری کی وجہ سے بیشمار آفتیں اور مصیبتیں پیش آئیں۔

اسلام کا قانون طلاق

اسلام نے طلاق کا جو ضابطہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کی تفصیل سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ طلاق کی اجازت اور گنجائش دوسرے مذاہب و ادیان میں بھی ہے۔

یہود کے یہاں طلاق میں بہت ڈھیل ہے، شوہر کی خواہش ہی طلاق کے لیے کافی سمجھی گئی ہے۔ یعنی شوہر اگر چاہے کہ موجودہ بیوی کو علیحدہ کر دے اور اس سے خوبصورت بیوی کر لائے تو اس کو طلاق کی اجازت حاصل ہوگی۔ اسی طرح عورت کے معمولی معمولی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عیوب بھی وجہ طلاق بن سکتے ہیں۔ مثلاً

☆..... عورت کی دونوں آنکھیں برابر نہ ہوں، چھوٹی بڑی ہوں۔

☆..... عورت کی بغل سے بو آتی ہو۔

☆..... عورت لنگڑی یا کبڑی ہو

☆..... عورت بانجھ ہو۔

جس طرح یہ خلقی عیوب طلاق کی وجہ کے لیے کافی سمجھے گئے ہیں اسی طرح کچھ اخلاقی عیوب بھی جیسے:

☆..... عورت سخت مزاج ہو۔

☆..... عورت زیادہ بولتی ہو۔

☆..... عورت کندہ ذہن ہو۔

☆..... عورت لالچی ہو۔

☆..... عورت کے کھانے میں نفاست پسند نہ ہو۔

☆..... عورت کی خوراک زیادہ ہو۔ اور اسی طرح کے دوسرے عیوب۔

محترم اسلامی بھائیو! مرد کو طلاق کے لیے اتنے وسیع اختیارات، مگر عورت کے ساتھ یہ ظلم ہے کہ وہ مرد کے ہزاروں عیوب کے بعد بھی مرد سے علیحدگی کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔

اس اندھیری رات میں اسلام کا ماہتاب عالم تاب چمکا اور اس کے جلوں میں طلاق کا اسلامی قانون روئے زمین پر نازل ہوا اور اس نے افراط و تفریط کو چھوڑ کر اعتدال کا راستہ پیش کیا اور مظلوم انسانوں کے لیے ابر کرم بن کر برسا، یعنی اس مسئلہ میں بھی مرد اور عورت کو ان کا پورا پورا حق دیا گیا، کسی کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں کیا گیا۔

اسلام نے طلاق کے باب میں عجلت سے سختی کے ساتھ روکا ہے کہ اس فعل سے دو شخص اور دو خاندانوں کا تعلق ہے، انکی عزت و آبرو اور عفت و اخلاق کا معاملہ ہے، شریعت میں گو طلاق جائز ہے مگر اس کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض بتایا گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاق قرآن کی روشنی میں

☆.....اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا''۔ (البقرۃ: آیت ۲۲۹ ترجمہ کنز الایمان)

طلاق احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆.....حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

''اے معاذ! کوئی چیز اللہ ﷻ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی''۔ (دار قطنی)

☆.....ایک مقام پر حضور ﷺ نے فرمایا:

''تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے''

☆.....حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ ان میں ایک آ کر کہتا ہے میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔'' (امام احمد)

طلاق کی تعریف

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کئی الفاظ مقرر ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں

☆.....ایک یہ کہ ایسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے ''بائن'' کہتے ہیں۔

☆.....دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہو گی اسے ''رجعی'' کہتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاق کی شرائط

طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل و بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینگ میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی۔ طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ بہر حال طلاق واقع ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

طلاق کا طریقہ اور اقسام

طلاق بائن یعنی شوہر کو بیوی سے جدا کر دینے والی طلاق جس سے نکاح زائل ہو جائے۔

طلاق رجعی یعنی قابل رجوع، ایسی طلاق جس کو واپس لیا جا سکتا ہو۔ اگرچہ شریعت نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کا حلال طریقہ طلاق کو قرار دیا ہے لیکن اسے بہر حال مکروہ بتایا ہے اور بلاوجہ اس پر عمل کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔ پھر بھی ایسے اسباب پیش آ سکتے ہیں جو کبھی طلاق کو واجب، کبھی مستحب، کبھی حرام اور کبھی مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طلاق واجب

طلاق اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب شوہر اپنی بیوی کے جائز مطالبات جنسی اور معاشرتی ادا کرنے سے عاجز ہو یا بیوی بدکار ہو۔

طلاق حرام

طلاق حرام ہے اس وقت جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ کسی گناہ میں ملوث ہو جائیں یا کسی کی حق تلفی کا سبب بن جائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاق مکروہ

طلاق مکروہ ہے اگر وہ بغیر کسی وجہ کے دی جائے۔

طلاق مستحب

طلاق مستحب ہے اگر بیوی نماز روزے اور فرائض کو ادا نہیں کرتی ہو بداخلاق ہو، ہتک عزت کرتی ہے۔

احسن طریقہ یہ ہے کہ صرف ایک طلاق دی جائے جو رجعی ہوتی ہے اور پھر چھوڑ دیا جائے یعنی دوران عدت دوسری طلاق نہ دی جائے عدت گزرنے کے بعد بیوی خود نکاح سے باہر ہو جائے گی۔

یعنی اگر چاند رات کو اس شخص نے ایک طلاق رجعی دی تو اگلے ماہ کی چاند رات تک انتظار کرے اور اس کے بعد طلاق دے پھر تیسرے مہینے کی چاند رات تک انتظار کرے گا اور تب تیسری طلاق دے گا، اگر مہینے کے دوران طلاق دی ہے تو دوسری طلاق تیس دن گزرنے کے بعد اکتیسویں دن دے گا اور تین طلاق مزید تیس دن گزرنے کے بعد دے گا۔

طلاق صریح

صریح الفاظ میں طلاق دینا کہ ان الفاظ سے کچھ اور مراد نہ لی جائے مثلاً بیوی سے کہا کہ:

☆..... میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں

☆..... یا تجھ کو طلاق ہے

☆..... یا میں نے تجھے طلاق دی

☆..... یا تو مطلقہ ہے

☆..... یا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سب الفاظ صریح شمار ہوں گے۔ان الفاظ کے کہتے ہی طلاق پڑ جائے گی خواہ سنجیدگی سے کہے یا مذاق سے ،دل میں نیت کرے یا نہ کرے ہر صورت سے طلاق نافذ ہو جائے گی۔

پھر طلاق صریح رجعی بھی ہو سکتی ہے یعنی قابل رجوع اور بائن بھی ہو سکتی ہے یعنی نا قابل رجوع۔

طلاق رجعی کی صورت

جب کسی عورت کو صریح الفاظ میں ایک یا دو طلاق دی اور پھر عدت کے اندر طلاق دینے والے کو اپنے اس فعل پر پشیمانی ہوئی اور ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑنے کی خواہش ہوئی تو وہ طلاق سے رجوع کر سکتا ہے یعنی دوبارہ نکاح کے بغیر اسے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے خواہ بیوی راضی ہو یا نہ ہو۔

طلاق رجعی کب بائن ہو جاتی ہے

اگر پہلی بار صریح الفاظ میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد عدت بھر اس سے رجعت نہیں کی تو اب عدت (یعنی تین حیض کی مدت) گزرنے کے بعد ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر دو کی صراحت کی تھی تو دو طلاق بائن پڑ جائیں گی جس کے بعد ازدواجی تعلق بغیر دوبارہ نکاح کے ممکن نہیں ہے اور یہ نکاح بھی جب ہو سکے گا کہ دونوں رضامند ہوں۔شوہر محض اپنی مرضی سے نکاح کرنا چاہے گا تو نہیں ہو گا۔

طلاق کس صورت میں مغلظہ ہو جاتی ہے؟

جب طلاق دینے والے نے صراحت تین طلاقیں دیں ہو تو پھر وہ نہ تو رجعت کر سکتا ہے اور نہ اس عورت سے نیا نکاح کر سکتا ہے تاوقتیکہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر کے اس سے طلاق نہ حاصل کر لے اس کو اصطلاح شرع میں حلالہ کہتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاق کی تعداد

شریعت نے طلاق کی تعداد تین مقرر فرمائی ہے لہٰذا طلاق کا لفظ کہا جائے تو اس میں وہ تعداد داخل ہوگی ایک دو یا تین جس کی نیت کی گئی ہے صریح طلاق میں اگر تعداد کا ذکر نہیں کیا تو اس سے ایک طلاق رجعی پڑ جاتی ہے۔ تعداد کی صراحت اگر طلاق دیتے وقت کر دی تو وہی تعداد طلاق کی مان لی جائے گی۔ اگر اس کے بعد بھی عورت سے تعلق رکھے گا تو زندگی بھر حرام کاری کا مجرم رہے گا اور جو اولاد ہوگی وہ ناجائز ہوگی۔

طلاق رجعی کے بارے میں ہدایات

واضح رہے کہ طلاق رجعی سے رشتہ نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن کشیدگی یا بدمزگی پیدا ہو جانے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ ایک صالح بیوی کو ایسی حالت میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے کشیدگی بڑھے بلکہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے دلوں میں خوشگواری پیدا ہو اور رشتہ پھر مضبوط جڑ جائے۔

☆.....فقہا نے لکھا ہے کہ:

"اس کے لئے مستحب ہے کہ اس زمانے میں زیادہ بناؤ سنگھار کر کے رہے، طلاق رجعی میں عورت کو شوہر کے گھر ہی میں رہنے کا حکم ہے۔ یہ حکم عدت تک کے لئے ہے، اس مدت میں عورت کا رویہ ایسا ہونا چاہیے کہ شوہر دوبارہ اس کی طرف مائل ہو جائے، عدت گزرنے کے بعد اس کو شوہر سے پردہ کرنا چاہیے اور اس کے گھر سے چلے جانا چاہیے"۔

اس حالت میں مرد کو بھی بار بار اپنے فیصلے پر غور کرنا چاہیے اور تعلق میں کمزوری پیدا کرنے والے اسباب کو دور کر کے اسے پھر سے استوار کرنے کی خواہش کرنی چاہیے والصلح خیر پر عمل کرنے کی کوشش کر لینے کے بعد بھی اگر رشتہ جڑتا نظر نہ آئے تو پھر بیوی کے ساتھ غیر عورت جیسا برتاؤ کرنا یعنی پردہ کر لینا چاہیے اور عدت کے بعد گھر سے رخصت کر دینا چاہیے مگر یہ رخصتی ایسی ہو جس کو سراحا جمیلا قرآن میں کہا گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عدت گزر جانے کے بعد طلاق رجعی طلاق بائن ہوگئی۔اب اگر مرد وعورت دونوں چاہتے ہیں کہ رشتہ نکاح قائم ہوجائے تو پھر جس طرح شروع میں نکاح ہوا تھا اسی طرح دوبارہ دو گواہوں کے سامنے نکاح کر کے رشتہ نکاح قائم کر سکتے ہیں۔

طلاق بائن کے بارے میں ہدایات

طلاق بائن یا مغلظہ پانے والی عورت کو شوہر سے پردہ کرنا اور اس کو غیر مرد تصور کرنا چاہیے البتہ عدت بھر اسی کے گھر میں رہے گی اور نفقہ شوہر کے ذمے ہوگا۔عدت میں بناؤ سنگھار کر کے نہیں رہے گی کیونکہ وہ انتہائی ناخوشگوار حالات سے دوچار ہوگی۔

طلاق فقہائے کرام کی نظر میں

☆..... فقہا کرام نے لکھا ہے کہ:

طلاق دراصل ممنوع ہے ہاں کوئی عارض یا ایسی ضرورت پیش آجائے کہ بغیر طلاق کے کوئی گنجائش ہی نہ ہو تو ایسے وقت میں البتہ جائز ہے جیسے میاں بیوی میں ایسی عداوت یا بغض وکینہ پیدا ہوجائے کہ نباہ غیر ممکن ہو اور حدود اللہ ﷻ ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہوجائے۔اگر مرد میں وظیفہ زوجیت پورا کرنے کی صلاحیت سرے سے باقی نہ رہے جیسے عنین (نامرد) ہو، خصی ہو، مجبوب (عضو بریدہ یعنی کٹا ہوا) ہو، شکاز (مرد کی ایسی کمزوری کا نام ہے کہ جس کی وجہ سے وطی کے وقت عضو خاص کا انتشار باقی نہ رہے) کی شکایت ہو تو ان مجبوریوں کے وقت البتہ طلاق واجب ہوجاتی ہے۔ (درالمختار)

طلاق کی باگ ڈور مرد کے ہاتھ میں ہے

طلاق کی باگ ڈور مردوں کو سپرد کی گئی اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مرد نسبتاً دور اندیش، معاملہ فہم، بردبار اور عقل میں عورت سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

مرد شادی کے سلسلہ میں کافی اخراجات برداشت کرتا ہے اور اسے مہر کی کافی رقم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ادا کرنی پڑتی ہے، پھر عدت کے زمانے کا نفقہ بھی مرد ہی کے ذمہ ہے اور دوسری شادی کی اسے ضرورت ہوئی تو پھر اس کو اخراجات برداشت کرنے ہوں گے، لہٰذا ان ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے مرد کے لیے طلاق کا استعمال آسان نہیں ہے۔ طلاق کے سلسلہ میں ان دوسرے قوانین کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس طرح طلاق کے امکانات برائے نام رہ جاتے ہیں۔

طلاق کے چند اہم ضروری مسائل

☆..... گونگے نے اشارے سے طلاق دی تو طلاق ہوگی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور اگر لکھنا جانتا ہو تو اشارے سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی۔

☆..... کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔

☆..... دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہوجائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے۔ یعنی طلاق ہوجائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔

☆..... عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہو تو یوں لکھے کہ:

"جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے"

اور اگر تین دینی ہوں تو یوں لکھے:

"میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں"

تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آیا تو لکھ دے:

"جب چاند ہوجائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں طلاق یا وہی لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں"۔ (عالمگیری)

☆..... خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد متصلاً ان شاء اللہ ﷻ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

☆..... کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہوگئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔ مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجے سے کہا کہ جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو نہیں۔ (درمختار)

☆..... کسی نے کہا تیری عورت کو طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆..... انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں۔ یعنی جتنی انگلیاں اشارے کے وقت کھلی ہوں ان کا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور صفت وہ کہتا ہے کہ میری مراد بند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانتاً معتبر ہوگا قضاءً معتبر نہیں اور اگر تین انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اس کی مثل طلاق تو نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

☆..... غیر مدخولہ (جس سے ہم بستری نہ کی ہو) کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق، طلاق، طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں۔ یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لئے محل نہ رہے گی اور موطوءہ میں بہر حال تین واقع ہوگی۔ (درمختار)

☆..... اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوں گی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یونہی اڑھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۔ (درمختار)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے اس نے کہا دے دی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔ (درمختار)

☆..... کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دے دے اس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

طلاق سپرد کرنے کے مسائل

☆..... عورت کے اولیاء نے طلاق لینی چاہی۔ شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دے دی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادے نہ کہا ہو تو طلاق نہ ہوگئی۔ (عالمگیری)

☆..... شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دے دی، اس نے جواب میں کہا اچھا کیا۔ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا برا کیا تو طلاق نہ ہوئی۔
(عالمگیری)

☆..... کسی اور سے کہا، تو میری عورت کو رجعی طلاق دے۔ اس نے بائن دی جب بھی رجعی ہوگئی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ میں نے اسے کر دیا یا جدا کر دیا تو کچھ نہیں۔ (ردالمحتار)

☆..... عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دے دے جیسے تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی، ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔
(عالمگیری)

☆..... شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا، وکیل نے اس کی عورت کو طلاق دے دی۔ واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا یعنی اس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت جلد اوّل باب الطلاق)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلاق مریض کے مسائل

☆..... مریض نے عورت کو تین طلاق دی تھیں اس کے بعد عورت مرتد ہوگئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔ (عالمگیری)

☆..... مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اسے عدت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔ (عالمگیری)

رجعت کا بیان

☆.....اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

"جب عورتوں کو طلاق دے اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کے ساتھ روک سکتے ہو"۔ (البقرۃ ۲۳۱)

☆.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ:

"ان کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں"۔

رجعت کے معنیٰ

رجعت کے یہ معنیٰ ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔

رجعت کا مسنون طریقہ

رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ: کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے، عورت کو بھی اس کی خبر کر دے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کر لے، اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے گی، اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کئے یا گواہ بھی کئے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہوگئی مگر مکروہ ہے۔ اسے چاہئے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رجعت کے الفاظ

رجعت کے الفاظ یہ ہیں کہ: میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس کیا یا روک لیا، یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلانیت بھی رجعت ہو جائے گی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسے تھی یا میری عورت ہے۔ تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے تو ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔
(عالمگیری)

رجعت کے چند اہم مسائل

☆..... رجعت اسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے وطی کی ہو اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہو سکتی اگرچہ اسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

☆..... شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہو چکی ہے رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

☆..... شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگرچہ دوسرا شوہر دخول بھی کر چکا ہو۔ (درمختار)

☆..... جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا۔

حلالہ کا بیان

☆..... اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

"پھر اگر تیسری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے، پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے، تو ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے"۔ (آیت ۲۳۰ سورۂ بقرہ ترجمہ کنزالایمان)

☆.....سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے دوسرے شوہر سے نکاح کرلیا لیکن اس نے بھی اسے طلاق دے دی (یعنی بغیر دخول کے) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا اب وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نہیں، جب تک دوسرا شوہر اس کا اسی طرح شہد نہ چکھ لے، جیسے پہلے شوہر نے چکھا تھا"۔

محترم اسلامی بھائیو! جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے دے، تو یہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ شرعی اعتبار سے اس طریقہ کو "حلالہ" کہتے ہیں۔ اس کا ترتیب وار طریقہ کار یہ ہے:

☆..... طلاق یافتہ عورت اس شوہر کی طلاق کی عدت گزارے۔

☆..... پھر کسی دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔

☆..... دوسرا شوہر اس سے ہم بستری کرے۔

☆..... پھر یہ شخص بھی اسے طلاق دے یا بالفرض دخول کے بعد اس کا انتقال ہو جائے۔

☆..... پھر یہ عورت اس دوسرے شوہر کی طلاق یا موت کی عدت بھی گزارے ان تمام امور کی تکمیل کے بعد اب پہلے شوہر سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

حلالہ کے چند اہم مسائل

☆..... تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ صحبت کے بعد طلاق دے، پھر عدت گزرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو گیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے۔ یونہی اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔ (عالمگیری)

☆..... مجنون یا خصی سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لئے حلال ہو گئی۔ (درمختار)

☆..... پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں۔ عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اس نے بھی تین طلاقیں دیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لئے حلال ہو گئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ (عالمگیری)

☆..... بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہو گیا تو کافی ہے۔ (بہار شریعت)

☆..... عورت سو رہی تھی یا بے ہوش تھی، شوہر ثانی نے اس حالت میں اس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے۔ (درمختار)

خلع کا بیان

شرعی اصلاح میں کچھ روپیہ پیسہ دے کر یا مہر معاف کر کے عورت کا مرد سے رشتہ نکاح کاٹ لینے یا اس کی قوامیت کی قید سے نکل جانے کو خلع کہتے ہیں۔

آیت خلع:

''اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو''۔ (البقرۃ:۲۲۹)

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! شریعت اسلامیہ نے جس طرح مرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ناپسندیدگی کی صورت میں طلاق دے دے۔ اسی طرح شریعت نے عورت کو بھی ایک ناپسندیدہ ظالم یا ناکارہ شوہر سے خصوصی حالات میں خلاصی حاصل کرنے کا حق عطا کیا ہے۔ (اس کی تفصیل ہماری کتاب ''تحفہ دلہن مع'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے، پھر علمائے کرام کو پھر ان جیسے، پھر ان جیسوں جیسے۔

(بخاری شریف)

صبر کے فوائد و برکات

☆.....محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ہمیں آگاہ فرما دیا ہے کہ ہم مصائب والم اور رنج کے ساتھ ضرور تمہاری آزمائش کریں گے اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ

"بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے"

(آل عمران:۱۸۶)

☆.....مزید ارشاد ہوتا ہے

وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۸۶

"اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو یہ بڑی ہمت کا کام ہے" (آل عمران:۱۸۶)

محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اس بات پر پختہ کر لو کہ میں قسما قسم کی آزمائشوں میں تمہیں ضرور مبتلا کروں گا اور مسلمانوں کو یہ خطاب اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آنے والے مصائب پر انہیں صبر کرنا آسان ہو جائے۔

☆.....صبر ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اور اسی سے نجات اور فلاں انسان کے قدم جمتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو" (الطلاق:۲،۳)

مطلب یہ ہے کہ جو صبر کے ذریعے خشیت الٰہیہ کا پیکر بنتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصائب والم سے نکلنے کی راہیں پیدا فرما دیتا ہے جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاصی پائے اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے۔

☆.....صبر ہی سے بھلا انجام نصیب ہوتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

فَاصْبِرْ ۚ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾

"تو صبر کرو بے شک بھلا انجام پرہیز گاروں کا" (ھود:۴۹)

☆.....صبر سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بشارات، رحمت اور مہربانی کا مژدہ جانفزا ملتا ہے۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

"اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ ﷻ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھیرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں"

(البقرہ:۱۵۵،۱۵۶،۱۵۷)

☆.....صبر سے محبت الٰہی کی متاع عظیم نصیب ہوتی ہے۔ارشاد ہوتا ہے

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٦﴾

"اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں" (آل عمران:۱۴۶)

☆.....صبر سے ہی جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد مبارک ہے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا

"ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا"

(فرقان:۷۵)

☆.....صبر ہی کی بدولت اللہ ﷻ انسان کو کرامت عظیمہ سے سرفراز فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد مبارک ہے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

"سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ" (الرعد:۲۴)

☆.....صبر ہی کی بدولت بے انتہا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس قدر بے انتہا کہ جو مخلوق کے وہم وگمان اور ان کے شمار میں بھی نہیں آسکتا۔فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

"صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی" (الزمر:۱۰)

محترم اسلامی بھائیو! پاک ہے وہ ذات جس نے انسان پر احسانات کی بارش کرتے ہوئے کس قدر تاج کرامت وسیادت بخشا اور صبر کے نتیجہ میں دنیا وآخرت کی ان برکتوں سے مالا مال فرمایا۔ (منہاج العابدین)

☆.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔

اور یہ بھی مروی ہے کہ "مصیبت وبلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں ان پر اجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی۔" (تفسیر خزائن العرفان:۸۲۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

محترم اسلامی بھائیو! ہمارے لئے دنیا وآخرت میں راحت وعظمت صبر ہی کی بدولت ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس قابل تعریف اور عمدہ معزز عادت "صبر" کو غنیمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سمجھتے ہوئے اس کے حصول میں حتی الامکان جدوجہد کریں تاکہ ہم کامیاب لوگوں کی صف میں شامل ہوسکیں۔

☆..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ سے پانی طلب فرمایا۔ جب وہ پانی لے کر آئیں، تو آپ کی آنکھ لگ چکی تھی، وہ پانی لئے سرہانے کھڑی رہیں۔ جب آنکھ کھلی تو فرمانبردار بیوی کو سرہانے دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ فرمایا: مانگ کیا مانگتی ہے؟

اس نے کہا: طلاق وہ صحابی بڑے حیران ہوئے، ناگوار بھی گزرا۔ عورت کہنے لگی: جو کچھ میں نے کیا وہ میرا فرض تھا، اگر آپ اِس کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں، بات بڑھ گئی اور طے پایا کہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی دربارِ رسالت ﷺ کی طرف چل دیئے، راستے میں وہ صحابی شدید ٹھوکر لگنے سے گر پڑے اور اُن کا پاؤں ٹوٹ گیا۔

بیوی کہنے لگی: میرے سرتاج! گھر واپس لَوٹ چلئے!، اب مجھے طلاق نہیں چاہئے، آپ ہی نے تو مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان ﷺ کا فرمانِ عالیشان سنایا تھا کہ

"اللہ ﷻ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

میں کئی سالوں سے آپ کی زَوجیّت میں ہوں لیکن میں نے آپ کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں دیکھا۔ (یعنی آپ نہ کبھی بیمار ہوئے اور نہ کسی مصیبت میں گرفتار) لہٰذا میں گھبرا گئی تھی کہ اللہ عزوجل آپ سے محبت نہیں فرماتا۔ (اِسی لئے میں نے طلاق کا مطالبہ کیا تھا) اب جبکہ آپ کی ٹانگ شدید زخمی ہے میرا دل مطمئن ہوگیا کہ اللہ عزوجل آپ سے ضرور محبت فرماتا ہے۔ (رسائل عطاریہ حصہ دوم)

محترم اسلامی بھائیو! مسلمان کا رنج و اَلم میں گرفتار ہونا گناہوں کی تلافی اور قرب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الٰہی عزوجل کا سبب ہے۔ ایک بار مکی مدنی سرکار، دو عالم کے تاجدار، ہم غریبوں کے غمخوار ﷺ حضرت سیدہ اُمّ السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہے؟

عرض کیا: حضور! بخار ہو گیا ہے اللہ عزوجل اِس میں برکت نہ دے۔

☆.....آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بخار کو برا نہ کہو، یہ تو آدمی کی خطائیں اِس طرح دُور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے مَیل کو دُور کرتی ہے۔"

(رسائل عطاریہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۸ بحوالہ ابن ماجہ شریف)

☆.....ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"جو شخص رات بھر بیمار رہا اور صبر کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوا ایسا شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا۔"

☆.....حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ

"جب بندہ مومن بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے بائیں کے فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس کے گناہوں کو لکھنا بند کر دو اور دائیں والے سے کہا جاتا ہے بہترین نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر۔"

☆.....حدیث پاک میں آیا ہے کہ

"جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اسے دیکھنے کے لئے دو فرشتے بھیج دیتا ہے جب بیمار الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے اللہ کی بارگاہ میں جا کر اس کے الفاظ دہرا دیتے ہیں۔ اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر میں اس کو بیماری میں موت دوں گا تو جنت میں داخل کروں گا۔ اگر صحت عطا کی تو زیادہ ہوگی اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔"

☆.....ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے جو میری قضا پر راضی نہیں، نہ میری عطا پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شکر کرتا ہے وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔" (مکاشفۃ القلوب)

☆..... حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے سب سے چھوٹے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں۔

ایک مرتبہ ان کا ایک بچہ شدید بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کام وغیرہ کی غرض سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں بچے کی طبیعت بگڑتی چلی گئی حتیٰ کی اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی لاش کو ایک الگ کمرے میں لٹا کر کپڑا اوڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا، پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کر کے شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رات کو گھر تشریف لائے تو بچے کے بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے جواب دیا، آج وہ بہت آرام سے ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھ کر کہ بچے کی طبیعت سنبھل گئی ہے، مطمئن ہو گئے پھر آپ فوراً کھانا لے آئیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اچھی طرح کھانا کھایا پھر آپ نے زوجہ سے صحبت فرمائی۔

جب سب کاموں سے فارغ ہو چکے تو بی بی ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھے ایک مسئلہ تو بتایئے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی لوٹا دینی چاہئے۔

شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: "اے میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ یقیناً ہمارے پاس خدا کی امانت تھا آج اللہ تعالیٰ نے اپنی وہ امانت واپس لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کا گھونٹ بھرا اور شکوہ شکایت سے محفوظ رہے۔ (بخاری شریف)

☆..... سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا ''حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے حضرت سیدنا علی بن فضیل رحمہما اللہ تعالیٰ نے جو کہ خود بھی وِلایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے، نے وفات پائی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرانے لگے۔

لوگوں نے عرض کی: یہ کون سا خوشی کا موقع ہے، جو آپ مسکرا رہے ہیں!

فرمایا، میں اللہ عزوجل کی رضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں، کیونکہ اللہ عزوجل کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

☆..... ایک دراز قد صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا رنگ کالا تھا۔ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے مرگی ہے جب دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے، لہٰذا میرے لئے دعائے شفا فرما دیجئے۔

پیارے آقا ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تندرست ہو جائے۔

اس نے عرض کی: میں صبر کروں گی بس اتنی دعا فرما دیجئے کہ جب دورہ پڑے تو میری بے پردگی نہ ہو۔

پیارے آقا ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ (بخاری شریف)

☆..... سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو ایک رات بیمار رہا، صبر کیا اور اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔''

☆..... حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ

''بروزِ قیامت جب اہل بلا یعنی جو دنیا میں بیمار، تنگدست اور طرح طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی پریشانیوں میں مبتلا رہے ہوں گے، جب ان کو ثواب تقسیم کیا جا رہا ہو گا۔ اس وقت وہ لوگ جنہیں دنیا میں آسائش کی زندگی نصیب ہوئی تھی انہیں بڑا افسوس ہو گا اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال کو قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا مگر ہمیں بھی یہ ثواب مل جاتا جو آج اہل بلا کو دیا جا رہا ہے۔"

☆.....حضرت سیدنا ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان ہے:

"جو چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا پریشانی میں مبتلا نہ ہو اس کے لئے اللہ عزوجل کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔" (مکاشفۃ القلوب)

محترم اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بیماری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل بندے کے گناہ مٹاتا ہے اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں۔

☆..... مرض ہو یا زخم

☆..... ذہنی ٹینشن ہو یا گھبراہٹ

☆.....نیند کم آتی ہو یا نفسیاتی امراض

☆.....گھریلو ناچاقی ہو یا خاندانی نا اتفاقی

☆..... اولاد کے سبب غم ہیں یا کاروبار کا صدمہ

ان تمام مصائب پر ثواب ملتا ہے۔ بہر حال ہر صورت میں صبر و شکر سے کام لیں کہ بے صبری اور شکوہ و شکایت کرنے سے تکلیف تو جاتی نہیں اُلٹا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ سب سے خطرناک بیماری کفر ہے اور گناہوں کی بیماری بھی بہت تشویش ناک ہے۔

☆.....حضرت سیدنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے پر تشریف فرما تھے،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کے پاؤں مبارک کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ جمع تھے اور ان پر رحم کھا رہے تھے۔

وہ فرماتے تھے: کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقام شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا۔ اگر میں گناہوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتا تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک صورت ہوتی۔"

محترم اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر بعض لوگ صدمے یا اشتعال کے سبب کفریہ کلمات بول جاتے ہیں۔ اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اللہ عزوجل پر اعتراض کرنا، اس کو ظالم یا ضرورت مند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا سب کفر ہے۔ اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، بیعت ختم ہو جاتی ہے اور زندگی بھر کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ اگر حج کیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعد تجدید ایمان صاحب استطاعت ہونے پر نئے سرے سے حج فرض ہوگا۔ (رسالہ ۲۸ کفریہ کلمات)

اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے

☆..... اگر اللہ ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا، یہ کہنے والا کافر ہے۔

☆..... اگر واقعی ہی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مجبوروں کا سہارا ہوتا، یہ کہنے والا کافر ہے۔

☆..... کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا "اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اسے تو نے کتنی نعمتیں دے رکھیں ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج وتکلیف دیتا ہے آخر کیا یہ انصاف ہے"؟ ایسا کہنا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر ہے

☆..... اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوجود مجھے عذاب دیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا یہ کہنے والا کافر ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... اگر کسی نے بیماری، غربت یا کسی مصیبت کی زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا مثلاً اس نے کہا "اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں" تو وہ کافر ہے۔

☆..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی مثلاً کسی کا بیٹا مر گیا یا کوئی عظیم حادثہ ہو گیا تو اس نے یوں کہا کہ "اللہ تعالیٰ نے یہ ظلم کیا" یا یوں کہا کہ "اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" تو کافر ہو گیا۔

محترم اسلامی بھائیو! جس نے کوئی بھی کفریہ کلمہ بولا وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال اکارت یعنی برباد ہو گئے، پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی اس پر فرض ہے کہ اس نے جو کفر بولا ہے اس سے فوراً توبہ کر لے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر کا مرید ہو، اگر سابقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اس سے نکاح کرے۔ اللہ عزوجل ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں عقل سلیم وصبر جمیل اور سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆..... تفسیر مدارک جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 142 پر ہے۔

"جس کو یہ وہم ہو کہ مجھے توبہ کی حاجت نہیں اس کو تو سب سے زیادہ توبہ کی ضرورت ہے۔"

اے مصائب و آلام میں گرفتار اسلامی بھائیو! دنیاوی مصیبتیں صابرین کے لئے برکات و انعامات کا سبب ہوتی ہیں۔ بس صبر و تحمل سے جینا سیکھ لیجئے کہ کہیں شیطان کی کوئی چال، بیماری یا مصیبت پر بے صبری کا شکار نہ کر دے۔ یا معاذ اللہ! نمازیں قضا کروا کے آخرت کی نہ ختم ہونے والی مصیبت میں گرفتار نہ کر دے۔

ذرا غور تو فرمایئے! ہمارے پیارے سرکار، بے کسوں کے مددگار، غمزدوں کے غمگسار ﷺ اہل بیت کرام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے کاملین، بزرگانِ دین رحمۃ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے راہ خدا میں کتنی کتنی قربانیاں دیں، ان پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹے مگر نہ ان کے قدم ڈگمگائے، نہ وہ راہِ حق سے منحرف ہوئے، انہوں نے ہر دکھ درد کو برداشت کر لیا مگر صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑا۔

الغرض جو جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس پر آزمائشیں بھی اتنی بڑی آتی ہیں۔ جتنا بڑا کوئی امتحان دیتا ہے اسے ڈگری بھی اتنی ہی بڑی ملتی ہے۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کو امام الانبیاء بنایا۔ اپنی محبوبیت کا تاج پہنایا۔ یہاں تک کہ ارشاد فرمایا:

لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

''اے محبوب! اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو آسمانوں کو بھی نہ بناتا۔''

رُتبہ اتنا عالی شان کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دیں۔

خالق کل نے اپنے حبیب کو مالک کل بنا دیا۔

☆..... بادشاہ ایسے کہ دونوں عالم کی شہنشاہی کا تاج انہیں کے سر سجایا گیا۔

☆..... شب معراج دیدارِ الٰہی عزوجل کرایا گیا۔

☆..... ڈوبا ہوا سورج آپ کا اشارہ پا کر واپس آجاتا ہے۔

☆..... چاند انگلی کے اشارے پر چلتا ہے۔

☆..... بادل آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔

☆..... پتھر آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

☆..... آپ دونوں عالم کو نعمتیں بانٹنے والے

☆..... آپ زمانے بھر کو رحمتوں سے نوازنے والے

☆..... آپ مرادیں غریبوں کی بَر لانے والے

☆..... آپ روتے ہوؤں کو ہنسانے والے

☆..... آپ سوئے بھاگ جگانے والے

☆..... آپ قسمتیں بنانے والے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... بڑے بڑے بادشاہ آپ کے در کے گدا اور آپ کے در کے غلام

☆.....آپ خلق کے امام ٹھہرے

محترم اسلامی بھائیو! اِس قدر اَرفع و اعلیٰ مقام! سبحان اللہ! مگر جب کاشانۂ نبوت پر نظر پڑتی ہے تو اللہ کی شان دیکھئے! گھر میں آسائش کا کوئی سامان نہیں۔ عیش و عشرت تو کجا خشک روٹی اور کھجوریں بھی وافر مقدار میں دستیاب نہیں، جَو کے بے چھنے آٹے کی روٹی بھی عمر پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

شاہی لباس دیکھئے! سترہ سترہ پیوند لگے ہیں، پورا مہینہ گزر جاتا دولت سرائے اقدس میں چولہا نہ جلتا، چند کھجوریں اور پانی ہی سے شکم سیری فرما لیتے۔ سرکارِ دوعالم، شہنشاہِ بنی آدم ﷺ کا یہ فقر اِختیاری تھا، آپ ہرگز ہرگز مجبور نہیں، آپ تو محبوبِ ربِّ کریم ہیں، اگر آپ چاہتے تو آپ کی رِضا کی خاطر آپ کا پروردگار دنیا میں جنت اتار دیتا۔

(ماخوذ من آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۱۰،۱۱)

☆..... امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(اے لوگو!) اگر میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا۔ اور تم سے بہتر لباس زیب تن فرماتا۔ مگر میں اپنا عیش و راحت آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔" (تفسیر خزائن العرفان صفحہ نمبر: ۹۰۷)

سبحان اللہ! ہمارے پیارے سرکار شفیع روز شمار ﷺ تو فقر و فاقہ میں بھی خوش ہیں۔ مگر ہماری حالت یہ ہے کہ ذرا سا نزلہ زکام ہوا، معمولی سا بخار ہوا تو نماز ترک کر دی، تھوڑی سی تکلیف آئی تو سنتوں بھرے اجتماع کی برکتوں سے محروم رہنے لگے، مصائب و آلام پر واویلا مچانے لگے، صبر و تحمل سے دامن چھڑانے لگے، حالانکہ سرکارِ عالی وقار دو عالم کے تاجدار ﷺ کے جانثار تو ہر وقت صبر و شکر سے سرشار نظر آتے ہیں۔ مصائب و آلام سے پریشان نہیں ہوتے بلکہ کلام اللہ عزوجل سے استفادہ کرتے ہوئے تعویذات و وظائف اور عملیات کے ذریعے رنج و الم سے نجات کا سامان کرتے ہیں۔ بیماری جسمانی ہو یا روحانی بلکہ ہر مشکل اور پریشانی میں تعویذات و وظائف کام آتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا: ''اِس کے لئے دم کرنے والے کو بلاؤ، اسے نظر بد لگی ہوئی ہے۔''

(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ نمبر ۵۰۹)

☆.....خود نبیٔ پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم مریضوں کو دم فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کچھ پڑھتے اور مریض کو دم فرماتے تھے۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ نمبر ۵۱۲)

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ کے صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی ہر مشکل کے وقت دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوتے اور مصائب وآلام سے نجات پاتے۔

☆.....حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینے کے تاجدار، ہم غریبوں کے غمخوار، سرکارِ عالی وقار ﷺ کی خدمت، سراپا عظمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ﷺ رات کو سوتے وقت میں اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز سنتا ہوں، کبھی کبھی بجلی کی سی چمک نظر آتی ہے۔ ایک رات میں نے خوفزدہ ہو کر سر اُٹھایا تو صحن میں کالا سایہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا تھا۔ میں نے اُسے چھوا تو اس کی کھال کانٹے دار محسوس ہوئی پھر اس نے میرے چہرے پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے ایسا لگا کہ میں جل جاؤں گا۔ یہ سن کر آقائے رحمت مالکِ کوثر و جنت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قلم، دوات اور کاغذ لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو چند کلمات لکھوائے اور اپنے صحابی حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے جس کی برکت سے ان کے گھر سے تمام اثراتِ بد زائل ہو گئے۔

(ملخصاً خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ نمبر ۹۸)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جعلی پیر، عامل اور نجومی

محترم اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نظرِ بد سے بچنے، آسیب دور کرنے اور جنات کی نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لئے تعویذات و وظائف سے استفادہ کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت مبارکہ ہے۔ مگر آج کل کے کچھ جعلی پیروں، عاملوں اور نجومیوں نے اس مقدس کام کو کاروبار بنا لیا ہے اور ان جعلی پیروں، عاملوں اور نجومیوں نے دکھیارے لوگوں کو اور مصائب میں ڈال دیا ہے۔

ان کے اخبارات و جرائد میں ایسے ایسے اشتہارات پڑھنے کو ملتے ہیں۔

☆..... بولتا جادو، کالا جادو، جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

☆..... جسے چاہو تابع بناؤ، پامسٹری کی دنیا میں نام ہی کافی ہے۔

☆..... روحانی تسبیح اور روحانی کرامات۔

☆..... پریشان ہونا چھوڑیں جینا شروع کریں، آئیں خوش بختی آپ کی منتظر ہے۔

☆..... براعظم ایشیاء میں ڈھایا علم کے واحد عامل سے اپنا کام کراوئیں، کامیابی گارنٹی کے ساتھ۔

☆..... ستاروں کی بندش اور ملاپ کے بادشاہ کوئی چیز ناممکن نہیں۔

☆..... کالے جادو سے زندگی موت سے بدتر ہوسکتی ہے۔

☆..... پلک جھپکنے میں کامیابی آپ کے قدموں میں۔

☆..... تقدیر کو تدبیر سے بدل ڈالو۔

☆..... بنگال کا منہ بولتا جادو، چیلنج کرتا ہوں وہ تمنا ہی کیا ہے جو پوری نہ ہو سکے۔

☆..... 5 لاکھ، 6 لاکھ، 7 لاکھ، 12 لاکھ نقد انعام کام نہ ہونے کی صورت میں۔

☆..... ساتویں آسمان کے موکلات سے ہم کلام۔

☆..... ہمزاد چڑیل، جنات، موکلات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ کا کھلا چیلنج، کالے علم اور اُلو کے خونی تعویذ سے موت بھی ہے اور زندگی بھی بشرطیکہ کوئی کرنے والا ہو۔

☆..... فار لائف گارنٹی ایک رات کے عمل سے اپنے تعویذ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غلط رہنمائی

بہت سے پیر فقیر جعلی ہوتے ہیں انہوں نے تعویذ وں اور روحانی عملیات کو اپنی روزی کا جائزہ ذریعہ سمجھ کر اختیار کیا ہوتا ہے۔لہٰذا وہ لوگوں سے صرف رقم حاصل کرنے کے لیے بہت ہی غلط رہنمائی کرتے ہیں۔

''اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ایسا ہو جائے گا، اب یہ ہونے والا ہے تمہیں اس کی روک کے لیے اتنی رقم دینا ہوگی۔''

عموماً عورتیں یقین کر لیتی ہیں اور رقم اکٹھی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتیں ہیں بعض اوقات شوہر سے ڈیمانڈ کرتی ہیں تو کبھی اپنا زیور فروخت کر دیتی ہیں یا زیور ہی پیر کے حوالے کر دیتی ہیں۔

شہوت کی تسکین

کچھ پیر فقیر ایسے بھی ہیں جو اس 'پیری' کی آڑ میں اپنی شہوت کی تسکین کا سامان کر رہے ہوتے ہیں۔

''بی بی تم کو اپنے اس کام کے حل کے لیے یہ کام (زنا) تو ضرور کرنا ہوگا، ورنہ تمہارا کام نہیں ہوگا۔''

اب اس بے چاری 'پیر ماری' کے پاس چونکہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہوتا اور اکثر اوقات وہ اس پیر کے چنگل میں پھنس چکی ہوتی ہے۔لہٰذا وہ مجبور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پیر جی' آخری عمل کے طور پہ اس کو یہ راستہ تجویز کرتے ہیں۔

سونے پہ سہاگا یہ کہ پیر اور اس کے چیلے اس عورت کو سمجھاتے ہیں کہ

''یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔صرف آخری حل ہے دل مانے تو ٹھیک نہ مانے تو نقصان تمہارا ہی ہے۔''.

جب پیر ہی اول و آخر ہو تو اس کی کہی ہوئی بات بھی اول و آخر لگتی ہے۔لہٰذا یہ گمراہ کن فعل سرزد ہو جاتا ہے۔اس سے عورت کا مسئلہ حل ہو یا نہ ہو پیر کا مسئلہ حل ضرور ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتا ہے۔مسئلہ حل ہوجائے تو پیر کی 'واہ، واہ' حل نا ہوتو پیر صاحب کا کہنا ہوتا ہے۔

''بی بی یہ تو تیری قسمت کا لکھا ہے، برادشت کر ہم نے تو اپنی آخری کوشش بھی کر لی ہے۔''

تجرباتی نفسیات

عام طور پہ جو مسائل لوگ ان پیروں کے پاس لے کر آتے ہیں۔ وہ بھی مخصوص نوعیت کے ہی ہوتے ہیں ۔لہٰذا یہ پیر صاحب پیر کم اور نفسیات دان زیادہ ہوتے ہیں انہیں مسائل سن سن کر تجربہ ہوجاتا ہے۔کہ کون کس قسم کا مسئلہ بیان کرے گا اور کہاں تک وہ اس کے حل کے لیے کیا کرسکتا ہے۔لہٰذا پیر صاحب اپنی تجرباتی نفسیات کے استعمال سے اپنی واہ واہ کروالیتے ہیں۔اب ان کی پانچوں گھی میں ہوتی ہیں۔

عموماً جو مسائل ان پیروں کے پاس آتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆..... الفت ومحبت میں کامیابی

☆..... چراغ محبت روشن کرنا

☆..... صحبت زوجہ وشوہر

☆..... ساس ونندوں کے جھگڑے

☆..... شوہر کی بداخلاقی

☆..... جائیداد کے مسائل

☆..... بچوں کی نافرمانی ونااہلی

☆..... خاوند کرتا کچھ نہیں

☆..... رشتہ داروں کو مغلوب کرنا۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اللہ ﷻ نے عقل تو مرد وعورت دونوں کو عطا کی ہے۔جب وہ پیر کی دی کوئی شے یا تعویذ وغیرہ کسی کو کھلانے کے لیے عقل کا استعمال کرتے ہے کہ کس چیز میں اور کیسے کھلایا جائے تو وہ پیر کی باتوں کو سمجھنے یا گھریلو مصائب کی حقیقت جاننے کے لیے بھی عقل کا استعمال کرسکتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اللہ عزوجل کی عطا کردہ عقل کا استعمال کرتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ ان کے مصائب کی وجہ ان کے آس پاس تو نہیں۔

☆.....ان کے مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟

☆.....پیر کیا کر رہا ہے؟

☆.....پیر کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا باغور جائزہ لیں تو سب سمجھ میں آسکتا ہے۔

غلط مقاصد

ایک طرف تو عورتیں اپنے جائزہ مصائب کے حل کے لیے پیروں اور درگاہوں کو جاتیں ہیں تو دوسری طرف غلط مقاصد کے لیے بھی انہی سے رجوع کرتیں ہیں۔ مثلاً اگر وہ اپنے سسرال والوں کے خلاف ہوگئی ہے تو ساس ،نندوں ،دیور یا پھر دوسرے سسرالی رشتہ داروں کے لیے غلط نوعیت کے تعویذوں کے حصول کے لئے جگہ جگہ پیروں اور عالموں کے پاس جاتی ہے۔

عالم یا پیر بھی اس کے جذبات کو بھانپ لیتے ہیں اور منہ مانگی رقم یا زیور وصول کر لیتے ہیں ۔یہاں تک کہ کچھ عورتیں ان رشتہ داروں یا رقابت داروں کی 'موت' کے لیے تعویذ واعمالیات کرواتیں ہیں۔

عمل کی آڑ میں

ایک گروہ پیروں کا ایسا بھی ہے جو عورتوں کو یہاں تک قائل کر دیتا ہے۔

''بی بی اس کام کا عمل تمہارے گھر بیٹھ کر ہی ہوگا''

اور عورت کسی نہ کسی طرح پیر صاحب کو گھر بلا لیتی ہے۔ وہ اس وقت ان پیر محترم کو گھر پہ بلاتی ہے جب گھر کا کوئی فرد گھر میں موجود نہیں ہوتا۔ اس طرح عمل کی آڑ میں یہ جعلی پیر اور اس کے چیلے گھر کا جائزہ لے لیتے ہیں۔

اس طرح بعض اوقات یا عورتوں کی عزت خراب ہو جاتی ہے یا ان کو خود بڑی رقم ادا کرنا پڑتی ہے یا تو پیر کا گروہ ہی چوری کروالیتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مضر صحت اشیاء

بہت سی عورتیں خاوندوں کو اپنے زیر کرنے کے لئے تعویذ کا سہارا لیتی ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے مرد بھی سخت مزاج یا صحیح اطوار کے مالک نہیں ہوتے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس مسئلہ کا حل پیر جی کے پاس ہی ہو۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس مسئلہ کا حل آپ کے اپنے پاس ہو۔لیکن یہ تمام غلط اعمال ایمان کی کمی وعدم توکل کا نتیجہ ہیں۔

بعض اوقات خاوند کو زیر کرنے والی عورتوں کو پیر کھلانے یا پلانے کے لیے کچھ مضر صحت اشیاء دے دیتے ہیں۔

ظاہر ہے اس کے کھلانے سے جب ایک بندے کی صحت ہی جواب دیتی جائے گی تو وہ مجبوراً تابع ہوتا جائے گا۔

لیکن عورتیں ان کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرتیں۔ اس طرح وقت کے ساتھ مسائل کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو جاتے ہیں۔جس کا الزام تقدیر پہ آتا ہے۔

جو واقعی عالم ہوتے ہیں

کچھ پیر جو واقعی "عالم" ہوتے ہیں۔جب کوئی عورت ان کے پاس کوئی گھریلو تنازعہ لے کر آتی ہے۔خاص طور پہ میاں بیوی کا جھگڑا، ساس بہو، کے مسائل وغیرہ تو یہ عالم حضرات ان کو ایسے تعویذ وعمال تجویز کرتے ہیں جس سے عورت دماغی طور پہ معاؤف اور ان کے تابع ہو جاتی ہے۔ جب عورت ہر قسم کا ظلم ہر زیادتی باخوشی قبول کر لے تو خود بخود امن وچین ہو جاتا ہے۔

تیرا ہی بھلا ہے

پیروں کی ایک قسم وہ بھی ہے جو عورت کو سمجھاتے ہیں کہ

"بی بی وہ تیرا مجازی خدا ہے۔ اس کی مار پٹائی ہی تجھے جنت میں لے جائے گی۔ اس لیے اس کو برا نہ سمجھ اس کے ظلم ،اس کی سختی، اس کی زیادتی میں تیرا ہی بھلا ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالا علم

تعویذ گنڈوں کے زمرے میں ایک علم ''کالا علم'' کہلاتا ہے۔اسی کا تعلق قریب قریب جادوگری سے ہے۔اس علم کو کرنے والے بے رحمانہ ظالمانہ کام بھی اپنے سائل سے کرواتے ہیں۔

☆.....کسی کو موت کے گھاٹ اتارنا

☆.....اپنی نرینہ اولاد کے لیے کسی کی نرینہ اولاد کو مار دینا

☆.....کسی معصوم بچے کو مار کر اس کا خون حاصل کرنا

☆.....قبروں سے ہڈیاں لانا اور قبروں میں بت دفن کرنا

اس سے زیادہ ہر طرح کا سفاک عمل کرتے ہیں اور کرواتے ہیں۔اس علم میں کچھ مخصوص اعمال صرف خواتین ہی کر سکتی ہیں اور وہی کرتی ہیں۔ہم اس بارے میں کچھ واقعات پیش کرتے ہیں بغور ملاحظہ فرمائیں:

نجومیوں کی کارستانیاں

کتاب ''نجومیوں کی کارستانیاں'' میں ہے کہ عاملوں کی ستائی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ اس کا اپنے شوہر کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے اور خدشہ ہے کہ اسے طلاق ہو جائے گی۔وہ اخبار میں بنگلہ دیش سے آئے ایک بابا کے اشتہار سے متاثر ہوئی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ

''ظالم شوہر ایک ہفتے کے اندر سر پٹختا ہوا آ کے بیوی کے قدموں میں گر جائے گا۔'' وہ بابا کے پاس گئی اپنا مسئلہ بتایا 14 ہزار روپے فیس طے ہوئی لیکن ظالم محبوب کو نہ آنا تھا نہ آیا۔

خاتون نے دوبارہ اس بابا جی سے رابطہ کیا، دوسری ملاقات میں انکشاف ہوا کہ وہ تو بابا جی کے نمائندے ہیں، اصلی بابا جی دوسری جگہ بیٹھتے ہیں آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاتون اصلی بابا جی کے پاس جا پہنچی وہ خاتون کو دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گئے اور مسئلہ سن کر کہا:

"اب اس کام کی فیس ایک لاکھ روپیہ ہو گی اور تین دن میں مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر خاتون یہ ادا نہیں کر سکتی تو دوسرا حل بھی ہے۔ خاتون اپنے شوہر سے طلاق لے کر بابا جی سے شادی کر لے۔"

بابا جی نے عورت کو متاثر کرنے کے لئے کہا:

"کہ تم پانچ گھنٹے یہاں میرے پاس بیٹھو اور دیکھو کہ میں کیسے اور کتنی دولت کماتا ہوں۔"

خاتون کے بقول وہ خوفزدہ تھی اور کسی زیادتی سے بچنے کے لئے چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اس دوران 7 لوگ آئے جس میں سے 3 نے 14,14 ہزار اور 4 نے ایک ایک لاکھ فیس کا ایڈوانس دے کر اپنے کاموں کے لئے بابا جی سے عمل کرنے کی درخواست کی۔

اس خاتون نے رپورٹر کو بتایا کہ وہ اس عامل کے خلاف تحریری شکایت یا پرچہ ہرگز درج نہیں کرانا چاہتی کیونکہ انہوں نے غنڈے پال رکھے ہیں، جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

عاملوں کا محبوب مشغلہ

محترم اسلامی بھائیو! فراڈ کے اس "کاروبار" کے حوالے سے بڑے بڑے سنگین واقعات سامنے آتے ہیں۔ جن نکالنے کے نام پر بیمار بچیوں اور عورتوں کو مار مار کر جان سے مار دینا ان عاملوں کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے۔

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق:

☆..... کئی جادو مقدس کتابوں پر بیٹھ کر کئے جاتے ہیں۔

☆..... پلید رہنا اور نجس کھانا پڑتا ہے۔

☆..... معصوم بچے اذیتیں دے دے کر قتل کر دیئے جاتے ہیں۔

☆..... بھارت سے ہندو مردوں کی راکھ سمگل کی جاتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... سیہہ کا کانٹا، الو، سور، انسانی نعش کی ٹانگ اور چیل کا انڈہ ہزاروں روپے کے حساب سے بکتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 84 قسم کے جادو ہیں جن کی آڑ میں ہزاروں پیروں، فقیروں اور عاملوں نے اپنے کاروبار چلا رکھے ہیں۔ (علم و آگہی)

100 لڑکیاں برباد

محترم اسلامی بھائیو! عاملین کے کئی ایک لبادے ہیں۔ مثلاً جاسوسیت، فقیری، پیری، مریدی، دشت شناسی، چہرہ شناسی وغیرہم۔ لیکن تعجب سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ عاملوں نے اپنے آپ کو کوالیفائیڈ کب سے بنانا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ ہر عامل کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ایک اچھا پڑھا لکھا کے طور پر معروف ہو۔

جیسا کہ ابوبکر عامل نے ہومیو پیتھک کو اپنا مشغلہ بنایا۔ علاقے میں اپنا سکہ منوایا اور اس کے ساتھ ڈاکٹر ابوبکر عامل نے ڈاکٹری کو دفاع بناتے ہوئے، نجومیت کے روپ میں

☆..... 100 لڑکیوں کی عزتوں کو پامال کیا۔

☆..... 200 سے زائد خواتین کی برہنہ تصاویر اتاریں۔

☆..... 14 لڑکیوں کا حمل ضائع کروایا۔

☆..... متعدد کو طلاقیں دلوائیں۔

☆..... اس درندہ صفت انسان نے اپنی بھتیجی کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور دوستوں کے بھی وارے نیارے کرواتا رہا۔

یہ ہے نجومیوں کی کوالیفائیڈنگ کا حال کہ جس میں حوا کی بیٹی بھی محفوظ نہیں۔

(نیا اخبار لاہور ۲۰ جنوری)

سارا قصور لڑکی کا تھا

سکھر سندھ سے صوبیدار میر تقی نے ایک تحریر لکھی ہے۔ اس مختصر تحریر کو انہی کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راقم کو گزشتہ ماہ اپنے گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ میں جیسے ہی اپنے گھر کے قریب پہنچا تو میرے گھر کے ساتھ پڑوس میں مردوں عورتوں کا اژدھام لگا ہوا تھا۔ کمرے سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں کچھ پریشان سا ہو گیا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟

میری والدہ نے کہا: بیٹا! فلاں نجومی کا لڑکا گاؤں میں آیا ہوا ہے۔ اس کی دعا سے ہر مشکل اور پریشانی دور ہوتی ہے اور یہ ہاتھ دیکھ کر دن اور رات کا پھرنا بتاتا ہے اور یہ بھی اس کے پاس علم ہے کہ کل کیا ہوگا اور یہ جو عورت نجومی کے آستانے میں رو رہی ہے اس پر جنات کا سایہ ہے اور نجومی صاحب جنات کو اپنے مخصوص انداز میں نکال رہے ہیں۔

میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ نجومی صاحب کو پہلے ہاتھ دکھاؤ۔ میں نے ٹال مٹول سے کام لیا۔

لیکن والدہ نے کہا: میں خود آپ کے ساتھ چلتی ہوں، اگر تم شرم محسوس کرتے ہو۔

میں دل پر پتھر رکھ کر والدہ کے ساتھ نجومی صاحب کے آستانے میں گیا۔ نجومی صاحب کی عمر 21 سال کے قریب تھی۔ جو ان آنکھوں میں سرمے کی لکیریں، چہرے پر جلال، لمبے لمبے بال، داڑھی غائب، مونچھ غائب، چارپائی کے نزدیک میز پر ٹیپ ریکارڈر، منصور ملنگی، عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی کے مائیوں کی کیسٹیں، ایک ڈھولکی اور چمٹا پڑا ہوا ہے۔

نجومی صاحب کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ گاؤں کی تمام جوان لڑکیاں قدموں میں بیٹھی ہوئی ہیں اور مرد بیٹھے سر جھکائے اللہ ہو کا ذکر کر رہے ہیں۔ بکرے کا گوشت، چاولوں کی دیگیں الگ پک رہی ہیں۔ لوگ کھا پی رہے ہیں۔

ان کھانے والوں میں میرے گاؤں کا عالم بھی تھا۔ جن کی تعلیم صرف پکی روٹی تک ہے۔ جو ہر جمعہ مسجد میں سورۂ یوسف علیہ السلام کا قصہ سنا کر پورے گاؤں کو خوش کر دیتا ہے کہ زلیخا ان کے عشق میں گرفتار تھی۔ جبکہ اصل سبق جو اس واقعہ سے ملتا ہے اسے سنانے کی انہیں نہ توفیق ہے نہ ہمت۔ ہیر رانجھا، سسی پنوں ان کا موضوع ہوتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے نجومی صاحب کو سلام کیا، میری والدہ نے نجومی سے کہا کہ میرا بیٹا پنجاب سے آیا ہے اس کے ہاتھ کو دیکھو تا کہ ہمیں بھی اپنی ہونے والی بہو کے متعلق انکشاف ہو سکے کہ اس کا اخلاق و کردار کیا ہوگا اور میرا بیٹا شادی کے بعد اپنی ماں کی گود میں سر رکھے گا یا کہ اپنی نئی نویلی دلہن کا تاج بن کر رہ جائے گا۔

نجومی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اماں یہ فوجی لوگ عقل سے پیدل ہوتے ہیں ان کو اپنی ماں تو کیا اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

مجھے یہ سن کر غصہ آیا، عصر کا وقت تھا۔ مسجد سے اللہ اکبر کی صدا آ رہی تھی۔ ادھر نجومی صاحب نے بلند آواز سے کیسٹ لگا دی کہ تو چیز بڑی ہے مست مست! اور باہر جہالت میں ڈوبے تعلیم کی کمی کے باعث لوگ واہ واہ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ یہ سین (Scene) دیکھ کر دل کی عجیب سی کیفیت ہوئی اور بلڈ پریشر بھی ہائی ہو رہا تھا۔

میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ قسمت سنوارنے والے کب سے پڑوس میں ٹھہرے ہوئے ہیں؟

انہوں نے کہا: یہ ایک ماہ سے گاؤں میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ پہنچے ہوئے بزرگ کے بیٹے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسی کوئی بات نہ کرنا۔ ان کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جو دلوں اور دنوں کے ہیر پھیر کے بتلانے پر قادر ہے۔ صاف بات ہے کہ اس سے ٹکر لینا کوئی معمولی بات نہیں۔

بہر حال دوسرا دن جمعہ کا تھا ہمارے گاؤں کے مولوی نے ساری تقریر نجومیت کی تعریف اور شان میں کی اور نجومیت کو ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے پیغمبروں کے قصص شروع کر دیئے جن کا ذکر قرآن و حدیث میں تو کجا کسی ضعیف یا اسرائیلی روایت میں بھی نہیں ملتا۔

ابھی میری تین دن کی چھٹی گزری تھی کہ صبح صبح یہ خبر آگ کی طرح گاؤں میں پھیل چکی تھی کہ نجومی صاحب نمبردار صاحب کی جوان لڑکی کو بھگا کر لے جا رہے تھے کہ موٹر سائیکل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ نجومی صاحب کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں اور لڑکی موقع پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوت ہوگئی ہے۔

گاؤں میں ہر جگہ عورتیں ناک پر انگلی رکھ رکھ کر باتیں کر رہی تھیں کہ نجومی صاحب کا قصور نہیں سارا لڑکی کا قصور تھا۔

یہ ہے لوگوں کی جہالت کی انتہا کہ نجومی کسی لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالے تو قصور پھر بھی نجومی کا نہیں لڑکی کا سمجھا جاتا ہے۔

کیا عیسائی مسلمانوں کا مشکل کشا؟

مؤرخہ 9 اگست 98ء کے روزنامہ خبریں کے فرسٹ پیج پر ایک نجومی کی سٹوری چھپی، جسے تھانہ مرید کے پولیس نے گرفتار کر کے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا اور اس کی گرفتاری پر ایسے ایسے انکشافات ہوئے جس سے ہر انسان ان کمزور اور کچے عقیدے والے مسلمانوں کے بارے میں حیرانی و استعجاب کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے کہ

آیا یہ لوگ اس قدر غور و فکر اور شعور و آگہی سے عاری ہو چکے ہیں جنہوں نے ایک عیسائی کو اپنا مشکل کشا تک قرار دے دیا۔ پھر اس نجومی کے قدموں میں جا بیٹھے اور اس سے اپنی حاجات کے لئے دعائیں کروانے لگے۔

وہاں سے پولیس کو کئی ایک ایسے خطوط بھی ملے جن میں نجومیت کے پرستار، رب تعالیٰ کی چوکھٹ سے بھاگ کر در در کی خاک چھاننے والے توہم پرستوں نے اپنی حاجات و مشکلات کا تذکرہ کیا تھا۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ سلسلہ ایسا ہے کہ جس کی آڑ میں

☆..... قتل کے بھاگے ہوئے مجرم پناہ لیتے ہیں۔

☆..... جاسوس اپنا جال پھیلاتے ہیں

☆..... دولت و شہرت کے بھوکے یہ بھیس بدل لیتے ہیں۔

نجومیت کا روپ دھارنے والے اس عیسائی وزیر مسیح نے اپنے نام کی پلیٹ بھی بنوائی تھی۔ جس پر لکھا تھا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... ہر مشکل کا حل چند لمحوں میں

☆..... محبوب کو گرائے قدموں میں۔

☆..... عاشقوں کو ملائے سپنوں میں، وغیرہ وغیرہ

وزیر مسیح کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کے پاس آنے والے افراد کبھی تنگ دستی کا شکار نہیں ہوتے اور اس کا اپنا یہ حال تھا کہ گرفتاری کے وقت خود ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ لوگوں کی مشکلات حل کرنے والا اب قید تنہائی میں خود مشکلات سے دو چار ہے۔

لیکن افسوس ہے تو ہم پرست مسلمانوں پر کہ وہ ان احوال و واقعات سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے۔

☆..... اللہ رب العالمین احکم الحاکمین کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے۔

☆..... وہ اللہ بزرگ و برتر جس نے پوری کائنات تخلیق فرمائی اور جو اب پوری کائنات کا کنٹرول اور نظام سنبھالے ہوئے ہے۔

☆..... وہ ذات اقدس جو کُنْ فَیَکُوْن کے وصف سے متصف ہے اور جس کا کوئی بھی شریک نہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! کیا اس ذات بابرکات نے لوگوں کو پیدا کر کے کسی اور کے سپرد کر دیا ہے؟ (معاذ اللہ)

☆..... حقیقی بات یہ ہے کہ بزبان قرآن

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ

"کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر کی ہی نہیں" (انعام:۹۱)

یہ لوگ اللہ بزرگ و برتر کو پہچان ہی نہیں سکے ورنہ اس کا در چھوڑ کر انسان اولاد کے حصول، مشکلات کے حل اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے عیسائی کے پاس ہرگز ہرگز نہ بھٹکتا پھرتا۔

نجومیوں کے پنج تنی ٹولے

دس جولائی 91ء کے نوائے وقت کے مطابق

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دس سال قبل راولپنڈی کا ایک شخص عبدالغنی لاپتہ ہوگیا۔ دس سال کی تلاش میں ناکامی کے بعد گھر والوں کو یقین ہوگیا کہ وہ زندہ نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے عبدالغنی کی بیوی کا نکاح لعل دین سے کر دیا۔

ادھر نجومی حضرات نے عبدالغنی کی جائیداد اور اس کی بیوی پروین کو ہتھیانے کے لئے ایک چال چلی۔

☆.....عبدالغنی سے ملتی جلتی شکل کے ایک نوجوان کو خوب گھر کی معلومات دیں

☆.....عبدالغنی کی عادات اور گفتگو وغیرہ کا ماہر بنا دیا اور پھر مشہور کر دیا کہ عبدالغنی جو گم ہوگیا تھا وہ مل گیا ہے

☆.....یہ شخص پانچ روز تک عبدالغنی بنا رہا اور پروین کی آبروریزی کرتا رہا

آخر کار پول کھل گیا اور یہ ڈرامہ رچانے والے پانچ معروف نجومیوں کو ایڈیشنل سیشن جج سید ممتاز حسین شاہ نے چار چار سال قید با مشقت اور بیس بیس کوڑوں کا حکم سنایا اور جعلی خاوند کو دس سال قید با مشقت کی سزا سنائی۔

بوڑھا نجومی کام دکھا گیا

بلوچستان کی بوڑھی عورت نجمہ کسی اندرونی بیماری میں مبتلا ہوگئی اس نے اپنے ہی جیسے ایک بوڑھے نجومی کو اپنی کایا پلٹنے کے لئے کہا تاکہ نجمہ اندرونی بیماری سے نجات حاصل کر سکے۔ لیکن بوڑھے نجومی نے نجمہ بی بی کی ایسی کایا پلٹی کہ اس نے خاوند کے پاس رہنے سے انکار کر دیا۔

معاملہ عدالت میں پہنچا اور 3 نومبر کے قومی اخبارات کے مطابق جج بڑھیا کو کہتا رہا کہ

☆.....اپنی بیٹیوں کا خیال کرلو

☆.....بیٹیاں بھی عدالت میں ماں کی منتیں سماجتیں کرتی رہیں

☆.....بیٹے بھی ہاتھ جوڑتے رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر بڑھیا نہ مانی اور اپنے خاوند، چار بیٹیوں اور بیٹوں کو چھوڑ کر نجومی کے ساتھ چلی گئی۔

محترم اسلامی بھائیو! ہم نجمہ بی بی کے اس فعل پر کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ نجومیت کے مقدس اسرار و حجابات ہیں۔ وہ الگ بات ہے کہ یہ اب کھلتے جا رہے ہیں اور سمجھنے والوں کے لئے اس میں عبرت کے بڑے سامان ہیں۔

نجومی جاسوس نکلا

نجومیت کے نام سے ٹھگ بازیاں تو اس ملک میں زور شور سے جاری ہی ہیں مگر اس نام نہاد مقدس پردے میں ہندو جاسوسوں کو بھی گل کھلانے کا موقع مل گیا ہے۔ ایسا ہی ایک نجومی گزشتہ سولہ سال سے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔ 27 دسمبر 2002ء کے نوائے وقت کے مطابق بڑے بڑے افسر اسے اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتے اور مستقبل کی نویدیں سننے کے لئے ترستے نظر آتے، انہوں نے اسے قسمتوں کا سنوارنے والا سمجھا کہ جو بعد میں بھارتی جاسوس نکلا اور اس کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔

اس جاسوس کو فوج کے خفیہ ادارے کے اہلکاروں نے انڈیا وائرلیس کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! نہ جانے ایسے کتنے ہی نجومی جاسوس ہیں جو نجومیت کی آڑ میں ملک و ملت کے عقائد و نظریات کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنے کے لئے اپنا روپیہ پیسہ اور وقت لگا رہے ہیں اور پاکستان کی جاسوسی کر رہے ہیں۔

نجومی مزے لوٹتا رہا

حقیقت پر مبنی یہ سچا واقعہ مجھے ایک مولانا صاحب نے سنایا تھا ان کے قریبی دوست ایک قاری صاحب جو چند برس قبل فوت ہوئے ہیں فیصل آباد میں رہتے تھے اور جن نکالتے تھے ان کے پاس اکثر مریض آتے تھے۔

ایک روز ایک نوجوان عورت آئی اور کہنے لگی: میں جس سے شادی کرنا چاہتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں میرے گھر والے اس سے نہیں چاہتے اور انہوں نے میری شادی کسی اور سے طے کر دی ہے اور دن بھی مقرر ہو گیا ہے لہٰذا آپ کچھ کیجئے کہ میری شادی میرے آشنا سے ہو جائے۔

قاری صاحب کہنے لگے: اس سے پہلے تم کسی کے پاس گئی تھیں؟

وہ عورت کہنے لگی: ہاں ایک نجومی کے پاس گئی تھی اس نے مجھ سے کہا اس کام کے لئے ایک ''خاص عمل'' کرنا پڑے گا اور ''عمل'' کے دوران تمہیں اپنا جسم میرے جسم کے ساتھ ملانا ہو گا۔ لہٰذا میں اس پر بھی راضی ہو گئی اور نجومی عامل اس ''خاص عمل'' کے بہانے مجھ سے مزے لوٹتا رہا اور جس مقصد کیلئے میں نے یہ سب کچھ کیا تھا وہ نہ ہو سکا۔

اس پر قاری صاحب نے اس عورت کو کہا: آپ خواہ مخواہ اپنی زندگی برباد نہ کریں اور جائیں ہم اس سلسلے میں معذور ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! یہ اور اس طرح کے بیسیوں واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن بہت کم لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

ہائے اولاد کے چکر میں نجومیوں سے لٹ گئی

لاہور کے ایک نواحی دیہی علاقے میں جب ایک 7 سالہ بچہ اچانک غائب ہو گیا تو عام خیال یہی تھا کہ یہ اغوا برائے تاوان کی واردات ہے، مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنے کے باجود بچے کا سراغ نہ مل سکا۔ اس کے غریب باپ نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن یوں لگتا تھا کہ بچے کو زمین نگل گئی ہے یا آسمان کھا گیا ہے۔ بچہ آخری بار شام کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا گیا تھا اس کے بعد جونہی سورج غروب ہوا اور شام نے اپنے پر پھیلائے تو بچہ بھی نظروں سے غائب ہو گیا تین روز تک اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چوتھے روز اس کی لاش ایک کھائی میں ملی جسے جانور چیر پھاڑ رہے تھے۔

غریب ماں باپ نے تو تھانے میں رپورٹ درج بھی نہ کروائی کیونکہ ان کی کسی کے ساتھ دشمنی نہ تھی اور پھر انہیں پولیس سے بھی انصاف کی توقع نہ تھی لیکن علاقے کے نمبردار نے اس کیس میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے اس محلے کے گھروں میں کام کرنے والی عورتوں کو اپنا جاسوس بنایا جو ہر گھر سے خبر لاتی تھیں۔ یہ واقعہ چونکہ ہر گھر میں زیر بحث تھا اس لئے جتنے منہ اتنی باتیں، لیکن انہی باتوں میں نمبردار کو نوکرانی نے بتایا کہ وہ جس گھر میں کام کرنے جاتی ہے وہاں کی مالکن نے بچے کو محلے کی ایک عورت کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تھا، اس کے بعد ہی بچہ غائب ہوا تھا اس نے نوکرانی کو مزید تفصیلات جاننے پر مامور کر دیا۔

تین چار روز کی جاسوسی کے بعد معلوم ہوا کہ جس عورت کے ساتھ بچہ آخری بار دیکھا گیا تھا وہ اولاد سے محروم تھی اور کئی سالوں سے عاملوں، نجومیوں کے چکر کاٹ رہی تھی، اس نے اپنے ملنے والوں سے ایک بار اس ٹوٹکے کا ذکر کیا تھا کہ اگر کسی نوعمر بچے کی لاش پر بیٹھ کر نہائے تو اس کی گود ہری ہو سکتی ہے۔ وہ اکثر کہتی کہ اس ٹونے پر عمل کرنا بہت مشکل ہے لیکن پھر اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

علاقہ کے نمبردار کی رپورٹ پر تھانیدار نے عورت کو گرفتار کر لیا پہلے تو اس نے انکار کر دیا لیکن جب پولیس نے اپنا مخصوص طریقہ استعمال کیا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ وہ بچے کو بہلا پھسلا کر اپنے گھر لے گئی تھی اس کا شوہر دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا یہ نئے چاند کی پہلی جمعرات تھی اس نے بچے کا گلا گھونٹ دیا اور رات کو دو بجے چارپائی کے نیچے لاش رکھ کر غسل کیا اور صبح منہ اندھیرے لاش ایک بوری میں ڈال کر ایک گہری کھائی میں ڈال دی۔

جہاں دو روز کے بعد راہ چلتے ہوئے ایک شخص کی اس پر نظر پڑ گئی۔ ملزمہ کے گھر سے بچے کا تعویذ بھی مل گیا جسے اس کی ماں نے پہچان لیا۔ مقتولہ نے اعتراف کیا کہ گود ہری کرنے کے لئے اسے یہ ٹونا ایک نجومی نے بتایا تھا جو اس علاقے میں اپنا اڈہ بنائے بیٹھا ہے۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! جب کوئی شادی شدہ جوڑا اولاد کی نعمت سے محروم ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے نہ جانے کیا کیا جتن کرتا ہے عاملوں، نجومیوں کے آستانوں پر جانا تو عام سی بات ہے بعض لوگ اس کے لئے گھناؤنا قدم اٹھانے سے بھی باز نہیں آتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

☆..... کسی عامل کا اڈہ ہو یا پیر کا ڈیرہ

☆..... ڈاکٹر کا کلینک ہو یا حکیم کا مطب

☆..... جوگی کی کٹیا ہو یا ملنگ کا کشکول

آپ کو ان جگہوں پر جہاں دوسرے لوگ سر جھکائے اپنی خواہشات بیان کرتے دکھائی دیں گے وہاں ایسے مرد و خواتین بھی سر جھکائے نظر آئیں گے جن کی صرف ایک ہی مراد ہوگی اور وہ یہ کہ ان کی گود ہری ہو جائے۔

اسی طرح اولاد کے حصول کے نام پر وجود میں آنے والی ملٹی ملین انڈسٹری کے اسرار و رموز اپنی جگہ لیکن اگر آپ اولاد سے محروم کسی جوڑے سے ملیں تو ان کی مجبوریاں بھی اپنی جگہ صحیح نظر آئیں گی۔

جیسا کہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مقیم ایک ایسے ہی میاں بیوی نے اپنی داستان سناتے ہوئے کہا: کہ ان کی شادی 10 سال پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے تین سال بعد بھی بچہ پیدا نہ ہوا تو ساس اور سسر کو فکر لاحق ہوگئی، ساس کا خیال تھا کہ بہو میں کوئی نقص ہے لیکن ٹسٹ ہونے پر لڑکے میں نقص نکل آیا اس کے باوجود لڑکے کے والدین اس کی دوسری شادی پر بضد تھے۔

اصل مسئلہ جائیداد کا تھا میاں ہر صورت اپنی جائیداد کا وارث چاہتا تھا۔ بیوی الگ ذہنی مریضہ ہوگئی کیونکہ ساس اور سسر نے اس کی زندگی کو عذاب بنا دیا تھا، طعنوں سے تنگ آ کر اس نے کئی بار خودکشی کے بارے میں سوچا لیکن شوہر نے حوصلہ دیا، اسے علم تھا کہ وہ خود قصوروار ہے۔ حقیقت کا علم ہونے کے باوجود میاں بیوی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر اس دروازے پر دستک دی جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہاں سے ان کی مراد پوری ہوگی۔

شوہر نے بتایا کہ وہ علاج معالجے پر اب تک ڈاکٹروں، حکیموں، عطائیوں، عاملوں، نجومیوں اور سنیاسیوں کے در پر کم از کم تین لاکھ روپے لٹا چکے ہیں لیکن ان کی گود آج بھی نجومیوں کی ہزار تسلیوں کے باوجود خالی ہے۔

محترم اسلامی بھائیو! کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن اس قسم کی خبریں عوام کی توجہ کا مرکز نہ بنتی ہوں۔ دیہاتوں اور شہروں میں کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی پیر، فقیر، عامل ضرور ایسا بیٹھا ہے جس کے پاس بقول اس کے اولاد پانے کا مجرب نسخہ اور مؤثر تعویز موجود ہے۔ یہ لوگ پمفلٹوں، ہینڈ بلوں، اخباری اشتہاروں اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اولاد کا حصول ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دیہات میں ان کا اڈہ ہو یا شہر کے کسی زرق برق علاقے میں فائیو سٹار قسم کا دفتر یہاں اولاد کے خواہش مند مرد و خواتین کا ہجوم رہتا ہے اور وہ ایک عمل کے یا تعویذ کے ایک لاکھ روپے تک وصول کر لیتے ہیں جبکہ کسی خاتون سے 8,10 ہزار روپے ہتھیا لینا ان کے لئے معمولی بات ہے۔

(سنڈے میگزین نوائے وقت لاہور 2003ء بحوالہ نجومیوں کی کارستانیاں ص ۱۳۰ تا ۱۴۳)

اس شعبہ میں

تعویذ گنڈوں کا کام نہ صرف مرد کرتے ہیں بلکہ ایک بڑی تعداد عورتوں کی بھی اس شعبہ میں موجود ہے۔ عورتیں، عورت عاملہ کے پاس جانے کو اس لیے بھی ترجیح دیتیں ہیں کہ شاید اب تو وہ ہر طرح کے غیر شرعی عمل سے دور ہیں۔

انہی عاملہ عورتوں میں کچھ عورتیں گروہوں کی صورت میں بھی کام کر رہی ہیں۔ جس سے تمام وہی مسائل پیدا ہوتے ہیں جو مصائب گروہوں میں کام کرنے والے مردوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سچا پیر کسے کہتے ہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! سچا پیر تو حتی الامکان کوشش کرتا ہے کہ وہ ظاہر نہ کرے کہ وہ پیر ہے۔ کیونکہ وہ مومنِ کامل ہوتا ہے اور مومنِ کامل اپنی شہرت اور واہ واہ کا خواہش مند نہیں ہوتا اور جیسا کہ ہم اس باب کے شروع میں احادیث بیان کر آئے ہیں کہ خود نبی پاک ﷺ مریضوں کو دم فرمایا کرتے تھے اور نظر بد سے بچنے، آسیب دور کرنے اور جنات کی نحوستوں سے محفوظ رہنے اور مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے تعویذات و وظائف سے استفادہ کرنا صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد تابعین، تبع تابعین، اولیاء کرام، بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بھی امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خیر خواہی کے لئے اخلاقی و روحانی تربیت فرماتے رہے اور دُکھیاری امت کی غمخواری کے لئے تعویذات و وظائف عطا فرماتے رہے۔

اللہ عزوجل کا کرم ہے کہ اس نے ہر زمانے میں ایسے قلب و روح کے معالجین، اولیاء کاملین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو دنیا میں بھیجا جن کی حیات مبارکہ کا لمحہ لمحہ اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے۔ بحر و بر پر اُن کی حکمرانی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ یہ اللہ والے اللہ عزوجل کی عطا سے مخلوقِ خدا کی فریاد رسی فرماتے اور تہی دامنوں کو مالا مال کرتے چلے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے کرّ و فر والے حکمران اُن کے آستانہ عالیہ پر آتے، سر جھکاتے اور ادب سے حاضری دیتے نظر آتے ہیں۔

یہ اللہ والے نورِ ایمان سے سینہ مدینہ بنائے، زندگی بھر راہِ خدا میں سفر کرتے، دین حق کی تبلیغ فرماتے اور مخلوق خدا کی فریاد رسی فرماتے نظر آتے ہیں۔ عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شمع جلا کر، اعمال صالحہ پہ استقامت پا کر اِن اللہ والوں کا مقصد حیات یہ بن جاتا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس مدنی مقصد کو دل میں سجائے، سلف صالحین کا طریقہ اپنائے شیخ طریقت قبلہ امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کو فروغ دیا، تاکہ بدعقیدگی اور بد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عملی کے اٹھتے ہوئے طوفان کا سدِ باب ہو اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کو پھر سے سنت رسول مقبول ﷺ پر عمل کا جذبہ ملے۔

دورِ حاضر کے جامی، بانی دعوت اسلامی قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن وسنت کے لئے جہاں دوسرے بے شمار کاموں اور مجالس کی ترکیب بنائی، وہاں آپ نے مدنی آقا ﷺ کی دُکھیاری امت کی غمخواری کے لئے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کو بھی میدان عمل میں اتارا تا کہ عاشقانِ رسول ﷺ در بدر کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے فیضانِ غوث ورضا سے مستفید ہو کر اپنی بیماریوں، قرضداریوں، گھریلو پریشانیوں اور ہر قسم کی آفتوں سے نجات حاصل کریں۔

اِس مجلس نے مختلف اسلامی بھائیوں کا انتخاب فرما کر، تعویذات و وظائف کی تربیت و اجازت عطا فرما کر ایک انفرادی کام میں مصروف کر دیا۔ پھر مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے ذمہ داران نے پورے ملک میں تعویذاتِ عطاریہ کا فیضانِ عام کر دیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب تو دوسرے ممالک میں بھی تعویذاتِ عطاریہ کے مکتب بن چکے ہیں جہاں روزانہ سینکڑوں مریض یا اُن کے عزیز آتے اور تعویذاتِ عطاریہ سے فیض پاتے ہیں۔

اِن تعویذات و وظائف کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا ہر کسی کو فی سبیل اللہ تعویذاتِ عطاریہ ملتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! چونکہ شریعت اسلامیہ کی پاسداری ہر مسلمان کی ذِمہ داری ہے اس لئے بے پردگی و بدنگاہی سمیت دوسری خرافات سے بچنے کے لئے خواتین کو مکتب تعویذاتِ عطاریہ پر آنے کی اجازت نہیں۔ خواتین اپنے مسائل کے حل کے لئے گھر کے کسی مرد کے ذریعے تعویذاتِ عطاریہ منگوا سکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات و وظائف کی برکت سے متعدد مریض شفا پا چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ واقعات پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برکات تعویذات عطاریہ اور وظائف

خوفناک بلا

باب السلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد کے مبلغ دعوت اسلامی ڈاکٹر آفاق عطاری کے بھانجے محمد مکرم عطاری کا حلفیہ بیان ہے۔

ایک شب میں گاڑی پر سنسان علاقے سے گزر رہا تھا ایک چھوٹی پلیا پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاددی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود بھاری وزن کی بنا پر گاڑی بالکل آہستہ ہوگئی۔

کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترا تو ایک نادیدہ شئے کا وزن کندھوں پر محسوس ہونے لگا، جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔

رات کے کم وبیش 1:30 بجے کا وقت تھا، مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا! میں سہما ہوا ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا تو کسی نادیدہ قوت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔ میری چیخ نکل گئی میں اس نادیدہ قوت کے ہاتھ پوری رات اذیت پاتا رہا۔ کبھی میری ٹانگ موڑدی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف وتکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔

اذان فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔ پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ اس خیال سے کہ گھر والے پریشان ہوں گے میں نے صبح کچھ نہ بتایا گلی میں ایک باریش نمازی شخص جو جھاڑ پھونک کرتے تھے ان کے پاس پہنچا انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جاں لیوا چیز تمھارے ساتھ ہے تم کسی کامل پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔

دوسری رات پھر اس طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور میں اسی طرح پوری رات اذیت پاتا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھر والوں کو مدد کیلئے بلاتا رہا۔

دوسرے دن نماز عصر پڑھ کر میں سید عبدالوہاب شاہ جیلانی المعروف بخی سلطان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے مزار پر حاضر ہوا آنکھیں بند کر کے عرض کی:

حضور! میرے مرشد کا واسطہ کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھ تکلیف دیتی ہے وہ نظر آجائے۔

یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلا ،جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے، سر چھت سے ٹکرا رہا تھا، چہرہ سیاہ اور اس کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں، میں گھبرا کر چلنے لگا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہولی۔

میں نے جب مزار کے احاطے میں دیکھا تو عجیب الخلقت مخلوق، بچے اور مرد جن کے قد لمبے، بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے ہاتھ باندھے مزار پر حاضر تھے اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی لہٰذا سامنے آکر مجھے مارتی۔

ایک صبح دعوت اسلامی کے ایک مبلغ کو میں نے یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ عطاریہ میں سے اورادووظائف پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کی کہ میرے پاس تو شجرہ نہیں ہے۔

انہوں نے شجرہ عطاریہ دیا اور کہا، اسے اپنے پاس رکھو اور اس کے اورادووظائف پڑھنے کا معمول بھی بناؤ اور فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن ،حیدرآباد سے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات بھی لو ان شاء اللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو شجرہ عطاریہ میری جیب میں تھا، عجیب پر اسرار آواز سے آنکھ کھلی دیکھا وہ بھیانک بلا کمرے میں ہے، میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا، لہٰذا خوف میں کمی آگئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے محسوس کیا کہ آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کترا رہی ہے، دور سے بھیانک آواز میں کہنے لگی: تیری جیب میں کیا ہے؟ اس کو نکال کر رکھ دے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔

اب میری توجہ ہوئی کہ جیب میں شجرہ عطاریہ رکھا ہے۔ اس سے ہمت بڑھی۔ پوری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی، رات میں سو تو نہ سکا مگر دیگر اذیتوں سے محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات عطاریہ لئے اور لاکر ایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔ الحمد للہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہوگیا، چند دن مختلف روپ میں آکر باہر دالان سے، کبھی کھڑکی سے آواز دیتی رہی۔

☆.....تعویذ ہٹادے

☆.....تیرے بہت کام آؤں گا

☆.....مجھ سے دوستی کرلے

☆.....تجھے اب نہیں ماروں گا

پھر باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا، کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔ (یہ مخصوص پانی ہے جو عملیات کے ذریعے چھری سے کاٹ کر پیش کیا جاتا ہے)

الحمد للہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں تعویذات عطاریہ کی برکت سے اس جاں لیوا خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

پاؤں کا ناسور

ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ میرے پاؤں پیدائشی طور پر مڑے ہوئے ہیں، ۵ سال کی عمر میں چپل کی وجہ سے ایک پاؤں میں معمولی سا زخم ہوگیا جو رفتہ رفتہ گہرا ہوتا گیا۔ علاج پر ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مصداق زخم صحیح ہونے کے بجائے مزید بگڑتا چلا گیا اور اس میں سے خون اور پیپ رستا رہتا۔ حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا۔ ہر طرح کا علاج کروانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ اسی حال میں کم و بیش 17 سال گزر گئے اور میری عمر کم و بیش 22 سال ہو گئی، اندیشہ تھا کہ شاید یہ کینسر بن چکا ہے۔ میں علاج سے تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔

ایک دوست نے جو کہ دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں، مشورہ دیا کہ فیضانِ مدینہ مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب پر شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات مفت دیئے جاتے ہیں۔ وہاں رابطہ کیجئے۔

لہٰذا میں نے تعویذات کے مکتب پر حاضری دی اُنہوں نے کافی حوصلہ دیا اور کاٹ کا عمل کر کے پینے کے لئے پانی دیا اور پلیٹیں (مخصوص آیات جو پلیٹوں پر لکھ کر دی جاتی ہیں) بھی دیں۔ ابتداء میں خاص فرق محسوس نہیں ہوا مگر میں نے ہمت نہیں ہاری اور کم و بیش 6 ماہ تک پابندی سے علاج کرواتا رہا۔

الحمد للہ عزوجل پلیٹیں پابندی سے استعمال کرنے کی برکت سے میرے پاؤں کا 17 سالہ زخم بالکل سوکھ گیا اور بدبودار مواد بھی نکلنا بند ہو گیا۔

الحمد للہ عزوجل میں اب چلنے کے بھی قابل ہو گیا ہوں اور فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کی کوشش بھی کرتا ہوں۔

حیرت انگیز برکت

ضلع لاڑکانہ (تحصیل وا) کے ایک گاؤں خدا بخش مغیری کے اسلامی بھائی علی حسن عطاری نے حاجی برکت علی عطاری کو حلفیہ بتایا کہ

ہمارا ذریعہ معاش زمین کی فصل پر ہوتا ہے۔ ہوایوں کے سیزن کے حساب سے میرے والد صاحب نے زمین میں رُوسی چاول کا بیج ڈالا، فصل جب بڑھی تو دیکھتے ہی دیکھتے چاول کی فصل پر کیڑوں نے حملہ کر دیا جس کے سبب فصل کا اکثر حصہ ضائع ہو گیا۔ میرے والد نے جب فصل کو دیکھا تو ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ کیونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارا اس کے سوا گزارے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔

والد صاحب گھر میں آئے تو میں دعوت اسلامی کے مدنی کام میں مشغول تھا، والد صاحب نے ناراض ہو کر مجھے بولا: آپ کو کوئی فکر نہیں فصل تباہ ہو گئی ہے اور آپ ہو کہ اور کاموں سے ہی فرصت نہیں، اگر اسپرے کروا لیتے تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ میں بھی پریشان ہو گیا کیونکہ ہمارا ذریعہ معاش کا واحد ذریعہ یہ فصل ہی تھی۔

میرے ذہن میں اپنے مرشد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا دیا ہوا تعویذ والا پانی یاد آ گیا جو میں نے اپنے مرض کے لئے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ سے حاصل کیا تھا۔ میں پینے والے تعویذ کا کچھ پانی ایک لوٹے میں لے کر جانے لگا تو والد صاحب نے فرمایا کیا کرنے جا رہے ہو؟ فصل ہر طرف سے کیڑوں کی نذر ہو چکی ہے، اب یہ تعویذ کا پانی کیا کرے گا؟

میں نے عرض کی ابا جان، ہمارے مرشد کامل ہیں ان شاء اللہ عزوجل بہتر ہو گا۔ میں جا کر لوٹے میں سے فصل کو چاروں طرف پانی لگانے لگا اور اپنے پیرو مرشد کو یاد کرنے لگا، بہر حال میں بھی فصل کو دیکھ کر سخت پریشان تھا کیونکہ فصل تقریباً ضائع ہو چکی تھی۔

دو دن بعد حیرت انگیز معاملہ ہوا الحمد للہ ﷻ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذ کے پانی کی برکت سے فصل کے پتے دوبارہ کھڑے ہونا شروع ہو گئے اور کیڑے ختم ہو گئے۔

والد صاحب نے دیکھا تو انہیں یقین نہیں آ رہا تھا، بار بار کہتے تھے، واقعی تیرا مرشد کامل ہے۔

گاؤں کے لوگ بھی پوچھ رہے تھے ہمیں بھی بتاؤ یہ کونسا اسپرے کروایا ہے کہ کیڑے بالکل ختم ہو گئے!

الحمد للہ عزوجل میرے والد صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن کر عطاری بن چکے ہیں اور چہرے پر سنت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی رکھنے کی نیت بھی کر لی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعائے بلال مدظلہ العالی

مرکز الاولیاء (لاہور) کے مقیم محمد انور عطاری نے حلفیہ لکھ کر دیا کہ

ہماری والدہ محترمہ (جن کا ذہنی توازن درست نہیں) 13 دسمبر 2003ء کو گھر سے چھوٹے بھائی کے یہاں جانے کیلئے نکلیں اور واپس نہیں پہنچی، لاہور کے علاوہ گردونواح میں بھی تلاش کیا، اخبارات و اشتہارات سے لے کر جو بھی ممکنہ صورت نظر آئی اس کے ذریعے کوشش کی گئی مگر سُراغ نہ ملا۔ دعائیں کروانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ تقریباً سوا ماہ بعد جب مایوسی ہونے لگی تھی، میں اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں دعا کروانے کے لئے باب المدینہ (کراچی) پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ باب المدینہ کراچی میں موجود نہیں ہیں۔

خوش نصیبی سے شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی سے ملاقات کی سعادت مل گئی، اپنا مدعا عرض کیا، انہوں نے بہت شفقت فرمائی، مکمل توجہ سے مسئلہ سنا اور رو رو کر میرے مسئلے کے حل کے لئے دعا فرمائی، اور امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات بھی دیئے۔

دوسرے دن ملاقات پر فرمایا، آپ مرکز الاولیاء واپس تشریف لے جائیں اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کریں اور اپنا مدعا بھی پیش کریں، ان شاء اللہ عزوجل ۷۲ گھنٹے کے اندر اندر آپ کو خوشخبری مل جائے گی۔ اس وقت آپ کی والدہ خیریت سے ہیں اور اچھے لوگوں میں ہیں، میں مرکز الاولیاء واپس چلا آیا۔

الحمد للہ عزوجل توجہ مرشد سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا کرم ہوا کہ لاکھ کوشش کے باوجود تقریباً ڈیڑھ ماہ سے جس سلسلے میں ذرا بھی خبر نہ مل سکی تھی، صرف ۳۶ گھنٹوں کے اندر اندر میری والدہ کی اطلاع مل گئی کہ وہ جھنگ میں کسی سید گھرانے میں ہیں۔

دراصل ان حضرات کی امی جان کا کچھ عرصے پہلے ہی انتقال ہوا تھا اور اتفاق سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہماری والدہ ان کو مل گئیں اور لاوارث سمجھ کر انہیں اپنی ماں کے طور پر رکھ لیا اور بہت خدمت کی۔

الحمد للہ عزوجل شہزادۂ عطار کی دعا اور امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات کی برکت سے ہماری پیاری والدہ بخیر و عافیت گھر پہنچ گئیں۔

دم توڑتا مریض

فقیر رضا عطاری نے حلفیہ بتایا کہ مرکز الاولیاء (لاہور) میں ایک مبلغ دعوت اسلامی کے بچوں کے نانا جان (یعنی سسر) غلام نبی صاحب کی عیادت کے لئے مجھے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جانے کی سعادت ملی جب ان کو دیکھا تو بلا مبالغہ چکر آ گئے، بیٹھنا مشکل ہو گیا، مریض کی بے بسی اور تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

غلام نبی صاحب اپنے وقت کے پہلوان تھے، اب بھی جسم بظاہر کافی صحت مند تھا، صوفے کا سہارا لئے پاؤں پھیلائے اُکھڑی اُکھڑی سانسیں لے رہے تھے ایسا لگتا تھا جیسے آخری وقت ہے۔ دونوں پنڈلیوں پر شدید سوجن تھی اور زخم کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑ گئے تھے، جن سے خون اور پیپ رِس رہا تھا شوگر بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔

مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے اسلامی بھائیوں نے اسی وقت ۴۰ پلیٹیں لکھ کر دیں، جو روزانہ نہار منہ پلانا تھیں، مزید تعویذات عطاریہ بھی دیئے۔

کم و بیش ۳ ماہ بعد دوبارہ مرکز الاولیاء (لاہور) جانے کی سعادت ملی۔ یاد آنے پر مبلغ سے ان کے بچوں کے نانا جان کی بیماری سے متعلق دریافت کیا (ذہن میں ان کی نازک حالت کے پیش نظر خدشہ تھا کہ شاید انتقال ہو گیا ہو) انہوں نے یہ کہہ کر حیرت میں ڈال دیا کہ ابھی کچھ دیر پہلے بچوں کے نانا (یعنی سُسر) خود گاڑی پر گھر والوں کو چھوڑ کر گئے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الحمد للہ عزوجل ۳۰ دن کے اندر ہی انہیں امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات کی برکات سے کافی فائدہ ہو گیا تھا اور اب تو وہ بالکل صحت مند ہیں۔

(خوفناک بلا صفحہ نمبر ۱ تا ۲۲)

پراسرار کتا

صوبہ سرحد کے مشہور شہر (کوہاٹ) کے مبلغ دعوتِ اسلامی محتشم عطاری نے حلفیہ بتایا کہ جس گھر میں پہلے غیر مسلم رہتے تھے اُس میں اب اسلامی بھائی رضوان علی عطاری رہائش پذیر ہیں وہاں ایک عجیب پراسرار واقعہ پیش آیا۔

آدھی رات ڈھلے یا کبھی دن میں گھر کے اندر ایک بھیانک کالا کتا داخل ہو جاتا، اسے کسی نہ کسی طرح باہر نکال دیتے، مگر وہ دوبارہ گھر میں آجاتا، تمام دروازے کھڑکیاں احتیاط کے ساتھ بند کرنے کے باوجود بھی جب اُس کی آمد کا سلسلہ نہ رُکا تو ایک دن ان کے چچا نے غصے میں بپھر کر کتے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اس کی لاش اٹھا کر باہر کوڑے دان میں ڈال دی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ چند قدم ہی چلے تھے کہ پلٹ کر دیکھا تو حیرت انگیز طور پر کتے کی لاش غائب ہو چکی تھی۔

اس دن کے بعد سے گھر میں عجیب پر اَسرار معاملات ہونے لگے، کبھی ایک خوفناک عورت بال کھولے روتی نظر آتی تو کبھی چھوٹے چھوٹے قد کے عجیب الخلقت بچے دوڑتے پھرتے دکھائی دیتے، ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پراسرار کتا کوئی جن تھا اور اس کو قتل کر ڈالنے کے سبب بطورِ انتقام مقتول کے بال بچے گھر میں خوف و ہراس پھیلا رہے تھے۔

ان کے چچا سخت خوفزدہ رہنے لگے اور سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔ ان کے ہاں اَولاد اگر بالکل صحیح پیدا ہوتی، مگر کچھ ہی عرصے میں نظر کمزور ہوتے ہوتے اس قدر کم ہو جاتی کہ رات میں ان بچوں کو بالکل دکھائی نہ دیتا۔ سخت اذیت میں مبتلا تھے، کافی عالمین کو دکھایا مگر حل نہ نکل سکا۔

محتشم عطاری کا کہنا ہے کہ میں نے انہیں امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرید ہونے کا مشورہ پیش کیا چنانچہ انہوں نے امیر اہل سنت سے بیعت ہونے کی سعادت حاصل کر لی اور ان کے عطا کردہ تعویذات و اَوراد بھی استعمال کئے، الحمد للہ عزوجل ایک ولی کامل کے دامن سے وابستگی اور تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے ان کا خوف جاتا رہا اور خوفناک عورت اور عجیب الخلقت بچوں کا دکھائی دینا بھی بند ہو گیا اور اولاد بھی صحیح سلامت پیدا ہونے لگی، ان کا گھر ایک بار پھر امن کا گہوارہ بن گیا۔

جنات سے چھٹکارا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے میری چھوٹی بہن پر جنات کے اَثرات تھے، ایک بار اس کی عجیب حالت ہوگئی، گردن مُڑ گئی، آنکھیں سرخ انگاروں کے مانند ہوگئیں بار بار اوپر کی جانب دیکھتی، کبھی ہنستی تو کبھی کہتی کہ میں مر جاؤں گی، اس کی عجیب حالت تھی

ہم نے کئی عاملوں کو دکھایا مگر وقتی فائدہ ہوتا اور دوبارہ طبیعت خراب ہو جاتی اسی پریشانی کے عالم میں مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ سے رابطہ کر کے تعویذ عطاریہ حاصل کیا اور جیسے ہی بہن کو پہنایا تو بہن پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور اس حالت میں زمین کی جانب جھکتی چلی گئی، پھر ایک دم نارمل ہوگئی ایسا لگا جیسے جن چلا گیا، الحمد للہ عزوجل تادمِ تحریر میری بہن اب تک بالکل ٹھیک ہے۔

خون کے پراسرار چھینٹے

جڑانوالہ (سردار آباد) کے زاہد بھائی کے گھر پر کسی نے بڑا سخت کالا علم کرا رکھا تھا، روزانہ پورے صحن میں جیسے خون کی بارش ہوتی تھی، ان کا کہنا ہے کہ

کافی عاملین سے تعویذات لئے مگر مسئلے کا حل نہ ہو سکا، کبھی سوتے میں، تو کبھی کھانا کھاتے وقت اچانک اوپر کی طرف سے یکبارگی کثرت سے خون بارش کی طرح برستا۔ پورا صحن اور ہمارے کپڑے تک خون میں تر بتر ہو جاتے، گھر والوں پر ہر وقت خوف طاری رہتا۔

میرے ابو جو کہ امام مسجد ہیں انہوں نے سردار آباد میں مجلس مکتوبات و تعویذات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عطاریہ سے رابطہ کیا اور تعویذات عطاریہ حاصل کر کے استعمال کئے۔

الحمد للہ عزوجل اس خطرناک کالے علم کا توڑ ہو گیا اور ہمارے گھر والے جو کہ خون کی بارش کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے تھے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات کی برکت سے وہ بھی ٹھیک ہو گئے اور اس خون کی خوفناک پُر اسرار بارش سے بھی نجات مل گئی۔

نئی نویلی دلہن

ایک اسلامی بھائی کی اہلیہ شادی کے چند ہفتوں بعد ہی اچانک ایک ''پر اَسرار بیماری'' میں مبتلا ہو گئی، بھیانک آوازیں نکال کر گھر والوں سے بدکلامی کرتی، آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ ہو جاتیں۔ حتیٰ کہ ''بیماری'' اس قدر بڑھی کہ گھر میں رکھی چیزیں اٹھا اٹھا کر مارنا شروع کر دیں۔ پتا نہیں چلتا تھا کہ آسیب ہے یا ذہنی بیماری؟

کافی عاملوں وغیرہ کے ذریعے کوششیں کیں، کئی اسپیشلسٹ کو بھی دکھایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ اسی اذیت میں کم وبیش ۲ ماہ گزر گئے۔

انہوں نے آخر کار پریشانی کے عالم میں تعویذات عطاریہ کے لئے مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ سے رابطہ کر کے تعویذات عطاریہ حاصل کئے۔

عثمان عطاری کا حلفیہ بیان کہ جیسے ہی تعویذ عطاریہ پہنایا تو الحمد للہ عزوجل اہلیہ کی طبیعت بالکل درست ہو گئی اور تادمِ تحریر دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔

ولی کامل کے تبرک کی برکت

علاقہ ہیرآباد (حیدرآباد) کے مقیم فقیر رضا عطاری کا کہنا ہے کہ

ایک مرتبہ سرِ راہ محمد عمر نقشبندی جو ایک خطرناک موذی مرض میں مبتلا تھے، ملے اور گلے مل کر رونے لگے۔

انہوں نے بتایا کہ مجھے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے وہ کہتے ہیں، جس مَرض میں تم مبتلا ہو۔ طِبّ میں ابھی تک اس کا علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے، ہم تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اندھیرے میں رکھنا نہیں چاہتے۔

میرے والدین مایوس ہو چکے ہیں اور میری بھی ہمت اب ٹوٹ گئی ہے، کئی عاملوں کو بھی دکھایا کوئی کہتا ہے: کالا علم کروایا ہوا ہے، کسی کا کہنا ہے: کافر جن کا معاملہ ہے۔ ہزاروں روپے برباد کر کے، معاشی طور پر اب بالکل ختم ہو چکا ہوں، قرض پر گزارہ ہے۔

میری بہن لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز آخری ملاقات کے لئے آئی ہوئی ہے، دیگر رشتے دار بھی گھر پر جمع ہیں، پندرہ دن سے کچھ کھا نہیں سکا ہوں، پانی بھی ہضم نہیں ہوتا، پیتا ہوں تو تڑپا کے رکھ دیتا ہے، میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھتا ہوں تو دل بھر آتا ہے۔ دورانِ گفتگو وہ مسلسل روتے رہے۔

اسلامی بھائی نے شفقت کرتے ہوئے سینے سے لگایا، سمجھایا کہ آپ مایوس نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی بہتر سبب فرما دے گا۔ میرے پاس امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا استعمال شدہ تبرک ہے۔

الحمد للہ عزوجل مومن کے جوٹھے میں شفاء ہے تو اللہ عزوجل کے ولی کے تبرک کی کیسی برکت ہوگی۔ یہ کہہ کر آم کی وہ گٹھلی جو امیر اہل سنت نے چوسی تھی اور میں نے کسی طرح حاصل کر لی تھی، انہیں دے دی۔

تیسرے دن محمد عمر نقشبندی نے فون کیا، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں جو کہ پانی تک نہیں پی سکتا تھا، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تبرک کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا ہے کہ اب میں نے لوکی شریف کے شوربے سے چپاتی بھگو کر کھانا شروع کر دی ہے۔

الحمد للہ عزوجل درد میں بھی کمی ہے۔ دُعا فرمائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کامل شفاء عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کئے اور پلیٹوں کا کورس بھی شروع کر دیا۔

الحمد للہ عزوجل تعویذات عطاریہ کی برکت سے انہیں اس موذی مرض سے نجات مل گئی اور وہ مکمل صحت یاب ہو گئے اور الحمد للہ عزوجل ربیع النور شریف ۱۴۲۵ھ کو جشن ولادت کی خوشی میں ہونے والے چراغاں وسجاوٹ میں بھرپور حصہ لیتے نظر آئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارے لئے کیا بہتر ہے؟

کاش آپریشن ہو جاتا

ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ ڈاکٹرز نے انہیں بائی پاس (By Pass) آپریشن کے لئے کہا، مگر رقم کا انتظام نہ ہونے کے سبب آپریشن نہ ہو سکا۔ کچھ عرصے کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ بعد انتقال ان کی بیوہ کہنے لگیں، کہ کاش رقم ہوتی تو ان کا آپریشن ہو جاتا اور شاید یہ بچ جاتے۔

کاش آپریشن نہ ہوتا

کچھ عرصے بعد مرحوم کے دوسرے بھائی کو (Heart) کی تکلیف ہونے پر..... ڈاکٹرز نے انہیں بھی (by pass) آپریشن کا مشورہ دیا۔ سابقہ تجربے کو دیکھتے ہوئے بڑی مشکل سے کم و بیش تین لاکھ (3,00,000) کی خطیر رقم کا انتظام کیا گیا، آپریشن کامیاب رہا۔

مگر کسی دوا کے (Side Effect) سے ان کے دماغ پر فالج کا اثر ہو گیا، آہستہ آہستہ پورا جسم مفلوج ہو گیا، جسم پر پھوڑے نکلتے اور پھوٹ جاتے۔ اس سے بدبودار مواد نکلتا۔ کافی عرصے اس بے کسی کے عالم میں اہل خانہ کے لئے اذیت کا سامان بننے کے بعد، اپنے بیوی بچوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔

ان کی بیوہ رو رو کر یہ کہتی سنی گئیں کہ کاش میں ان کا آپریشن نہ کرواتی، شاید یہ بچ جاتے۔

معلوم ہوا یہ اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے۔

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: ''اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (البقرہ:۲۱۶)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کہ دعا کا اَثر یا تو یہاں ظاہر ہو جاتا ہے یا دُعا کا اَثر دوسری صورت میں نظر آتا ہے کہ کوئی آسمانی یا دُنیوی بلا اور مصیبت اس بندے پر نازِل ہونے والی تھی وہ اس کی دعا سے دَفع ہوگئی اور اس بندے کو اس بلا کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یا اس کی دُعا کا اَثر قیامت میں ظاہر ہوگا۔ جو نہایت ضرورت کا وقت ہے۔ اس کی مزید معلومات کے لئے فیضانِ رمضان صفحہ ۱۲۰ تا ۱۳۳ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

شیطانی وسوسہ اور اس کی کاٹ

ہوسکتا ہے کبھی کسی نے اپنے یا کسی اور کے مَرض یا پریشانی کے حل کے لئے، اَوراد و وظائف پڑھے، مزارات پر حاضری دی، یا اپنے پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دُعا بھی کروائی اور تعویذات بھی لئے، مگر اس کی پریشانی دور نہ ہوئی ہو، تو معلومات نہ ہونے کے باعث شیطان وَسوسہ ڈال سکتا ہے کہ اتنا عرصہ گزر گیا، میری مصیبت تو دور نہیں ہوئی؟ میرا یا عزیز کا مَرض تو مزید بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ محترم اسلامی بھائیو! امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ''فیضان رمضان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر تاخیر سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ رب عزوجل کی مصلحتیں ہم نہیں سمجھ سکتے، دیکھئے!

☆.....دعائے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے چالیس برس بعد فرعون غرق ہوا۔

☆.....دعائے سیدنا یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی برس بعد سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ (فیضانِ رمضان، ص ۱۲۲)

یہ بات بھی ذہن میں رہے! کہ پریشانی دور ہونا یا کسی مریض کا صحت یاب ہونا بارگاہِ الٰہی عزوجل میں منظور ہوتا ہے تو اس کیلئے دنیا میں کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے۔

☆.....حضرت سیدنا عبدالقادر عیسیٰ شاذلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ عزوجل جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے، تو اس کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے۔''

(حقائق عن التصوف ص ۴۹)

اولیاء کرام رحمہم اللہ سے مشکلات کے حل کے لئے کرامات کا ظاہر ہونا یا تعویذات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے شفا ملنا بھی ایک ایسا ہی سبب ہے۔

یہ بھی یاد رہے! کہ اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کے لئے کیا بہتر ہے۔ مثلاً کسی کا روزگار نہیں یا گھر میں کھانسی کا مرض ہے۔ دُعا کی گئی یا تعویذ لیا۔ مگر کھانسی رکتی ہی نہیں تو گھبرا کر شکوہ شروع نہ کر دے، کیا معلوم اس میں کیا مصلحت ہو، کیا بعید کہ اسے کینسر کا مرض ہونا تھا، مگر کھانسی کے ذریعے بدل دیا گیا ہو۔

☆..... کسی کو کینسر ہے، علاج کے لئے رقم نہیں، یا دُعا کروائی یا تعویذ استعمال کیا، مگر مرض صحیح نہیں ہوا، تب بھی ہرگز بیزار نہ ہوں، عین ممکن ہے کہ کینسر کا مرض دے کر اس کے بدلے ایمان و عافیت کی موت اور جنت میں پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب میں لکھ دیا گیا ہو۔

اہم بات:

بہر حال تعویذات کے ذریعے علاج کرواتے وقت جلدی نہ مچایئے اور علاج بھی نہ چھوڑیئے کیونکہ علاج مَرض کی نوعیت کے حساب سے ہوتا ہے کسی مَرض کے لئے چند دن علاج کافی ہوتا ہے اور کئی اَمراض کا علاج سالوں پر محیط بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تعویذاتِ عطاریہ بتائے گئے پرہیز کے ساتھ، پابندی سے استعمال کروائیں ان شاء اللہ عزوجل شِفاء لکھی ہوگی تو دیر سویر ضَرور ملے گی۔

ہماری تو یہی دُعا ہے کہ اے پاک پروردگار! عزوجل ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما کر بغیر آزمائش کے ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما کر ہر بلا و مصیبت سے محفوظ فرما اور ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس عطا فرما۔ آمین

اَلحمد للہ عزوجل شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات و وظائف کی برکت سے متعدد مریض شفا پا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل ''برکات تعویذات عطاریہ'' اول تا پنجم کا مطالعہ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل ایمان افروز واقعات پڑھ کر آپ کا دل خوشی سے جھوم اُٹھے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعا اور اَوراد و وَظائف

محترم اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنے عزیزوں، آس پاس کے مریضوں کو تعویذاتِ عطاریہ کی برکات سنا کر مکتب تعویذاتِ عطاریہ پر بھجوائیں اور دُکھیاروں کے دُکھ درد بانٹیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی کے پاس نہیں جاتے اور دعا پر یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں دعا کے فضائل اور کچھ اوراد و وظائف پیش کرتے ہیں لہٰذا مسئلہ کے مطابق وظائف پڑھ کر خود ہی دعا کریں کیونکہ دُعا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

جب انسان مصائب، مشکلات، معاشی معاشرتی اور خاندانی الجھنوں اور انفرادی پریشانیوں میں پھنس جاتا ہے تو بے اختیار اس کے ہاتھ دُعا کے لئے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اُٹھ جاتے ہیں۔

جو اطمینان قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ ہر انسان اپنی حاجات اور ضروریات اپنے پروردگار عزوجل ہی کی جناب میں پیش کرتا ہے۔

دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ دُعا کرنے سے بندے کا رب کریم سے خاص تعلق بندگی قائم ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کی ترغیب، تاکید اور آداب کی تفصیل موجود ہے:

☆..... اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝

"اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک جو میری عبادت سے تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ بہت جلد ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (المؤمن: ٦٠)

☆..... اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔" (البقرہ: ۱۸۶)

محترم اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے بندوں کو کھلی رعایت عطا فرمائی ہے کہ جب چاہو میری بارگاہ میں دُعا کرو۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ بعض لوگ نماز کا سلام پھیرتے ہی دُعا کیے بغیر مسجدوں سے نکل جاتے ہیں یا سنتیں وغیرہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کون سے دُعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"رات کے وقت (یعنی تہجد کے وقت) کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دُعا۔"

(ترمذی، الترغیب والترہیب)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو فرض پڑھے گا اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور جو شخص قرآن مجید ختم کرے گا اس کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔" (مجمع الزوائد، المعجم الکبیر للطبرانی)

یعنی فرض نماز کے بعد اور ختم قرآن مجید کے بعد جو دُعا کی جاتی ہے اللہ عزوجل اسے جلد قبول فرماتا ہے۔

دُعا کرنا، عبادت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دُعا عبات ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

☆..... اور فرمایا:

"تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم میری عبادت کرو میں قبول کروں گا۔"

(مدارک، معالم وخازن، مستدرحاکم، روح البیان، مظہری، جلالین، مسند احمد، فتح الباری)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دعا عبادت کا مغز ہے۔" (ترمذی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مقدس ہے:

"اللہ عزوجل کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔" (ابن ماجہ)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ عزوجل سے دعا نہ کرے، اللہ عزوجل اس سے ناراض ہوتا ہے۔"

(ابن ماجہ، ترمذی)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"قضا نہیں ٹلتی مگر دعا سے ٹل جاتی ہے اور نیک سلوک کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی ہے۔" (ترمذی)

☆..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دعا نازل شدہ آفت میں بھی نفع دیتی ہے اور اس بلا میں بھی جو نہ اتری ہو۔ تو اللہ عزوجل کے بندو! دُعا کو مضبوطی سے پکڑو۔" (مشکوٰۃ، ترمذی)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے (زیادہ) اہم کوئی چیز نہیں۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"دعا (مانگنے) سے عاجز نہ ہو جاؤ کیونکہ دعا کی موجودگی میں کوئی شخص ہرگز تباہ نہیں ہوتا۔" (ترمذی، مستدرک للحاکم)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں اور مصیبتوں کے وقت اس کی دعا قبول ہو، اسے خوشی (اور آرام) کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہئے۔"

(ترمذی، صحیح ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ)

☆..... رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"دعا مؤمن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔"

(مستدرک للحاکم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کے لئے اَوراد و وَظائف

لڑکیوں کی شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! یہ آیت ۱۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھیں۔ اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں جب تک رشتہ نہ آئے پڑھتے ہی رہیں۔ بعد شادی شیرینی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی نیاز دلائیں۔

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ (وَالضُّحٰی: ۱، ۲)

☆..... بعد نماز عشاء سورۂ اخلاص ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں، ان شاء اللہ عزوجل کامیابی حاصل ہوگی۔

☆..... اس آیت کا ورد ہر وقت لڑکی کو رکھنا چاہیے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ (الفرقان: ۵۴)

اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ بعد شادی ۴ نفل پڑھے اور خشوع و خضوع سے اچھے مستقبل کی دعا کرے۔

شادی جلد کروانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص کے بیٹے یا بیٹی کی شادی نہ ہوتی ہو اور وہ چاہے کہ اچھی جگہ اور جلدی شادی ہو جائے تو وہ حاجت مند ۳۳۱۳ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ روز تک اس آیت کو پڑھے۔ اور اوّل و آخر میں جو درود یاد ہو گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ آیت یہ ہے:

نوٹ: دعا کے آداب، دعا کی قبولیت کے اوقات، دعا کے قبول ہونے کی حالتیں، دعا کی قبولیت کے مقامات، جن لوگوں کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے ہماری کتاب ''قادری عطاری مجموعہ وظائف'' کا مطالعہ فرمائیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ (یٰسین:۳۶)

شادی بیاہ کی خیر وخوبی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو روزانہ گیارہ مرتبہ نکاح کے دن تک پڑھے۔ اگر لڑکی خود پڑھے تو نام لینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ کوئی دوسرا پڑھے تو اَنْ تَرْزُقَنِیْ کی بجائے اَنْ تَرْزُقَ پڑھ کر لڑکی کا نام لے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ ھٰذَا وَبِحُرْمَةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ (یہاں لڑکی کا نام لے) زَوْجًا صَالِحًا مُّوَافِقًا غَیْرَ مُخَالِفٍ بِحَقِّ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○

☆..... اگر شادی میں رکاوٹ ہوتی ہو تو روزانہ ہر نماز کے بعد دو سو بائیس مرتبہ اَللّٰهُ، اَللَّطِیْفُ، اَلرَّحِیْمُ پڑھتے ہیں۔ ہر دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو اور بڑی کوشش کے باوجود رکاوٹ ہو تو یہ عبارت لکھ کر لڑکی کے گلے میں ڈالیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ کوئی مناسب رشتہ مل جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ ھٰذَا وَبِحُرْمَةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْزُقَ فلاں بنت فلاں زَوْجًا مُّوَافِقًا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غَیْرَ مُخَالِفٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

رشتہ ہو کر رہے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی کو رشتہ درکار ہو مگر دوسرا فریق نہ مانتا ہو تو اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے دوسرے فریق کے گھر کے کسی فرد کے داہنے پاؤں کے نیچے کی مٹی لا کر اس پر بروز اتوار سات بار یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَحَمَلَۃِ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَوْیَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِذْیَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ اَلْنُحُبُّ فلاں بن فلاں علی قلب فلاں بن فلاں۔

پھر اس مٹی کو آگ میں ڈالے ان شاء اللہ عزوجل رشتہ ہو جائے گا۔

پسند کی شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے پاک محبت کرتا ہو اور لڑکا اس سے شادی کرنا چاہتا ہو اور عورت نہ مانتی ہو تو اس صورت میں یہ عزیمت تنہائی میں کثرت سے پڑھیں اور زعفران سے لکھ کر لڑکا اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ عزوجل محبوب خود بخود شادی پر رضا مند ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بستم دل وجاں فلاں بنت فلاں رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بستم کامرزن فلاں بنت فلاں اَلرَّحْمٰنِ بستم دو گوش فلاں بنت فلا ں اَلرَّحِیْمِ بستم دوبازوئے فلاں بنت فلاں مالك بستم حلقوم فلاں بنت فلاں یَوْمِ الدِّیْنِ بستم دوچشم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فلاں بنت فلاں اِیَّاکَ نَعْبُدُ بستم خواب فلاں بنت فلاں وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بستم عنق فلاں بنت فلاں اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بستم چھارپااستخواں فلاں بنت فلاں صِرَاطَ الَّذِیْنَ بستم شصت دورگ فلاں بنت فلاں اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ بستم دوزانوئے فلاں بنت فلاں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ فرج فلاں بنت فلاں وَلَا الضَّالِّیْنَ آمِیْنْ بستم بستم بسلم ھفت اندام فلاں بنت فلاں تامن نکشایم کس نکشاید بحق العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ برحمتك یاارحم الراحمین۔

نوٹ: طالب ومطلوب کے نام کے اعداد نکال کر تنہائی میں اس تعداد کے موافق پڑھے ان شاء اللہ ﷻ اسی دن کام بنتا دیکھے گا۔ فلاں بنت فلاں کی جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ پہلا فلاں لڑکی کا نام اور دوسرے فلاں کی جگہ ماں کا نام۔ مجرب ہے۔

مخالف فریق کو شادی پر آمادہ کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! حسب حاجت نمک پاکیزہ لے اور اس پر اوّل آخر ۱۱ بار درود شریف اور ایک ہزار ایک مرتبہ یَاوَدُوْدُ پڑھ کر دم کرے خیال رہے کہ یہ نمک زمین پر ہرگز نہ گرے بہت احتیاط رکھی جائے جو اسے کھائے گا باذن اللہ تعالیٰ مطیع وفرمانبردار ہو جائے گی۔

نوٹ: جس کی نیت سے پڑھا ہے اسی پر اثر ہوگا دوسرے کھائیں تو بھی فائدہ ہوگا آپس میں خلوص ومحبت ہوگا۔

حسب منشاء شادی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! جو لڑکا یا لڑکی اپنی حیثیت اور قابلیت کے اعتبار سے حسب منشاء شادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا چاہے تو مندرجہ ذیل آیات کو صبح کی نماز کے بعد 61 مرتبہ، ظہر کی نماز کے بعد 71 مرتبہ، عصر کی نماز کے بعد 81 مرتبہ، مغرب کی نماز کے بعد 91 مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ پڑھے۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝
يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

(آل عمران: ۷۳، ۷۴)

حصول رشتہ کا وظیفہ ونوافل

محترم اسلامی بھائیو! جس لڑکے یا لڑکی کے لئے رشتہ نہ ملتا ہو یا رشتے کی بات چل کر ختم ہو جاتی ہو یا رشتے کا پیغام آتا ہو لیکن مناسب رشتہ نظر نہ آتا ہو تو اس صورت میں لڑکے یا لڑکی یا اس کے گھر والوں میں سے کسی کو چاہئے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد 2 رکعت نفل شادی ہونے کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، نفل مکمل کرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھ کر مندرجہ ذیل آیات کو 66 مرتبہ پڑھے:

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ
يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا
رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (ج: ۵، ۷)

پیغام نکاح

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی کے گھر نوجوان بیٹی ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی بیٹی کی شادی جلد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد حسب ذیل آیات کو 141 مرتبہ بڑی عاجزی سے پڑھے اور اس پڑھائی کو 21 یوم تک جاری رکھے، پہلے روز ہی سے ان آیات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کولکھ کر یا ان کی فوٹو کاپی کروا کر لڑکا یا لڑکی کی شادی ہونے تک اپنے پاس رکھے۔

حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (شوریٰ:۱،۴)

نیک عورت سے شادی کے لئے

میرے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! جو شخص نیک عورت سے شادی کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں پاک صاف جگہ مقرر کرے اور عشاء کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل آیت کو 303 مرتبہ پڑھے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ (فرقان:۵۴)

لڑکی شادی ہونے کا مجرب ورد

محترم اسلامی بھائیو! جن لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں ان کے والدین کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیات کو 21 یوم تک بلاناغہ فجر کی نماز کے بعد 111 مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد 101 مرتبہ ہی یَا اَللّٰہُ یَافَتَّاحُ کا ذکر کرے۔ اس ورد کو لڑکا اور لڑکی خود بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (فرقان:۷۴،۷۵)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانگی امور کے متعلق وظائف

میاں بیوی میں سلوک واتفاق کرانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! میاں بیوی میں سلوک پیدا کرنے کے لئے نماز فجر کے بعد ان آیات کو 111 مرتبہ پڑھا جائے پڑھائی کے بعد پانی دم کر کے میاں بیوی کو پلایا جائے اگر پانی نہ پلا سکتے ہوں تو پھر کسی کھانے والی چیز پر دم کر کے کھلا دیا جائے اس عمل کو 11 دن تک کیا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ دونوں میں نرمی پیدا ہو کر سلوک واتفاق ہو جائے گا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ (مریم:۹۶،۹۷)

میاں بیوی اور گھریلو افراد میں سلوک واتفاق کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! اگر کبھی خدانخواستہ میاں بیوی کے درمیان ناگوار تعلقات پیدا ہو جائیں تو مرد یا عورت کو چاہئے کہ اپنے گھر کو آباد رکھنے کے لئے ان آیات کو فجر کی نماز کے بعد 41 مرتبہ، ظہر کی نماز کے بعد 51 مرتبہ، عصر کی نماز کے بعد 61 مرتبہ، مغرب کی نماز کے بعد 71 مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد 81 مرتبہ پڑھا جائے۔

وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَقَضَیْنَاۤ اِلَیْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۶۶﴾ (حجر:۶۵،۶۶)

ساس اور بہو میں سلوک واتفاق کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! ساس اور بہو کا رشتہ انتہائی مقدم اور قریبی رشتہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک اور اتفاق کا رہنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ انکے باہمی تعاون اور سلوک سے گھر کا سکون وابستہ ہوتا ہے اس لئے ان میں سلوک واتفاق کے لئے حسب ذیل آیت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑی موثر ہے لہٰذا گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو شام کی نماز کے بعد 127 مرتبہ بڑی توجہ اور اخلاص کے ساتھ پڑھے اور اس عمل کو 21 یوم تک کیا جائے۔ آخری دن پانی دم کر کے کسی طرح ساس اور بہو کو پلا دیا جائے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ (احزاب:۶)

ناراض بہن بھائیوں میں صلح کرانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! بہنوں بھائیوں میں سلوک و اتفاق قائم کرنے کے لئے اس آیت کو سورج ڈھلنے کے بعد 11 یوم تک روزانہ 141 مرتبہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہنوں اور بھائیوں میں ناراضگی ختم ہو جائے گی اور ایک دوسرے کے لئے دلوں میں پیار محبت کی فضا قائم ہو جائے گی۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (حجرات:۱۰)

خاوند کی بری عادات کی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بہنو! بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ کسی نیک عورت کا خاوند آوارہ اور بدچلن ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کی طرف توجہ نہیں دیتا اور اکثر اوقات خرچے سے بھی تنگ کرتا ہے۔ ایسے خاوند کی اصلاح کے لئے عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو بلاناغہ 40 یوم تک 313 مرتبہ روزانہ پڑھے اور پڑھائی کے آخری دن پانی دم کر کے اسے پلائے اگر ایسا نہ کر سکے تو اس آیت کو لکھے اور اس کے نیچے اس مرد کا نام لکھ دے اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاغذ کو کسی بہتے پانی میں بہادے۔اللہ عزوجل کے فضل سے مردراہ راست پر آجائے گا اور بدچلنی کو ترک کر کے اپنے گھر کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (مائدہ:۱۰۰)

ازدواجی زندگی کو پرلطف بنانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص میں مردانہ کمزوری ہوتو اسے چاہئے کہ اس آیت کو 17 یوم تک صبح کی نماز کے بعد 100 مرتبہ پڑھے اور پھر عشاء کی نماز کے بعد 141 مرتبہ وردکرے اور جب یہ پڑھائی ختم ہو جائے تو 3 روزے رکھے اور روزے کی افطاری میٹھے دودھ سے کرے اور پھر رات کے پہلے حصے میں آرام کرے اور رات کے پچھلے پہر میں اٹھے اور باوضو ہو کر اپنے دائیں ہاتھ پر اس آیت کو زعفران اور گلاب سے لکھ کر چاٹ لے اور تینوں روزوں کی شب میں اسی طرح کرے اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ اس خوراک کے ذریعے اس کے جسم میں مردانہ قوت کو ازسرنو بحال کردے گا اور اس عمل کو سال میں 7 مرتبہ کرلیا جائے تو پورا سال ازدواجی لحاظ سے خوشحال گزرے گا۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ

اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (انعام:۳۶)

خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی

محترم اسلامی بھائیو! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی اس سے مطمئن ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد بڑی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ ان آیات کو 101 مرتبہ بلا ناغہ 41 یوم تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے خوشحال اور مطمئن ازدواجی زندگی گزارنے کی دعا کرے۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠
فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ (بقرہ:۲۲۲،۲۲۳)

خاوند کی اخلاقی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بہنو! جس عورت کا خاوند اپنی عورت پر سختی کرتا ہو اور نا قابل برداشت باتیں کہتا ہو اس عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو صبح اور شام کے بعد 101 مرتبہ پڑھے اور پانی دم کر کے اپنے خاوند کو کسی طرح پلا دے اللہ تعالیٰ خاوند کو راہ راست پر لے آئے گا اور وہ برے اعمال کو چھوڑ دے گا۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ
اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۱﴾ (مجادلہ:۱)

بیوی کی اخلاقی اصلاح کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! عورت میں خاوند کا ادب پیدا کرنے کے لئے ان آیات کو 21 یوم تک روزانہ 170 مرتبہ پڑھا جائے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾
(نجم:۱۷،۱۸)

بیوی بچوں میں تابعداری اور محبت پیدا کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! بیوی اور بچوں کو فرمانبردار اور مطیع کرنے کے لئے اس آیت کو صبح اور شام 100 مرتبہ پڑھا جائے اور 40 دن تک اس پڑھائی کو جاری رکھا جائے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ
الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران: ۱۴)

ناراض ماں باپ کو راضی کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان آیات کو فجر اور شام کی نماز کے بعد 100 مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اس عمل کو 17 روز تک کیا جائے اور روزانہ پڑھائی کے بعد سر سجدے میں رکھ کر اللہ عزوجل سے دعا کی جائے کہ میرے والدین کو راضی کر دے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ
نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ (ص: ۶۵، ۶۸)

عورت کو شوہر کا فرمانبردار بنانے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! عاملین کا کہنا ہے کہ اگر کوئی عورت بد زبان ہو اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری نہ کرتی ہو اور گھر میں جھوٹ اور چغل خوری کا ماحول پیدا کرتی ہو تو اس کی اصلاح کے لئے درج ذیل آیات بڑی لاجواب ہیں گھر کے کسی فرد کو چاہئے کہ وہ ان آیات کو گھر میں رات کے وقت کھلے آسمان تلے 40 یوم تک روزانہ 101 مرتبہ پڑھے۔ پڑھائی کے آخری دن تھوڑا سا پانی دم کرے اور اس عورت کو پلا دے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ (احزاب:۳۳،۳۴)

عورت میں اخلاق حسنہ پیدا کرنے اور بدنگاہی ختم کرنے کے لئے

پیارے اسلامی بھائیو! جو شخص 40 دن تک اس آیت کو کسی عرق پر پڑھے یا کسی اور چیز پر پڑھے اور دم کر کے اپنی عورت کو کسی طریقے سے استعمال کروادے اس کلام الٰہی عزوجل کی برکت سے عورت کی بدنگاہی ختم ہو جائے گی اور وہ اپنے خاوند کی ہر لحاظ سے تابعداری کرنے لگے گی۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ (النساء:۳۴)

ہر ایک کو فرمانبردار کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! یہ عمل زن و شوہر، برادر اور فرزند و پدر کی محبت نیز آپس میں اتفاق و اتحاد کے لیے بہت مجرب ہے کہ جن دو میں محبت کرانی ہو تو ان دونوں کے پہنے ہوئے کپڑے کی تقریباً دو ڈھائی بالشت لمبی اور چھنگلی کے برابر چوڑی پٹی پھاڑ لیں دونوں کو ملا کر ڈوری کی طرح بٹ لیں پھر یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اَللّٰهُمَّ فلاں بن فلاں بنت فلاں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

یہاں تک پڑھ کر اس ڈور میں ایک گرہ لگائیں اسی طرح سات مرتبہ پڑھ کر سات گرہ لگائیں جہاں فلاں بن فلاں لکھا ہے وہاں طالب اور اس کی ماں کا نام لیں نیز مطلوب اور اس کی ماں کا نام لیں اس کے بعد دوڑی کو گلے میں باندھیں دونوں میں ایسی محبت ہو جائے گی کہ دیکھنے والے رشک کریں گے۔

عمل برائے موافقت زوجین

محترم اسلامی بھائیو! سورۂ الحمد شریف فلفل کے سودانوں پر پڑھتا جائے اور مطلوب کا نام لے کر جلاتا جائے محبوب بے قرار ہوگا۔ یہ عمل بروز جمعرات طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ بعد تک ہے۔

عمل الحمد شریف موافقت زوجین

محترم اسلامی بھائیو! سورہ الحمد شریف ایک سو ایک بار تنہائی میں پڑھ کر کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلانا مجرب ہے اس کا وقت بھی وہی ہے جو گذشتہ وظیفہ میں بیان ہوا ہے۔

محبت پیدا کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! محبت پیدا کرنے کے لئے اس کا ورد بہت مؤثر ہے ۴۱ دن تک روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، فَجَمَعَهُمْ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُمْ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَسَارَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَخَدِيْجَةَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ ورضی اللّٰہ عنہم یاسیدی یاسیدی یاسیدی الحب فلاں بن فلاں علی قلب فلاں بن فلاں۔

حاملہ عورت اور بچوں کے متعلق وظائف

بچے کی ولادت میں آسانی کے لئے

محترم اسلامی بھائیو! وضع حمل کے لئے اگر کوئی سورۃ واقعہ کو 7 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو دردزہ کے وقت پلائے تو بچہ پیدا ہونے میں آسانی پیدا ہو جائے گی ان شاء اللہ عزوجل اپنے اس کلام کے باعث عورت کو بلا تکلیف بچہ جننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

قرار حمل کا وظیفہ

محترم اسلامی بھائیو! منقول ہے کہ حمل قرار پانے کے لئے 3 کھجوریں لی جائیں ہر ایک کھجور پر 121 مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر دم کیا جائے اور پھر تینوں کھجوریں عورت کو کھلا دی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائیں اس عمل کو 7 دن تک کیا جائے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ
لَوَاقِعٌ ۝٦ (الذاریات:۱،۶)

بچہ خوبصورت پیدا ہونے کا عمل

محترم اسلامی بہنو! جس عورت کی یہ خواہش ہو کہ اس کی اولاد خوبصورت پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ جب حمل کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اس آیت کو سونے سے پہلے 336 مرتبہ پڑھے اور بچے کی ولادت تک اس پڑھائی کو جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ جو بچہ یا بچی عطا فرمائے گا وہ صحیح سلامت ہوگا اور اس کے چہرے کے نقش خوبصورت ہوں گے۔

☆..... ایسے ہی جس عورت کا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اسے چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد اس آیت کو 200 مرتبہ پڑھے اور اس پڑھائی کو 21 یوم تک جاری رکھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حمل ٹھہر جائے گا۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦ (آل عمران:۶)

بچے کے صحیح سلامت پیدا ہونے کا وظیفہ

محترم اسلامی بہنو! جو عورت یہ چاہے کہ اس کی اولاد صحیح سلامت پیدا ہو تو وہ اس آیت کو حمل سے لے کر بچے کی پیدائش تک ہر جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ 11 مرتبہ پڑھے، ان شاء اللہ عزوجل ایسا کرنے سے بچہ بالکل صحیح سلامت پیدا ہوگا۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٥ فَلَمَّا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ
اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ
عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ
هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ
حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (آل عمران:۳۵،۳۷)

اولاد نرینہ کا حصول

محترم اسلامی بھائیو! جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو ان کو اللہ ﷻ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے بلکہ مندرجہ ذیل دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے ان شاء اللہ ﷻ جلد ہی اولاد سے بہرہ ور ہوں گے۔ اگر عورت رمضان المبارک میں اعتکاف میں بیٹھ کر سارے اعتکاف میں یہی دعا پڑھے تو ان شاء اللہ عزوجل اسے اولاد نرینہ ملے گی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

(آل عمران:۳۸)

اولاد نرینہ کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! یہ آیات اولاد نرینہ کے حصول کے لئے بہت اکسیر ہیں اگر کسی عورت کے ہاں پہلے بیٹیاں ہی ہوں اور اسے یہ خواہش ہو کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ رات کے پچھلے پہر اٹھے اور نماز تہجد ادا کرے اور اس کے بعد 100 مرتبہ ان آیات کا ورد کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا
لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ
فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ
رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾ (ذاریات:۲۷،۳۰)

نافرمان اولاد کو مطیع کرنے کے لئے

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو اور ان کا کہنا نہ مانتی ہو اور بوڑھے والدین کی ضروریات کو پورا نہ کرتی ہو تو اس صورت میں عصر کی نماز کے بعد درج ذیل آیات کو 66 مرتبہ پڑھا جائے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ
كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ
بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ (احقاف:۱۵)

حصول اولاد کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیت کو 717 مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھے اور ایک سال اس ورد کو جاری رکھے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نیک اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ
هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ (شوریٰ:۲۸)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنا

محترم اسلامی بھائیو! بچپن میں بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنے کے لئے اس آیت کا ورد کرنا بڑا مفید ہوگا لہٰذا بچوں کی صالح اور نیک تربیت کے لئے والدہ یا گھر کے کسی اور فرد کو چاہئے کہ اس آیت کو 111 مرتبہ روزانہ پڑھے اور پانی دم کر کے یا کوئی اور چیز دم کر کے بچوں کو کھلائے اس عمل کو ہر ماہ 3 یوم تک کیا جائے اور ایک سال تک جاری رکھا جائے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچوں کی عادات اچھی ہوں گی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (احزاب:۲۱)

مردانہ امراض

علاج نامردی

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص میں نامردی پائی جاتی ہو تو بعد نماز فجر روز چینی کی رکابی پر مشک وزعفران سے حسب ذیل عبارت لکھ کر پلائیں پھر خدا کی قدرت کا منظر دیکھیں۔

روز اول: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعُنَّةِ وَتُقَدِّرَنِيْ عَلَى الْجِمَاعِ الْعُنَّةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

روز دوم: حٰمٓ عٓسٓقٓ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعُنَّةِ تُقَدِّرَنِيْ عَلَى الْجِمَاعِ الْعُنَّةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزِ سوم: كٓهٰيٰعٓصٓ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ يَافَرْدُ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعَنَةِ وَتُقَدِّرَنِيْ عَلَى الْجِمَاءِ الْعَنَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

عمل دافع احتلام

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کو احتلام کثرت سے ہوتا ہو اُسے چاہیے کہ سوتے وقت اپنے دل پر انگشت شہادت سے عمر لکھ لیا کرے، ان شاء اللہ عزوجل احتلام سے محفوظ رہے گا۔

احتلام روکنے کا ورد

محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کو احتلام کا مرض ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے اس آیت کو 111 مرتبہ پڑھے اور پانی دم کر کے پیے اور اس عمل کو 27 دن تک جاری رکھا جائے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس:۶۴)

زنانہ امراض

حیض کی بے قاعدگی کا علاج

محترم اسلامی بہنو! اس مرض کی انتہا، ٹی بی پر ہوتی ہے اس لیے اس پر زیادہ توجہ دینی چاہیے، اس کے لئے سات سلام، اصحاب کہف کے اسمائے گرامی، آیات شفاء، نقش بسم اللہ شریف، درود شفاء وغیرہ بہت مفید ہیں۔

عورت کی تمام بیماریوں کا علاج

قرآن شریف کے درج ذیل سات سلام مشک وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر خواہ کسی مریض کو خصوصاً زچہ کو دھو کر پلائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمام بیماریوں سے نجات ہواور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہوکر مریض بالکل تندرست ہو جانا چاہیے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ مواد رک جائے یا کم خارج ہوتو زچہ کو دق ہو جاتی ہے۔

☆..... یا وہ غریب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تندرست پیدا ہو سکے

☆..... یا حمل میں ہی اس بچہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

☆..... یا بچہ پیدا ہوکر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوکر مر جاتا ہے۔

تو یہ سات سلام ان شاء اللہ عزوجل ان تمام شکایات سے مریض کو پاک صاف کر کے تندرستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ سلام یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱) سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ (یٰسین:۵۸)

۲) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ (صافات:۷۹)

۳) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ (صافات:۱۰۹)

۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (صافات:۱۲۰)

۵) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ (صافات:۱۳۰)

۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ (زمر:۷۳)

۷) سَلٰمٌ ۣ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(قدر:۵، صافات:۱۸۱)

یہ عمل زچہ بلکہ ہر مریض کے ہر مرض میں کارآمد و مجرب ہے۔

حمل ٹھہرانے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو یہ عبارت ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کو پہنائے تو انشاء اللہ عزوجل صاحب اولاد ہو جائے گی۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ (رعد:۳۱)

عمل برائے استقرار حمل

محترم اسلامی بھائیو! جب عورت حیض سے فارغ ہوجائے تو غسل کے بعد تین روٹیوں پر یہ عبارت لکھ کر عورت کو کھلائیں اور پھر رات کو ہم بستر ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَاذَاالْعَرْشِ وَالْمُلْكِ الْقَدِيْمِ يَارَحْمٰنُ يَاسَتَّارُ يَاغَفَّارُ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اسقاط حمل کی حفاظت

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کے کچے حمل گر جاتے ہیں تو سیاہ مرچ اور اجوائن پر ۷۰ بار ثُمَّ خَلَقْنَا (پارہ ۱۸ رکوع ۱) پوری آیت پڑھے۔

☆..... پھر سورۂ کافرون و سورۂ مزمل ۷ بار

☆..... اَلَمْ نَشْرَحْ ۱۱ بار پڑھ کر دم کرے۔

مقدار خوراک: ۷ دانہ مرچ سیاہ اور تھوڑی اجوائن بانجھ عورت کو کھلائے اور حاملہ تا وضع حمل کھاتی رہے۔ نہایت مجرب ہے۔

حمل خام کی روک تھام

محترم اسلامی بھائیو! حمل خام کی روک تھام کیلئے یہ آیت لکھ کر کمر پر باندھے:

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ (طارق:۴تا۷)

حمل گرنے سے حفاظت کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! جس عورت کا حمل خام گر جاتا ہو تو اس کے قد کے برابر سات تار سرخ کچا ڈورا لے کر نو گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کرے اور شکم پر باندھ دے بچہ ہونے سے ایک ساعت پہلے کھول ڈالے۔ آیت یہ ہے:

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ (نحل:۱۲۷،۱۲۸)

بچے نہ ہونے کے اسباب وعلاج

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! حضرت علامہ اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمع شبستانِ رضا میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل حضرت سلیمان علیہ السلام کو پریوں نے بتایا کہ اولاد سے محروم رہنے کی سات علتیں ہیں جو مع علامات وعلاج کے درج ہیں۔

☆..... پہلی علت یہ ہے کہ عورت کا رحم یعنی بچہ دانی الٹ جاتی ہے۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد عورت کے سر میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ و علاج: مغز بنولہ اور مرغ کی بیٹ آپس میں حل کر کے حیض سے فارغ ہو کر تین روز روئی تر کر کے شیافہ لے۔ بعد تین یوم کے جماع کرے۔

☆ دوسری علت یہ ہے کہ عورت کے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔

علامت: جماع کے بعد اندام نہانی کے ساتھ تمام بدن درد کرتا ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

طریقہ و علاج: ہیرا ہینگ تلی کے تیل میں حل کر کے بعد حیض تین روز شیافہ لے اس کے بعد جماع کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... تیسری علت یہ ہے کہ رحم کے منہ پر ورم یا گوشت آجانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد کمر میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ وعلاج: زیرہ سفید اور ہاتھی کا ناخن باریک پیس کر گائے کے گھی میں ملا کر شیافہ لے تین یوم کے بعد صحبت کرے۔

☆..... چوتھی علت یہ ہے کہ رحم کے سر پر کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو نطفہ کو کھا جاتا ہے۔

علامت: ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ وعلاج: صابن، بجی کھار قدرے پانی میں ہم وزن مکس کر کے بعد حیض تین روز شیافہ لے پھر جماع کرے۔

☆..... پانچویں علت یہ ہے کہ اعتدال سے زیادہ رحم میں گرمی کا پیدا ہو جانا۔

علامت: دل کا دھڑکنا اور دل کے مقام پر درد ہونا۔

طریقہ وعلاج: گائے کے گھی میں مغز نیب (نیم) گل گلاب پیس کر شیافہ لے۔ تین یوم کے بعد صحبت کرے۔

☆..... چھٹی علت یہ ہے کہ اعتدال سے زائد سردی جمع ہو جائے۔

علامت: جماع کرنے کے بعد چھاتی میں درد ہوتا ہے۔

طریقہ وعلاج: کلونجی، زیرہ سیاہ ہم وزن پاؤ سیر تل کے تیل میں پکائیں جب نصف رہ جائے روئی تر کر کے شیافہ لے پھر جماع کرے۔

☆..... ساتویں علت یہ ہے کہ دیو پری ام صبیان کا اثر ہونا۔

علامت: صحبت کرنے کے بعد کسی قسم کا درد نہ ہونا۔

طریقہ وعلاج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَسْئَلُكَ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَالْمُلْكِ الْقَدِيْمِ وَالْعَطَاءِ الْعَظِيْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ نیک ساعت میں مشک وزعفران سے لکھ کر غسل حیض کے بعد کمر پر باندھے اور ہم بستر ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امتحان قسمت کہ اولاد ہوگی یا نہیں؟

محترم اسلامی بھائیو! اکثر بے اولاد حضرات اپنی زندگی کا ثمر دیکھنے کی خواہش میں بڑی بڑی رقمیں برباد کر دیتے ہیں اکثر عورتوں کی کشتی حیات بھنور کی نذر ہو جاتی ہیں مگر گوہر مراد سے محروم ہی رہتی ہیں، اس لئے تندرستی اور پیسے کو داؤ پر لگانے سے پہلے امتحان قسمت ضروری ہے جو درج ذیل ہیں:

طریقہ: بروز جمعرات کو روزہ رکھے اور سورۂ مزمل شریف بہتر ہے کہ عورت خود پڑھے اگر صحیح نہ پڑھ سکے تو کسی حافظ قرآن سے پڑھوا کر اتنے دودھ پر دم کرالے کہ شکم سیر ہو جائے اور اس میں سے کچھ بھی نہ بچے۔ نماز کسی وقت کی قضا نہ ہو، بیہودہ گفتگو سے پرہیز کرے بہتر ہے کہ زیادہ وقت تلاوت قرآن کریم میں گزارے اور شام کو افطار میں اسی عمل کو دوبارہ کر کے دودھ پی لے

اگر دودھ ہضم نہ ہو تو صبر کرے اور اگر دودھ ہضم ہو جائے تو مذکورہ امور کی طرف توجہ کرے۔ ساتھ ہی حمل کے لیے یہ عمل کر لے بہت ہی مجرب ہے۔

طریقہ: مرد اچھی قسم کا انار لے کر ۴ ٹکڑے کرے اور پاؤ بھر کشمش پاؤ بھر بھنے چنے رکھے۔ اس کے بعد سورۂ یٰسین شریف پڑھے ہر مُبِیْن پر انار کے ٹکڑوں پر دم کرتا جائے جب سورۂ یٰسین ختم ہو تو انار اور کشمش نیز چنوں پر بھی دم کر دے اور فاتحہ دے کر سات سلاطین کی روح پاک کو بخش کر کشمش اور چنے بچوں کو تقسیم کر دے اور انار کا ایک ٹکڑا مرد کھائے اور دوسرا عورت کو کھلائے شب کو ہم بستر ہوں۔

اس کے بعد باقی دو ٹکڑے دونوں عورت و مرد کھالیں اور غسل کر کے نماز فجر ادا کریں۔ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد گیارہ بار مردو عورت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْعَرْشِ وَالْمُلْكِ الْقَدِيْمِ
يَا رَحْمٰنُ يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بِحُرْمَةِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فَیَکُوْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اگر دونوں میں ایک پڑھا ہو تو وہ زور سے پڑھے دوسرا سن کر دُہراتا جائے، پھر فجر کے فرض ادا کرے۔

☆..... اگر دونوں ان پڑھ ہوں تو کسی سے پڑھوا کر پانی پر دم کرا کے رکھ لیں جو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پی لیں مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم سے نوازے گا۔

ان شاء اللہ لڑکا ہی ہوگا

محترم اسلامی بھائیو! حضرت علامہ اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بزرگان دین رضویت کا پی شریف کا مشہور و مجرب عمل ہے جو بطور تحفہ حضرت والد ماجد صوفی عزیز احمد صاحب مداح الرسول مدظلہٗ کو عطا فرمایا کہ

جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یا لڑکیاں ہی ہوں لڑکا نہ ہو یا حمل ساقط ہو جاتے ہوں یا پیدائش کے بعد انتقال کر جاتے ہوں تو

طریقہ: کچے سوت کے سات تار عورت کی پیشانی کے بال سے پاؤں کی انگلی تک ناپ لیں اور ساتوں تاروں کو ملا کر ان پر گیارہ بار آیۃ الکرسی شریف اس طرح پڑھیں کہ ہر بار ایک گرہ لگاتے جائیں اور دم کرتے جائیں۔

اس ڈوری کو عورت کی کمر پر باندھ دیں اور جب تک بچہ پیدا نہ ہو عورت ڈوری ہرگز نہ کھولے یہاں تک کہ وقت غسل بھی جدا نہ کرے۔

جب آثار حمل ظاہر ہوں تو گھر کی پکائی ہوئی سفید میٹھی چیز پر حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ و شیخ محمد افضل صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی فاتحہ دلائیں۔ اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے پھر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے عرض کرے حضور میرے ہاں لڑکا ہو تو حضور کی غلامی میں دے دوں گی اور اس کا نام غلام محی الدین رکھوں گی اس کے بعد یقین رکھے کہ لڑکا ہی ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل

جب بچہ پیدا ہو تو غسل دے کر کانوں میں اذان کہیں اور وہ ڈوری ماں کی کمر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھول کر بچے کے گلے میں ڈالیں بچہ کی پیدائش کے بعد ہر سال دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں تھوڑا بہت نذرانہ ڈالتے رہیں بچہ جب گیارہ سال کا ہو جائے تو گیارہ روپے کی شیرینی یا اس میں آپ جتنا چاہے زیادہ ڈال کر نیاز دلائے اور اس ڈوری کو محفوظ جگہ دفن کر دیں۔

دودھ بڑھانے کا بہترین عمل

محترم اسلامی بھائیو! عورتوں کا دودھ اکثر نظر اور کبھی خون کی کمی یا بیماری کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچے کی شکم سیری نہیں ہو پاتی اس کے لئے دودھ بڑھانے کے کئی عمل ہیں جو مجرب ثابت ہوئے ہیں مگر یہاں ایک ایسا عمل تحریر کیا جاتا ہے جو عورتوں اور جانوروں نیز گائے بھینس بکری سب کے لیے مفید ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ﴿۵﴾ (قدر:۱تا۵)

طریقہ: یہ آیت ۲۱ بار پڑھ کر تین دن کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائے اور جانوروں کو نمک پر دم کر کے دے۔

عورت کی چھاتی میں درد ہو تو

محترم اسلامی بھائیو! جس عورت کی دائیں چھاتی میں درد ہو تو دم کرنے والا اپنی بائیں چھاتی میں سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے، اگر بائیں چھاتی میں تھنیلا ہو تو اپنی دائیں چھاتی پر دم کرے، اپنے گھر پر یہ عمل کرے یا دردمند کے مکان پر چلا جائے جہاں لفظ فلانی ہے وہاں عورت کا نام ہر دفعہ لیتا رہے۔ عمل یہ ہے۔

"عہدہ پہ عہدہ کہائے فلانی کا تھنیلا پانی پت ہو جائے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حمل قرار پانے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! جس عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو یا حمل ٹھہر کر کچھ عرصے کے بعد گر جاتا ہو تو یہ عورت ان آیات کو 17 روز تک خود عشاء کی نماز کے بعد خلوت میں بیٹھ کر 111 مرتبہ پڑھے۔ اور پانی دم کر کے پیے اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ (مؤمنون: ۱۲، ۱۴)

بانجھ عورت کا علاج

محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو اس کے خاوند کو چاہیے کہ وہ ان آیات کو روزانہ 11 مرتبہ 4 ماہ تک پڑھے اللہ ﷻ کو منظور ہوا تو عورت کا بانجھ پن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اور صالح اولاد سے نوازے گا۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

(شوریٰ: ۴۹، ۵۰)

حمل ساقط ہونے سے بچاؤ

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو چاہیے کہ حمل قائم و سلامت رکھنے کے لئے ماہ چاند کے ابتدائی دنوں میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو میاں بیوی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں روزہ رکھیں اور روزہ افطار کرنے کے بعد ان آیات کو نماز مغرب میں پڑھیں، اس کے بعد 100 مرتبہ پڑھیں اور تینوں دن اسی طرح کریں اس عمل کے کرنے کے بعد جو حمل ٹھہرے گا وہ صحیح سلامت رہے گا۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ
بَنَانَهٗ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥ (قیامہ:۱تا۵)

حفاظت حمل کا ورد

محترم اسلامی بھائیو! اگر کسی عورت کا حمل قرار پاجاتا ہو مگر چند ہفتوں کے بعد گر جاتا ہو تو حمل کی حفاظت کے لئے ان آیات کا ورد بڑا مفید ہے۔

طریقہ: جب عورت کو حمل قرار پاجائے تو ان آیات کو روزانہ 66 مرتبہ پڑھا جائے اور پانی دم کر کے حاملہ عورت کو پلایا جائے اور اس عمل کو 7 دن تک کیا جائے۔ وضع حمل تک جتنے ماہ آئیں اس عمل کو ہر ماہ 7 یوم تک کرتے رہنے سے حمل قائم رہے گا۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝٢١
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣

(مرسلات:۲۰تا۲۳)

بچے کو ہر بلا سے بچانے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! یہ چار بزرگ جو سلاطین اربعہ کہلاتے ہیں۔

۱) خواجہ عبدالکریم مغربی ۲) خواجہ عبدالرحیم مشرقی
۳) خواجہ عبدالرشید شمالی ۴) خواجہ عبدالجلیل جنوبی

ہر ماہ کی نوچندی جمعرات کو ان چاروں سلاطین کی میدے یا حلوے پر یا کسی مٹھائی پر حسب حیثیت نیاز دلائے اور بچے اس وقت موجود ہوں۔ ان سلاطین کے وسیلہ سے ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچوں کی سلامتی کی اور وسعت رزق کی، ہر بلا سے امن وامان کی دعا مانگے اور چونکہ ۴ تا ریخ ان سلاطین کے وصال کی ہے اس روز زیادہ اہتمام کرے یہاں تک کہ بچہ کی عمر ۱۲ سال ہو جائے پھر چاہے ترک کرے چاہے عمر بھر اس کا ورد رکھے۔

یہ عمل ان لوگوں کے لئے انتہائی کارآمد ہے جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد طرح طرح کی بیماریوں یا خلل مسان یا نمونیہ یا سوکھا پن میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں۔

ماں باپ اپنی اولاد کی زندگی کے لئے اکثر ناجائز کام کر گزرتے ہیں جیسا کہ قدیم دور میں بعض افراد اپنے بچوں کے سر پر چوٹی رکھتے تھے جیسی ہندو کے ہوتی ہے۔ وہ اس مقصد کے لیے رکھتے تھے کہ بچے جیتے نہیں تھے اور کہتے کہ چار پانچ بچے دو دو ڈھائی ڈھائی برس کے ہو کے مر گئے جب سے یہ فلاں بزرگ کے نام کی چوٹی رکھی ہے اللہ رکھے اب دیکھئے اس کی عمر ۴ سال کی ہے اور کیسا تندرست ہے، کہنا یہ ہے کہ اولاد کی خاطر آدمی اپنے دین ایمان تک کا پاس نہیں کرتا۔

یہ عمل اس کام کے لئے ان شاء اللہ عزوجل بہترین ثابت ہوگا نیز نقش "حفاظت جان" کو نہ بھولنا چاہیے امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی کے نقش ہر شہر کے فیضان مدینہ سے مل جاتے ہیں، حفاظت کا نقش پاس رکھیے اور ایک نقش مہر نبوۃ، دوسرا نعل اقدس کا نقش اپنے گھر میں لگا لینا چاہیے۔

بچے کے سوکھے پن کا علاج

محترم اسلامی بھائیو! بعض اوقات چھوٹے بچوں کو سوکھنے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور شروع شروع میں مرض محسوس نہیں ہوتا لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے اور کچھ مدت کے بعد اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے بھی لاغر ہو جاتا ہے۔

طریقہ: اس مرض میں کسی نیک اور زاہد و عابد آدمی کو چاہئے کہ اس آیت کو چند دنوں میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور سرسوں کے تیل پر دم کرے پھر اس تیل کو تھوڑا تھوڑا ہر روز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مریض کے بدن پر ملا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بچے کا سوکھنا ختم ہو جائے گا اور اس کے جسم میں از سر نو قوت پیدا ہو جائے گی اور وہ تھوڑے عرصے میں تندرست و توانا ہو جائے گا۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ21 روم 50)

امراض بچگان کا علاج

محترم اسلامی بھائیو! اگر بچہ کثرت سے روتا ہو اور اسے بظاہر کوئی جسمانی مرض نہ ہو تو اس کیلئے اس کی والدہ کو چاہئے کہ ان آیات کو 41 مرتبہ پڑھے اور پانی پر دم کر کے بچے کو پلائے اور بچے کا رونا بند کرنے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

☆..... ایسے ہی اگر کسی عورت کا بچہ دودھ نہ پیتا ہو اور بہت تنگ کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ ان آیات کو 33 مرتبہ پڑھ کر دودھ پلانے سے پہلے دودھ پر دم کرے۔ بچہ دودھ پینے لگ جائے گا۔

☆..... ایسے ہی کسی بچے کو نیند نہ آتی ہو تو ان آیات کو 27 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے بچے کو پلائیں تو بچہ آرام سے سونے لگ جائے گا۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ26 احقاف 12-14)

بچے کا ڈر دور کرنے کا عمل

محترم اسلامی بھائیو! یہ سورۂ مبارکہ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ عزوجل بچہ دن رات آرام سے رہے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ (والعصر:۱، ۲، ۳)

اٹھرا کا اسم نبی سے علاج

محترم اسلامی بھائیو! اٹھرا ایک موذی مرض ہے اس مرض میں یا تو بچہ دوران حمل ہی ضائع ہو جاتا ہے یا پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تکلیف دہ مرض کے دفعیہ کے لئے انتہائی شافعی علاج تجویز فرمایا:

☆..... حضرت ابن ابی ملیکہ نے بروایت ابن جریج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ ''جس کے ہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس بچے کا نام (جو پیٹ میں ہے) محمد رکھوں گی تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔'' سبحان اللہ عزوجل

☆..... حضرت جلیلہ بنت عبدالجلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ

وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

'' اللہ تعالیٰ کے حضور نذر مان کہ میرے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا میں اس کا نام محمد رکھوں گی۔'' اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ وہ زندہ رہا، جوان ہو کر کفار سے جنگ کی اور مال غنیمت حاصل کیا۔ (نزہتہ المجالس)

دردزہ سے بچاؤ کا علاج

☆..... ابن سنی نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دردزہ کی تکلیف تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب بنت حشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ وہ حضرت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر آیت الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں۔ (تفسیر نعیمی جلد سوم)

بانجھ پن کا استغفار سے علاج

☆..... حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرت امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ

"میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز بتایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا، استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی اتنی کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھنے لگا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے دس بیٹے عطا فرمائے۔" (خزائن العرفان حاشیہ، ہود: ۵۲)

☆..... بانجھ پن کے تحت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس جگہ کوئی خاص دعائے استغفار منقول نہیں ہے۔ اس لئے ذیل میں وہ دعائے استغفار درج کی جاتی ہے جس کے متعلق وحی ترجمان سے سید الاستغفار یعنی تمام استغفاروں کا سردار ارشاد ہوا۔

☆..... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدار مدینہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا سب استغفاروں کا سردار یہ استغفار ہے کہ انسان یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

☆..... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اس استغفار کو صدق دل سے دن میں پڑھا۔ وہ اگر اس روز شام سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے اور جس نے رات کو اسے صدق دل سے پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔ (صحیح بخاری شریف)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خانگی امور کے متعلق اسماء الحسنٰی سے علاج اور مشکلات کا حل

رشتہ کے لئے

یَارَحْمٰنُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی رشتہ ملنے کی غرض سے اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے گا تو اسے مناسب رشتہ مل جائے گا۔

شوہر کو بداخلاقی سے روکنے کے لئے

یَامُؤْمِنُ: شوہر کو بداخلاقی سے روکنے کے لئے اس اسم کو ۲۰۰۰ مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھا جائے تو خاوند کا رویہ درست ہو جائے گا۔

بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے

یَامُتَکَبِّرُ: محترم اسلامی بھائیو! بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے یہ اسم نہایت مجرب ہے۔

بیوی کے پاس جاتے وقت دس مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو ان شاء اللہ ﷻ فرزند نیک صالح عطا ہوگا۔

فرزند صالح پیدا ہوگا

یَامُصَوِّرُ: محترم اسلامی بھائیو! بانجھ عورت کو چاہئے کہ سات دن روزہ رکھے۔ افطار کے وقت اکیس بار اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے ان شاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے گا اور فرزند صالح پیدا ہوگا۔

رکی ہوئی شادی کے لئے

یَافَتَّاحُ: محترم اسلامی بھائیو! رکی ہوئی شادی کے لئے اس اسم کا ورد بہت لاجواب ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو

یَاسَمِیْعُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ 40 دن تک روزانہ اس اسم کا 11000 مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ کر آخری دن اللہ کے حضور شادی کی دعا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہو گی۔

کنواری لڑکی کی شادی کیلئے

یَالَطِیْفُ: محترم اسلامی بھائیو! کنواری لڑکی کی شادی کیلئے اس کا وظیفہ بے حد مجرّب ہے۔ لڑکی کے والدین میں سے کوئی اس اسم کو 150 مرتبہ بعد نمازِ عشاء باوضو پڑھے اور اوّل آخر 3 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ان شاء اللہ عزوجل رشتہ مل جائے گا جب تک شادی نہ ہو پڑھتے رہیں۔

جو بچہ بداخلاق ہو

یَاحَلِیْمُ: محترم اسلامی بھائیو! جو بچہ بداخلاق ہو اسے 8800 مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھ کر پانی دم کر کے 11 روز تک پلائیں ان شاء اللہ ﷻ بچے کی بداخلاقی اچھے اخلاق میں بدل جائے گی۔

بیوی کو تابع کرنے کے لئے

یَاعَلِیُّ: محترم اسلامی بھائیو! جو شخص بیوی کو تابع کرنے کی غرض سے اس اسم کو 1100 مرتبہ 40 روز تک پڑھے گا اس کی بیوی اس کے تابع ہو جائے گی۔

ضدی بچے کے لئے

یَامُقِیْتُ: محترم اسلامی بھائیو! اس اسم کو 550 مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے ضدی بچے کو پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ ضد ترک کر دے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شب عروسی کے لئے

یَاجَلِیْلُ: محترم اسلامی بھائیو! شب عروسی میں 1100 مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے دلہن کو کھلانا میاں بیوی میں محبت کا موجب بنے گا اور آئندہ زندگی میں سکون پیدا ہوگا۔

حفاظتِ حمل کے لئے

یَارَقِیْبُ: محترم اسلامی بھائیو! اس اسم کا ورد خاص کر حفاظتِ حمل کے لئے ہے، مال و اولاد کی حفاظت کے لئے بھی مجرب ہے۔

ان شاء اللہ بچہ ضائع نہ ہوگا

یَامُجِیْبُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو عورت 7 روز تک اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے انشاء اللہ ﷻ بچہ ضائع نہ ہوگا۔

☆..... یہ اسم ناراض بیوی کو میکے سے واپس لانے کے لئے بھی مجرب ہے۔

میاں بیوی میں بے پناہ محبت کے لئے

یَاوَدُوْدُ: محترم اسلامی بھائیو! یہ اسم 1000 بار کھانے پر پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھانا کھائے تو میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگی۔

گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لئے

یَابَاعِثُ: محترم اسلامی بھائیو! گم شدہ بچے کو واپس لانے کے لئے اس اسم کو مل کر 125000 مرتبہ پڑھا جائے تو گم شدہ بچہ مل جائے گا۔

اولاد نیک کردار اور پرہیز گار ہو

یَاشَهِیْدُ: محترم اسلامی بھائیو! یہ اسم صبح کے وقت آسمان کی طرف منہ کر کے 21

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرتبہ پڑھا جائے تو اولاد نیک کردار اور پرہیز گار ہو جائے گی۔

☆.....اگر بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھے تو اس کے دل میں بے حد محبت پیدا ہو گی۔

اگر عورت کا دودھ کم ہو

یَامَتِیْنُ: محترم اسلامی بھائیو! اگر عورت کا دودھ کم ہو تو یہ اسم کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر بچے کو پلایا جائے اور کچھ چھاتی پر لگایا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ عزوجل دودھ میں زیادتی ہو گی۔

☆.....اگر اولاد فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے تو اس اسم کو 10 مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور بچوں سے بھی اس کا ورد کروائیں۔

اگر بیوی یا اولاد بدکاری کی طرف مائل ہو

یَاوَلِیُّ: محترم اسلامی بھائیو! اگر بیوی یا اولاد بدکاری کی طرف مائل ہو تو اس کے سامنے 40 روز تک اس اسم کو پڑھتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عزوجل پارسائی اور پرہیز گاری پیدا ہو جائے گی۔

حمل محفوظ ہو گا

یَامُبْدِیُ: محترم اسلامی بھائیو! حمل ظاہر ہونے کے بعد جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک ہفتہ تک 99 مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے تو حمل محفوظ ہو گا۔ اور اگر حمل نو ماہ سے زیادہ ہو جائے تو بھی اس کے ورد سے جلد لڑکا پیدا ہو گا۔

جس کی شادی نہ ہوتی ہو

یَاوَاجِدُ: محترم اسلامی بھائیو! جس کی شادی نہ ہوتی ہو وہ اسے 1414 مرتبہ سوتے وقت پڑھے انشاء اللہ عزوجل شادی ہو جائے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو

یَابَرُّ: جس شخص کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ اس اسم کو 7 مرتبہ پڑھ کر بچہ پر دم کرے اور اللہ کے سپرد کر دے۔ بچہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لئے

یَاعَفُوُّ: محترم اسلامی بھائیو! گرم مزاج خاوند کو نرم کرنے کے لئے اس اسم کو 11 دن تک روزانہ 12500 مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے۔

جب کوئی دلہن رخصت ہو

یَارَءُوْفُ: محترم اسلامی بھائیو! جب کوئی دلہن رخصت ہو تو اسے چاہیے کہ اس اسم کو پڑھتی جائے اور خاوند سے خلوت تک پڑھتی رہے خاوند ہمیشہ مہربان رہے گا۔

جس شخص کی بیوی نافرمان ہو

یَامَانِعُ: محترم اسلامی بھائیو! جس شخص کی بیوی نافرمان ہو تو سوتے وقت یہ اسم 100 مرتبہ پڑھیں بیوی کے دل میں محبت پیدا ہو گی۔

☆..... کسی بدخصلت شخص کو اس کی بُری عادت سے روکنے کے لئے اس کا ورد کر کے 7 دن تک اسے دم شدہ پانی پلائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل بری عادت ختم ہو جائے گی۔

بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لئے

یَانَافِعُ: محترم اسلامی بھائیو! بیوی سے محبت اور اولاد صالحہ کے لئے سوتے وقت یہ اس اسم 100 مرتبہ پڑھا جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساس بہو کا جھگڑا اور اس کا علاج

برصغیر پاک و ہند کا یہ ایک بہت قابل افسوس اور دردناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس اور بہو کی لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور بیٹا تینوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس کا ہوا کرتا ہے۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب ''تحفہ دلہن'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمے کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس لڑائی کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں تو انشاء اللہ ﷻ ہمیشہ کے لئے اس لڑائی کا خاتمہ یقینی ہے۔ ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ ان کو بغور پڑھیں۔

ساس کے فرائض

ہر ساس کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے۔ اگر بہو سے اس کی کمسنی یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کوسنے کے بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کام کو صحیح طریقہ اور ڈھنگ سے کرنا سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور ناتجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر آئی ہے، اس کے لئے یہ گھر نیا اور اسکا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا ، اور اس کے آنسو پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس ہر ساس یہ سمجھ لے اور ٹھان لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ بہو مجھے خواہ کچھ بھی سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی۔ تو پھر سمجھ لیجئے کہ ساس بہو کا جھگڑا آدھے سے زیادہ ختم ہو گیا۔

بہو کے فرائض

ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ اس کی تعظیم اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی فرمانبرداری وخدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی سے سن لے اور ہرگز کبھی ساس کو پلٹ کر الٹا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے۔ اسی طرح اپنے سسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم وخدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے۔ اور ساس وسسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیورانیوں، اور جٹھانیوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں ان ہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض

ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی دلہن گھر میں آجائے تو حسب دستور اپنی دلہن سے خوب پیار ومحبت کرے لیکن ماں باپ کے ادب واحترام اور ان کی خدمت واطاعت میں ہرگز بال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھوں کرتا رہے۔ اور اپنی دلہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لئے ہرگز نہ کوئی کام کرے، نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرز عمل سے ساس کے دل کو سکون واطمینان رہے گا کہ میرا بیٹا اور بہو دونوں میرے فرمانبردار ہیں۔ پھر ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی۔ جو لڑکے شادی کے بعد اپنی ماں سے لاپرواہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دلہن کو گھر کی مالکہ بنالیا کرتے ہیں۔ عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں ان گھروں میں ساس بہو کی لڑائیوں کی نوبت نہیں آتی۔ اس لئے بے حد ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال ولحاظ رکھیں۔ خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن وسکون کی بہشت بنادے۔ آمین۔

ماں باپ کے حقوق

ہر مرد وعورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر نیچے لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت ہی خاص طور پر دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... خبردار اپنے کسی قول وفعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔

☆..... ماں باپ اولاد پر اگر کچھ زیادتی بھی کریں تو پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز کبھی بھی اور کسی بھی حال میں ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔

☆..... اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم وتکریم کریں اور ہمیشہ ان کی عزت وحرمت کا خیال رکھیں۔

☆..... ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرمانبرداری کریں۔

☆..... ماں باپ کی کوئی بھی حاجت ہو تو جان ومال سے ان کی خدمت کریں۔

☆..... ماں باپ اگر اپنی ضرورت کے لئے اولاد کے مال وسامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار برا نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضگی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ "تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے"۔

☆..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی اپنے ماں باپ کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا سوائے اس صورت کے کہ اپنے باپ کو کسی کا غلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کرے۔ (مسلم، ترمذی)

☆..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جائے تو کباب ہو جائے۔ چھ میل تک اپنی ماں کو سوار کر کے لے گیا ہوں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تیری ولادت کے وقت جس قدر جھٹکے تیری ماں نے برداشت کئے شاید اس میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (طبرانی)

☆..... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میرے لئے ان کے حقوق کی ادائیگی کا کوئی طریقہ ہے تاکہ میں اپنی بچپن کی تربیت کا حق ادا کر سکوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان کا کوئی حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے کہ انھوں نے تیری زندگی کی بقاء میں کوشش کی۔ اور تم ان کی خدمت ان کی موت کی خوشی (انتظار) میں کرو گے۔ (تفسیر روح البیان)

☆..... حدیث میں ہے کہ خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا کی ناراضگی باپ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناراضگی میں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆..... فقیہہ ابواللیث سمرقندی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ بہت ضعیف ہیں۔ میں اسے کھلاتا ہوں، پلاتا ہوں۔ وضوا کرواتا ہوں، کندھوں پر اُٹھاتا ہوں، کیا میں نے حق ادا کر دیا؟ ارشاد فرمایا نہیں ایک فیصد بھی نہیں لیکن کام اچھا کیا ہے۔ اللہ عزوجل تجھے اس کا کثیر اجر دے گا۔ (تنبیہ الغافلون)

محترم اسلامی بھائیو! آج کل اولاد ماں باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرماں برداری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بد بخت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے اذیت اور تکلیف دیتے ہیں۔ اور اسی طرح گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو کر قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حقدار بن رہے ہیں۔

ماں باپ کے نافرمان کا عذاب

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین اعمال ایسے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے نیک اعمال فائدہ نہیں دیتے۔ 1 اللہ عزوجل کے ساتھ شرک۔ 2 ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ 3 میدان جہاد سے بھاگ جانا۔ (الترغیب والترہیب)

فقیہہ ابواللیث سمرقندی رضی اللہ عنہ ''قرۃ العیون'' میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے کوئی شے اس قدر غمگین نہ کرے گی جس قدر ماں باپ کے نافرمانوں کا عذاب رنج و محن میں ڈالے گا، میں جنت میں ہوں گا اور وہاں ان کی مار اور عذاب سے چیخوں کی آواز سنوں گا تو میرے دل میں ان کی شفقت بھر آئے گی، میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور ان کے لئے شفاعت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے سر کو اٹھایئے، میں ماں باپ کے نافرمانوں کو اس وقت تک جہنم سے نہ نکالوں گا جب تک کہ ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں، اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ جاؤں گا، اور ان سے توجہ ہٹالوں گا، میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واپس آ کر دوبارہ ان کی چیخ و پکار اور رونا سنوں گا، تو دوبارہ عرش کے نیچے سجدہ کروں گا۔

اللہ ﷻ فرمائے گا، اے محمد ﷺ! آپ اپنا سر اٹھایئے جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا کروں گا لیکن ماں باپ کے نافرمانوں کے سوا، کیوں کہ ان کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا جب تک ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں۔ پھر میں اپنی جگہ لوٹ آؤں گا اور وہ مجھے بھلا دیئے جائیں گے۔

میں ایک دفعہ پھر اس طرف آؤں گا اور ان کی آہ وزاری اور رونا سن کر اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کروں گا، اے اللہ ﷻ! مالک علیہ السلام (داروغہ جہنم) کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کا دروازہ کھولے تا کہ میں ان کے عذاب کو دیکھ سکوں۔ کیونکہ میں ان کی بہت زیادہ آہ و بکا سن رہا ہوں۔

اللہ ﷻ فرمائے گا میں مالک کو اس کا حکم دے چکا ہوں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں داروغہ جہنم مالک کے پاس جاؤں گا وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے، میں دیکھوں گا بہت سے لوگ آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہیں اور عذاب کے فرشتے ان کی رانوں اور پیٹھوں پر آگ کے کوڑے مار رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں۔ جو انہیں ڈس رہے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں رو پڑوں گا اور تیسری مرتبہ عرش کے نیچے سجدہ کروں گا۔

تو اللہ ﷻ فرمائے گا۔ یہ ماں باپ کی رضامندی کے بغیر جہنم سے نہیں نکل سکتے۔ تو میں عرض کروں گا یا اللہ ﷻ ان کے ماں باپ کہاں ہیں؟

اللہ ﷻ فرمائے گا۔ جنت میں اپنے ٹھکانوں میں ہیں ان میں سے بعض مقام اعراف (جنت کے درمیان ایک مقام) میں ہیں اور بعض جنت الماوٰی میں ہیں اور بعض ان کے علاوہ دوسری جگہوں میں ہیں۔

پھر میں عرض کروں گا، اے میرے مالک و مولیٰ! مجھے ان کے جنتی ماں باپ کی پہچان عطا فرما، تو اللہ ﷻ مجھے پہچان عطا فرمائے گا تو میں ان کے پاس پہنچ کر کہوں گا کاش تم اپنی اولاد کو دیکھو جن پر عذاب کے فرشتے مقرر ہیں اور انھیں عذاب دے رہے ہیں۔ میرا دل تو ان کے چیخنے چلانے کی وجہ سے بھر آیا ہے۔ یہ سن کر ان کے والدین ان تکالیف کو یاد کریں گے جو ان کی اولاد کی طرف سے ان کو دنیا میں پہنچی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک کی ماں کہے گی۔اس کو عذاب ہی میں رہنے دیجئے،اس نے میری اہانت کی اور میرا دل پاش پاش کیا ہے اس کے پاس مال و دولت کی کمی نہیں تھی لیکن میں رات بھوکی گزارتی تھی،میرے پاس پہننے کے لئے بھی کپڑے نہیں تھے اور اس کی بیوی زرق برق لباس پہنتی تھی۔

ان میں دوسرا کہے گا۔اس کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے۔اس لئے کہ میں اگر ان کے اصلاح و اعمال کے لئے بات کرتا تھا تو یہ مجھے مارتا تھا اور مجھے گھر سے نکال دیتا تھا۔وہ ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتا رہتا تھا۔

الغرض دنیا میں جو بیتا اس کی رنجش ان کے دلوں میں باقی رہے گی،میں ان سے کہوں گا۔دنیا تو گزر چکی ہے اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا،اب انہیں معاف کردو میں نے تمہارے پاس قدم رنجا فرما کر تمہیں عزت دی ہے۔لہٰذا تم ان سے درگزر کرو۔

اللہ ﷻ فرمائے گا،اے محمد ﷺ کیا آپ ﷺ ان کی وجہ سے مشقت نہ اٹھائیں قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو اس وقت تک نہیں نکالوں گا جب تک ان کے والدین دلی راضی نہ ہو جائیں۔

میں عرض کروں گا۔اے میرے رب ﷻ! ان کے والدین کو حکم دے کہ وہ میرے ساتھ چل کر اپنی اولاد کا عذاب دیکھیں امید ہے کہ انہیں ان پر رحم آجائے گا۔تو اللہ ﷻ انہیں میرے ساتھ چلنے کا حکم فرمائے گا تو وہ جہنم کی طرف آئیں گے اور داروغہ جہنم مالک علیہ السلام ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھولیں گے،جب وہ اپنی اولاد اور ان کے عذاب کی طرف دیکھیں گے تو وہ رو پڑیں گے۔

عرض کریں گے۔اللہ ﷻ کی قسم ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں والدین میں سے ہر ایک اپنی اولاد کے لئے چیخ و پکار کرے گا اور جب اولاد اپنے والدین کے رونے کی آواز سنے گی تو ہر ایک رو رو کر اپنی ماں سے کہنے لگے گا۔

اے میری ماں! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔

اے میری ماں! تم تو اس کو کبھی پسند نہیں کرتی تھیں کہ میں دھوپ میں بیٹھوں یا ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہوں یا مجھے کانٹا چبھ جائے۔

اے میری ماں! اب تم نے میری تکلیف کو کیسے سن کر اس پر صبر کر لیا،کیا تم میرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرو گی۔ یہ سن کر ان کے ماں باپ سب رونے لگے اور عرض کریں گے۔ اے ہم سے محبت فرمانے والے یارسول اللہ ﷺ! ان کی شفاعت کیجئے۔

اللہ ﷻ انکے والدین سے فرمائے گا چونکہ میں نے ان پر غضب تمہاری وجہ سے کیا۔ لہٰذا اب تمہاری ہی سفارش سے ان کو جہنم سے نکالوں گا۔

وہ عرض کریں گے ہائے ہمارے معبود عزوجل، اے ہمارے مالک ﷻ ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل واحسان فرما۔

اللہ ﷻ والدین سے فرمائے گا کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟

وہ عرض کریں گے جی ہاں۔ اللہ ﷻ حکم فرمائے گا۔ جس کے والدین اسے نکالنے پر راضی ہو گئے ہیں اس کو جہنم سے نکال دو۔ جس کے والدین کا یہ مطالبہ نہیں اس کو جہنم میں ہی رہنے دو، یہاں تک کہ میں ان کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ سنا دوں، مالک علیہ السلام انہیں اس حال میں نکال لیں گے کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر نہر حیات کا پانی بہایا جائے گا جس کی وجہ سے ان کے جسموں پر گوشت اور بال اُگ آئیں گے پھر وہ اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

بدنصیب بیٹا

جب تو پیدا ہوا تو کتنا مجبور تھا
یہ جہاں تیری سوچوں سے بھی دور تھا

ہاتھ پاؤں بھی تب تیرے اپنے نہ تھے
تیری آنکھوں میں دنیا کے سپنے نہ تھے

تجھ کو آتا تھا جو صرف رونا ہی تھا
دودھ پی کے تیرا کام سونا ہی تھا

ماں کے سائے میں پروان چڑھنے لگا
وقت کے ساتھ قد تیرا بڑھنے لگا

دھیرے دھیرے تو کڑیل جوان ہو گیا
تجھ پہ سارا جہاں مہربان ہو گیا

زور بازو پہ تو بات کرنے لگا
خود ہی سجنے لگا خود ہی سنورنے لگا

اک دن ایک حسنہ تجھے بھا گئی
بن کے دلہن وہ پھر تیرے گھر آ گئی

فرض اپنے سے تو دور ہونے لگا
بیج نفرت کا خود ہی بونے لگا

پھر تو ماں باپ کو بھی بھلانے لگا
تیر باتوں کے پھر تو چلانے لگا

یاد کر تجھ سے ماں نے کہا اک دن
اب ہمارا گزارا نہیں تیرے بن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سن کہ یہ بات تو طیش میں آ گیا
تیرا غصہ تیری عقل کو کھا گیا

جوش میں آ کے تو نے یہ ماں سے کہا
میں تھا خاموش سب دیکھتا ہی رہا

آج کہتا ہوں پیچھا میرا چھوڑ دو
جو ہے رشتہ میرا تم سے وہ توڑ دو

جاؤ جا کے کہیں کام دھندا کرو
لوگ مرتے ہیں تم بھی کہیں جا مرو

بیٹھ کر آہیں بھرتے تھے وہ رات بھر
ان کی آہوں کا تجھ پر ہوا نہ اثر

ایک دن باپ تیرا چلا روٹھ کر
کیسے بھکری تھی تیری ماں ٹوٹ کر

پھر وہ بے بس اُجل کو بلاتی رہی
زندگی اس کو ہر پل ستاتی رہی

اشک آنکھ میں تھے وہ روانہ ہوئی
موت کا اک ہچکی بہانہ ہوئی

اک سکوں اس کے چہرے پہ چھانے لگا
پھر تو میت کو اس کی سجانے لگا

مدتیں ہوئیں آج بوڑھا ہے تو
جو پڑا ٹوٹی کھٹیا پہ کوڑا ہے تو

تیرے بچے بھی اب تجھ سے ڈرتے نہیں
نفرتیں ہیں محبت وہ کرتے نہیں

درد میں تو پکارے کہ او میری ماں
تیرے دم سے ہی روشن تھے دونوں جہاں

وقت چلتا ہی رہتا ہے رکتا نہیں
ٹوٹ جاتا ہے وہ جو کہ جھکتا نہیں

یاد کر کے تو دور اپنا رونے لگا
کل جو تو نے کیا آج تجھ سے ہونے لگا

موت مانگے تجھے موت آتی نہیں
ماں کی صورت نگاہوں سے جاتی نہیں

تو جو کھانسے اولاد ڈانٹے تجھے
تو ہے ناسور، سکھ کون بانٹے تجھے

قدر ماں باپ کی اگر کوئی جان لے
اپنی جنت کو دنیا میں پہچان لے

اور لیتا رہے وہ بڑوں کی دعا
اس کے دونوں جہاں اس کا حامی خدا

یاد رکھو! تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا یا برا جیسا سلوک بھی کرو گے ویسا ہی سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ بھی جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو کہ ہرگز ہرگز کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔